بِسُمِ اللهِ الرَّحُمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلصَّلُوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ الله

الحقائق في الحدائق المعروف شرح حدائق بخشش (علد14)

عرف شرح قصيدة نور شريف



سنمس المصنفيين ، فقيدالوقت ، فيضِ ملّت ، مُفسرِ اعظم پا كستان حضرت علامدابوالصالح مفتى محمد فيض احمد أوليسي رحمة الله تعالى عليه

بنام بین الاقوا می شهرت یافته مداح الرسول حضرت الحاج محد اُولیس رضا قادری اُولیبی زادجن کی مساعی جمیله ہے کمشدہ شرح قصیدہ نورشریف کوسلسل بڑی جدوجہدسے منظرعام پیلائے۔ فجزاه الله تعالىٰ خيرالجزاء بجاه امام الانبياء حبيب كبريا صلى الله عليه وسلم وآله واصحابه اجمعين مدسنے کا بھکاری الفقير القا درى ابوالصالح محدفيض احدأو ليى رضوى غفرله

بہاولپور۔ یا کستان

حكيم اهل سنت

حضرت حکیم اہل سنت الحاج محدموی صاحب رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ نے انوارِعقیدت کاپیش لفظ لکھالِطورِتبرک شرح میں لکھا جار ہا ہے۔

بسم اللهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيَّم بيش لفظ

از جناب حکیم محرموی صاحب امرتسری رحمة الله تعالی علیه

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات بابر کات کسی ً تعارف کی مختاج نہیں ۔ان کے کارنا مے نیر تاباں کی طرح درخشاں ہیں ۔ مذہب حقہ اہل سنت و جماعت کے لئے ان کی خدمات نا قابلِ فراموش ہیں۔ وہ سرکارِ دو جہاں، سیدالانبیاء حضورا کرم اللہ کے عاشق صادق تھے اور انہوں نے مسلمانوں کے دلوں میں عشق ومحبت رسول (ﷺ) کو جاگزیں کرنے کے لئے اپنی زندگی کو وقف کررکھا تھا۔اسی عشق ومحبت کے والہانہ جذبات کے اظہار کے لئے انہوں نے رحمۃ للعالمین، شفیج المذنبین طلیقہ کی تعریف وتو صیف میں کئ نورانی قصائد لکھےاوراس بیکس پناہ میں نعت کی صورت میں کئی دُرِشہوار نذرگز راے۔ مجھے یقین ہے کہ بیرتمام رضوی

نذرانے سرکارابد قرار میں شرف قبولیت حاصل کر چکے ہیں یہی وجہ ہے کہ آج نغماتِ رضاایک عالم میں گونچ رہاہے اور نعت گوشعراء نے اس میدان میں وہ جو ہر دکھائے ہیں کہ اردو کے نعتیہ اوب میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ (انوارِ عقیدت صفحہ ۳)

تاثرات

از حضرت علامه الحاج پروفیسر (ر) منشا ولی خلیفه مجاز حضرت سیرپیر جماعت علی محدث علی پوری رحمة الله تعالی علیه نز وغوثیه مسجد، ون بونث کالونی بهاولپور به کستان

حضرت علامه محمد فیض احمداُویسی مد ظلهالعالی کی شخصیت مختاج تعارف نہیں۔'' آفتاب آمد دلیل آفتاب' آپ ہر باطل سے جدا مسلک اہل سنت و جماعت طریق سلف صالحین پر گامزن ہیں ۔مدیت دراز سے دینی اور علمی خد مات سرانجام دے رہے ہیں۔ درس ویڈرلیس،تقریر وتح بر آپ کا شب وروز مشغلہ ہے۔ آپ کی تصانیف بہت کثیر تعداد میں شائع ہو چکی ہیں،سالہاسال ہے ترمین شریفین کی حاضری اور خاص متجد نبوی شریف میں رمضان المبارک میں اعتکاف کی سعادت آپ کو حاصل ہے۔

یَآئِیُّهَا الَّذِیْنَ امَنُوَّا اِنْ تَنْصُرُوا اللهٔ یَنْصُرُ کُمْ وَ یُفَبِّتُ اَقْدَامَکُمْ ٥ (پاره٢٦،سورهُ کُمْ،آیت ۷) اے ایمان والواگرتم دین خدا کی مد دکرو گےاللہ تمہاری مد دکرے گااور تمہارے قدم جمادے گا۔ وعدۂ خداوندی کے مطابق آپ کو ہرجگہ مناظروں میں فتح نصیب ہوتی ہے۔ اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان ہر یلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عشقِ رسول اللہ کی جو شمع روشن فرمائی حضرت علامہ محمد فیض احمداُو لیمی مدظلہ العالی اسی سے ہر طرف اجالا کررہے ہیں۔ آپ کے فیوض و ہر کات ہمیشہ جاری وساری رہیں۔ (آمین)

منشادعلى

٣٢ مارچ ١٠٠٠ء

شكريه نامه

بِسُمِ اللهِ الرَّحُمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحُمَدُهُ وَ نُصَلِّيُ عَلَى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

فقیراُولی غفرلہ نے ابتداََصرف چارجلدوں کا خاکہ ذہن میں رکھکرشرح حدائق بخشش کا آغاز کیالیکن اعلی حضرت، مجددِ دین وملت امام احمد رضا خان ہریلوی قدس سرہ کی روحانیت کے تضرف سے ہؤھتے ہؤھتے آپ کے یوم وصال کے مطابق کچیس جلدوں کا مجموعہ تیار ہوگیالیکن طباعت کے مراحل میرے لئے جوئے شیرلانے کے مترا دف ہے۔ اس کاحل بھی ہوگیا کہ مختلف اوارے ایک ایک دو دوجلدیں شائع کرنے لگے۔ شرح قصیدہ نورشریف اورشرح شجرہ قادر یہ برکا تیرضویہ ۱۵،۲۰ اجلدیں معرض و جود میں آنے کو بعجلت تیارتھیں کہ تقدیر ربانی نے انہیں گوشتہ گمنای میں وال دیا۔ خدا بھلاکرے بین الاقوا می مداح الرسول الحاج محمد اُولیس رضاصا حب مدظلہ قادری اُولی کرا چی ہا ب المدینہ پاکستان کا جنہوں نے انہی دوجلہ وں کو گوشتہ گمنا می سے منظر عام پر جلوہ گری کے نہ صرف اسباب با ہم پہنچائے بلکہ ان کی جملہ اشاعت اینے ذمہ لگائی۔ فیجوز اہ اللّٰہ عنا و عن جمیع المسلمین خیر البحز اء

یا در ہے کہ موصوف نے گذشتہ سال سے تا حال اپنی جیب خاص سے پچاس تصانیف اُولیمی کی اشاعت فر ما چکے ہیں اور آئندہ بھی اس کار خیر کاعز م بالجزم رکھتے ہیں اور فقیر نے مسجد سیرانی کی تعمیر نو کے کام کا آغاز کیا ہے تو اس کی تعمیر کی سیر اللہ تعالی انہیں اپنے جملہ مقاصد میں کامیا بو کامران فر مائے۔ آمیہ سیمیل کے لئے خاصی تگ و دو فر مائے ہیں۔اللہ تعالی انہیں اپنے جملہ مقاصد میں کامیا بو کامران فر مائے۔ آمیہ

بجاه حبيبه سيد المرسلين وعلى آله واصحابه اجمعين

يد چنرسطوراس كئكسى بين تاكه "من لم يشكر الناس لم يشكر الله ويمل كى سعادت نصيب بور ازمن دعاؤ جمله احبًا آمين

> مدینے کا بھکاری الفقیر القا دری ابوالصالح محمد فیض احمداُد کیی رضوی غفرله بہاد لپور۔ پا کستان ۱۵صفر المنظفر س<u>۲۲۲</u>اھ

اظهار عقيدت

از بروفیسرعلامهالحاج غلام مصطفیٰ صاحب مجدوی شکرگرٔ ه (ماکستان)

اُولی نسبتوں والا سرایا فیض احمد کا ضیاء تقسیم کرتا ہے اُجالا فیض احمد کا فظر مسرور ،جاں پرسوز دل پرنور الفت سے تصور میں بیارہتاہے نقشہ فیض احمد کا خدا کے فیض سے فیضاں ملاہے فیض احمد کا خدا کے فیض سے فیضاں ملاہے فیض احمد کا قلم مصروف ہے دین مبین کی پاسپانی میں ذہبن مشغول مدحت میں ہمیشہ فیض احمد کا اُولیسیت بھی رضویت بھی حاصل قادریت بھی بلندی پر چمکتا ہے ستارا فیض احمد کا اُولیسیت بھی رضویت بھی حاصل قادریت بھی خدا کے فضل سے دیکھا ہے شہرہ فیض احمد کا عرب کے رہگزاروں میں عجم کے گلتانوں میں خدا کے فضل سے دیکھا ہے شہرہ فیض احمد کا اسے محکم کیا ہے دین کے محکم نے دنیا میں

غلام زآر بھی ویکھاہے شید افیض احمد کا

(غلام مصطفی مجددی ، ایم اے شکر گڑھ)

فيض مجسم

اے صاحبِ قرطاس و قلم فیض مجسم واللہ تیرا نام ہے اِ ک کوشش پیم زندہ ہے ترے دل میں شہ قرآن کی الفت قائم ہے ترے سر پہ سدادامنِ ''محکم'' سیرت میں تری خلق پیمبر کے نظارے طاری ہے تری خلق پر ایماں کا عالم تو شیخ مجدد کا وفا دار سپاہی ہاتھوں میں ترے شاہ بر پلی کا ہے پرچم تو پیکر اسراردروں تابش عرفاں تو نغمہ لاہوت کی آوازِ دمادم

(غلام مصطفی مجد دی ،ایم اے شکر گر م

بِسُمِ اللَّهِ الرَّحُمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهُ وَ نُصَلِّى عَلَى رَسُوْلِهِ الْكُوِيْمِ فقيرقادرى ابوالصالح محرفيض احرأو يى رضوى غفرله

مقدمه

شرح قصیدۂ نور سے پہلے ایک مقدمہ پیش کیا جا تا ہے تا کہ قصیدۂ نور کے علمی حقائق قار ئین کے اذہان میں مکمل طور پر جاگزیں ہوں۔

قصيدة نور كاشان وُرود

جناب ڈاکٹر محمد ایوب قادری صاحب لکھتے ہیں کہ اس سال ۱۳۱۵ اور میں فاصل ہریلوی نے حضرت شاہ ابوالحسین فوری میاں مار ہروی کی شان میں قصیدہ نوری ہاسم تاریخی "مشر قست ن قسد لکھئا۔ نداق میاں بدایونی کے حلقہ کی طرف سے اس قصیدہ پرفنی وعروضی اعتراض کئے گئے اور ایک کتا بچہ" مراۃ الغیب" کے نام سے شائع ہوا۔ مولا ناعلی احمد فان اسیر بدایونی (ف کے 191ء) نے مراۃ الغیب کے جواب اور مشرقتان قدس کی تا سیمی ایک رسالہ شرقتان اقدس کی ماسیم ایک رسالہ شرقتان اقدس کی ماسیم ایک رسالہ شرقتان اقدس کی حصور وی نواب سلطان احمد خان ہریلوی کے نام سے شائع ہوا ہے۔ اس قصیدہ کا پہلا شعر ہے ماہ سیما ہے احمد نوری ماہ سیما ہے احمد نوری میں مہرجلوہ ہے احمد نوری

بعض لوگوں نے پچھ لگائی بجھائی کی تھی جس کے نتیجہ میں قصیدہ لکھا گیا تھا چنانچہ درجے ذیل اشعار میں اس کی

طرف اشارہ ہے۔

حق بیمیراہےاحدنوری خون رولایاہےاحدنوری میرے حق میں محافظوں کی نہ ت تو ہنسادے کیفس بدنے ستم

اس قصید ہُ نوری کے تتیع میں بدایوں کے دو ہزرگ حاجی عطامحد بدایونی اور محمد نبی سوز بدایونی نے بھی حضرت نوری میاں کی شان میں قصیدے لکھے تھے اول الذکر قصیدہ ہماری نظر ہے گزراہے۔

كاسلاه ميں فاصل بريلوى نے اپنامشہور قصيدہ نورلكھا جس كاپہلاشعر

صدقه لين نوركا آيا بتارا نوركا

صبح طیب میں ہوئی بٹتا ہے با ڑا نور کا

اور آخری شعرہے

اے رضا بیاحمد نوری کا فیض نور ہے ہوگئی میری غزل بڑھ کرقصیدہ نور کا

سب سے پہلے بیقصیدہ عرس قادری بدایوں میں ۵ جمادی الآخرے اس می جن ہیں ہندوستان کے نامورعلاءاورمشائخ مولانا عبدالقا در بدایوانی ،مولانا وصی احد محدث ،مولانا بادی ، خان سیتایوری ،مولانا بدایت رسول ، شاه محمد فاخراله آبا دی ،مولا نا عبدالصمد سهوانی ، شاه علی حسین اشر فی میاں کیچوچیوی ، شاه حجمل حسین شاه جهانپوری وغیره موجود تھے۔حضرت شاہ ابوالحسین نوری میاں صدر شائع تھے۔حضرت فاضل بریلوی بھی تشریف فرماتھے بدایوں کے مشہورنعت خوال حبیب قادری مرحوم نے اپنے مخصوص انداز میں قصیدہ نور پڑھالوگ بیان کرتے ہیں کمحفل سرایا نور بن گئی۔ایک ایک شعرعار عاریا نج یا نج مرتبہ پڑھا گیا، کیف وسرور کیا یک کیفیت ہریاتھی، تحسین و آفرین کے نعرے تھے، دس بح پیقصیده شروع ہوااور قبل ظهرختم ہوا۔

حضرت شاہ احد نوری قدس سرہ نے جوگر دی جھائے مرا قب نظر آ رہے تھے گر دن اُٹھا کی اور دست بدعا ہوئے۔ حضرت بريلوي والهانداز كے ساتھ أصفے اور بے ساختہ چيخ نكلي _ (معارف رضا كرا جي شاره ١٣١٣ هـ)

مولا ناعلی احمد خال نے اس پر بھی اسی زمین میں ایک قصیدہ نورلکھاتھا جواسی روز رات کو بعدا ختیا م وعظ پڑھا گیا ال قصيده كالمطلع ہے

بلبليل گاتی ہیں گلشن میں تر انہ نور کا

مرحها آيا عجب موسم سهانا نور كا قصيده كااختثام اسطرح ہوا

میں نے بھی جاگیر میں پایا علاقہ نور کا بہر ذوالنورین رکھنا ہم یہ سابیہ نور کا لورضا کے ساتھ بڑھ کرتم بھی حصہ نور کا

ہوں میں مقلد رضا کا اس زمین نور میں دوجهاں میں رات دن یارب رضاکے ساتھ ساتھ نور کی بارش جھماجھم ہوتی آتی ہے اس پر اس قصیده کی بھی خوب دھوم رہی۔

حاجی عبدالجامع جامی بدایونی <u>۲۵ و ا</u>ء بدایوں کے ثقه شاعر اور مرفه الحال بزرگ تنصان کے والد گرامی حضرت عبدالقدیر ،حضرت شاہ آل رسول مار ہروی کے خاص مرید تھے چنانچے حضرت کے تضمین پر حاجی عبدالقدیر جومر ثیہ باسم تاریخی 'مر ثیہآل رسول مقبولہ الہ ۲۹ اھ' لکھا ہے اور المطالع کھیڑہ بزرگ (بدایوں) سے شائع ہوا ہے۔ حاجی صاحب کا

بیان ہے کہ والدصاحب نے اس مرثیہ کومولا نا احمد رضا خان بریلوی کود کھانے کے بعد شائع کیا ہے۔

اسی وقت ایک مرثیه باسم تاریخی مرثیه'' قطب زمانه آل رسول ۱۳۹۶''منظومه غلام غوث المتخلص وحشت ندا قی (مطبوعه احدالطابع دبلی) بھی شائع ہوا ہے مگراول الذکر کو خاص شہرت حاصل ہوئی۔

شایدیہاں بیذ کربھی ہے محل نہ ہوگا کہ مولا نا ضیاءالدین بدایونی مرحوم (فسن<mark>ے 1</mark>1ء) نے بھی اسی زمین میں ایک قصیدہ ۲۵ اصلیں باسم تاریخی'' نورِخورشید'' لکھا جس کے آخری دوشعر ملاحظہ ہوں

ہ منور نور سے قبر رضا قبر اسیر ان کے صدقے بیہ قصیدہ بھی ہو سارا نور کا اے عرب کے چاند چکا دے مری لوح جبیں ہو ضیا کو پھر مدینہ میں نظارا نور کا

اجمال کے بعد تفصیل

ڈاکٹر محمد ایوب نے اختصار سے کام لیا ہے۔ درحقیقت بیا یک پر کیف اعلیٰ داستان ہے جسے علا مہ ضیاءالقا دری صاحب نے تفصیل سے لکھا ہےان کے قلم سے قصید ہُ نور کا شان نز ول پڑھیئے۔

ہزار ہزارحد و فناوشکر و سپاس اس نور طلق کی جلوہ گاہ تجلیات ہیں جس کوتر آن تبین میں "اکسٹ اُنورُ السّسطواتِ و آلاُرُ حقی " (اللہ نور ہے آسانوں اور زمین کا) کے اسم نورانی کے ساتھ یا دولایا گیا اور ہزاراں ہزار درودوسلام اس نور مجسم، گیر اعظم، مہر عرب ماہ بجم ، آفاب بدر شمس السماء بدر الدرجی مسندارائے ، عرش رب العلائحدر سول اللہ اللہ بھائے گی ذات انور پر جس کو خالق صن و جمال نے کہیں" قسد کہ جسستاء سکھ میں السلیم بیرا ذُنیہ و میسو اجّا فیکٹلو اللہ کا طرف سائکہ نور آلی کھیں " شاہھ گا و گھیسٹر و و گو کہیں" و کہ ہورا کو گا و کی اور تو الا آفاب) کے روثن خطاب سے یا دفر مایا ۔ حضورا کرم ہوگئی و حید واسلام کی انوار سے عالم رنگ و بوکا مقد مہ جگرگای ، ظلمت کدول میں چراغ تو حید جلایا ، فصحاءِ عرب کونطق نورانی عطا فر مایا ۔ حضرت حسان ، حضرت کعب ، حضرت عبد اللہ این روا حدوثی اللہ تعالیٰ عنہم کے ذوقی شعر وا دب کوچار چا ندلگ نے ، مجد محضرت کعب ، حضرت عبد اللہ این روا حدوثی اللہ تعالیٰ عنہم کے ذوقی شعر وا دب کوچار چا ندلگ نے ، مجد انہوں شیس سے ان کے حق میں دعائے مغفرت اور کر کت فر مائی ۔ بعض مواقع پر اپنی روائے مبارک عطا فر ماکران مداحین دربا یہ بوت کی عزید افرائی فر مائی ۔ ان روق و روق شعر وار پی موجودگی میں صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ حضور پر نور ، ثافع یوم النہوں و گھیلہ کوا پی مدح و ثنا سنا محبوب تھا۔ و اقعات کی موجودگی میں صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ حضور پر نور ، ثافع یوم النہوں و گھیلہ کوا پی مدح و ثنا سنا محبوب تھا۔ و اقعات کی موجودگی میں صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ حضور پر نور ، ثافع یوم النہوں قبلہ کی کار میں بعض حضرات کا ذاق شعروا دب نہایت باند تھا۔

فاری شعراء نے ہمیشہ حمد دنعت کونہایت مخصوص طور پراپنے کلام اور اپنے دیوانوں کی مقبولیت کا شاہ کار بنا کر عنوانِ دیوان قرار دیا۔ فارسی شعراء میں عارف نامی حضرت مولا نا جامی قدس سرہ السامی کو در بارِ نبوت سے خلعت قبولیت عطا ہوا۔

ار دوشعراء میں اگر ایک طرف حضرات اغیس و دبیر و منیر و دیگر مرشیه گوحضرات نے مدح و منا قب کومعراج کمال کا کہ پہنچایا تو دوسری جانب حضرت امیر مینائی محسن کا کور وی ، رضوان مرا دآبادی ، رضاسندیلوی ، حافظ پیلی جھیتی ، شا دعظیم آبادی ، لطف بحسن رضا ہریلوی ، اسیر ، شرر ، حامد ، نداق ، لطف بدا یونی نے نعت و منا قب میں غیر فانی شهرت حاصل کی اور آبادی ، لطف بحبت و عظمین کا درس دیا۔ دورِ حاضرہ میں آبال ایمان کومجت و عقیدت حضورا کرم آبی ہو اصحاب اہل بیت وائمہ و اولیائے معظمین کا درس دیا۔ دورِ حاضرہ میں آبند وستان و پاکستان کے اندریا دگار ہزرگانِ سلف ججۃ الخلف حضرت قبلہ لسان الحسان شاعر اعظم امامت حسان پاکستان آبند و استاذ الشعر اء حضرت استاذی ملاذی مولا نا شاہ ضیا ء القا دری البدایونی دام ظلم الاقدس کی ذات گرامی قابل ہزار نازش آبات الشعراء حضرت آباد کے فیض کلام سے مستفیض ہور ہے ۔ دانی ساری عمر حمد و نعت و منا قب ہی میں گزری ، ہزاروں شعراء حضرت قبلہ کے فیض کلام سے مستفیض ہور ہے ۔ اس کا ساید مدتوں خصوصیت کے ساتھ نعت گوشعراء حسر دن پر قائم رکھے ۔ آمین

گذشتہ محرم کی مجالس پڑھنے کے لئے منجملہ دیگرعاماءکرام کے حضرت شیر پنجاب عالم بےنظیر واعظ خوش تقریر مولا نا ابوالنور محد بشیرصا حب قبلہ مدیر ماہنا مہ طیب سیالکوٹ آپ تشریف فرما کراچی ہوئے تھے آپ نے ماہ طیبہ کے میلا د نمبر کے لئے شعرا مجمتر م کودی۔مصرعہ اس طرح شائع فرمایا

مصرعه ' باغ طيبه مين سهانا چول چولانور کا''

اور ما ہ طیبہ کے ذریعہ پانچ پانچ شعرطلب فرمائے ۔راقم الحروف اور دیگر تلاندہ حضرت قبلہ نے برادیہ گرائی حضرت مختارصا حب اجمیری کی تحریک پراشعار لکھے اور حضرت قبلہ کے سامنے اصلاح کے لئے پیش فرمائے ۔ بیاجز بدایوں میں اکثر اپنی جماعت کے ساتھ مخافل میلا وشریف میں اعلی حضرت رضا ہریلوی اور حضرت اسیر بدایونی رحمۃ اللہ علیہ اک قصائد نور کے چندا شعار برسوں پڑھتار ہاہے۔ بدایوں کے دیگر نعت خواں حضرات نے بھی انہی دونوں بزرگوں علیہ انداز کے قصائد نور کے اشعار دیکھ کرفر مایا کہ میاں ہمیں تو آج تک بیوا ہمہ کے قصائد نور کے اشعار پڑھتے ہیں۔ حضرت قبلہ نے ہم لوگوں کے اشعار دیکھ کرفر مایا کہ میاں ہمیں تو آج تک بیوا ہمہ بھی پیدا نہ ہوا کہ اپنے دو واجب انتفظیم بزرگوں کے نوری قصائد کی موجود گی میں خود کچھ لکھنے کی جسارت کریں مگر آپ لوگوں کی جرائت قابل جرت ہے کہ ایسے جیل القدر شعراء کے کلام کے سامنے اپنے چندا شعار پیش کرد ہے ہو۔اللہ تعالی الوگوں کی جرائت قابل جیرت ہے کہ ایسے جال القدر شعراء کے کلام کے سامنے اپنے چندا شعار پیش کرد ہے ہو۔اللہ تعالی القدر شعراء کے کلام کے سامنے اپنے چندا شعار پیش کرد ہے ہو۔اللہ تعالی القدر شعراء کے کلام کے سامنے اپنے چندا شعار پیش کرد ہے ہو۔اللہ تعالی القدر شعراء کے کلام کے سامنے اپنے چندا شعار پیش کرد ہے ہو۔اللہ تعالی القدر شعراء کے کلام کے سامنے اپنے چندا شعار پیش کرد ہے ہو۔اللہ تعالی ا

اُن نورانی قصائد کے انوار ہے تمہارے قلوب کومنور فر مائے۔

اس کے بعد حضرت قبلہ نے ان دونوں قصا نکر کا آستانہ عالیہ قادر بیہ بدایوں شریف میں آپ ہے ساٹھ سال پیشتر ' پڑ ھاجانا اور مجمع کے تاثر ات کا اظہار فر مایا میں نے درخواست کی کے ہر کارا بنے قلم ہےاُس مبارک موقع کے حالات تحریر ِ فرمادیں اور حضور بھی بچھا شعارِ نور کی زمین میں ہمارے دل و دماغ منور کرنے کے لئے ارشا دفر ما دیں اور حضرت اقد س إشاه اسير قادري رحمة الله تعالى عليه بدايوني كاقصيده مرحمت فرمائين تاكه بطورٍ يا دگار ربيج الا ول شريف جم ان قصائد كوطبع کرائیں۔ ہماری درخواست قبول ہوئی ناظرین کرام حضرت قبلہ کی زبان قلم ہے آستانہ عالیہ قادر بیہ بدایوں شریف کاوہ نورانی منظرساعت فرمائیں۔

رئيس صديقي قادري ضيائي بدايوني

میں نے محفل میں ساہے ہر قصیدہ نور کا ہے مرے پیش نظراب تک وہ نقشہ نور کا جام هے بردست ساقی بالمقابل داشتم

يادا يا ميله درمي خانه منزل داشتم

قصه کوتاه از حصول فیض پیرے فروش بود حاصل هر تمنائیکه در دل داشتم

میخانہ بغداد کے مست ساقی کی جلوہ گاہ جس کوہم میرنجف کے متوالے ،ساقی چشت وعراق کے با دہ گسار صدیوں سے آستانہ عالیہ قادر ریے کام سے یا دکرتے ہیں اور لاکھوں معینی قادری اس مقدس آستانہ کو بہشت عقیدت سمجھتے ہیں۔ بیآستانۂ مبارک بغدا دوچشت کر بلا ونجف مکہ ومدینہ کے فیوض باطنی کامرکز ہے یہاں عرس قادری کے نام سے ہرسال عظیم الشان اجتماع ہوتا ہے۔ ایام عرس شریف میں درو ہام سے ایک صدا گونجی ہے۔

ہمنا مغوث یا ک ہے دولہا بنا ہوا ہے اور کی فقیروں کا میلہ لگا ہوا

ہند وستان کے تمام اعراس میں عرس قادری کوہی بیانفر ادی خصوصیت حاصل ہے کیاس میں تمام شرعی آ دا بلحوظ رکھے جاتے ہیں۔ ہندوستان کےمشہور ومعرو ف علاء ومشاکُخ اپنے مواعظ حسنہ سے حاضرین کومنتفیض فرماتے ہیں۔ میں اب سے ساٹھ سال پیشتر ایک نورانی مجلس کا جوآستانہ عالیہ قا دریہ بدایوں شریف میں بسلسلۂ عرس سالا نہ حضرت سیف الله المسلول مولانا شاه معین الحق فضل رسول القا دری القرشی هور بی تھی تذکره کرر ہا هوں۔ بیعرس شریف اس زمانه میں مکم نعاتیہ ۷ جمادی الثانی ایک ہفتہ تک نہایت عظیم الثان پیا نہ پر ہوتا تھا۔اعلی حضرت تاج الفحول محبّر سول مولانا شاه مظهر حق عبدالقا درالنعماني ،سيدنا فقيرنوا زفقير قا دري البدايوني عليه الرحمة سجاده نشين اورحضرت مولانا شهيد مرحوم حكيم

ِ شاہ عبدالقیوم القا دری قدس سرہ مہتم عرس شریف ہیں۔ ۵ جمادی الثانی <u>کا سا</u> ہجری ہے،خوشگوارگرمی کاموسم ہے،آ ستانهٔ عالیہ قادر بیرمیں مولا نا ہادی علی خان لکھنو کی علیہ الرحمة کا شہادت کا بیان ہو چکا ہے ،مسند علماءومشائخ برا کابرعظما ءرونق ا فروز ہیں۔ایک درمیں گاؤ تکیہ ہے پشت لگائے صدر خانوا دہ قادر پیمندنشین آستانہ بر کا نتینورمجسم،فیض ہمہتن،فرزند محبوب، ذ والمنن قطب زمن حضرت سيدنا ابوالحن قبله احد نوري رحمة الله تعالى عليه جلوه فر ما بين صحن در گاه معلى مين ہم هيهه غوث الثقلين سيدنا شاه على حسين اشر في ميان، حضرت مولانا شيخ المشائخ سيدنا شاه مجل حسين جمن ميال شاه جهانپوری،حضرت سید شاه فخر عالم قا دری ،حضرت نوشه میاں قا دری چشتی سنبھلی وحضرت سجا دہ نشین آستانہ قادریدرزا قیہ با نسه شریف حضرت سجاده نشین آستانه عالیه کالپی شریف ،حضرت مولانا حافظ سید شاه عبدالصمد مودو دی چشتی حافظ صحیح بخاری سهسوان ،حضرت مولا نامجد د مایئه حاضر شاه احمد رضا خان فاضل بریلوی ،حضرت مولا نا سید شاه احمد اشرف سمنانی کچوچیوی، حضرت مولانا شاه محمد فاخر بیخو داجملی اله آبادی، حضرت مولانا دصی احد محدث سورتی ،مولا نابادی علی خان سيتايوري،مولا نامدايت رسول لكھنۇ ي رحمهم الله تعالىٰ عليهم الجمعين _ نيز مار هره شريف ، بريلي ، بدايوں ، پيلي بھيت وغيره کے اکابرعلماءوا دباءوشعراءمو جود ہیں۔شہادت کاوعظ جس میں تضرع وزاری کاخصوصی کیف سامعین پرطاری تھاختم ہوا تو لوگوں نے دیکھا کہ حضرت شہیدمرحوم مولا نا شاہ عبدالقیوم نتنظم عرس شریف اعلیٰ حضرت سید فقیر نواز فقیر قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں جوحسب عا دت کر ہمہ سفید جا دراوڑ ھے درواز ہ آستانہ عالیہ ہراستادہ تھے کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نعت شریف پڑھنے والی ایک جماعت کوہمراہ لئے ہوئے درگاہ شریف میں داخل ہوئے۔ان کوتخت پر بیٹھنے کی اجازت دی اورخودمجمع کومخاطب فر مایا۔اعلان کیا کہ حضرات سکون واطمینان ہےتشر یف رکھیں ہمارے شہر کے مشہو رنعت خواں حافظ عبدالحبیب قادری حضرت فاضل ہریلوی مولا نااحمد رضا صاحب کی نوتصنیف قصیدہ نور پڑھیں گے ارباب ذوق اس نورانی قصیدہ کوطمانت قلب کے ساتھ س کرانشاءاللہ المجید کیف اندوز ہوں گے۔

عافظ عبدالحبیب قادری مرحوم مولوی محلّه بدایوں کے معزز طبقہ کے فر دیتے سروے میں ملازم نہایت خوش گلو تھے بڑی پاٹ دار آواز تھی ،شہر میں بے حدمقبول تھے۔ آپ نے پیش خوانی میں

هزار باربشویم بمشك و گلاب هنوز نام تو گفتن كمال بے ادبیست اور أردو کی نظمیں پڑھیں اس کے بعداعلی حضرت علیہ الرحمہ کامشہور تصیدہ نورانی یعنی صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا صدقہ لینے نور کا آیا ہے تا را نور کا

پڑھنا شروع کیا۔ایک خاص بات عرض کردوں آج کل درگاہ معلی کاصحن مقف ہے ڈائے لنگر وغیرہ کی جیت ہے۔ اُس زمانہ میں صحن کھلا ہوا تھاسر خ ٹول کا نہایت حسین خوشنما شامیا فصحن پر تناہوا تھا۔ دس ہے دن کے بعد تصیدہ نور شروع ہوا تھا۔ صحن درگاہ تمام مقدس نورانی بزرگوں ہے بھرا ہوا تھا۔ آقاب کی شعاعیں سرخ شامیا نہ ہے چھن چھن بھی نعت فوانوں کے لب و دبمن اور حاضرین کے رُخ ہائے روشن کو چو سنے میں مصروف تھیں۔ شامیا نہ ہے نور چھن رہا تھا، فرود دیوار سے نورنور کا نغمہ بلندتھا، علیاءو مشارکی ادباء شعراء حاضرین محفل کیف وسرور کے عالم میں 'سجن اللہ وصل علیٰ 'کے مود با نہ تھسین و آفرین میں مشغول ہے۔ ایک ایک شعر چار چار پانچ پانچ کیار پڑھوایا جارہا تھا، ہر شخص پروجد طاری تھا۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ انوار الٰہی کی بارش ہور ہی ہے۔ حافظ حبیب صاحب نے پورا قصیدہ صاحب عرس کے حضور اور مصنف معلوم ہوتا تھا کہ انوار الٰہی کی بارش ہور ہی ہے۔ حافظ حبیب صاحب نے پورا قصیدہ صاحب عرس کے حضور اور مصنف معلوم ہوتا تھا کہ انوار الٰہی کی بارش ہور ہی ہے۔ حافظ حبیب صاحب نے پورا قصیدہ صاحب عرس کے حضور اور مصنف معلوم ہوتا تھا کہ انوار الٰہی کی بارش ہور ہی ہے۔ حافظ حبیب صاحب نے پورا قصیدہ صاحب عرس کے حضور اور مصنف معلوم ہوتا تھا کہ انوار الٰہی کی بارش ہور ہی ہے۔ حافظ حبیب صاحب نے پورا قصیدہ صاحب عرس کے حضور اور مصنف معلوم ہوتا تھا کہ انوار الٰہی کی بارش ہور ہی ہوتا تھا کہ انوار الٰہی کی بارش ہوتا تھا کہ اور انہ سے مقطع پڑھا

اے رضایا حد نوری کا سارافیض ہے ہوگئ میری غزل بردھ کرقصیدہ نور کا

حضرت سیدنا شاہ احمد نوری قدس سرہ نے جوگردن جھکائے ہوئے مراقب نظر آرہے تھے گردن مبارک بلند فرمائی ، دست دعا اُٹھائے حضرت ہریلوی والہانہ انداز کے ساتھا ُٹھے زبان سے چیخ نکلی اور حضرت میاں صاحب قبلہ کے زانوئے اقدس پرسرر کھ دیا۔

حضرت شہیدملت علیہ الرحمة نے حضرت فاضل ہریلوی کومبارک با ددی ''سبحان اللہ''کیسی عظیم ومبارک محفل، کیسے عظیم ومبارک محفل، کیسے عظیم ومبارک اکابر،علماء ومشائخ (حمم اللہ) کی موجودگی اور کیساعظیم ومبارک قصیدہ اورروح پرور نظارہ ہے۔قصیدہ نور کی بیعظمت ومقبولیت یقیناً اللہ تعالی کا خاص فضل اوراس کے حبیب کریم اللہ کی خصوصی نظر عنایت ہے جواس کے مصنف اعلیٰ حضرت رحمة اللہ تعالیٰ علیہ کی مجبوبیت و مقبولیت کی اعلیٰ دلیل ہے۔

ذلكَ فَضُلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآء '(باره ٢٨، سورة الجمعة ،آيت ٢) بالله كافضل م جمه عام ور __

نوٹ

یمضمون استاذ الشعراءمولانا شاہ یعقو بے حسین صاحب ضیاءالقا دری رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ بدایونی کاخودنوشت ہے جسے فقیر نے معارف رضا کراچی اور انوارعقیدت مطبوعہ مکتبہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ سے لیا ہے اس نذرانۂ عقیدت کی ندکورہ بالانورانی محفل کے عنوان کے ابتدا میں لکھاہے

ہمرے پیش نظراب تک وہ نقشہ نور کا

میں نے محفل میں سناہے بیقصیدہ نور کا

حضرت ضياء القادري رحمة الله تعالى عليه

اس بیان کوتھر یباً ایک صدی بیت گئی خود حضرت ضیاءالقا دری رحمۃ اللہ تعالی علیہ اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ قصیدہ نورشریف کے اختتام پر حضرت میاں صاحب قبلہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے محفل میں اعلان فرمایا کہ حضرات آپ کے قلوب فاضل ہر بلوی کے نورانی قصیدہ نے یقیناً منور فرمائے اب میں آپ کو دوسری خوشخبری سنا تاہوں کہ شہب کے جلسہ میں ہمارے محترم دوست خان صاحب مولا ناعلی احمد خان صاحب اسیر بدایونی کاقصیدہ نورانی پڑھا جائے گاانشاء المجید اس قصیدہ سے بھی آپ اتنا ہی محفوظ ہوں گے۔ تمام علماء دمشائخ اور شعراء دادیب حضرات تشریف کا کیس تھیدہ کو درسرا نورانی قصیدہ کیا تھیدہ کیا ہوں اس کے ایک کا انتاء المجید اس قصیدہ کے بعدہ دوسرا نورانی قصیدہ کیا تھیدہ کیا ہوں گے۔ تمام علماء دمشائخ اور شعراء دادیب حضرات تشریف کیا تھیدہ کیا ہوں گے کہا تھیدہ کیا ہوں گے بعدہ دوسرا نورانی قصیدہ کیا ہوں گے کا تعالی کا بعدہ دوسرا نورانی قصیدہ کیا ہوا ہے گا۔

غرض دن گذارا آستانہ عالیہ قادر بیرکالنگرعشاء سے قبل تقسیم ہوگیا۔عشاء کے دفت تک تمام درگاہ معلیٰ رنگ برنگ کے شیشہ آلات کی روشن سے جگرگا کر ہقعہ 'نور بن گئی۔عشاء کی نماز کے بعد شب کی محفل کا آغاز ہواابتد اُنعت خوانی ہوئی۔ حضرت مولا ناہدایت رسول صاحب لکھنوی کے کلام میں بلاک کشش تھی آپ کے دعظ کا جہاں اعلان ہواد ہاں مخلوق الٰہی ٹوٹ پڑتی تھی۔شب کی محفل بڑی درگاہ مجیدی میں ہوئی تھی دونوں درگا ہیں تمام احاط آستانہ قادر بیہ کثر سے اِ اُز دہام کے باعث پُرنظر آتے ہیں بارہ بجے کے قریب وعظ ختم ہوا اورقصیدہ خوانی کا مکرراعلان ہوا۔

اس فقیر کی عمراُس وفت کا سال کے قریب تھی شعرانہی شعر گوئی کا شاب نہ نہی مگراد بی نداق ضرور شاب پر تھا۔

دن میں قصیدہ کی مقبولیت اس کے اعلیٰ معیار تحسین و آفرین کے نغموں نے جھے اس یقین کرنے پر مجبور کر دیا تھا کہ اب
دوسرا قصیدہ کامیاب نہ ہوسکے گا پھر چونکہ قصیدہ بھی میرے اب مجازی اور مربی استاد کا قصیدہ تھا اس لئے اعلان کے بعد
سے ہی میرے اضطراب میں ترقی تھی چنا نچہ میں نے کھانے کے لئے وقت حضرت قبلہ مولا نااسیر علیہ الرحمة سے عرض کی
چونکہ حافظ غلام حبیب صاحب سے زیادہ بہتر کوئی دوسرا پڑھنے والانہیں ہے اور وہ دوسرا قصیدہ اس محنت کے ساتھ پڑھ
بھی نہ سکیں گے اس لئے قصیدہ کے کامیاب ہونے میں شک معلوم ہوتا ہے فرمایا تم بیچے ہومیں نے ایسے بہترین پڑھنے
والے فراہم کرلئے ہیں جوانشاء اللہ تعالی محفل کو درہم برہم کر دیں گے۔

چنانچہاعلان کے بعدمشائخ وعلاء تخت کے گر دو پیش اور شعراء جاروں طرف بیٹھ گئے ۔ حاضرین عرس جو درگاہ بازار میں ادھراُ دھر ٹہل رہے تھے دونوں درگا ہوں میں جمع ہو گئے۔ میں نے دیکھا کہمولا نااسیرا پنے ہمراہ شخ سخاوت حسین غزنوی ، شخ نثاراحمہ غزنوی ، مرزا یعقو ب بیگ کتب فروش ، حافظ محمو داحمہ کو جوسب کے سب متشرع متصلائے اور تخت پر بٹھایا۔ میں نے بھی ان حضرات کومحافل میلا دمیں پڑھتے نہیں دیکھاتھاان حضرات نے اول تو فاتحہ خوانی کی درخواست کی اوراس کے بعد فاری کی مشہور رہاعی

> هرچند که آخر بطهور آمدئ دیر آمده زراه دور آمدئ

پیش از همه شاهانِ غیور آمدئ

اے ختم رسل قرب تو معلومم شد

سوز کے لہجہ میں اس انداز سے پڑھی کہ تمام محفل متوجہ ہوگئ بعض لوگوں کے اصرار پر دو بار ، پھر دوسری دہن میں تیسری مرتبہ تیس ایک خاص لہر دوڑگئی ساری مجلس مسخر معلوم ہوتی تھی۔ یہ لوگ موسیقی کے ماہر شہر کے شریف افراد آوازیں نہایت مترنم گلے بہترین سوز وگداز میں ڈو بے ہوئے ، نصف رات گذر چکی ہے ، نور وظہور کاوقت ہے ۔ غرض ان حضرات نے حضرت مولا نااسیر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا قصیدہ شروع کیا۔

بلبلیں گاتی ہیں گلشن میں تر انا نور

مرحبا آيا عجب موسم سهانا نوركا

قصيدة نوراني

اعلى حضرت مولانا شاه احمد رضاخان فاضل بريلوي رحمة الله تعالى عليه

صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا مست بو بین بلبلین برصتی بین کلمه نور کا بارہ برجوں سے جھا ایک ایک ستارہ نور کا سدرہ یا کیں باغ میں نفها سا یودا نور کا ماہ سنت مہم طلعت لے لے بدلا نور کا بخت جاگا نور کا جیکا ستارا نور کا نور دن دونا تیرا دے ڈال صدقہ نور کا رُخ ہے قبلہ نور کا ابرو ہے کعبہ نور کا دیکھیں مویٰ طور سے اُترا صحیفہ نور کا سر جھکاتے ہیں البی بول بالا نور کا ہے لواء الحمد ہے اڑتا پھریرا نور کا بوسیہ کا رو مبارک ہو قبالہ نور کا مصحف اعجاز ہر چڑھتا ہے سونا نور کا گرد سر پھرنے کو بنتا ہے عمامہ نور کا کفش یار ہر گر کر بن جاتا ہے گیھا نور کا تیری صورت کے لئے آیا ہے سورہ نور کا ہے گلے میں آبتک کو راہی گرتا نور کا نور نے مایا ترے سجدے سے سیما نور کا سابہ کا سابہ نہ ہوتا ہے نہ سابہ نور کا سر یہ سہرا نور کا ہر میں شہانہ نور کا

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا باغ طيبه بين سپانا پھول پھولا نور كا ہارہویں کے جاند کا مجرا ہے سجدہ نور کا ان کا قصر قدر کے خلد ایک کمرہ نور کا عرش بھی فردوس بھی اُس شاہ والا نور کا تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سرا نور کا میں گدا تو بادشاہ بھر دے پالہ نور کا تیرے ہی جانب ہے یانچوں وقت سجدہ نور کا یشت ہے ڈاکا سرا نور سے شملہ نور کا تاج والے ویکھ کر تیرا عمامہ نور کا بنی برنور ہر رخثال ہے بکہ نور کا مصحف عارض یہ ہے خطہ شفیعہ نور کا آپ زر بنا ہے عارض ہے پینہ نور کا 🕏 کرتا ہے فدا ہونے کو لمعہ نور کا ہیت عارض سے تھراتا ہے شعلہ نور کا سمع دل مشکوة تن سینه زجاجه نور کا میل سے کس درجہ ستھرا ہے وہ پتلا نور کا تیرے آگے خاک پر جھکتا ہے ماتھا نور کا تو ہے سابہ نور کا ہر عضو مکڑا نور کا کیا بنا نام خدا اسرا کا دولہا نور کا ملنے سمّع طور سے جاتا ہے کہ نور کا قدرتی بینوں میں کیا بجتا ہے لہرا نور کا غير قائل کچھ نه سمچھا کوئی معنی نور کا من رای کیا ہے آئینہ دکھایا نور کا شام ہی سے تھا شب تیرہ کو دھڑکا نور کا سر جھا اے کشف کفر آتا ہے اھلا نور کا تم کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجہ نور کا تاجور نے کر لیا کیا علاقہ نور کا نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا ماہ نو طیبہ میں بٹتا ہے مہینہ نور کا م ککھ وے یاں کے ذروں کو مچککہ نور کا اے قمر کیا تیرے ہی ماتھے ٹیکا نور کا نور حق سے کو لگائے دل میں رشتہ نور کا جاند ہر تاروں کے جھرمٹ سے ہے بالہ نور کا تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا ہو مبارک تم کو ذوالنورین جوڑا نور کا مانگتا پھرتا ہے ہنگھیں ہر گلینہ نور کا میر نے حصیب کر کیا خاصہ دھندلکا نور کا جے خ اطلس یا کوئی سادہ سا قبہ نور کا تاب ہے بے تھم یہ مارے برندہ نور کا م کے اوڑھے گی عروب جال دویشہ تور کا بوندیاں رحت کی ویے آئیں چینٹا نور کا

برم وحدت میں مزا ہو گا دوبالا تور کا وصف رُخ میں گاتی ہی حوری ترانہ نور کا یہ کتاب کن میں آیا طرفہ آیا نور کا و کھنے والوں نے کچھ ویکھا نہ بھالا نور کا صبح کر دی کفر کی سیا تھا مرادہ نور کا یر تی ہے نوری بھرن اُمد ہے دریا نور کا ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور کا لننخ ادیاں کر کے خود قضہ بٹھایا نور کا جو گدا دیکھو لئے جاتا ہے توڑا نور کا بھیک لے سرکار سے لا جلد کاسہ نور کا و کمچے ان کے ہوتے نازیبا ہے وعویٰ نور کا يال بھی واغ سجدهٔ طيبہ تمغا نور كا منتمع سال ایک ایک بروانہ ہے اُس بانور کا انجمن والے ہیں انجم برم حلقہ نور کا تیری نسل یاک میں ہے بیہ بیہ نور کا نور کی سرکار ہے یایا وو شالہ نور کا کس کے بروے نے کیا آئینہ اندھا نور کا اب کہاں وہ تابھیں کیما وہ ترکا نور کا قبر انور کہنئے یا قصر معلٰی نور کا آئکھ مل سکتی نہیں در ہے ہیرا نور کا نزع میں لوٹے گا خاک ور یہ شیدا نور کا تاب مے حشر سے چونکے نہ کشتہ نور کا

یوں مجازاً جا ہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نور کا اس علاقے ہے ہے اُن یہ نام سیا نور کا بھیک تیرے نام کی ہے استعارہ نور کا ہے فضائے لامکاں تک جن کا رمنا نور کا نو بہاریں لائے گری کا جھلکا نور کا جد اوسط نے کیا صغریٰ کو کبریٰ نور کا پچر نه سيدها مو کھايا وه کوڙا نور کا ہنس کر کے بجلی نے کہا دیکھا چھلاوا نور کا پتلیاں بولیں چلو آیا تماشا نور کا یر گیا سم و زر گردوں بر سکہ نور کا کیا ہی چلتا تھا اشاروں یہ کھلونا نور کا حسن سبطین ان کے جاموں میں نیا نور کا خط تو ام میں لکھا ہے ہے دو ورقہ نور کا تھیعص اُن کا ہے چہرہ تور کا

وضع واضع میں تری صورت ہے معنی نور کا انبیاء اجز ہیں تو بالکل ہے جملہ نور کا یہ جو مہر و مہ یر ہے اطلاق آتا نور کا سرگیں آنکھیں حریم حق کے وہ مشکیں غزال تاب حسن گرم سے کھل جائیں گے دل کے کنول ذرے میر قدس تک تیرے توسط سے گئے سبره گردول جھکا تھا بہر یا بوس براق تا بسم سے چوندھیا کر جاند انہیں قدموں پھرا دید نقش سم کو نکلی سات بردول سے نگاہ عكس سم نے جاند سورج كو لگائے جار جاند جاند جھک جاتا جدهر انگلی اُٹھاتے مہد میں ایک سینہ تھا مشابہ ایک وہاں سے یاؤں تک صاف شکل یاک ہے دونوں کے ملنے سے عیاں ک گیسو ہ دبن می ابرو آئھیں سے ص

اے رضا ہیہ احمد نوری کا فیض نور ہے ہو گئی میر ی غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

نو ت

قصیدۂ نورنقیر نے کمل طور پریہاں پراس لئے لکھ دیا تا کہ قارئین شرح پڑھنے سے پہلے ان اشعار کوسا منے رکھیں اس طرح سے شرح فہمی میں سہولت ہوگی۔ان شاءاللہ

تضمين

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان ہریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قصیدۂ نور پر جوتضمین حضرت مولا نا اختر الحامدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تحریر فرمائی ہےوہ ملا حظہ فرما ئیں

مرحبا کیا روح پرور ہے نظارا نور کا فرش سے تا عرش پھیلا ہے اُجالا نور کا تاجدادِ شرق ساکل بن کے نکلا نور کا صحح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا صححت کی میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا صحتہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

ڈالی نور نور کی پیتھ پیتھ نور کا بوٹا بوٹا نور کا غنچ غنچ نور کا نور کی اک اک کلی کلی اک اک شگوفہ نور کا باغ طیبہ میں سپانا پھول پھولا نور کا مست ہو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

جشن نورانی ہے ہر جانب ہے چرچا نور کا انجمن آرا ہوا مکہ میں کعبہ نور کا ماہ حق تشریف لایا بن کے قبلہ نور کا بارہویں کے جاند کا مجرا ہے سجدہ نور کا بارہ کر بارہ کر جوں سے جھکا اک اک ستارہ نور کا

دونوں عالم کی ہر اک شے پر سکہ نور کا دوجہاں کی نعمتیں ادنیٰ صدقہ نور کا ان کے بحر لطف سے کوڑ ہے قطرہ نور کا ان کے قصرِ قدر سے خلد ایک کمرہ نور کا سدرہ یائیں باغ میں نھا سا بودا نور کا

فرق انور پر خدا نے تاج رکھا نور کا نور نے خود نور کو مالک بنایا نور کا کون سی شے ہے نہیں ہے جس پہ قبضہ نور کا عرش بھی فردوس بھی اس شاہ والا نور کا یہ مثمن برج وہ مشکوئے اعلیٰ نور کا

کس قدر سنو لا گیا ہے آج چہرہ نور کا پیچکا پیچکا دھندلا دھندلا ہے اُجالا نور کا رہے اُجالا نور کا رہے اُجالا نور کا رہے اُخانا نور کا آئی بدعت چھائی ظلمت رنگ بدلا نور کا ماہ سنت مہر طلعت لے لے بدلا نور کا

بڑھ گیا یا کر جبین نور رتبہ نور کا دور پہنچا نور کی دنیا سے شمرہ نور کا

الله الله كوئى ديكھے تو نصيبا نور كا تيرے ہى ماتھے رہا اے جان سرا نور كا بخت جاگا نور كا جيكا ستارا نور كا

نور کی سرکار میں آیا ہے منگآ نور کا ہے یہی دُربار دربارِ معلیٰ نور کا ایک مدت سے دلِ مضطر ہے پیالہ نور کا ایک مدت سے دلِ مضطر ہے پیالہ نور کا نور کا نور کا نور دن دونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا

پیش کرتے ہیں قصیدہ نور کا ہیہ نمازیں ہیں حضور نور تخفہ نور کا سامنے ہوتا ہے ہی کھوں وقت سجدہ نور کا کا میں جانب ہے پانچوں وقت سجدہ نور کا کہو ہے کعیہ نور کا کرے ہے تابہ نور کا ابرہ ہے کعیہ نور کا

آسانِ نور سے آیا رسالہ نور کا یا کتابِ نور پر رکھا ہے پارہ نور کا عرش سے نازل ہوا کیا خوب نسخہ نور کا پشت پر ڈھلکا سرِ انور سے شملہ نور کا رکھیں مویٰ طُور سے اثرا صحیفہ نور کا

فرقِ انور نور کی دستار چہرہ نور کا سادگی میں بھی ہے اک انداز پیارا نور کا کچکلا ہی پر کچھ ایبا رعب چھایا نور کا تاج والے دکھے کر تیرا عمامہ نور کا سر جھکاتے ہیں الہی بول بالا نور کا

ضو گئن ہے کعبہ جال پر منارا نور کا ہے اس کی سیرھ میں لاریب رستہ نور کا زرفشاں کیا پرچم حق پر ہے تارا نور کا بنی پُرنور پر درخشاں ہے بکہ نور کا ہے لواءِ الحمد پر اُڑتا پھریرا نور کا

صفی قرطاس نوری پر بیہ نقطہ نور کا کس قدر ہے جگرگاتا استعارا نور کا نور کا تور کا تحریر بخشش عفو نامہ نور کا مصحف عارض پہ ہے خطِ شفیعہ نور کا لو سیاہ کارو مبارک ہو قبالہ نور کا

مشعل روش پہ ہے نازک ساشیشہ نور کا یا غدارِ نور پر تاریک بروہ نور کا تیرتا ہے جاندنی میں جاند کیا نور کا تابِ زر بنتا ہے عارض پر پیینہ نور کا مصحفِ اعجاز پر چڑھتا ہے سونا نور کا

عار سو ہے طور کے گروش میں شعلہ نور کا مثل پروانہ ہے چکر میں شرارہ نور کا ہواف ہونے کو لمعہ نور کا ہونے اور کا ہے طواف ماہ میں مصروف بالا نور کا سے طواف ہونے کو لمعہ نور کا گرد سر پھرنے کو بنتا ہے عمامہ نور کا

ہے جلالِ مہر سے لرزاں شرارہ نور کا کانپتا رعب سحر سے ہے ستارا نور کا گور پر ہے رعشہ براندام کوندہ نور کا ہیبت عارض سے تھڑاتا ہے شعلہ نور کا کفش یا ہر گر کے بن جاتا ہے گھا نور کا

چیثم ما زاغ البصر قوسین قبلہ نور کا واضحیٰ نوری جبیں والفجر چیرہ نور کا شرح قرآنِ الٰہی ہے سرایا نور کا شمع دل مشکوۃ تن سینہ زجاجہ نور کا شیری صورت کے لئے آیا ہے سورہ نور کا

جسم نورانی ہے کیبا صاف ستھرا نور کا سنج انوارِ حق مہر مجلّے نور کا پیراہن ہے تن پہ یا مشعل پہ شیشہ نور کا میل سے بالکل مبرا ہے وہ پتلا نور کا ہے گلے میں آج تک کو راہی کرتا نور کا

تجھ سے پاتا ہے جہان نور صدقہ نور کا آستاں ہوئ سے بڑھ جاتا ہے درجہ نور کا تیری چوکھٹ پر ہے ساجد ہر فرشتہ نور کا تیرے آگے خاک پر جھکتا ہے ماتھا نور کا کا نور کا نور

اللہ اللہ ہے وجود پاک کیما نور کا اک کممل مظہر باری تعالیٰ نور کا آگئ نور کا آگئ نور کا ہم عضو گلڑا نور کا ہم عضو گلڑا نور کا مینا ہے اشارہ نور کا تو ہے سابہ نور کا مائے کا سابہ نہ ہوتا ہے نہ سابہ نور کا

فال ہے رخیار پر ماہ دو ہفتہ نور کا زلف مشکیں میں ہلالی خم انوکھا نور کا رُخ یہ غازہ نور کا آئکھوں میں سرمہ نور کا کیا بنام نامِ خدا اسریٰ کا دولہا نور کا رُخ یہ غازہ نور کا آئکھوں میں سرمہ نور کا ہر میں شہانہ نور کا

سیل حسن درنگ ہے انڈا ہے دریا نور کا اک عجب عالم ہے تا قصر تدلی نور کا اب حریم نور سے اُٹھے گا پردہ نور کا برم وحدت میں مزا ہو گا دوبالا نور کا طفے سمع طور سے جاتا ہے اِکہ نور کا

ہر طرف ہے برمِ نورانی میں چرچا نور کا عالم انوار میں بھرا ہے نفحہ نور کا جلوہ گاہ نور کا جلوہ گاہ نور کا حوریں ترانہ نور کا وصف رُخ میں گاتی ہیں حوریں ترانہ نور کا قدرتی بینوں میں کیا بچتا ہے لہرا نور کا

شب برہ کیا جائے دن ہوتا ہے کیما نور کا وکی سکتا ہے اندھرا کب اجالا نور کا لطف پا سکتا ہے کیما تور کا طف پا سکتا ہے کیا آتھوں سے اندھا نور کا عنی نور کا غیر قائل کچھ نہ سمجھا کوئی معنی نور کا

اک حجاب نو بہ نو جلوہ بہ جلوہ نور کا ہر حجلی ہر کرن ہر عکس بروہ نور کا کر سکیس آئکھیں نہ جی کھر کر نظارا نور کا دیکھنے والوں نے کچھ دیکھا نہ بھالا نور کا من رآنی کیا ہے آئکینہ دکھایا نور کا

لے کے آیا عید جاء الحق سوریا نور کا شرقِ انوارِ حرا سے مہر نکلا نور کا دھوپ چیکی نور کی کھیلا اُجالا نور کا صبح کر دی نور کی سچا تھا مڑدہ نور کا شام ہی سے تھا شب تیرہ کو دھڑکا نور کا شام ہی سے تھا شب تیرہ کو دھڑکا نور کا

اہر رحمت جھوم کر کعبہ سے اُٹھا نور کا کھری نکھری ہے فضاء منظر ہے پیارا نور کا قط تاریکی گیا آیا زمانہ نور کا پڑتی ہے نوری بھرن الڈا ہے دریا نور کا سر جھکا اے کشت کفر آتا ہے اہلا نور کا

تم ہے پہلے تھا کہاں اجالا نور کا ہم ہے پہلے تھا کہاں یہ دور دورہ نور کا ہم ہے پہلے تھا کہاں ہے دور دورہ نور کا ہم ہے پہلے ایک بت خانہ تھا کعبہ نور کا ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور تھا ہم کے پہلے ایک بت خانہ تھا کو دیکھا ہم گیا ٹھنڈا کلیجہ نور کا

نورِ کامل دین کامل لے کے آیا نور کا ہے شریعت نور کی جاری ہے سکہ نور کا

ناتخ مطلق خدا نے خاص بھیجا نور کا کشنخ ادیاں کر کے خود قبضہ بٹھایا نور کا تاجور نے کر لیا کیا علاقہ نور کا تاجور نے کر لیا کیا علاقہ نور کا

کس قدر مسرور ہے ہر ایک منگتا نور کا سب کو قسمت سے سوا ملتا ہے حصہ نور کا پھیو ہے دربار میں جاری ہے صدقہ نور کا جو گدا دیکھو لئے جاتا ہے توڑا نور کا سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا

پھوٹ نکلا اے تعالی اللہ چشمہ نور کا شاد ہیں سائل اُبلتا ہے خزانہ نور کا موج اُٹھی بحر کرم کی ہاتھ اُٹھا نور کا بھیک لے سرکار سے لا جلد کاسا نور کا ماہ نو طیبہ میں بٹتا ہے مہینہ نور کا

مَل چکے ہیں اپنی آتھوں سے بیہ تلو انور کا ان کے دل پر نقشِ کفِ پا نور کا تو کی نور کا تو کی نور کا معمولی دیا ہے دعویٰ نور کا مہر لکھ دے یاں کے ذروں کو مچککہ نور کا

خاتم شاہی درخشندہ عطیہ نور کا مہر تصدیق عقیدت ہے ہیہ ٹھیتہ نور کا رکھتے ہیں اپنی جبیں پر ہم بھی سکہ نور کا یاں بھی داغ سجدۂ طیبہ ہے تمغہ نور کا اے قمر کیا تیرے ہی ماتھے ہے گیکہ نور کا

ہر اوا ہر طرز ہر خُو ہر علیقہ نور کا ہر روش ہر طُور ہر وُھب ہر علیقہ نور کا پاس رہ کر بن گئے پیکر صحابہ نور کا شمع سال اک ایک پروانہ ہے اس با نور کا بیل رشتہ نور کا

دائزہ ہے گردِ خورشید مدینہ نور کا مہر حق پر ہے شعاعوں سے احاطہ نور کا سی محفل شاہ دیں اصحاب گھیرا نور کا انجمن والے ہیں انجم بزمِ حلقہ نور کا علقہ نور کا جاند ہے تاروں کے جھرمٹ سے ہے ہالہ نور کا

جھے سے مکہ نور کا جھے سے مدینہ نور کا جھے سے قبلہ نور کا جھے سے کعبہ نور کا جھے سے کعبہ نور کا جھے سے کعبہ نور کا جھے سے بیمہ نور کا جھے سے جس رشتہ کو نبیت ہے وہ رشتہ نور کا سیری نسل بیاک میں ہے بیمہ بیمہ نور کا

تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

بخت الله غنی عثمال تمہارا نور کا اختر قسمت ہے یا ماہ دو ہفتہ نور کا خلعت نور کا خلعت نور کا خلعت نور کا خلعت نور کا کیا نور کا کیا نور کا ہو مبارک تم کو ذوالنورین جوڑا نور کا

کس کے جلوے سے ہوا سارا زمانہ نور کا کس کے پُرتو سے بنی دنیا خمونہ نور کا کس کے عکسِ نور سے تھا ذرہ ذرہ نور کا کس کے پردے نے کیا آئینہ اندھا نور کا مانگتا پھرتا ہے آئیسیں ہر گلینہ نور کا

اب کہاں وہ عکس ریزی وہ اجالا نور کا اب کہاں وہ جگمگاہٹ وہ چکنا نور کا اب کہاں وہ عگمگاہٹ وہ چکنا نور کا اب کہاں وہ تابشیں کیبا وہ تڑکا نور کا اب کہاں وہ تابشیں کیبا وہ تڑکا نور کا مہر نے حصیب کر کیا خاصہ وہندلکا نور کا

تم مقابل شے تو تاباں تھا نصیبہ نور کا ہم مقابل شے تو پھیلا تھا اُجالا نور کا ثم مقابل شے تو منظر اور کچھ تھا نور کا ہم مقابل شے تو پہروں چاند بڑھتا نور کا تم سے حجیث کر منہ نکل آیا ذرا سا نور کا

جگرگاتا ہے کلس صل علیٰ کیا نور کا گنبد خضرا ہے یا بُرجِ مطلا نور کا اک حسیس منظر ہے تا اوجِ ثریا نور کا قبر انور کہنے یا قصر معلیٰ نور کا چہرے اطلس یا کوئی ساوہ سا قبہ نور کا

ہارگاہ نور ہے یہ آستانہ نور کا ہے یہاں کا چپہ چپہ گوشہ گوشہ نور کا حاجب و درباں یہاں ہے ذرہ ذرہ نور کا آنکھ مل سکتی نہیں در پر ہے پہرہ نور کا تاب ہے بے حکم پر مارے برندہ نور کا

روح پرور کس قدر منظر ہوگا نور کا موت آئے گی بتانے جب کہ دولہا نور کا بن کے چکے گا غبارِ نور غازہ نور کا نزع میں لوٹے گا خاک ِ نور پہ شیدا نور کا مرکے اوڑھے گا عروس جہال دویٹہ نور کا باغِ بخشش سے چلے جب تک نہ جھونکا نور کا ہو بہارِ سامعہ جب تک نہ نغمہ نور کا سن نہ لے جب تک نہ کشتہ نور کا سن نہ لے جب تک لب علیا ہے مر دہ نور کا بین نہ لے جب تک لب علیا ہے مر دہ نور کا بوندیاں رحمت کی دینے آئیں چھیٹٹا نور کا

در حقیقت مبتدا ہے ذات والا نور کا وجہ وصل و غایت و مقصود منثا نور کا نورِ مطلق نے بنایا جھے کو مبدا نور کا وضع واضع میں تری صورت ہے معنی نور کا یوں مجازاً جاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نور کا

مرسکیں انوار تو جوہر سرایا نور کا سب نبی تارے ہیں تو مہر محلی نور کا فرع بیہ تو اصل بیہ گل تو حدیقہ نور کا انبیاء اجزاء ہیں تو بالکل ہے جملہ نور کا اس علاقہ ہے ہے ان ہر نام سیا نور کا

ہے منور ون منور رات صدقہ نور کا وھوپ کیسی جاندنی کیا ہے اتارا نور کا روز و شب آتے ہیں لے کر در پہ کاسہ نور کا بیر جو مہر و مہ پہ ہے اطلاق آتا نور کا بھیک تیرے نام کی ہے استعارہ نور کا

حجیل پر ہیں حسن کی دو آہوانِ خوش جمال نور کی رفتار سے بھی تیز تر ہے جن کی چال مرشد کامل نے میرے دی ہے کیاستھری مثال سرمگیں آئکھیں حریم حق کے وہ مشکیں غزال ہے میرے دی ہے نضائے لا مکاں تک جن کا رمنا نور کا

و کھنا کچھ ایسا جوہن لائیں گے ول کے کنول وائی عہد جوانی پائیں گے ول کے کنول تازگ پاکر نہ پھر مرجمائیں گے ول کے کنول تاب حسن گرم سے کھل جائیں گے ول کے کنول نور کا فیاریں لائے گا گرمی کا جلکا نور کا

فاک والے تا فلک تیرے توسط سے گئے ویکھنے بس اک جھلک تیرے توسط سے گئے اور سے لینے چک تیرے توسط سے گئے اور سے لینے چک تیرے توسط سے گئے اور کا فدارسط نے کیا صغریٰ کو کبریٰ نور کا

ہرق سے چشک زنی آخر نہیں کوئی نداق ہول بیٹھا اک تجلی ہی میں سارا طمطراق

باادب خم آج تک ہے منزلِ نیلی رواق سنزهٔ گردوں جھکا تھا ہم پاپوسِ براق پھر نہ سیدھا ہو سکا کھایا وہ کوڑا نور کا

نورِ حق راکب ہو جب مرکب کا پھر کیا پوچھنا جال کیا تھی برقِ بینا کا تھا گویا کوندنا کس کا زہرہ ویکھنا کیہا کہاں کا حوصلہ تاب سم سے چوندھیا کر جاند انہی قدموں پھرا ہنس کے بجلی نے کہا دیکھا چھلاوا نور کا

رات چیکانے کو دوڑی اختر بخت سیاہ رج اجالے کے لئے لی صبح نے مکہ کی راہ ارتبام عکس کرنے دل پر آئے مہر و ماہ دید نقش سم کو نکلی سات پردوں سے نگاہ پتلیاں بولیس چلو آیا تماشا نور کا

مهر آیا بهر نظارا پئے دیدار چاند نیر تابال ہوا اک ایک پرانوار چاند وہ بنا خورشید عالمتاب بیہ ضو بار چاند عکس سم نے چاند سورج کو لگائے چار چاند پڑ گیا سیم و زر گردوں یہ سکہ نور کا

چاندنی لاتا جدهر انگلی اُٹھاتے مہد میں نور برساتا جدهر انگلی اُٹھاتے مہد میں باادب آتا جدهر انگلی اُٹھاتے مہد میں باادب آتا جدهر انگلی اُٹھاتے مہد میں کیا ہی چاتا تھا اشاروں بر کھلونا نور کا

دونوں تاروں میں ہے خورشید نبوت کی چک دونوں پھولوں میں ہے گزارِ رسالت کی مہک دونوں شہرادوں میں ہے شاہ دو عالم کی جھک ایک سینے تک مشابہ اک وہاں سے پاؤں تک حسن سبطین ان کے جاموں میں نیا نور کا

یہ ادا یہ طور یہ اندازِ شاہ دوجہاں ہو بہو گویا سرایاۓ حسین لامکاں جیے شمع من رآنی قد رای الحق ضوفشاں صاف شکل پاک ہے دونوں کے ملنے سے عیاں خط تو ام میں لکھا ہے یہ دو ورقہ نور کا

کس قدر شفاف ہے آئینہ نوری نہاو جس کے دیکھے سے خدا بیساختہ آتا ہے یاد بے نیاز ہر ستائش ماورائے حسن داد ک گیسو ہ دہن ک ابرو آئکھیں ع ص کھیعص ان کا ہے چیرہ نور کا یہ قصیدہ جو حد فکر رسا ہے دور ہے جو مضامیں کی بلندی میں بہت مشہور ہے میں کروں تخمیں اختر کب مرا مقدور ہے بس رضا و احمد نوری کا فیض نور ہے ہیں کروں تخمیں اختر کب مرا مقدور ہے بس رضا و احمد نوری کا فیض نور ہے ہو گئی تضمین بھی بڑھ کر قصیدہ نور کا وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد والہ واصحابہ اجمعین و بارک وسلم

نوٿ

مورخه ۱۵ربیج النور (رئیج الاول شریف) بروز هفته دو بج شب تضمین مکمل هوئی - ۱۹۷۰ مل ۱۹۷۲ م

انتياه

بِسُمِ اللَّهِ الرَّحُمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمدالعلى الكبير والصلواة والسلام على حبيبه الكريم البشير والنذير

امابعد!شرح حدا کق بخشش کے حصہ اول کے اختیام کے بعد حصہ دوم کی شرح میں فارسی غزل چھوڑ دی گئی ہےاس کے بعد قصیدہ نورشریف شروع ہوتا ہے اس لئے قلم ہاتھ میں لے کرغوث ورضا رضی اللہ عنہما کے فیض و ہر کت ہےامید رکھتا ہوں کہ دوسری شروح کی طرح اس قصیدہ نورشریف کویایئہ اختیام تک پہنچا سکوں (انشاءاللہ اسعی والاتمام من اللہ تعالی)

وماتوفيقي الابالله العلى العظيم

وصلى الله تعالىٰ علىٰ حبيبه الكريم

مدینے کا بھکاری لیہ فیز

الفقير القا دري ابوالصالح محمد فيض احمدأو ليمى رضوى غفرله

بهاولپور پاکستان الامحرمالحرام ۱۳۹۹

آغاز شرح

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

حل لغات

طیبہ (بفتح الطاء و تخفیف اولیاء) مدینہ پاک کے اساء میں ایک اسم ہے۔ بٹتا ہے اس کا مصدر بٹتا ہے بمعنی تقسیم مونا۔ باڑا، خیرات اُنگر۔

شرح

مدینہ طیبہ میں صبح کے وقت نور کالنگر تقسیم ہونے لگا تو خیرات لینے کے لئے نور کا تارابھی حاضر ہوا یعنی حضور سرور دوعالم اللے عالم ونیا میں تشریف لائے تواس وقت صبح کاوقت تھا۔ جیسے عام دستور ہے کہ بچوں کی ولا دت پر خیرا تیں کی جاتی ہیں انگر لٹائے جاتے ہیں۔ بلاتمثیل نبی پاک علیقہ کی ولا دت پراللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیئےاورا ٹھارہ ہزار عالم کی ہر شے اس کنگر عام سے خیرات لے رہاتھا یہاں تک باو جود یکہ تارہ خودنوری ہے وہ بھی اس کنگر سے نور کی خیرات لینے کے لئے حاضر ہوا۔

ابحاث الميلاد

جدیدمؤرخین اس بات برمثفق ہیں کہ آقاومولاعلیہ التحیۃ والثناء کی ولا دت باسعاوت رہے الاول میں ہوئی۔ابن کثیرالدمشقی نے لکھا ہے کہ

وهذا مالا محلاف فیه انه ولد مُنْتَلِينَ یوم الاثنین ثم الجمهور علیٰ ان ذلک کان فی شهر ربیع الاول اس امر پرذرابھی اختلاف نہیں ہے کہ حضورا کرم آفیہ دوشنبہ (پیر)کے دن پیدا ہوئے پھر جمہور کا یہ بھی قول ہے کہ رہے الاول کامہینہ تھا۔

نكته

قمری مہینوں میں ہے بعض مہینے صنور آلیا گئے کے اس دنیا میں ظہور فرمانے سے پیشتر ہی متبرک اور مقدس مشہور تھے اور حضور کے اعلانِ نبوت کے بعد بھی بعض مہینوں کو عظمتیں نصیب ہو کیں۔سوال میہ پیدا ہوتا ہے کہ حضور کی اس دنیا میں تشریف آوری کسی ایسے باعظمت مہینے میں کیوں نہ ہوئی۔

اس کی وجہ بیان کرتے ہیں'' یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر حضورا کرم اللیک رمضان یا حرمت والے مہینوں یا شعبان المبارک میں پیدا ہوتے تو بعض ناسمجھاس سے بے بنیا دوہم کا شکار ہوجاتے کہ آپ کو جوعظمت وشان حاصل ہے وہ ان مہینوں کی فضیلت اور قدر دمنزلت کی وجہ ہے ہے کیکن خالقِ تھیم جل جلالہ نے جا ہا کہ آپ کی و لا دت ما ہُ رہیجے اول میں ہو تا کہ بیم ہینہ آپ کے وجو دِمسعو د کی برکت ہے شرف و بزرگی حاصل کرے۔

فضيلت شب ميلاد

شاہ عبدالحق محدث وہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ما ثبت بالسنۃ میں فرماتے ہیں شب میلا دمبارک بلاشبہ لیلۃ القدر سے افضل ہے اس کئے کہ میلا د کی رات خود حضورا کرم آلیا ہے کے ظہور کی رات ہے اور شب قدر حضورا کرم آلیا ہے کوعطا کی گئی ہے۔لیلۃ القدر رز ولِ ملائکہ کی وجہ سے شرف ہوئی اور لیلۃ المیلا د بنفس نفیس حضور آلیا ہے کے ظہور سے شرف یا ب ہوئی۔

تارا نور کا

حضرت عثمان بن ابی العاص اپنی والدہ ہے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں رسول کریم الکیلیا کی ولا دت باسعادت کے وقت حضرت سیدہ آمندرضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اس رات مجھے ہرچیز سورج کی روشن وکھائی دین تھی میں نے ستاروں کو دیکھاتو یوں محسوس ہوتا تھاجیسے میری طرف سے ہیں۔

عن فاطمة بنت عبدالله قالت لما احضرت ولادة رسول الله مَلْكِلَة رايت البيت حين وقع اي نزل من بطن امه قد امتلاء نوراً ورايت النجوم تدنوا حتى ظننت انها مستقع عليه اه المهم مواجب الدنه) لدنه)

جنابِ فاطمہ بنت عبداللہ (صحابیہ) بیان کرتی ہیں جب رسول الله علی الله علی آرائے جہاں ہوئے میں نے دیکھا تمام گھر نور سے جگمگا اُٹھااور میں نے دیکھا کہ آسمان کے ستارے زمین کے اتنے قریب آگئے کہ مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں مجھ پرندگر رئیں۔

علامہ زرقانی فرماتے ہیں کہ علامہ زرکشی اور علامہ ابن حجر نے فتح الباری میں اس کوسیح کہا ہے۔ علامہ ابن حجر فرماتے ہیں

شاهده حدیث العرباض اس کی صحت کی شاہد مدیث عرباض ہے۔

وقول الشفاء ام عبدالرحمن بن عوف لما سقط عَلَيْكَ علىٰ يدى اى وضعته امه واستهل سمعت قات لا رحمتك الله واضاء الىٰ مابين المشرق والمغرب حتى فظرت الى قصور الرو(م. كما بالثفاء جلد الصفحة ٣٤، ابوليم وموامب لدني) حضرت عبدالرحمٰن بنعوف کی والدہ حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں جب نبی کریم علیظہ ونیا میں تشریف فرما ہوئے تو میں نے اُن کواپنے ہاتھوں پر اُٹھایا تو کسی کہنے والے کی آ واز کوسنا جو کہتا ہے " د حسمک السلائٹ ہا کہ ساتھہ! آپ پراللہ تعالیٰ کی رحت ہو)اور تمام شرق ومغرب کے درمیان ایسی تیز روشنی چکی کہ میں نے روم کے محلوں کود کھے لیا۔

زمین چمک آٹھی

حضرت امام جلال الدین سیوطی جناب عکر مدرضی الله تعالی عند سے روایت کرتے ہیں مصرت امام جلال الدین سیوطی جناب عکر مدرضی الله تعالی عند سے روایت کرتے ہیں مصوفیہ ۵۱ میں الله مصرد میں الله مصرد میں الله میں

انبیاء کرام کی مبارک بادیاں

حضرت بی بی آ مندرضی اللہ تعالی عنها فرماتی ہیں کہ جب نورِ مصطفی اللہ ہم میں جلوہ افروز ہوا تو میرے جسم ہے اپرای پیاری خوشبوآیا کرتی۔ جب پہلام ہینہ گزرا تو حضرت آ دم علیہ السلام تشریف لائے اور مجھ ہے کہنے گے آ منہ تجھے الحقی خوش ہوتی ہوتی نہیوں کے سر دار حضرت محمد صطفی خوالیہ کی حاملہ ہے۔ پھر دوسرے مہینے حضرت شیث علیہ السلام مبارک باد اور ہے آئے۔ تیسرے مہینے حضرت نوح علیہ السلام، چوشے مہینے حضرت ادر ایس علیہ السلام، پانچویں مہینے حضرت ہودعلیہ السلام، چھٹے مہینے حضرت ابرا ہیم علیہ السلام، ساتویں مہینے حضرت اسلام، ساتویں مہینے حضرت اسلام، تسلیل علیہ السلام، آٹھویں مہینے حضرت مولی علیہ السلام اور نویں مہینے حضرت اسلام، جسلی علیہ السلام، آٹھویں مہینے حضرت مولی علیہ السلام اور نویں مہینے حضرت ابرا ہیم علیہ السلام مبارک با دیاں اور بیثار تیں دینے آئے۔

رشب ولادت

جب نور محروق الله کے ظہور کا وقت قریب آنے لگاتو شانِ قدرت و کیھے رات ختم ہونے گی اور دن نمودار ہونے لگا لینی رات کی تاریکی کا خاتمہ ہور ہا تھا اور اجالا ظاہر ہونے لگا۔ ایک مختصر جماعت آسان سے نمودار ہوئی ان کے پاس تین جھنڈے سے حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ فرشتوں نے ایک جھنڈ امیرے گھر کے صحن میں گاڑھ دیا ، دوسر اجھنڈ اکعب شریف کی جھت پر اور تیسر ابیت المقدس پر لگا دیا۔ پھر مجھے ایک شریت کا پیالہ پیش کیا گیا میں گاڑھ دیا ، دوسر اجھنڈ اکعب شریت کا پیالہ پیش کیا گیا میں اسے دو دوسیجھ کر پی گئی وہ شہد سے زیا دہ شیریں تھا۔ پھر چند معزز خوا تین میرے پاس آئیں میں نے پوچھا آپ کون ہیں ان میں سے ایک بولی میں حضرت آسیہ فرعون کی ان میں سے ایک بولی میں حضرت آسیہ فرعون کی ہوں ، دوسری خاتو ن بولیس میں حضرت آسیہ فرعون کی ہوں ، دوسری خاتو ن بولیس میں حضرت آسیہ فرعون کی ہوں ، دوسری خاتو ن بولیس میں حضرت آسیہ فرعون کی ہوں ، دوسری خاتو ن بولیس میں حضرت آسیہ فرعون کی ہوں ، دوسری خاتو ن بولیس میں حضرت آسیہ فرعون کی ہوں ، دوسری خاتو ن بولیس میں حضرت آسیہ فرعون کی ہوں ، دوسری خاتو ن بولیس میں حضرت آبر ایس میں علیہ السلام کی بیوی ہوں اور باقی سب جنت کی حوریں ہیں ہیں ہوں ، دوسری خاتو ن بولیں میں جنت کی حوریں ہیں ہیں ہوں ، دوسری خاتو ن بولیں میں جنت کی حوریں ہیں ہیں ہوں ، دوسری خاتو ن بولیں میں جنت کی حوریں ہیں ہوں ، دوسری خاتو ن بولیں میں جنت کی حوریں ہیں ہیں ہیں ۔

سبآپ کی خدمت کے لئے آئی ہیں۔

إظهور معجزات

(۱) جب حضورا كرم الصلحة بيدا هوئة سجده كيااورآسان كي طرف بإتهاأ ملها كردعا فرما كي _

(۲) بعدازاں تین شخص اور ظاہر ہوئے جن کے چہرے مثل آفتاب کے درخشاں تصایک کے ہاتھ میں چھاگل فقر ئی اور دوسرے کے ہاتھ میں زمر دیں طشت اور تیسرے کے ہاتھ میں حربر سبز تھا۔انہوں نے حضور کو اُس طشت میں بٹھایا اور چھاگل کے یانی سے جس میں مشک کی طرح خوشبو آتی تھی سات مرتبہ نہلا یا اور وہ حربر سرسبز آپ کو پہنایا۔

(۳) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت ہے کہ وہ رضوان بہشت وخوارز ن جنت تھے پھران میں ۔ ہے ایک نے حضورا کرم آفیہ کو لے کرا پنے پروں میں پچھ دیر چھپایا اور سروچتم پر بوسہ دیا اور آپ کے کان میں پچھ کلمات کے کہ میں جن کونہ مجھ تھی ۔ پھر ہا آواز بلند کہاا ہے محمقات کھے بثارت ہو کہ تمام انبیاء کاعلم مجھے عنایت ہوا اور حمد و مفاتح نصرت مختبے عطاکی گئیں اور تیری عظمت و ہیبت تمام خلائق کے دلوں میں ڈالی گئی کوئی فر دبشر تیراذ کرنہ سنے گا گراس کا دل تیرے خوف سے تر ساں ولرزاں ہوگا۔

(۷) بعدازاں ایک اور شخص دیکھا کہ اُس نے اپنا منہ حضور کے دہن پر رکھااور مثل کبوتر کے بچہ کے حضور کو کھرایا میں دیکھتی تھی کہ وہ حضور کو بچھ بھرا تا تھااور حضورا شارے سے طلب زیا دتی فرماتے تھے پھراُس شخص نے کہاا ہے محمد (ﷺ) مجھے تمام اخلاق حسنہ مرحمت فرمائے گئے۔

(۵) حضورا كرم الصلح كے سرمبارك ميں تيل ڈالا گيا اور كنگھا كيااور آنگھوں ميں سرمه لگايا۔

(۲) پھر آپ کو لے کرمیری نظر سے غائب ہو گیا اُس وقت میر ہے دل پر نہایت اندوہ وغم طاری ہوااور میں نے اپنے دل میں کہا کہ آج میر ہے گھروا لے کہاں ہیں کہ میں ان واقعات میں مبتلا ہوں اور کوئی میر ہے پاس نہیں آتا۔ اسی اثناء میں وہی شخص حضور کو لے کرحاضر ہوااور آواز دے کر کہا کہ میں نے محمد (ﷺ) کوتمام زمین میں طواف کرایا اور حضرت آدم علیہ السلام کے پاس لے گیا۔ انہوں نے حضور اکرم سے گئے دعائے برکت فرمائی اور کہاا ہے محمد تہتے بشارت کہ تو میں میرے تمام فرزندان اولین و آخرین کامر دار ہوگا پھروہ حضور کومیری گودمیں دے کرچلا گیا۔

(۷) حضرت عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ جس رات حضورا کرم آفیہ ہیدا ہوئے خانہ کعبہ میں مشغول بمناجات تھا کہ اچا تک خانہ کعبہ نے مقامِ ابرا ہیم میں سجدہ کیااور پھراپنی اصلی حالت پر آکر بزبانِ فصیح کہااللہ بہت بڑا ہے جس نے محمد (ﷺ) کو پیدا فر مایا اور مجھے بتو ں کی پلیدی اور شر کوں کی نیجاست ہے پاک کیا۔

(۸) ہبل نا می بت میرے سامنے منہ کے بل گر پڑا۔

(9) کسی نے غائبانہ بآواز بلند کہا کہ آج آمنہ کا فرزندار جمند پیدا ہوا جومور دِلطف وکرمِ الٰہی ہو گااور تمام خلق کی طرف مبعوث ہوکرسب کوہدایت فرمائے گا، کفرو صلالت ہے بچائے گااور دونوں جہاں کا تا جدارتمام خزانوں کی تنجیوں کاما لک

ومختار ہوگا۔اےلوگوتم اس کی ولا دت کے دن کورو زعید بناؤاور قیامت تک اُس ہے تبرک حاصل کرو۔

(۱۰)حضرت عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ میں نے جب بیروا قعات دیکھےاورا یسے کلمات سنے تو حیرت نے مجھ پرغلبہ کیا

اور زبان بندہوگئی میں نے حالت خواب خیال کر کے اپناہاتھ منہ پر پھیرااورا پنے آپ کو بیدار پایا۔

(۱۱) پس با ب شبیہ ہے بطحا کی جانب نکااتو صفا کودیکھا کہ بھی چمکتا ہے بھی اُٹھتا ہےاورمروہ اضطراب میں ہے بیددیکھ کر

اور زیادہ مجھ پرچیرت طاری ہوئی کہاطراف و جوانب صفاومروہ ہے میرے کان میں آواز آئی اے قریش کے سر دار! آج

تیرا کیا حال ہےاور کیوں تر سال دلرزاں ہے۔اس وقت میں نے اپنے میں جواب دینے کی قدرت نہ یائی۔

(۱۲) اورگھر کی طرف توجہ کی تا کہاُ س فرزند کودیکھوں جب درواز ہ کے قریب پہنچاتو ایک سفید مرغ کو دروازے کو پروں

ہے گھیرے ہوئے تھا دیکھا گھر کے گر داہر سفید کا حصاریایا اور ہر جگہ نور ہی نورنظر آیا جس نے مجھے گھر میں جانے ہے باز

رکھامیں تھوڑی دیرو ہیں تھہرار ہااور دل میں کہتار ہایا الٰہی پیخواب ہے یا بیداری۔

(۱۳)اس کے بعد دروازہ پہآ کر دروازہ کھلوایا آ منہ نے خفیف سی آواز سے جواب دیا میں نے دروازہ کھولوور ندمیرا

جگرشق ہوجائے گا۔ آمنہ نے جلدی سے درواز ہ کھولاتو میں نے اُس کی پیشانی پرِنظر کی تو وہ نورِ کرامت ظہور نہ دیکھاتو

گھبرا کراستفسار کیاتو آمنہ نے جواب دیا کہ میں نے وضع حمل کیا۔عبدالمطلب نے کہا وہ نورجلد جھے دکھا۔ آمنہ نے کہا

فلاں جگہ سفید کپڑے میں وہ نورِنظر جلوہ فرماہے جا کر دیکھے لو۔عبدالمطلب اُس جگہ آئے اورحضور کو دیکھنا جا ہا تو ایک شخص

مہیب صورت تلوار کھنچے سامنے آیا اور کہا کہ جب تک تمام ملائکہان کی زیارت سے مشرف نہ ہوں گے کسی کو مجال ان کے

و کیھنے کی نہ ہوگی بیرحال دیکھ کرحضرت عبدالمطلب کے بدن برلرز ہ طاری ہوااوران کے ہاتھ ہے تلوار کریڑی اور ہا ہرآ کر

عایا کقریش کواس حال ہے آگاہ کریں کے زبان بولنے سے بند ہوگئی اور سات روز تک یہی حال رہا۔

(۱۴) حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب فرماتی ہیں کہ جس رات حضور پیدا ہوئے میں نے چھ عجیب وغریب و کیھے

(۱)حضورنے زبین پرتشریف لاتے ہی سجدہ کیا۔

- (۲) سجدے ہے سرأٹھا کر بزبانِ ضیح''لااللہ الااللہ وانی رسول اللہ''فرمایا۔
- (۳) حضور کا نورِ مبارک چراغ کے نور پر غالب آیا اور تمام گھراس نور ہے معمور ہوگیا۔
- (۴) میں نے جب حضور کوخسل دینا چاہاتو ہا تف غیبی نے پکار کر کہاا ہے صفیہ!تو تکلیف نہ کرہم نے انہیں پاک وصاف بھیجا ہے۔
 - (۵) آپ ختنه شده ناف بریده پیدا هوئے۔
- (٦) آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی جس پر کلمہ طیب منفوش تھا۔(مدارج ،معارج ،المواہب،الشفاء شرح تعلی القاری علیہ احمدالباری)
- (۱۵) حضرت سیدہ آمندرضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے شب ولا دیت مصطفیٰ تین نورانی حجنڈے لہرائے ہوئے دیکھےا یک حجنڈامشرق میں ،ایک حجنڈ اکعبہ پر۔(مواہب اللہ نیہ جلداصفحہ ۲۱)
- (۱۶) حضرت امام قسطلانی رحمة الله تعالی علیه فرماتے ہیں کہ شب ولا دت مصطفیٰ عظیمی الله تعالیٰ نے ایک سفیدر پیشی جیا در آسمان اورز مین کے درمیان بچھا دی۔ (مواہب اللہ نیہ جلد اصفحہ ۲۱)
- (۱۷)محمد بن سعد نے ایک جماعت سے حدیث بیان کی اس میں سے عطاءاورا بن عباس بھی ہیں کہ آمنہ بنت وہب (آپ کی والدہ ماجدہ) کہتی ہیں کہ جب آپ یعنی نبی کریم آلیا تھ میر سے طن سے جدا ہوئے تو آپ کے ساتھ نور نکلا جس کے سبب شرق ومغرب کے درمیان سب روشن ہوگئے۔

فائده

اسی نور کا ذکرایک دوسری حدیث میں اس طرح ہے کہ اس نور ہے آپ کی والدہ نے شام کے محل و کیھے۔ حضور طابعت نے اسی واقعہ کی نسبت خو دارشا دفر مایا''ورؤیہ امسی التاک میں بھی آتپ گاارشا دہے ''وسی خدالے امھات الانبیا علیم السلام کی مائیں ایسا نور دیکھا کرتی ہیں۔(اخرجۃ احمد والبر اروالطبر انی والحا کم والبیمتی)

اس سے ثابت ہوا کہ نبی کریم طالعہ کے نوری جلوہ ہے آپ کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو شام کے محلات نظر آگئے۔

نكات

(۱) پیرجملہامورخرق عادات ہیں مجھزات میں داخل ہیں یا کرامات میں اس بیان سے ایمانِ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ثابت ہوتا ہے در نہ کا فرہ کے لئے اتنابڑ انقدس و کمال کیسا؟

(۲) نور کاخروج حضورا کرم آیا ہے کی نورا نیت کی دلیل نہیں تو پھر کیا کہو گے۔

(۳) جس ذات کی ماں مکہ معظمہ ہے شام کے محلات و مکیر ہی ہے تو پھر ہم کیوں نہ کہیں کہ وہ مقدس مولود کا نئات کودیکھتا ہے اور دیکیے رہا ہے۔ (علیقہ)

باغ طیب میں سہانا پھول پھولا نور کا مست ہو ہیں بلبلیں بڑھتی ہیں کلمہ نور کا

حل لغات

سهانا (ہندی) دلیسند ،من بھانا ، پیارا۔ پھول پھولا (ہندی) پھل بھلا ،شادآ با د۔

شرح

باغِ طیبہ میں ایک پیارا اور من بھا تا پھول کھلا ہے بلبلیں اس کی خوشبو سے مست ہوکرنور کا کلمہ (نورانی ترانه) گا رہی ہیں۔

اجمال

ان تمام مضامین کاخلاصه اور دریا در کوزه ہے جوشب میلا دوتوع پذیر ہوا۔مصرعہ اول کامضمون پہلے شعر کی شرح میں پڑھ لیں۔مصرعہ ثانی کاخلاصہ بیہ ہے کہ حضورا کرم آفیہ ہے گی ولا دت کے موقعہ پر فرشتوں نے مشرق ومغرب اور کعبہ کی حچت پر جھنڈے گاڑے تھے اجلاس کی صورت میں حضرت آمنہ کی خدمت میں فرشتے ،انبیا ءاورحورانِ بہشت مبارک با ددیئے آئے تھے۔

تفصيل

(۱) سا دات انبیاءعظام کلی نبیناعلیہم السلام کاحوالہ پہلے شعر میں گذراہے اور ملائکہ کرام کے بارے میں ملاحظہ فرمائیں۔ (۲) اس رات میں فرشتوں کو حکم الہی ہوا کہ تمام عالم کومنور کریں رضوان کو حکم ہوا کہ بہشت ہریں کے دروازے کھول کر مشامِ جبروت ولا ہوت کو معطر کردے ، ما لک دوزخ کوفر مان ہوا کہ آتش دوزخ کو آج کی رات بجھا دے ، تخت شیطان جو بین السماء والارض معلق تھاالٹ ویا گیا ، ابلیس مردو د جالیس شاندروز جبل بوقیس پر بحالت اضطراب واویلا کرتار ہا پھر ایک فرشتہ نے اس کو دریا میں غوطہ دیا اور منہ کالا کیا تو اس کی ذریت نے سبب پوچھاوہ مر دو دبولا کہ ہماری اورتمہاری خرابی ایسی ہوئی جو بھی نہ ہوئی تھی آج کی رات آمنہ زوجہ عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما پیغمبر آخرالز ماں سرو رِ دو جہاں احمد مجتبی تاہیے آئے نور سے منور ہوئیں۔

(۳)روئے زمین کے با دشاہ گونگے ہوئے اور بات نہ کرسکے اور مشرق کے جانوروں نے مغرب کے جانوروں کو بثارت دی، اسی طرح دریائی حیوانات نے ایک دوسرے کو بثارت دی کہ ابوالقاسم کا زمین پر ظہور قریب ہوگیا ہے۔(ججۃ اللّٰداز نبہانی صفحہ۲۲۳)

(۷) روض الا فکار میں لکھا ہے کہ مہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے جناب محمد رسول اللہ اللہ اللہ اللہ واللہ ماجدہ کے بطن اقدس میں بیدا کرنا جاہاتو جنت کے دایان رضوان کو تھم فرمایا کہ آج کی رات فردوس کے تمام درواز ہے کھول دیئے جائیں اورا کیے منا دی کرنے والا سات آسانوں اور زمینوں میں بآوا زبلند پکارے کہ اے ساکنانِ درواز ہے کھول دیئے جائیں اورا کیے منا دی کرنے والا سات آسانوں اور زمینوں میں بآوا زبلند پکارے کہ جونو رمخز ون اور پوشیدہ کیا ہوا تھا اس رات میں اپنی مال کے بطنِ اطہر میں قراریایا۔ (خیرالموانس جلد اصفحہ ۵۹)

حوران جنت

حضورا کرم اللے کے والدہ ماجدہ ارشاد فرماتی ہیں کہ رہنے الاول کی بار ہویں شب شیخ صادق کے وقت میر اسارا مکان کچھالیی عورتوں سے بھر گیا جن کومیں نے اس سے قبل بھی نہیں دیکھااوروہ سب یہی کہتی تھی کیا ہے آمنہ ہم جنت کی حوریں ہیں تیری اور تیرے بیچے کی خدمت کے لئے آئی ہیں۔اللہ کے دلدار ہیں بیہ نبیوں کے سردار ہیں ، بیہ نبی آخرالز ماں ہیں، بیسلطانِ انس و جاں ہیں۔آپ کی والدہ فرماتی ہیں کے میرے بیچے کوانہوں نے گود میں لیا ہوا تھا اور پچھ اس طرح کہ رہی تھیں

م صالله خوشا خوبی خط و خال محمطیقه ہے محوجمال دوعالم م صالله محمطات گداؤ شهنشاه و پیر و پیمبر منت كشان نوال م صالله محمطفعية ہویدا ہے عمل و قمر سے فلک پر جلال جمال م صالله حمرعلفت ت کہیں بنا كرمثائے گئے نقش لاكھوں خط و خال م صالله يه المنكصيل بني بين فقط و يكھنے كو جمال تماشائے حسن و م صالله محمة العندة ہے جنت کو شوق وصال تمای بشر بین ہوا خواہ جنت وہ مہ پر جاندنی جس کی چھٹکی لحد میں م صالله ہے داغ غلامی آل م صالله محمطان اللي زباں نبی سے خدا بولتا ہے مقال وحی م صالله ول نه جائے خیال جو ہاتھوں سے ول جائے یا رب تو جائے پھر آساں مشعل مہر لے کر م صالله مثال آخر نہ یائی م صالله پینچتی ہے کو جس کی عرش بریں تک جمال ہے بیٹک وہ شمع

شب معجزات میں مزید معجزات

حضرت امام قسطلا فی رحمة الله تعالی علیه نے تحریر فرمایا ہے که

فاخضرت الارض وحملت الاشجار. (موابب لدني جلد اصفح ١٦)

الله تعالی نے زمین کوولا دیے مصطفیٰ کی خوشی میں سرسبز کر دیا۔

پوری زمین سرسبز وشادا ب ہوگئ، درخت ثمر دار ہو گئے بعنی خشک درخت ثمر دار ہو گئے،خشک زمین سرسبز ہوگئ۔ ادر مزیدار شادفر مایا کہ لما حضرت و لادت آمنة قال الله تعالىٰ الملائكته افتحواابواب السماء كلها وابواب الجنان وابست الشمس يو مئذ نورا عظيماً. (موابب اللد نيجلداصفح ٢١)

الله تعالیٰ نے یومِ میلا دمصطفیٰ کے دن فرشتو ں کوار شادفر مایا کہ آسمان کے در وازے کھول دو، جنت کے در وازے کھول دو اس دن سورج کونورِ عظیم سے ملبوس کیا گیا۔

ورلكها كيه

و کان قداذن الله تعالیٰ تلک السنة اللنساء الدنیا ان یحملن ذکوراً کرامةً محمد مَالَئِكُ الله تعالیٰ تلک السنة اللنساء الدنیا ان یحملن ذکوراً کرامةً محمد مَالَئِكُ الله تعالیٰ نے اس سال یعنی ولا دیے مصطفیٰ علیہ کے سال تمام حاملۂ ورتوں کے لئے تھم ارشاوفر مایا کہ وہ لڑ کے جنیں عزیت مصطفیٰ کے سبب۔

گویااللہ تعالیٰ نے ولا دیم مصطفیٰ میں ہے ہے صدیے اس سال تمام حاملہ عور توں کوٹر کوں کی خیرات تقسیم فرمائی۔ اور مزیداللہ تعالیٰ نے ارشا دفر مایا کہ

رايت رجالاً قد وقفوافي الهواء باايديهم باريق من فضة ثم نظرت فاذاانا بقطعة من الطير قداقبلت احتى عـظـت حـجـرتـي مـنــاقيـرهــا مـن الـزمـرد واجتهـاد مـن اليــاقوت فكشف اللـه عن بصرى فرايد مشارق الارض ومغاربها. (موامِب)

میں نے مردانِ خدا کو ہوامیں کھڑا دیکھاان کے ہاتھوں میں جائدی کے برتن تھے پھر میں نے ایک جماعت پرندوں کی ویکھی یہاں تک کمیرے پاس آئے میرا حجرہ ڈھانپ لیا ان کی چونچیں زمر دکی تھیں ان کے پُریا قوت کے تھے۔اللہ تعالیٰ نے میری بھر کے سامنے بیا کشاف کر دیا تو میں نے مشارق ومغارب کود کھے لیا۔

> ہارہویں کے چاند کا مجرا ہے سجدہ نور کا ہارہ برجوں سے جھکا ایک ایک ستارا نورکا

حل لغات

مجرا، ملازمت، باریابی، سلام-باره برجون، تفصیل آگے آتی ہے۔

شرح

بارہ رہیے الاول کو جا ندسلام اور نیاز مندی ہے بجدے کی صورت میں تھا بلکہ شب ولا دت بارہ ہر جول ہے ہرایک

ستارہ سلامی کے لئے جھکا۔

فائده

اس شعر میں حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علم نجوم کی اصطلاح میں حضورا کرم اللے اللہ کی مدح سرائی فرمائی ہے بعنی بار ہویں تاریخ کو چاند آپ کی پیدائش پر آداب بجالا کرنورانی سجدہ پیش کیا بلکہ ایک چاند ہی نہیں بارہ برجوں سے ہرنورانی ستارے نے جھک کرمجرا یعنی سلام پیش کیا۔ فقیریہاں پر حضرت علامہ شس بریلوی مد ظلہ کی شرح قصیدہ رضا ہے بردج کی تحقیق عرض کرتا ہے تا کہ اس شعر کو بھھنے میں آسانی ہو۔

تحقيق باره برج

حضرت علامہ مٹس بریلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ذیل کی آیت لکھ کراپی تحقیق کوآگے بڑھایا ہے چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ

وَ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النَّجُوْمَ لِمَهُمَّدُوا بِهَا فِي ظُلُمْتِ الْبَرُّ وَ الْبَحْرِ . (باره ٤، سورهُ الانعام ، آیت ٩٤) اورو ہی ہے جس نے تمہارے لئے تارے بنائے کہان سے راہ یا وُخشکی اور تری کے اندھیروں میں۔

اس ارشادِ باری کے مثل سور ہ الاعراف، سور ہ الصفت اور دیگر آیا ہے قرآنی میں نجوم کاذکر آیا ہے اور انسان ان ان نجوم ہے جس طرح رہنمائی اور اندھیری راتوں میں سمتیں معلوم کر کے فائدے اُٹھا تا ہے اس کو بیان کیا گیا ہے لیکن عہد جاہد ہوں سازوں کو جس طرح تفدیر انسانی پر کارفر ما سمجھا جاتا تھا اس کی تختی ہے تر دید بھی فرمائی گئی ہے۔ عہد جاہلیت میں ان ستاروں کو جس طرح تفدیر انسانی پر کارفر ما سمجھا جاتا تھا اس کی تختی ہے تر دید بھی فرمائی گئی ہے۔ عہد جاہلیت میں بہت پر تی کے ساتھ ساتھ ستارہ پر تی کا بھی خوب شیوع تھا، حائی ند بہب اسی صغالات اور گراہی کا نام تھا۔ ووسری صدی بھری میں عباسیوں کے زمانے میں فلسفہ ومنطق کی طرح علم نجوم پر بھی جو یونانی کتا میں سوجود تھیں وہ تر جمہد کرائی گئیں۔ براکہ کی سر پر تی میں علم نجوم وفلکیات کے علوم کو پروان چڑھنے کا خوب موقعہ ملا ، ان کی سر پر تی میں مربونے میں نام نفی فلکیات پر مشتمل کتابوں کے تراجم نہیں ہوئے بلکہ ہندوستان ہے سنسکرت زبان کے زبان دانوں کو گرا نفذر مربونے منت ہے۔ مختصر یہ کہ عباسی سلطنت کے دور میں اس علم کو پروان چڑھنے کا خوب موقع ملا۔ ایران میں بھی نجوم وفلکیات سے بخوا شخف تھا چنا نچا ایرانیوں نے بھی اس علم کی خوب سر پر تی کی جس کی نشانی عید نوروز کی صورت میں آئی بھی موجود ہے۔ یور پو قرنوں سے اس علم میں داد تھیتی در رہا ہے مسلمانوں نے یورپ کی تحقیقات سے بھی پورا پورا بھی موجود ہے۔ یورپ قرنوں سے اس علم میں داد تھیتی دے رہا ہے مسلمانوں نے یورپ کی تحقیقات سے بھی پورا پورا

علم کی حد تک فائدہ اُٹھایا اور آج تک علم تو قیت میں المینک کوبڑا عمل دخل حاصل ہے نجوم کے ساتھ ساتھ علم فلکیات وعلم بیت کو بھی فروغ حاصل ہوتار ہا۔ چنا نچے عصر حاضر نے فلکیات وعلم بیت کے بہت سے قدیم نظریات کو باطل قرار دے دیا۔ فلاسفۂ اسلام جو فلک میں حرق والسیام کے قائل نہ تنے اور حضورا کرم آئیا ہے کے سفر معراج جسمانی پر اسی نظریہ کی بدولت استحالہ پیش کرتے تنے اور یہ کہ معراج جسمانی ہے انکار کر دیا کہ فلک میں خرق والیام محال ہے افسوس کہ بیہ مشکرین معراج اور اسیام محال ہے افسوس کہ بیہ مشکرین معراج اگر آج ہوتے تو فلک کاخرق والیام کے پور نے نظریہ کی دھجیاں بھیرتے اپنی آئھوں سے دیکھتے اور امریکی خلاء فور دکوجاند کی سطح پر انرتے و کھے کرشرم سے اپنا منہ چھپالتے۔ آج امریکہ اور روس نے زہرہ اور مریخ تک اپنے سیاروں کو پہنچایا ہے بیخرق والسیام کا دعو کی کرنے والے اگر آج ہوتے تو اس کا جواب دیتے افسوس انہوں نے بیٹیں سمجھا اور جانا

سبق ملا ہے بیمعراج مصطفیٰ ہے مجھے کے عالم بشریت کی زومیں ہے گردوں (علامدا قبال)

واضح ہو کہ علم ہیئت یعنی فلکیات فلسفہ نظری ہی کا ایک شعبہ ہے جوعلم جویات کی فرع ہے جس نے آج سے قرنوں پہلے ترقی کرتے کرتے ایک مستقل علم یافن کی شکل اختیار کرلی ہے جویات میں اس سے دلچپی کی بدولت دوعلوم خوب پروان چڑھے ایک علم ہیئت اور دوسراعلم نجوم سے الم ہیئت میں افلاک ،ان کی بناوٹ ،ان کی وضع ،محل وقوع ،ان کا دور اور ان کی گردش سے بحث کی جاتی ہے اور علم نجوم میں سیاروں ،ستاروں ، بروج ،منطقہ البروج ،سیاروں کے سعد ونجس ،محل سعادت اور محل نحس کی جاتی ہے اور علم نجوم میں سیاروں کی جال ،ان کی نظر تد کی اور تیکشی پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ سیاروں کی جال ،ان کی نظر تد کی اور تیکشی پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ ساکنانِ خطہ ارض پر جب علم نجوم ان کی رفتار جواثر ات مرتب ہوتے ہیں ان پر بحث کی جاتی ہے ،نجوم کی رفتار سے قسمت کی جاتی ہے ،نجوم کی رفتار ہو اثر ات مرتب ہوتے ہیں ان پر بحث کی جاتی ہے ،نجوم کی رفتار سے قسمت کی جاتی ہے ،نجوم کی رفتار ہو اگر نے مال بنانا بہر صرف کم عقلوں کوفریب میں مبتلا کرنے

صفح نمبر ۵ خالی ہے اُس پر مواد پر نظر ہونے سے رہ گیا ہے۔

انسان پران کے اثرات کو بڑے یقینی رنگ میں پیش کیا۔ان شعراء نے علم ہیئت کی مصطلحات کواپنے کلام میں پیش کیا ہے۔

فلکیات اورعلم ہیئت پر ہمارے علماء نے جب قلم اُٹھایا تو اس موضوع پر بھی انہوں نے دنیائے علم وفن کوجیرت میں ڈال دیا جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیاان علوم نے ایران میں بڑا فروغ پایا۔ایران میں علم ہیئت پر بہت کام ہوا مراغہ کی رصد گاہ ،زیچے ،عمر خیام واورزیچے ، ملاشا ہی آج تک ان کی یا دگار ہیں۔ان رصد گاہوں اوران ماہرین فن کی مرتب

کر دہ زیجو ل نے دانایانِ فرنگ کوبھی حیرت میں ڈال دیا صد سالہ زیج بھی مسلمانوں نے تیار کی علم ہیئت پر انہوں نے ا بی تحقیق کی جویاد گاریں چھوڑی ہیں وہ حیرت انگیز ہیں علم ہیئت برالخصر فی الہیۃ البیطہ یعنی چنعینی نے دنیا سےخراج تحسین وصول کیااوراس کی شرح المشہو ریپشرح چغینی اس موضوع پر بے مثال کتا بے قراریائی ۔ مدارس اسلامیہ میں پہلے بھی اس کتا ہے کا بھی درس دیا جاتا تھاا ہے تو لوگ اس کانا م بھی بھول گئے الغرض مسلمانوں نے اس موضوع پر بھی دادِ تتحقیق دیاورا پی فکر کے شا ہکاریا د گار چھوڑ گئے ، فارسی شعراء میں چند شعراء نے ان علمائے ہیئت کی بیان کردہ مصلحات کو ا بنی شاعری میں اپنایا بعض نے کم اور بعض نے زیا دہ۔

بدرجاجي فارسي زبان كامشهور شاعر ہے جس في محد تغلق كى مدح جوقصيدے لكھے ہيں ان ميں اس كثرت سے ان مصلحات کو پیش کیا کہ آج ان قصائد ہے چندا شعار بھی زوعوام کو کیا خواص بھی نہیں ہیں۔ بدر جاچی کی پیش کر دہ مصلحات کواس وقت سمجھا جا سکتا ہے جب علم ہیئت اورعلم الا فلاک ہے وا قفیت ہو۔ار دو کے متقد مین اور متوسلین شعراء نے علم ہیئت کی مصطلحات کو بہت کم رقم کیا ہے البتہ فلک سمج رفتار کاشکوہ طرح طرح سے کیا ہے۔سودا، غالب،مومن اور ذوق کے یہاں فلکیات کی پچھا صطلاحیں ضرور بیان ہوئی ہیں لیکن محض تقلید أاور رسماً مثلاً غالب کہتے ہیں

ہیں کوا کب پچھ نظر آتے ہیں کچھ دیتے ہیں دھو کا یہ بازی گر کھلا

ذوق بہا درشاہ ظفر کی مدح کے قصیدے کی تشبیب میں کہتے ہیں

حمل ہے حوت تلک جابجا ہیں تصویریں بنا ہے عالم بالابھی عالم تصویر

البية مومن خان کے يہاں پرمصطلحات بطورِفن استعال ہوتی ہيں کہمومن خان علم نجوم پر کافی دسترس رکھتے تھے۔ ان شعراء کی بدولت اور ہندو معاشر ہے کے اثر ہے نجوم پرتی تونہیں نجوم کے اثر اے کویقین کے درجہ تک مان لیا۔علامہ ا قبال نے مسلمانوں کو جہاں درس خودی دیاو ہاں انہوں نے اس ستارہ برستی بربھی زجر کیا۔

ستارہ کیا تھے تقدیر کی خبر دے گا کے خود فراخی افلاک میں ہے خواروز بوں (علامہ اقبال)

اگر چەاسلامى تغلیمات اوراصلاحى تحریكات كے نتیج مسلمان عمو ماً اس'' طلسم نیر نجات'' ہے قدرے الگ تھلگ ر ہے لیکن عوام اس سے دامن نہ بچا سکے۔وہ غالب جیسے بالغ نگاہ کا پیشعر پڑھتے ہیں

رات دن گردش میں ہیں سات آسان ہور ہے گا پچھ نہ پچھ گھبرا کیں کیا

تو گردش فلک کے نتائج انسانی حالت بران کے لئے ایک قابل قبول نظریہ بن جاتا اور انشاء کی طرح وہ بھی پیہ

كهنے لگتے

بھلا گروشیں فلک کی چین ویتی ہے سے افشا منیمت ہے جوہم صورت یہاں وو چار بیٹھے ہیں

میں اس قبیل کے مزیدا شعار پیش کر کے کلام کوطول دینانہیں جا ہتا۔عرض کرنا یہ ہے کہ اصحابِ فضل و کمال نے اس علم کوبھی ایک علم ہی کی حیثیت سے اپنایا اور ایک علم ہی کی طرح اپنی افکار کی عقدہ کشائی سے اس علم کے دقائق کو واشگاف کیااورشرح بنایا۔

چود ہویں صدی ہجری کے نابغہ اعظم فقیہ بےعدیل حضرت مولا نااحمد رضا خال فقد س سرہ علم ہیئت، رمل اور جفزیر جوعبور حاصل تھاوہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ علم نجوم ، علم ہیئت کے مبا دیات ہی تو ہیں آپ کوعلم ہیئت پر جو کامل دسترس حاصل تھی اس کے باعث علم نجوم خود بخو دآپ کی قلمرو ئے افکار میں داخل تھا۔ علم ہیئت علم ریاضی پر کمال دسترس کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا اور نہاس علم کے نکات کی عقدہ کشائی ہوسکتی ہے اور نہ ہی نتائج اخذ ہو سکتے ہیں جب تک علم ریاضی پرعبور حاصل نہ ہوااور ان علوم کی مصطلحات پر پوری پوری دسترس نہ ہو علم ہیئت کی مبادیات کو سمجھنا ہی دشوار ہے۔ اس میں بلکہ اور کمال حاصل کرنا تو دور کی بات ہے یہی وجہ ہے کہ آج فارسی اور ار دو کے اشعار کا سرسری مطالعہ ہی ذہمن اور فکر پر بار ہوتا ہے جن میں بیاصطلا حات صرف کی گئی ہیں آج تو سودا کا بیشعر بھی ایک معمد سے کم نہیں

اٹھ گیا بھمن دے کا چمنستان سے عمل تیغ اردی نے کیا ملك خزاں سستافمل

ان علوم مذکورہ ہے آج بریگا نگی کا بیرعالم ہے کہ سودا،مومن اور ذوق کے ایسے قصیدے میں بیا صطلا حات موجود ہیں ہماری نگاہوں میں کوئی وقعت نہیں رکھتے اور پہندید گی کاشر ف ان کوحاصل نہیں ہوتا۔

انیسویںصدی ادر بیسویں صدی کے وسط تک ان اشعار کا غلغلہ بلند تھا ادر ان کو کمالِ علم سمجھا جاتا تھا اس کوخود میری نا دانی کے یاجہل مرکب!ایک نعتیہ غزل میں بیسا ختہ بیشعر نوک قلم پرآگیا

سفررسول کی رفعتیں ، بیزا کیں ، بیلطافتیں ہوئی میں نہ پائے رسول سے کہ بیر کہکشاں بھی تو دھول ہے

ایک ادبی نشست میں بیشعر پڑھاتو سامعین میرے جہل کے آئینے میں جیرت سے اپنی صور تیں دیکھتے رہے خود میں مجھے بھی بیا حساس ہوا کہ میں نے کہکشاں کی حقیقت کیوں بیان کر دی کہ عام طور پر کہکشاں کو'' جاوہُ فلک''انگریزی میں' 'فلکی وے'' کہتے ہیں مصطفیٰ زیدی کا بیشعر ہے جس پران کوخوب دا دملی

ان ہی پھروں پر چل کراگر آسکے تو آؤ میرے گھر کے راستہ میں کوئی کہکشاں نہیں ہے

لوگ اس کہکشاں سے بہت محفوظ ہوتے ہیں جب کہ ملم ہیئت میں ضباتہ النجو م، فارس میں ' غبار کو بکی' ہے جس کے معنی ہیں ستاروں کی دھول آج جدید علم فلکیات میں کہکشاں یعنی 'Milky Way '' کا جب مشاہدہ کیا گیا تو بی غبار کو کئی ہے۔ یوں جدید شخصیق کی بنیا دسیارہ متعد د کہکشاں پر مشتمل ہے۔

بہر حال بیر عن کرنا تھا کہ بیعلوم اب زینست طاق نسیاں بن گئے ہیں اور ان علوم پر ہمارے اسلاف کا جوگر انقلار فرخیرہ ہے وہ المماریوں کی زینت ہے ایسے دور میں امام احمد رضافلہ س میں کاوش اور فکر کے وہ شعری نمونے جن کو حدائق بخشش حصہ سوم میں شامل اور منضبط کیا گیا ہے تو عام طور پر قاری ان سے صرف نظر کرتا ہے ہیں یہاں بطور نمونہ اس نعتیہ قصیدے کے چندا شعار پیش کرتا ہوں جو علم نجوم اور علم ہیئت کی اصطلاحات سے معمور ہیں جہاں تک میر اخیال ہے امام احمد رضا نے بدر جاج کے اُن قصائد سے متاثر ہو کر یہ قصیدہ لکھا ہے جو اس نے حمد تغلق کی مدح میں لکھے ہیں اور مدت گذری مطبع نولکٹور سے وہ شائع ہوئے تھے اس نہج وہ وہ بچھ کہ ان کا مطالعہ کیا ہے لیکن نعت رسول مقبول المجھ تا میں ان مصطلحات کا بیان کرنا کمال ہے جبکہ عالم مدح میں ہیں ان کوسلیقے سے استعال کرنا مشکل ہے بیتمام اشعار محاس شعری کو بیان نہیں کروں گا اب آپ اس قصیدے کے چند اشعار ملاحظہ بچی کے

طرفہ کے لئے چار باغ ایک نمونے کے تین تینوں میں چا را جی ، چاروں کی تازہ مجبن تختہ نسرین میں ہے گیندے کاصرف ایک پھول ایک گل نیلوفر چار گل نارون نارون ناروش نائم بالاحصار سرور اقلیم ترک افسر لشکر شکن ثور سے عذرا میں جب شمس نے تحویل کی ولو سے نکلے نجوم چا ر کا چھوٹا گہن یہت میں خور مصطلحات کم بیئت و نجوم ۱۵۰ اشعار پر شتمل ہے اس قصیدے کی نشیب ان مصطلحات کے باعث بہت عمیر الفہم ہے ۔ نعت رسول اللہ واللہ علی ان مصطلحات کو پیش کرنا ایک ہی مشکل مرحلہ ہے لیکن نا بغہ دوران نے بید التزام ختم قصیدہ تک باقی رکھا ہے ۔ نشیب اور العزیز کے اشعار میں یہ مصطلحات زیادہ ہیں اور اپنے تبحر علمی سے اس میدان میں بھی وہ گولے سبقت لے گئے ہیں۔

معارف رضا<u>ہ ۴۰۰ ا</u>ھے کی تالیف وتر تنیب کا کام میر مے خلص محت سیدریا ست علی صاحب قاوری پورےا نہا ک سے سرانجام دے رہے ہیں مجھ ہے بھی ان کااصرار تھا کہ حسب سابق کسی اچھوتے موضوع پرامام احمد رضا کی کاوش فکر کو پیش کروں میں نے بھی منا سب سمجھا کہ اس تصیدے کونشیب کے اشعاد کی تصریح و تشریح آپ کے سامنے پیش کروں تا

کہ اس مخصوص فن میں احدرضا نے جو کمال دکھایا ہے اس کا اندازہ آپ کو ہو سکے اور ایک ایسے موضوع ہے آپ کو

روشناس کراؤں جوآپ کی شاعری کے تحت اب تک نظروں سے او بھل تھا خود میں نے جب کلام رضا کا تحقیقی جائزہ بیش

کیا تو اس موضوع پر قلم نہیں اُٹھایا تھا کہ حدائق بخشش جلداول و دوم میں اس قبیل کے اشعار بہت کم تھے۔ دوسرے بیامر

بھی مانع ہوا کہ جائزہ کی صخامت بہت بڑھ بچک تھی اور میں اس موضوع پر پچھ نہ کھر سکا اگر چراس قصیدے کی نشیب کی

تشریح اس موضوع پر کافی ووافی نہیں ہوگی لیکن معارف رضا کے صفحات بھی محدود ہیں دوسرے میں گئی ماہ سے ملیل ہوں

اس لئے ان چند اشعار کی شرح ہی پر اکتفا کرتا ہوں ممکن ہے کہ اب ایساموقع میسر آ جائے کہ حصر سوم کے تمام مشکل

اشعار کوا ہے ذبین کی رسائی کی حد تک حل کرسکوں اور آپ کے ذوقِ مطالعہ کے لئے پچھ سامان بھم ہو جائے۔

جیسا کہ میں اس ہے قبل عرض کر چکا ہوں ایونا نیوں نے علم ہیئت پر خاص توجہ دی بلکہ ان کے مذہب پر بھی اس علم اسے ا کے اثر ات مرتب ہوئے ۔ یونانی علم الاضام میں بیعلم بہت دخیل رہا ہے جب اس موضوع پر یونانی افکار عربی میں اتر جموں کی شکل میں مسلمانوں کے سامنے آئے تو انہوں نے ان خیالات ادرا فکار کوبس اسی حد تک قبول کرلیا کہ اسلامی انظریات پر اس سے کوئی ضرب پڑنے کا اندیشہ نہ ہو۔ یہ میں قرونِ اولیٰ کی بات کررہا ہوں آج کل طوطے کے لفافوں سے فال اور قسمت کا حال معلوم کرنے کی بابت نہیں کہ رہا ہوں۔

قرآن حکیم کی سورة البروج کی اس آیت

وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الْبُوُوْجِ ٥ (پاره ٣٠٠، سورهُ البروج ، آيت ١) منم آسان كى جس ميں برج بيں۔

کنزالایمان کے محشی اور تعلیقات نگار صدرالا فاضل مولا نا تعیم الدین صاحب مرا دآبا دی مرحوم ومغفوراس آیت کے حاشیہ میں رقم طراز ہیں ہیں کہ جن کی تعدا دبارہ ہے اوران میں عجائبِ حکمتِ الٰہی نمودار ہیں ، آفتابِ ماہتا ب اور کوا کب کی سیران میں معین اندازے برہے جس میں اختلاف نہیں ہوتا۔

ممس وقمر ،ان کی سیراوران کی منارل ہے متعلقہ آیات ہیں۔ان کی مناز ل اور سیر کے احوال کے بعد واضح طور پر بیہ بتا دیا کہ بیاللہ تعالیٰ کے تکم کے پابند ہیں قدرت الٰہی نے ان کو مخر کرلیا ہے پس ان کی سیر ،موسم اوران کے تغیرات سب پچھاسی کے تکم میں ہیں۔

ذیل میں منطقہالبروج ، بروج کے نام ، فلک الا فلاک اور دیگرا فلاک کوان دائروں میں پیش کرتا جاؤں تا کہامام

احدرضا کے اشعار کے سمجھنے میں آسانی ہو۔

سیارہ فلک زہرہ کے لئے فضا	Title\Sarha-Qasida-Noor-(Naqshahjpg not found.	١٩ فلك الا فلاك
میں چھوڑا گیا ہے جواب تک		۲۸ فلک تُوابت
کروڑوں میل کا فاصلہ طے		سے فلک زہرہ
کرچکا ہےاوراپنے اس سفر میں		۲ ۱ فلک مشتری
اس کو کئی اور سال صرف کرنا		ەەنلكىرىخ
ہوں گے ۔ سیارہ زہرہ فلک		۴۴ ۴ فلک شمس
زہرہ سے زمین کے اعتبار سے		٣ ع فلك زحل
سب سے بعید ترین سیارہ ہے		۸۲ فلک عطار و
فلک نیم اگر پہلا فلک قرار دے		ا 9 فلک قر
كرشاركرين-		زمین ہے اگر شارکریں

Title\Sarha-Qasida-Noor(Naqshah-.jpg not found.

مل عوت تلك جابجابي تصوري بنا عالم بالا بى عالم تصور

شكل دائره معدل النهار

Title\Sarha-Qasida-Noor-(Naqshah).jpg not found.

دائره منطقه البروج

ان بروج کے ناموں کی مناسبت ہے علم ہیئت ونجوم محض خیال کی بناء پر ایک برج کی شکل قیاس کر لی ہے مثلاً برج ثور کے نام کی مناسبت ہے اس کی شکل ایک نرگاد کے بنالی ہے، میزان کے معنی ترازو کے ہیں للبذا برج جو ہاتھ میں کمان میں لئے ہوئے ہیں ہیں ہے ہوا تھ میں ہیں ۔ ان تمام بروج میں سے ہرا یک برج کسی میارے کے خانہ سعد ہے بہی کسی سیارے کے خانہ دبائی یا محل شحوست (نہیں) ہے۔ بیدوائرہ ایک منطقہ یعنی میاں بند ایا کر کے لئے خانہ سعد ہے بہی کسی سیارے کے خانہ دبائی یا محل شحوست (نہیں) ہے۔ بیدوائرہ ایک منطقہ یعنی میاں بند ایا کمر کے فیکے کی طرح اور ہفت الافلاک کے احوال میں واقع ہے۔ منطقہ البروج کا بیدوائرہ وائرہ معدل النہار کو قطع کرتا ہے جیسیا کہ دائرہ ۲ میں آ پ و کیھے سکتے ہیں پس شمس جب دونوں نقطوں میں سے کسی نقطہ تقاطع پر پہنچتا ہے تو ز مین پر دات ون برابر ہوتے ہیں۔

امام احدرضا کی نعتیہ شاعری میں بروج کا کئی جگہ ذکر آیا ہے مثلاً آپ فرماتے ہیں

بارہ برجوں سے جھکااک اک ستارہ نور کا

بارہویں کے جاند کامجرا ہے بحدہ نور کا

ڈالےایک بوند شب دے پہ ہارانِ عرب

ہرمیزاں میں چھپا ہوتو حمل میں جس کے

علم ہیئت یاعلم الافلاک میں آسانوں کی تعدا دنو ہے (نوافلاک)عا مطور پرزبان زدِ عام عفت الافلاک ہیں جیسا کہ عالب کے پیش کردہ شعر میں سات آسان موجود ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ افلاک نو ہیں مشہور فارسی شاعر ظہیر فاریا بی اپنے ممدوح قزل ارسلان کی تعریف میں کہتا ہے

نه كرسى قلاك هنه انديشه زير پائے تابوسه برر كاب قزل ارسلان دهد

ان کی ہیئت وقوع کو بیجھنے کے لئے آپ پیاز کی ایک گانٹھ لے کران کی عرضی تراش سیجئے پھراس نصف جھے کوالٹا کرکے دیکھئے ہر پیاز کے پرت آپ کو تہ بہتہ نظر آئیں گے بالکل یہی صورت ان افلاک کی ہے کہ ایک سطح بالائی دوسرے فلک کی سطح اندرونی کی تہ کے نیچے واقع ہے فلک الافلاک سے مرا دفلک نہم ہے جوتمام آسانوں پرمحیط ہے۔ بسانِ شرع میں اس کوعرش کہتے ہیں

فلک ثوابت ہے	فلكتشتم
فلک زحل ہے	فلكهفتم
فلک مشتری ہے	فلكشثم
فلكمريخ ہے	فلك ينجم
فلکشسسے	فلک چہارم
فلک زہرہ سے	فلكسوم
فلكعطاروس	فلك دوم
فلكقمرس	فلك اول

پس بیدائر ہ الافلاک فلک قبر پرنہتی ہو جاتا ہے فلک قبرتمام کرہ زمین کومحیط ہے فلک قبر کے جوف میں کر ہُ نار سے اور کرہ نار کے جوف میں کر ہُ باد سے اور کر ہُ با د کے جوف میں کرہ آب ہے اور اس کرہ آب میں کرہ خاک ہے کرہ آب تمامی کرہ خاک کومحیط ہے۔

قدیم ماہرین افلاک نے اس کے دور کی مسافت کو بھی واضح کیا ہے لیکن موجودہ عام ارضیات میں اور قدیم متعین کردہ ساخت میں بہت فرق ہے فلک ثوابت پر جب عظیم عدسوں والی دور بینوں سے رصد گاہوں میں معائنہ کیا گیا توان کے طبعی محل وقوع سے ایسا معلوم ہوا کہ وہ جانوروں ، پرندوں اور بعض انسانوں جیسی تصویریں ہیں بس بروج کے ناموں کے طبعی محل وقوع سے ایسا معلوم ہوا کہ وہ جانوروں ، پرندوں اور بعض انسانوں جیسی تصویریں ہیں جس برطائر متعین کرلی گئیں گیا ہوں ہے۔ مثلاً نبات العمش۔ مثلاً نبات العمش۔

تہدیں نبات انعش گر دوں دن کے بر دے میں نہاں ۔ حب کوان کے جی میں کیا آئی کے عریاں ہوگئیں

(غالب)

دب اکبر، دب اصغر، کتماک رائح ،مماک اعزل ،نسر طائز ، جاد و فلک (سکشاں) بہضیاتہ اُنجو م ہے اہل فارس اس کوغبار کو بھی کہتے ہیں ۔اسی طرح سبعہ سیاروں کے مخصوص نام ہیں اہل فارس نے ان کے نام بطورِ علم بھی استعال کئے ہیں اور صفات سے متصف کر کے ان کے صفاتی نام بھی رکھ لئے ہیں ذہل میں اس کی صراحت ملاحظہ سیجئے۔ ان ذہنی تصویروں کوان چند صفحات میں پیش نہیں کیا جاسکتا۔

سبعه سیارگان

فارسی میں صنعاتی نا م	فارس نام	عر بي نام
رنگريز فلک، طباخ فلک	Ro	مثمس المثمن
تمام فلك	اه	قر
جلا دفلک	راين	مرنخ
شخس فلك	كيوان	נ ^ש
وبيرفلك	17.	عطا رو
رقاسهٔ فلک	برجيل	زېره
قاضى فلك	ناہید	مشترى

بحثیت مجموعی ان سبعه سیارگان کوآبا ہے علوی ہی کہا جاتا ہے جبکہ اربعہ عناصر راعشید جسان ہم ہمات ہیں ان کی اثر آفرینی اوراُ نبات کی اثر پذیری ہے دنیا کی بیر نگارتگی ہے لیکن ان کی رفتار ، ان کی اثر آفرینی ، عناصر اربعہ کی اثر پذیری میں سب پچھاللہ تعالیٰ کے حکم ہے ہے جبیہا کہ اس نے ارشاوفر مایا ہے وَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ وَ النَّجُومُ مُسَخَّراتٍ بِاَمْرِهِ ا (بپارہ ۸،سورة الاعراف، آیت ۵۳) اور سورج اور جانداور تاروں کو بنایا سب اس کے حکم کے دبے ہوئے۔

وَ الشَّمُسُ تَجُرِى لِمُسْتَقَرِّلَهَا الْحِلِكَ تَقُدِيُرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْقِمِالُقَمَرَ قَدَّرُنهُ مَنَازِلَ حَثَّى عَادَ كَالْعُرُجُونِ الْعَلِيْقِمِالُقَمَرَ قَدَّرُنهُ مَنَازِلَ حَثَّى عَادَ كَالْعُرُجُونِ الْقَدِيْمِ لَا الشَّمُسُ مُسسُ يَسْبَجَى لَهَا آنُ تُدُرِكَ الْقَصَرَ وَ لَا الَّيْلُ سَابِكُ إِللمَّهُالمِولَ اللَّيْسَ ، آيت الْقَدِيْمِ لَا النَّيْلُ سَابِكُ إِللمَّهُالمِولَ اللَّيْسَ ، آيت الْقَدِيْمِ لَا الشَّهُ مُسسُ يَسْبَخِى لَهَا آنُ تُدُرِكَ الْقَدَمَ وَ لَا الَّيْلُ سَابِكُ إِللمَّهُالمِولَ اللَّيْسَ ، آيت اللهُ عَلَى اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ

اور سور ن چاتا ہے اپ شہراؤ کے لئے بی تھم ہے زیر دست علم والے کا اور چاند کے لئے ہم نے منزلیں مقرر کیس کیاں تک کہ پھر ہو گیا جیسی مجور کی پر انی ڈال سور ن کوئیس پہنچتا کہ چاند کو پکڑ لے اور خدات دن پر سبقت لے جائے۔

اس موضوع پر متعدد آیا ہے موجود ہیں جن ہے ثابت اور ظاہر ہے کہ بیسب اجرام فلکی بھی اس کے تھم کے بندے ہیں اس کے تھم سے ان کی رفتار ایک بر ن سے دوسر سے بر ن میں تحویل ہوتی ہے ۔ اگر میں فلکیا ہے اور ہیئت کے بیان کو جاری رکھوں تو بہت سے صفحات پُر ہوجا کیس گیا موقی میہ چندا مور میں نے اس لئے بیان کردیئے ہیں کہ قار کین کو ان اشعار کے تیجھے میں آسانی ہوتو ان مصطلحات ہیئت و نجوم سے معمور تصید سے میں امام احمد رضا کی فکر اوقاد نے بیش کئے ہیں میں جو تا جو ہمارے ذمہ ہے اور افتاد نے بیش کئے ہیں میں جو تا ہو ہمارے ذمہ ہے اور افتاد کے بین میں اس سلمہ میں ہمیشہ اس امراکا کوشاں رہا ہوں کہ حضر ہا امام احمد رضا کے نفت کہ موجوب فی میں ہوئے ہیں اس سلمہ میں ہمیشہ اس امراکا کوشاں رہا ہوں کہ حضر ہا امام احمد رضا کے نفتال و کمال کو ان کی تحریف کے بین میں اس سلمہ میں ہمیشہ اس امراکا کوشاں رہا ہوں کہ حضر ہا کی خوا ہش نہیں۔

میں امام احمد رضا کی حاشیہ نگاری پر ایک مبسوط مضمون کھے تھا ہوں دا دیلے بینہ سلم الحمد للدکہ بچھے اس کی خوا ہش نہیں۔

آئے اب آپ کے سامنے اس نعتیہ قصید سے کی تھیب کے بچھا شعار پیش کرتا ہوں اور اس کے بعد ہرا یک شعر کی تشرح بیش کروں گا۔ فرماتے ہیں

اک گل سومن میں ہیں الکوں گل یاسمین ہوہی چینیا کے پھول زینت زیب پھن کوڑے کی جولی میں ہیں حاصل چند میں پھن تینوں میں چار آھیے چاروں کی تازہ پھین ایک گل نیاوفر چار گل نارون ایک میرور اقلیم ترک افسر لشکر شکن پانی کے ایک کیڑے ہے نہ لیا بانکین کروم بارو مزاج کیوں ہے زمانہ قمن ور عدن بانو سے اقلیم چین ولیر بابل وطن بانو سے اقلیم چین ولیر بابل وطن بانو سے اقلیم چین ولیر بابل وطن

خالق افلاک نے طرفہ کھلائے چمن موسے بیلے کے پھول زیب گریبان شام وامن البرز کی کلیوں میں پھولے ہیں پھول طرفہ کے لئے چار باغ ایک نمونے کے تین تختہ نسرین میں ہے گیندے کاصرف ایک پھول تاردن تاروش ناظم بالاحصار بہ صنم تند خو آگ نہ ہو تو کہوں شیر کے دل میں جو ہو نارِ غضب کیا عجب شیر کے دل میں جو ہو نارِ غضب کیا عجب مین وسطہ گلتان نہر نہر کے ہر سمت دوب سین وسطہ گلتان نہر نہر کے ہر سمت دوب سین وسطہ گلتان نہر نہر کے ہر سمت دوب

شعرا

خالق افلاک نے اپنی صناعی سے افلاک کے بی^{حسی}ن اور نا در باغ ایسے کھلائے ہیں کہ ان کا جواب نہیں اور نہ کوئی ایسے طرفہ اور حسین باغ کھلا سکتا ہے کہ ایک گل سوس یعنی فلک ثواب میں اس نے صناعی سے لاکھوں ستارے پیدا کردیئے ہیں جواپنے حسن میں گل یاسمین کی طرح دکش اور نظر نواز ہیں اور صرف نواز ہی نہیں بلکہ تاریکی اور اندھیارے میں تمہارے رہنما ہیں

وَ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النَّجُوْمَ لِتَهُتَدُوا بِهَا فِي ظُلُمْتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ (پاره ٤، سورة الانعام ،آيت ٩٧) اورو ہى ہے جس نے تہمارے لئے تارے بنائے كمان سے راہ يا وَحْسَكَى اور ترى كے اندهيروں ميں۔

شعر٢

راس شالی ہی کود کیکھئے موتیے اور بیلے کے ہزاروں پھول (ستارے)اس کے گریبان کی زینت ہے ہوئے ہیں اور کیچھ ہی حال حبیبہ چمن یعنی راس جنو بی کا ہے کہ دہاں بھی جو چنبیلی کے بیہ پھول یعنی ستارے اس کی خوبصورتی میں اضافہ کررہے ہیں اوراس کی جیبان پھولوں ہے بھری ہوئی ہے راس شالی اور چنو بی دائر ہ معدل النہارکی سمتیں ہیں۔افلاک کی سمتوں کے لئے راس کالفظ اصطلاح مستعمل ہے۔

شعر۲

البرز بظاہرتوعظیم الثان پہاڑکانام ہے جوکوہ البرز سے موسوم ہے اور ایران وہند کے پاس واقع ہے۔ کوہ ہمالیہ کا ایک جتہ ہے لیکن اصطلاح فلکیات میں فلک ثو ابت ہے اور اس کی کلیاں اس کے بروج ہیں اور ہر برج ستاروں سے استحمور ہے بینی فلک ثو ابت میں جو بروج ہیں جن کومنقطہ البروج بتایا جاچکا ہے وہ الیم کلیاں ہیں جن میں لا کھوں ستاروں کے پھول کھلے ہیں۔ ذرا اس کوڑے کی چوٹی و کیھئے یعنی منطقہ البروج پر نظر ڈالئے کہ بہت سے باغوں کو بہارا پنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے۔

شعرة

خال ارض وسانے اپنی صناعی ہے کا ئنات میں عناصر (آب، آش، ہا وہ خاک) کے بجیب وغریب چار ہائ کھلائے ہیں تمام کا ئنات میں ان ہی کی کار فر مائی ہے۔ اگر مو چو دات میں خالق تھیتی کے حکم ہے بدکار فر ما نہ ہوتے تو بدکا ئنات موجود ہی نہ ہوتی اور اس کا ئنات میں حوالید ثلاثہ یعنی جمادات نباتات وحیوانات کیساں نمونے کے تین نشو و نما پانے والے اجسام ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ جمادات کی نموبطی السیر ہے نباتات کی بطی السیر نہیں بلکہ حیوانات کے مقابلہ میں نباتات کی نشو و نما جلد ہوتی ہے۔ یہ موالید ثلاثہ نشو و نما جارہ ہوتی ہے۔ یہ موالید ثلاثہ نشو و نما کے اعتبار سے یکساں ہیں یعنی ان میں نموہوتا ہے کوئلہ ہیر ابن جاتا ہے لئل مدتوں میں آب و تا ب حاصل کرتا ہے بلور کی نشو و نما بھی بہت بطی ہے لیکن موالید ثلاثہ کی یہ نموار بعہ عناصر کی چادان کی تموہوتی ہے اور ان ہی گی بھی بہت بطی ہے لیکن موالید ثلاثہ کی یہ نموہوتی ہے اور ان ہی گی بھین اور دکش بناتی ہے بھی اربحہ عناصر انسانی کامدار بنی ہے۔ کہی کی دیکھین اور دکش بناتی ہے بھی اربحہ عناصر انسانی کامدار بنی ہے۔ کہی اور ایس کا کا عتدال ، انسانی کامدار بنی ہے۔ کہی اور کی سے دی کا متاب کی تعیب اور کی تا ہے کہی اور کی تعیب کا اعتدال ، انسانی کامدار بنی ہے۔ کی کی تو اس کی کی میں اور دکش بناتی ہے بھی اور بعد عناصر انسانی کامدار بنی ہے۔ کہی اور کی تو تو بیا تھی کی تو اس کی کی تو بیا تاس کی تو تا ہیں کا مید اور کی تعیب کی تو تا ہا تا کی کامدار بنی ہے۔ کی تین اور کو بھین اور ذوبھورتی ان کا اعتدال ، انسانی کامدار بنی ہے۔

شعره

تختہ نسرین فلک ہےاوراس میں گیندے کاصرف ایک پھول ہے جس کوعطار دکتے ہیں۔اصحابِ علم نجوم عطار د کواس برصغیر میں دہیر فلک کی طر گیندے کے پھول ہے بھی تشبیہ دیتے ہیں اسی باغ لینی فلک ثوابت میں ایک گل نیلوفر لیمنی زحل بھی ہے جب کہ فارون (گلنارفاری) کے جار پھول کھلے ہیں لیمنی مرغ ، قلب اسد ، قلب عقر ب اور قلب ثور ہے مریخ کے لئے اسد ،غو ب اورنور خانہ ہائے سعد ہیں۔

شعرا

آگ کی طرح گل انار لیعنی مرغ ان دنوں ایک حصار بلند و بالا (فلکیات ثوابت) کا حاکم اعلیٰ ہے اور وہ مملکت ترکتان (فلک) کا ابذ نوں سر دار ہے۔مرخ اپنے خانہ سعد میں ہے اور فوج ستارگان کا ایساسر دار ہے جس نے مقابل کے الشکر کو مار بھگوایا ہے۔

شعرا

ضنم نندخواہیے حواض کے اعتبار سے مرت کے ہے کہ اس کوجلا دفلک ہی کہتے ہیں۔امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ بیتند خوصنم!میری بات سن کرا گرغصہ ہے آگ بگولہ نہ ہوتو میں اس سے کیوں کہ جب تو خانۂ ہرج سرطان میں پہنچا تو سو داسے وبال کے مجھے کچھاور حاصل نہ ہوامیر اتو خیال تھا کہ ہرج سرطان کے نام سے ہے کیا شرف مل سکتا ہے (برج سرطان ک فرض منکل ایک کیڑے کی ہے جس کور طان کہتے ہیں) اس لئے کہ برج سرطان تیرے لئے خانہ شرف نہیں بلکہ و بال ہے۔

شعوا

شیر بینی ہر ہے اسد کے دل میں جس کو قلب اسد کہتے ہیں اگر غلہ اور غضب ہے آگ بھڑک اُٹھے تو کوئی تعجب کی اُ بات نہیں ہے کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ کثر وم بار دمزاج لینی ہرج عقر ب (جس کی شکل ایک پھو کی ہے) شخنڈ ااور با وہ مزاج رکھتے ہوئے کس طرح شعلہ قگن بن گیا ہے ۔ ہرج اسد او ہرج عقر ب دونوں اہل نجوم اور فلکیات کے نقطہ نظر سے مزاجی کیفیات کوامام کیفیات کے اعتبار سے مختلف ہیں۔ ہرج اسد آتشیں مزاج ہے اور ہرج عقر ب بادۂ مزاج ہے ان ہر دو کیفیات کوامام رضانے جس تعلیل کے ذریعے ظاہر کیا ہے۔

شعره

وسط گلستان لیعنی فلک میں ایک نہر جاری ہے جو منطقہ البر وج ہے اور ایک نہر مددر ہے اور اس نہر کے دونوں جانب جہاں تک نظر دوڑائے دوب کی سبزی (گھاس) پھیلی ہوئی ہے اور اس دوب میں ہزاروں بوٹے لیعنی ستارے چمک رہے ہیں جن سے اس دوب کاحسن دوبالا ہوگیا ہے۔

شعراا

چمن فلک ان ثوابت وسیارگان سے سیر کے قابل بن گیا ہے۔ جہاں سیر کو آئے یہ نگارانِ فلک (ثوابت و سیارے)اٹھلکیاں کرتے پھررہے ہیں۔ان حسینان جن میں ایک جا ندجیسا رخسارر کھنےوالی حسینہ بھی ہے یہ برج سنبلہ ہے (جس کی تصویر خیال ایک جوان عورت کی ہے جوابے ہاتھ میں ہالی لئے ہوئے اس مناسب سے اس کو برج سنبلہ کہتے ہیں)اور اس کے قریب دو حسین لڑکے موجود ہیں۔ یہ دوسپر سیمئن برج جوزا ہے جوتو ام بچوں کی شکل میں فرض کیا گیا ہے۔

شعراا

اس چمن (فلک) میں سبزہ بہت ہی دکش ہے جس حسین (پھم) کو دیکھووہ اس سبزے کی سیر میں محو ہے خواہ وہ مملکت چین کی شہزا دی ہو جو مشتری ہے یاوہ بابل میں رہنے والی حسینہ ہوجس کا نام زہرہ ہے۔ اس شعر میں ایک تلیح بھی ہے شہر بابل کی سیر کے لئے دو فرشتے ہاروت ماروت بھیجے گئے تھے وہ یہاں آکر زہرہ نامی حسینہ کے جادو ہے مسخز ہو گئے اور فارسی شعراء نے اس روایت کواپنے اشعار میں بیان کیا ہے۔ ناشخ یا جرائت کا شعر ہے دیکھاس کے بری خانم یا قوت میں انگلی ہاروت نے کی دید ہُ ماروت میں انگلی

قرآنِ عليم نے اس واقعہ کواس طرح ذکر فرمایا ہے

امام احدرضانے صرف دلبر بابل کہ کرز ہرہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ (معارف رضا کراچی ۱۹۸۴)

ستاروں کا جھک کرسلام کرنا

گذشتہ اوراق میں ستاروں کے جھکنے کا حوالہ گذر گیا ہے بلکہ اگر حقیقت میں نگاہ نصیب ہوتو اب بھی میلا دِ مصطفیٰ علی میں ملائکہ قطار در قطار حاضری دیتے ہیں چنا نچہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ میں مکہ معظمہ میں میں مطاور نیف کے روز مکانِ ولا دہ نبوی پر حاضر تھا اور لوگ آپ کے ان مجزات کا بیان کرر ہے تھے جو حضور کی تشریف میلا دشریف کے بہلے یا آپ کی بعثت سے قبل ظاہر ہوئے تو میں نے اچا تک دیکھا کہ انوار کی بارش ہوئی تو میں نے فور کیا تو میں معلوم ہوا کہ بیا نوار ان فرشتوں کے ہیں کہ جن کو ایسی محافل (میلاد شریف وغیرہ) پرمقرر کیا گیا ہے نیز میں نے دیکھا انوار کی مار محدد کے اور کیا در انوار رحمت ملے ہوئے ہیں۔ (فیوض الحرمین کو ایسی محافل (میلاد شریف وغیرہ) پرمقرر کیا گیا ہے نیز میں نے دیکھا انوار کیا گیا ہے نیز میں۔ (فیوض الحرمین کو ایسی کو اور دوصفیہ ۱۹۸۸)

ان کے قصر قدر کے خلد ایک کمرہ نور کا سدرہ پائیں باغ میں نصا سا پودا نور کا

حل لغات

قصر،مکان، کل ۔خلد، نالضهم نام، بہشت (غیاث) کمرہ ،لاطینی ،کوٹھا، کوٹھڑی ۔نتھا، چھوٹا ٹھگنا،ٹیڈی ۔ پائیں،

ا باغ ،و ہ باغ جوقلعہ یامحل کے نیچے لگایا جائے۔ پو دا، نیا پیڑ ، بوٹا۔

شرح

حبیب کبریاشہ ہر دوسرانی کے قدر ومنزلت کے کل شاہی کے آگے بہشت تو ایک نوری کمرہ اور سدرہ آپ کے شاہی محل میں ایک چھوٹا سابوٹا ہے۔

ازالة وهم

منکرین کمالات مصطفیٰ علی است مهالغه پرمحمول کریں فقیرا یک معمولی اورادنیٰ بہشی کے متعلق عرض کرتا ہے احادیث مبار کہ میں ہے کہا دنیٰ جنتی کو جنت میں دنیا کی زمین کے برابر جگہ ملے گی تو آپ انداز ہ لگا ئیں جنت کتنی بڑی ہوگی اور سارے جنتیوں کی جنت حضور آلیا تھے کے ایک کمرہ کے برابر ہوگی۔

جنت کا تعار ف

جنت ایک دوعلاقوں کا نام نہیں ہے بلکہ قرآن مجید کی نص قطعی کے مطابق صرف اس کاعرض چو دہ طبق کے برابر ہے اس کے طول کو خدا جانے یا مصطفیٰ مطابقہ۔

الله تعالی ارشاد فرما تا ہے

وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمُواتُ وَ الْأَرْضُ ا (باره مسورة آل عران، آيت ١٣٣)

اورالیی جنت جس کی چوڑان میں سب آسان وز مین آجا ئیں۔

لیعنی ساتوں آسانوں اور ساتوں زمینوں کاعرض اگران کے ایک دوسرے کوآپس میں ملایا جائے بیاُس وقت ہے جب اساءاور زمین کاالف،لام استغراق کامانا جائے۔ جب بہشت کے عرض کا بیرحال ہے تو طول کا کیا حال ہو گا کیونکہ ہرشے کاطول عرض ہے لمباہوتا ہے۔

زاں فزوں تر

حضرت اساعیل سدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہا گرز مین اور آسانوں کوتو ژکرریزہ کیا جائے تو ہرریزہ کے بالمقابل اللہ تعالیٰ کی بہشت ہے جس کاعرض ساتوں آسان اور ساتوں زمین ہیں اور بیشھیہہ صرف انسان کوتمثیل سے سمجھانے کے لئے ہے کہ وہ اس طرح سمجھتا ہے اور اس طرح اس کے ذہن میں یہ بات موثر ہوگی کہ بہشت اتنی مقدار پرطویل وعریض ہے۔

غلامان محمد عيه وللم كي جاگير

زاہد خشک تو سمجھتا ہے کہ بہشت قصر مصطفیٰ علیہ گئے کے بالمقابل ایک چھوٹا ساپو دا کیے؟ اے معلوم نہیں کہ یہ بہشت تو آپ کے غلاموں کی جا گیر ہے۔حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ جوتے سمیت بہشت میں کیسے ٹہل رہے تھے یوں سمجھتے کہ گویا بہشت ان کی اپنی جا گیر ہے جس میں وہ کسی پرواہ کئے بغیر جوتے سمیت چل رہے تھے یونہی حدیث شریف میں ہے کہ

بے شک پہشت مومن کی مشاق ہے۔

ان الجنة تشاق الى المومن (وكماقال)

اور کنزالعمال میں روایت ہے کہ بندہ جب دعا ما نگتاہے کہ

ياالله مجھے جنت عطا فرما۔

اللهم ارزقني الجنة

تو جنت الله تعالیٰ ہے عرض کرتی ہے کہ یااللہ!ا ہے جو ما نگتا ہے وہ دے دے۔ جب جنت غلامانِ مصطفیٰ علیہ اللہ کی جا گیر ہے تو آ قاعلیہ کے کمالات کے باغ و بہار کا کیا کہنا۔اسی لئے کسی شاعر نے کہا ہے

جنت چه بود كوچهٔ بازار محمد (علمه)

جنت توحضورا كرم الصلية كمالات شهرك ايك بازار كاكوچه --

عرش بھی فردوس بھی اس شاہ والا نور کا یہ مثمن برج وہ مشکوئے اعلیٰ نور کا

دل لغات

شاہ والا ،بات شاہ ،بلند قدر _مثمن ،آٹھ ضلعوں کا ،آٹھ جھے کیا ہوا ،آٹھ ضلعوں کی شکل کا۔ برج ،گنبد ،آسانی دائر ہ کا بار ہواں حصہ _مشکوئے اعلیٰ ،بضم المیم والکاف، دارمجہولہ امیروں کامحل (غیاث وغیرہ)

شرح

وہ نوری شہنشاہ عرش و جنت کا ما لک ومختار ہے آپ کے جنتی محل پر ہشت پہلونورانی بالا خانہ ہے نہ صرف ا مام احمد رضا ہریلوی قدس سر ہ کا یہی منصب ہے بلکہ حضورا کرم آفیہ کی امت کے جملہ اولیا ءو مشائخ اور علماء کا یہی ند ہب ہے۔ حضرت شیخ سعدی قدس سر ہ نے فرمایا

عرس است كميں پايه زا يوان محمد ﷺ

عرش توحضورا کرم آیستا کے ایوانِ شاہی کاصرف ایک پایہ ہے۔

تعارف عرش معلى

وہ عرشِ معلی جوسر درِ عالم اللہ کے مملو کہ جا گیر ہے وہ کیا ہے پہلے یہ بمجھ لیں کہ عرشِ معلی حضورا کرم اللہ کا جا گیر کیسے؟

حضرت امام اسمعیل حقی حفی رحمة الله تعالی علیها پنی تغییر روح البیان پاره اا کے تحت آیت "البعسوش البعسطیم" صفحه ۱۵ میں تحریر فرماتے ہیں کہ بعض محققین فرماتے ہیں کہ الله تعالی نے عرشِ معلی کوصرف اپنے محبوب محمصطفی اللیک کی م عزت وشرافت کے اظہار کے لئے بیدا فرمایا اس لئے کہا ہے محبوب اللیک کی شان میں فرمایا

عَسْى أَنْ يَّبُعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحُمُوهُ (بإره ١٥، ١٥، سورة بني اسرائيل، آيت ٢٥)

قریب ہے کہ مہیں تمہارارب ایس جگہ کھڑا کرے جہاں سبتمہاری حد کریں۔

تبصرة أويسى

یہ بات حق بلاشک ہے اس لئے کہ عرش جمعنی سریر شخت اور ریاس کے لئے جوخود جسد ہو۔ اللہ تعالیٰ کے لئے توجسم کا تصور گمرا ہی ہے اسی لئے اہل اسلام نے متفق ہو کر فرقہ مجسمہ بشمول ابن تیمیہ کو گمراہ کہا کیونکہ ان کے مذہب میں اللہ تعالیٰ کوجسم مانا گیا۔ ثابت ہوا کہ امام احمد رضامحدث بریلوی قدس سرہ نے پچے فرمایا کہ

وہ لا مکاں کے مکیں ہوئے سرعرش تخت نشیں ہوئے

وہ نبی ہیں جن کے ہیں بیر کا نوہ خدا ہے جس کا مکال نہیں

وسعت عرش

روح البیان حوالہ ندکورہ بالا میں ہے کہ مروی ہے گرش معلی ایک ہزار ستون میں ایک روایت میں ہے کہاں کے اتین ہزار سال کی مسافت ہے ہرایک پایہ پر بے ثنار صف بستہ اور گیرا ڈالے ہوئے میں ہے کہاں کے اور گھیرا ڈالے ہوئے ملائکہ ہیں اور بیوسیج تخت عرش حضورا کرم آفیاتی کے شاہی کل کا ایک پایہ ہے۔ حضرت شیخ سعدی قدس سرہ امام احمد رضا قدس سرہ کی طرح صدیوں پہلے فرما گئے

عرس است كميں پايه زا يوان محمد ﷺ

عرش توحضورا كرم في كايوان شابى كاصرف ايك ياييه-

آئی بدعت چھائی ظلمت رنگ بدلا نور کا ماہ سنت مہر طلعت لے لے بدلا نورکا

حل لغات

بدعت، نئی رسم دین میں نکالنا، اس میں دورِ جاہلیت کی تمام بُری رسموں کی طرف اشارہ ہے۔ چھائی ظلمت میں بھی کہ عرب میں دین ابرا ہمی نور کی جی کالیکن رسوم جاہلیت نے اس کارنگ بدل دیا۔ظلمت چھائی، تاریکی ہی تاریکی تھی۔ ماہ سنت ،طریقہ، راہ حق کا جاند۔ مہر طلعت، دیدار۔ رُخ، چہرہ ،سورج کے رخ، دو چہرہ والا۔ بدلا،عرض، پہلا بدلا۔ ماضی از بدلنا، دوسرابدلا بمعنی عوض۔

شرح

ادیانِ سابقین میں خرابیاں پیدا ہو گئیں ، کفر کی سیا ہی بڑھ گئی اور نور کی نورا نیت پھیکی پڑگئی اے سنت وطریقہ ابرا ہیم علیہ السلام کے ماہ تاباں اور حق کے طلوع ہونے والے سورج نور کاانتقام کفر سے لیے لیجئے ،نور کی نورا نیت وو بالا فرماد یجئے ، کفر کومٹاد یجئے ، کعبہ کواصنام سے یاک فرماد یجئے ۔

قبل اسلام عالم دنیا کا حال زبوں

اس شعر میں عالم کی زبوں حالی کی طرف اشارہ فر مایا کہ پھرا سے حضورا کرم تیائیٹے کی تشریف آوری سے تابانی اور رونق نصیب ہوئی ان دونوں طویل مضامین کوصرف ایک ہی شعر میں دریا درکوزہ کا م کر دکھایا۔اگر چ فقیر نے اس موضوع پرمجلدات سابقہ شرح حدا کق بخشش میں تفصیل ہے لکھا ہے لیکن شعر کی منا سبت سے مختصراً عرض ہے۔

آئی بدعت چھائی ظلمت

سابقہ انبیاء ورسل علی نبینا وعلیہم السلام کے طریق مقد سہ کوچھوڑ کراپنے طریقے کرر کھے تھے اور ادیانِ حقہ کے انوار مٹا کرلوگوں نے کفراختیار کررکھا تھا اس کے دنیا میں ظلمت و تاریکی چھائی ہوئی تھی چنانچہ مورخین لکھتے ہیں کہ حضور عظیمت کے خلاق کے کا رہے کہ اس کی جھائی ہوئی تھی نہوں کے جھائی ہوئی تھی نہوں اور اخلاقی ترقی رک گئی بلکہ ان وونوں علی کے لئے اور اخلاقی ترقی رک گئی بلکہ ان وونوں کے لئے لئے اس کے لئے اس خدا کے رسولوں نے اسے ساراعا کم اسفل سافلین کی حالت تک پہنچا ہوا تھا وہ چراغ جو مختلف ملکوں اور قوموں میں خدا کے رسولوں نے اپنے اپنے وقت پر جلائے تھے سب کے سب بچھ چکے تھے اور کسی میں وہ نور باقی ندر ہاتھا جو مخلوق کے لئے موجب ہدایت ہوتا۔ ساری دنیا میں کوئی ملک یا ند ہب ایسانہ تھا جس میں تو حید خالص کاعقیدہ باقی رہ گیا ہو۔ ہندو ند ہب میں ۳۳ کروڑ

د پوتا بن چکے تھے۔ بدمذہب میں خدا کی ہتی کا ہی انکار ہو گیا تھا۔ زرتشت کے مذہب میں دوخداؤں کی حکومت تھی۔
عیسائی خدائے واحد کے عقیدہ کو چھوڑ کر تثلیث کے کال تصرف میں تھی ۔ یہودی مذہب جس نے اپنی ساری عملی
کمزور پوں کے ساتھ تو حید کے عقیدہ کو ایک مدت تک قائم رکھا تھا عیسا ئیت کے قدم بھترم چل کر حضرت عزیر کوا بن اللہ
کے مرتبہ تک پہنچا نے گئے۔ باقی و نیا پر بھی بت پر تی ہو ہم پر تی بلکہ ہرایک غیراللہ کی پر شش کا دور دورہ تھا خواہ پھر ہویا
درخت یا جانورز مین کا کوئی انسان ہویا آسمان کا کوئی ستارہ تو حید کو دنیا بالکل ہی بھول چکی تھی اورا گرمچر رسول اللہ ایک تھی۔
میں دو بارہ تو حید کی روشنی ندلا تے تو و نیا ہمیشہ کے لئے اس اصول سے جو تمام نیکیوں کی جڑ ہے محروم رہ جاتی اسی طرح پر
وحد سے قو می کا اصول بھی دنیا گم کر چکی تھی اور تمام ملکوں میں با ہم فساداور جنگ وجدل سے قو میں اپنے آپ کو کمزور کررہی اسے باند تر اصول یعنی وحد نہ نسل انسانی کی طرف تو ابھی دنیا نے قدم ہی نہا ٹھایا تھا۔
میں دوراس سے باند تر اصول یعنی وحد نہ نسل انسانی کی طرف تو ابھی دنیا نے قدم ہی نہا ٹھایا تھا۔

علمی اورا خلاقی رنگ میں اگر دنیا کے مختلف مما لک کی حالت دیکھی جائے تو جاروں طرف اندھیر اہی اندھیر انظر آتا ہے۔ ہندوستان جوقد یم تہذیب کا گہوارہ تھااس کی حالت اس درجہ گر چکی تھی کے علوم مٹ چکے تھے۔آزا دی رائے کی جڑ کٹ چکی تھی ،انسا نوں کے فرزندوں سے دحشیوں سے بدتر سلوک ہوتا تھا،ذات یات کی تمیز نے انسان کے مرتبہ کوحد ہے نیچے گرادیا تھا،آج اسی کابقایا اچھوت اقوام کی حالت میں نظر آتا ہے۔اخلاقی حالت یہاں تک گر چکی تھی کہ ہرشم کے افعال شنیعہ جھوٹ زنا وغیرہ رشیوں بلکہ دیوتا ؤں کی طرف منسوب ہونے لگے اور کتب مقدسہ میں تح لیف ہوکر یہ نا یا ک قصان میں بھی داخل ہو گئے۔الیی حالت میں نیکی کے لئے کوئی تحریص باقی رہ نہ گئی تھی ،شاکت مت جیسے فرقے پیداہو گئے جن میں ماں بہن تک کی حرمت ہاقی ندر ہی چہ جائیکہ زنا کوکوئی عیب خیال کیا جاتا بلکہ نیوگ نے رنگ میں اسے ا شریعت کےاندر داخل کیا گیا۔مر داورعورت کے وہ مخصوص مقامات جنہیں دحثی سے دحشی قو میں پر دہ میں رکھتی ہیںان کی . ننگی تصویریں مندروں میں رکھی جاتیں جہاں مر داورعورتیں انہیں دیکھتے بلکہان کی عبادت کرتے ۔اعتقادات کے لحاظ سے پیرحالت تھی کہ روئے زمین کی ذلیل ہے ذلیل چیز انسان کامعبود سمجھی جاتی تھی جس کے سامنےانسان جھکٹااورا ہے اینے سے بڑھ کرطافتوں کا مالک مانتا تھا۔ بھلاایس حالت میں علمی تحقیقات اور ترقی کاوجود کیونکر باقی رہ سکتا تھا۔علمی ترقی صرف اس حالت میں ہوسکتی ہے جب انسان کوایئے بلند مرتبہ کا احساس ہواور وہ اپنے اندریہ قوت محسوں کرے کہ وہ روئے زمین کی تمام طاقتوں پر غالب ہسکتا اورانہیں اپنے کام میں لگاسکتا ہے۔

چین اور ایران کی حالت اس ہے بہتر نہ تھی و ہاں بھی مجھی خدا کا نورروشن ہوا تھااور مخلو تی کواییے مولی ہے ملنے اور

نیکی اوراخلاق کاسبق دیا گیا تھا مگرمرورز مانہ ہے حالت بدل چکی تھی ،ایران میں مژوک کی تعلیم کازورتھا جس نےعورتوں کو جائیدا دمشتر کے قرار دے کر بدکاری کا درواز ہ چوپٹ کھول دیا تھا پھر جہاں بدی کا خالق الگ مانا جاتا ہوو ہاں بدی ترقی کیوں نہ کرے۔

بورپ کی اس زمانہ کی حالت تو نا گفتہ ہہ ہے اس کا اکثر حصہ وحشانہ بن کی حالت میں تھا اور عیسائیت نے صدیوں تک کسی تشم کی اخلاقی یاعلمی ترقی کی طرف ان قوموں کا قدم نه بروهایا ہاں ایک رومن امیائز میں پچھ تہذیب کی روشن تھی مگروہ بھی آ ہتہ آ ہتہ زوال پذیر ہوتی چلی گئی۔ تین سوسال سے پیسلطنت کامل طور پر عیسائیت کے اثر کے نیچے آ چکی تھی مگراخلاقی اورعلمی لحاظ ہےا ہے مقام ہے گرتی چلی گئی۔ آزا دی رائے کاحق روز ہروز کم ہوتا چلا گیااورعلم صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت اور بشریت کے تعلقات کے جھگڑ وں تک محدود ہوگیا کہلانے کوتو وہ کتابیں کہلاتی ' تھیں مگران کا نہ ہوناان کے ہونے ہے بہتر ہوتا۔ان جھگڑ دں نےصرف انسانوں کے تعلقا ہے محبت کو ہر باد کیا بلکہ قوائے انسانی کوالیی ذلیل حالت تک پہنچایا کہان میں نشو دنما کی قوت بالکل دہ گئی۔رہبا نیت نے مذہبی رہنماؤں کے اندرالیی بُرائیاں بیدا کردیں کہ عام لوگوں کو بدی ہے بچانے کے بجائے وہ بدی میں گرانے کےمحرک ہوگئے۔ ظاہر طور ' پرتج د کی حالت میں رہتے مگراندرونی طور پر سیاہ تر بد کاریوں کاار تکا ب کرتے ۔ایک عیسائی نے اس حالت کانقشہ ان الفاظ میں تھینچا ہے کہ کنواریاں یا دریوں کے پاس ا قرارِ گناہ کے لئے جاتیں مگر کنواریاں واپس نہ آتیں۔انسا نیت کمال ورجہ کی ذلت کو پہنچ چکی تھی۔ایک بشپ اس زمانہ کی عیسائیت کے متعلق لکھتا ہے کہا ندرونی فسادوں کے سبب ہے آسانی ا سلطنت پوری اہتری بلکہ عین دوزخ کانمونہ بن رہی تھی۔سرولیم میورلکھتا ہے کہ ساتویں صدی کی عیسائی خودگری ہوئی اور گبڑی ہوئی تھی اس کوبا ہم لڑنے جھگڑنے والے فرقوں نے نکما کرر کھا تھااوراہتدائی زمانہ کے یا ک اور فراخ ایمان کی جگہ تو ہم برستی کی بیہو دگی نے لے لی تھی۔

عرب کی اس حالت کا نام جوحضورا کرم اللے کے ظہور سے پہلے تھی قر آن کریم نے زمانۂ جاہلیت رکھا ہے اور فی الحقیقت جب ان ملکوں پر بھی جواس سے پہلے تہذیب اور علم کے مرکز رہ چکے تھے جہالت کی تاریکی چھا گئی تھی توعر ب جو المحقیقت جب ان ملکوں پر بھی جواس سے پہلے تہذیب اور علم کے مرکز رہ چکے تھے جہالت کی تاریکی چھا گئی تھی توعر ب جو الممام دنیا سے منقطع الگ الگ پڑا تھا اور جہاں اگر کوئی نبی آئے بھی تو کناروں کی طرف آئے اس کی حالت کا قیاس کر لیما آئی اس کی حالت کا قیاس کر لیما آئی اس کی حالت کا قیاس کر لیما آئی اس کے حصوبے اصول علم اخلاق سب مر چکے تھے ، ہرائیوں پر فخر کیا جاتا تھا اور فن شاعری اپنے اور جم پر تھا اور اسلام سے کے اشعار اعلی درجہ کی قابلیت اور کمالی شاعری ظا ہر کرتے ہیں مگر سے یا در کھنا چا ہے کہ گوفن تحریر سے عرب ناواقف نہ

تھے پھر بھی تحریر کارواج ان کے اندر شاذ و نا در تھا حتی کہ ان کے اشعار تک لکھے نہ جاتے تھے اور جاہلیت کے کل اشعار سوئے معلقات کے جس کولکھ کر خانہ کعبہ آویز ال کیا گیا زبانی روایت سے ہی چلے آتے تھے۔رہے اشعار سوشعر گوئی کو سمجھ کسی نے معیارِ تہذیب قرار نہیں دیا بلکہ ہر سوسائٹی کی ابتدائی حالت میں شعر کے ساتھ لوگوں کوخاص دلچیں ہوتی ہے ۔ اور اس کی وجہ ظاہر ہے کہ اس وقت دلچیں کے وہ دوسرے سامان موجود نہیں ہوتے جو تہذیب و تدن سے بیدا ہوتے ۔ بیں۔اشعار میں زبان کی خوبصور تی ہرز مانہ میں مل سکتی ہے گر خیالات کی وسعت تہذیب سے بیدا ہوتی ہے اور عرب کے ۔ اشعار خیالات کی وسعت کے زبور سے معرا ہیں۔

اس میں بھی شک نہیں کہ عربوں میں بعض اوصاف میں وہ اس وقت اپنی نظیر ندر کھتے تھے مگر چندا چھے اوصاف کا کسی قوم کے اندر پایا جانا جب کداس کے مقابلہ پر جاہلیت اور وحشانہ حالت کمال کوئیٹی ہوئی ہوئی ہوتہذیب نہیں کہلاتا۔اگر کسی غریب مسافر کے ساتھ اعلی درجہ کی مہمان نوازی کاسلوک ہوتا تھاتو دوسری طرف راہ چلتوں کولوٹ لیما بھی ان کا عام شیوہ تھا کہ اونی باتوں پر جہاں کسی قوم کے ایک عام شیوہ تھا کہ اونی باتوں پر جہاں کسی قوم کے ایک فردسے دوسری قوم کے کسی فردکو کچھ خفیف سمانقصان کہنے جاتا یا وہ کسی معاملہ کواپی چیک سے گھاتو ایسی ایسی خور برز لڑا ئیاں بھی خور میں معاملہ کواپی چیک سے سال تک نہ جاتا۔ نیک جھٹر جاتیں جوقوموں کی قوموں کو نیست و نابود کر دبیتیں اور قومی کینہ بیس بیس بچیاس سال تک نہ جاتا۔ نیک اوصاف اس خطرناک اندھیری رات میں جواسلام سے پہلے ملک پر چھائی ہوئی تھی کسی اس دھند کے سے ستارہ کی روشنی کی طرح سے جو با دل بھٹ کر کہیں سے نظر آ جاتا اور پھر آن کی آن میں غائب ہوجاتا۔

أمذهبي حالت

عرب کی اصل حالت کیاتھی کہ وہ ایک اللہ کو ضرور مانتے تھے مگر نہ ملی رنگ میں خدا کی پرستش کی جگہ وہ بنوں کی رہتش کرتے تھے ان کا خیال تھا کہ اللہ تعالی نے مختلف کاموں کی انجام دہی مختلف بنوں اور دیویوں دیوتا وُں کے سپر و رکھی ہے اس لئے وہ ہر بات میں انہی بنوں اور دیوتا وُں کی طرف رجوع کرتے تھے پس ان کا ایک خدا کی ہستی کاعقیدہ عام طور پر بالکل بے معنی اور بے جان عقیدہ تھا۔ پھر وہ نہ صرف بنوں کی پرستش کرتے تھے اس سے بڑھ کر رہے کہ تھروں، ورختوں اور ڈھیروں کی پرستش کرتے تھے اس سے بڑھ کر رہے کہ پھروں، ورختوں اور ڈھیروں کی بھی پرستش کی جاتی تھی جہاں کہیں ان کو اچھا اور خوبصورت سا پھر نظر آ جا تا اس کو بجد ہ کرتے اور اگر پھر نہ ملتا تو بت کے ایک ڈھیر پر اور ٹھی کی اور دھ دو ھے کر اس کی پرستش کرتے تھے۔ فرشتوں کو وہ دیویاں سمجھ کران کو خدا کی بیٹیاں قرار دیتے تھے۔ بڑے بڑے نامور اشخاص کے نام پر بت تر اش کران کی پوجا کرتے تھے اور صرف گھڑے ہوئے

آپتھروں ہی کی نہیں بلکہ بن گھڑے پتھروں کی بھی پوجا کرتے تھے۔ جبسفر پر جاتے تو جارپتھر ساتھ لے جاتے کیونکہ ر یکتانی علاقہ میں سینکڑ و ںمیلوں تک پتھر بھی نہل سکتا تھاان جار پتھروں میں سے تین چو لھے کا کام دیتے اور چوتھا پوجا یا ہے کے کام آتا بعض وقت تین ہی پھر ساتھ رکھ لیتے اور روٹی پکا کر جب چولھا فارغ ہوتا تواسی کے پھروں میں ہے ایک کواُٹھا کراس کی پوجا کر لیتے۔خانہ کعبہ کے تین سوساٹھ بنو ل کے علاوہ قبیلے کے بت الگ بھی رکھتے تھے بلکہ ہرگھر میں الگ الگ بت رہتا تھا جہاں دو دھ وغیرہ اشیاء کے چڑ ھادے چڑھتے تتھاور دہاں پر دہت کوئی نہ ہونے کی وجہ سے ان چیز وں کو کتے کھاتے جاتے تھے۔غرض بت برسی ان لوگوں کےخون کے اندرالیمار چی بسی ہوئی تھی کہان کی روزمرہ کے تمام کاروبار براس کااثر تھا۔ان کا پیاعتقادتھا کیاللہ تعالیٰ نے تمام کاروبارعالم کواورا بنی قدرتوں کوجیسے بیار کوشفا دینا، اولا ددینا ، قحط و و باوغیر ہ کو دور کرنا دوسروں کے سپر دکرر کھا ہےاور یہ بھی کہ بتوں کی پرستش سے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہےوہ بتو ںکوسجدہ بھی کرتے تھے،ان پر قربانیاں کرتے تھے، کھیتوں کی پیداوار میں اورمویشیوں کی نسل میں سےان کے لئے نذریں مانتے اوان ہرچڑھاوے چڑھاتے تھےاں ذلیل کن بت برسی ہےمحدرسول اللہ ﷺ نے ایک بیس سال کے عرصہ میں سارے ملک عرب کوآزاد کر دیااور نہ صرف ہمیشہ کے لئے بت برستی ملک عرب سے رخصت ہوئی بلکہ تو حید کی ایک ایسی آگ ان کے سینوں کے اندر لگادی کہ وہ جاروں طرف دنیا میں پھیل گئے اور خدا کے نام کو ہرطرف بلند کیا۔ بت پرست بت شکن بن گئے ہارہ لا کھمر بع میل میں ہےا لیم گہری اور دیرینہ بت پرستی کوہیں سال کےعرصہ میں اییا نکالنا کے پھراس کانا م تک و ہاں نہ آئے انسان کی طاقت میں نہ تھا۔

گوبت برسی ان کاعام شیوہ تھا مگران میں بعض لوگ ستاروں کی پرستش بھی کرتے تھے اوراسی وجہ ہے عرب میں بینجی عام عقیدہ و ہگیا تھا کہ ستاروں کی گر دش کااثر انسا نوں کی قسمت پر پڑتا ہے۔ مینہ برسناوغیرہ بیتمام ہا تیں جوانسان کی برائی بھلائی ہے تعلق رکھتی ہیں ان کووہ ستاروں کی طرف منسوب کرتے تھے ان میں لا فذہب اور دہر بیلوگ بھی تھے جہاں ایک طرف ذکیل تر بن بت پرسی نے عام طور پرلوگوں کو اپنا غلام بنار کھا تھا و ہاں دوسری طرف ان میں بعض لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی روح کی بقاء جز اوسزا کے منکر بھی ہے اور مذہب کی کچھ بھی حیثیت نہ جمجھتے تھے بلکہ خود بت پرست بعض وقت بنوں کے ساتھ استہزاء کر لیتے تھے۔ چنانچہ شہور شاعر امراء القیس کا قصہ لکھا ہے کہ اب اس کا ہا پ مارا گیا تو اس نے عربون کے وستور کے مطابق برت کے سامے جاکر فال نکالی کہ وہ اپنے ہا پ کے خون کا قصاص لے یا نہیں۔ فال نکا کے اید وستور تھا کہ جب بھی کوئی بڑا کام کرنا ہوتا تھا تو تین تیر لئے جاتے تھے جن میں سے ایک پر لاکھا ہوا ہوتا تھا تکا کید وستور تھا کہ جب بھی کوئی بڑا کام کرنا ہوتا تھا تو تین تیر لئے جاتے تھے جن میں سے ایک پر لاکھا ہوا ہوتا تھا تھی کا لید وستور تھا کہ ہوں کی کی بران کھا تھا تو تین تیر لئے جاتے تھے جن میں سے ایک پر لاکھا ہوا ہوتا تھا تو تھی کا لید وستور تھا کہ ہوتا کام کرنا ہوتا تھا تو تین تیر لئے جاتے تھے جن میں سے ایک پر لاکھا ہوا ہوتا تھا

لعی نہیں دوسرے رپنم یعنی ہاں تیسرا خالی ہوتا تھاا گرلا والا تیرانکلتا تو وہ کام نہ کیاجا تانغم والا تیرنکلتا تو وہ کام کرلیا جا تا خالی پرنکلتا تو پھر فال نکالی جاتی۔ جب امراءالقیس نے فال نکالی تو تین مرتبہ ہی لا والا تیرنکلاتب اس نے جھنجھلا کرتیر کو پھینک دیا اور بت کونخاطب کرکے کہا کہم بخت اگر تیراہا ہے ماراجا تا تو پھرتو قصاص کے لئے لا کا تھم نہ دیتا تھا۔

حكايت

ایک موقع پریمن کے ایک بادشاہ نے عیسائی پا در ایول کے عقیدہ کفارہ مین گوٹول میں اڑا کران کوشر مندہ کیا۔ چند

پا دری صاحبان بادشاہ کے دربار میں کفارہ کاعقیدہ بیان کرر ہے تھے لینی بیہ کہ کیونکہ میں جوخدااورخدا کا بیٹھا تھا صلیب کی

العنتی موت قبول کر کے انسا نوں کے گناہ کو لے گیاا تنے میں وزیر نے آہتہ سے با دشاہ کے نام میں پچھ بات کہی جس کو

اس کر بادشاہ کی صورت بہت غم اور اداش کی حالت چھا گئی۔ پا در یوں نے جمران ہوکر پوچھا کہ حضور نے کیا غم کی خبر سی

ہواس قدر ملال کے آثار آپ کے چہرہ پر نمودار ہو گئے تو بادشاہ نے نہا بیت شجید گی ہے کہا کہ ججھے ابھی خبر ملی ہے کہ

حضرت میکا ئیل فرشتہ مرگیا ہے تب پا دری صاحبان اپنی عظمندی کا ثبوت و بنے کے لئے فوراً بولے کہ حضور بی خبر قابل

اعتبار نہیں ہے آپ اس پڑ عمکین نہ ہوں کیونکہ فرشتے انسا نوں کی طرح فانی نہیں ہوتے ۔ با دشاہ نے فوراً جواب دیا کہم تو

اعتبار نہیں ہے آپ اس پڑ عمکین نہ ہوں کیونکہ فرشتے انسا نوں کی طرح مرسکتا ہے ۔ پا دری صاحبان کی منطق ختم ہوگئ اور

انجی ججھے کہ رہے تھے کہ خدا مرگیا اگر فرشتہ نہیں مرسکتا تو خدا کس طرح مرسکتا ہے ۔ پا دری صاحبان کی منطق ختم ہوگئ اور

مرمندہ ہوکر خاموش ہوگئے ۔

أتمدنى حالت

اگر ند بہب میں اہل عرب کی بیرہ الت تھی اور نہایت ذکیل بت پرسی نے ان کوانسا نیت کے مرتبہ سے گرار کھا تھا تو باقی امور میں بھی ان کی حالت جہالت کے مرتبہ سے او پر نہ تھی۔ تہذیب کا سب سے نمایاں اثر تمدن پر ہوتا ہے لیکن اگر غور کیا جائے تو تمدن کے وہ ابتدائی اصولوں تک سے ناواقف تھے اور تمدن ان میں پیدا کیونکر ہوسکتا جہاں شب وروز ایک دوسرے سے برسر پرکارر ہے تھے اور ایک لمحہ کے لئے بھی بیدا طمینان نہیں تھا کہ فلاں قوم سے فلاں وقت جنگ نہ چھڑ جائے ۔ اول تو عرب کے لوگ اکثر بدوی تھے جو خانہ بدوثی کی حالت میں رہتے تھے جہاں مویشیوں کے لئے سبزی اور چارہ دیکھا و ہیں اونٹ کے چھڑے کا خیمہ لگایا اور پچھ دن بسر کر لئے اور وہاں سے چارہ ختم ہوا تو دوسری جگہ ڈیرا لگایا بہت کم لوگ دیہا سے کی صورت میں اور اس سے بھی کم شہروں میں آبا دیتھے۔ ایسی آبا دی کے اندر تمدن کس طرح پیدا ہوتا پھر نیقص تھا کہ اتفاق کا نام تک نہ تھا سارے ملک میں ایک حکوت تو ایک طرف رہی صوبوں کے اندر بھی جو حکومتیں تھیں وہاں بھی کوئی انتظام حق رق کا نہ تھا اپنا حق دوسرے سے لینے کے لئے صرف ان کی قوستے باز و کام آتی تھی ہرا یک قوم یا قبیلہ کاا لگ سر دارتھا جوان کووفت پر کسی دوسری قوم یا قبیلہ سے حق لینے کے لئے لڑائی کے لئے جاتا قوم میں افرا دادر ملک میں قومیں عموماً کسی قانون کے جوئے کے نیچاپی گر دن کو نہ مجھی تھیں۔ایک متعصب عیسائی حضورا کرم آیا گاہ کی زندگی کے داقعالکھتا ہواصاف الفاظ میں اس کااعتراف کرتا ہے کہ

''سب سے پہلی خصوصیت جو ہماری توجہ کو تھینچی ہے وہ عربوں کا بیثار جھوں میں تقسیم ہونا ہے جوا یک ہی زبان کے بولنے والے اور اپنے حالات واطوار میں قریباً کیساں ہیں مگر ہرا یک بجائے خودخود خود مختار ہے بھی اپنے حالت پر قالع نہیں اور اکثر ایک دوسرے کے سامنے جنگ میں مشغول ہیں بلکہ جہاں رشتہ داری کی وجہ سے یاکسی فائدہ کی غرض سے ایک قوم کے دوسری کے ساتھ تعلقات بھی پیدا ہوئے ہیں وہاں بھی چھوٹی چھوٹی باتوں پر تعلقات کے قطع کرنے اور جنگ کرنے کے لئے ہروقت تیار بیٹھے ہیں۔ یہی حالت اسلام کے زمانہ تک چلی آئی ہے کہ بھی کوئی ہی دوقو موں میں انفاق ہوا بھی ہے تو دنوں میں ہی وہ خطر ناک جنگ میں مبتلا ہوگئی ہیں اور تمام کوششیں جو اسلام سے پہلے ان کے ایک کرنے کے لئے کہ کو دنوں میں ہی وہ خطر ناک جنگ میں مبتلا ہوگئی ہیں اور تمام کوششیں جو اسلام سے پہلے ان کے ایک کرنے کے لئے کہ گئیں وہ بے سوداور ناکام ثابت ہو گئیں''

قرآن كريم نے چلفظوں ميں كيسانقشه اس بربا دى كا تھينچاہے جس ميں ملك عرب پڑا ہوا تھا وَ كُنْتُهُمْ عَلَى شَفَا حُفُرَةٍ مِّنَ النَّادِ . (باره ٢٠ ،سورهُ آل عمران، آيت ١٠١)

اورتم ایک غار دوزخ کے کنارے پر تھے۔

گویا بھسم ہی ہوا چاہتے تھے جنگ شروع ہوجاتی تو پچاس پچاس سال تک چلی جاتی اورا یک نسل تباہ ہوجاتی تو رسری نسل انتقال کا جوش اپنے خون میں لئے ہوئے اٹھتی اورا یک استہزاء کا کلمہ گھوڑ دوڑ میں ذرا سی شرارت ہزاروں انسا نوں کی خوزری کا باعث بن جاتی اور پھران جنگوں میں جو کا مل طور پر مغلوب ہوجاتے یا گرفتار ہوجاتے وہ فاتح قوم کے لونڈی یا غلام بن جاتے پھراس انسان کے احسان کودیکھوجس نے پانچو یں حصہ صدی میں شرق سے مغرب اور شال سے جنوب تک سب قوموں کوایک ایسی وحدت کی گڑی میں پرو دیا کہ جس طرح عرب کی ہا ہم خوزیز یوں اور جنگوں کی نظیر نہیں ہلتی اس وحدت کی بھی نظیر نہیں ہلتی ہے۔ نہیں ہلتی اس وحدت کی بھی نظیر نہیں ہلتی ۔ تمدن سے اتر کر معاشرت کا پہلوقوم کی تہذیب یا جہالت کا فیصلہ کرتا ہے سواس بہلوسے عرب کی زندگی اس جا ہلیت کے فتو کا کے نیچے آتی ہے جس کے نیچے وہ اسٹ نہ ہب اور تمدن کی روسے ہے۔ ایسی معور قدی ہے۔ اس کے نیچے وہ اسٹ نہ ہب اور تمدن کی روسے ہے۔

ملک عرب میں عورتوں کی حالت یہاں تک خراب تھی کہ سوائے اس کے کہ اغراض شہوائی کے لئے کوئی اپنی مجبوبہ کی تعریف میں شعر لکھ دے عملی رنگ میں ان کے ساتھ حیوانوں کا ساسلوک ہوتا تھا۔ ایک عورت کے ایک سے زیادہ خاوند ہونے کا رواج جو نہایت ا دفی اقوام میں پایا جاتا ہے ان میں موجود تھا۔ ایک مردجس قد رعورتوں سے چا ہتا شادی کرسکتا تھا اوراس کے علاوہ جیسا یورپ میں رواج ہے اپنے گئے مجبوبہ بھی رکھ سکتا تھا۔ زنا کاری یورپ کے اکثر بلاد کی طرح بطور پیشان میں مروج تھی اورلونڈ یوں سے یعنی دوسری قوموں کی گرفتار کردہ عورتوں سے جہاں اور ذلیل کام لیتے ضحو ہاں ان سے زنا کاری کرا کر حرام کاری کی کمائی کو اپنا جائز مال جمجھتے تھے۔ نیوگ کی رسم جو ہند وستان میں پائی جاتی ہے اور جس پر اس تعلیم اور روشنی کے زمانہ میں بھی آر رہاج کے بانی سوامی ویا نند بی نے بہت زور دیا ہے وہ بھی ان میں مروج تھی دور اس کے لئے وہ لفظ استبضاع استعمال کرتے تھے جس کی تشریح میں اہل لغت لکھتے ہیں کہ عورت صرف خواہش اولا دے لئے اپنے غاوند کے سوائے دوسرے سے تعلق چا ہے بلکہ لکھا ہے کہ مردخودا پی عورت یا لونڈی کو کہدویتا

ارسلى الى فلان فاستبضعي منه

فلا ل کو جیجواوراس سے اولا وحاصل کرنے کے لئے تعلق بید اکرو۔

پھرعورت محض ایک جائیداد کے طور پر مجھی جاتی تھی اور ندصرف اس کا اپنے متو فی خاوند یا اور رشتہ داروں کی وراثت میں کوئی حصہ تسلیم نہ کیا جاتا تھا بلکہ وہ خود جائیداد مورو شکا ایک حصہ قرار پاکرور شہیں چلی جاتی اور وارث چاہتا تو خوداس سے زکاح کر لیٹا اور چاہتا تو کسی دوسرے سے کرادیتا یہاں تک کہ باپ کی عورتوں کو بیٹے کا ور شبہ مجھ کران کے ماتھ شادی کر لیٹا اور چاہتا تو ہزار مرتبہ بھی اپنی بیوی کو طلاق دے کر پھر عدت کے اندر رجوع کر لیٹا بعض وقت یوں ہی قتم کھالیٹا کہ میں اس کے قریب نہیں جھی اپنی بیوی کو طلاق دے کر پھر عدت کے اندر رجوع کر لیٹا بعض وقت یوں ہی قتم کھالیٹا کہ میں اس کے قریب نہیں جاؤں گا اوروہ عورت نہ مطلقہ کے حکم میں ہوتی نہ منکوحہ کے بعض وقت عورت کو ماں کہددیا جاتا اور اس طرح اسے معلقہ کی حالت میں جو جاتی ہی مطلوبی نے بیات کو گئی تھی ہو گئی خیرت کے خلاف جھے تھے کہ ان کی خورت ایک ایس مظلوبی غیرت کے خلاف جھے تھے کہ ان کی خورت ایک ایس مظلوبی غیرت کے خلاف جھے تھے کہ ان کی خورت کے نعلقات میں نہا ہیت ورجہ کا فخش بھی تھا ۔ ان کی خلاق سے کہ خوات کی خلاق سے کہ بیاس جائے باایں مردوعورت کے تعلقات میں نہا ہے ورجہ کا فخش بھی تھا ۔ عشق کی دوہ اس بات کو اپنی غیرت کے خلاف جھے تھے کہ ان کی خورت کے خلاق سے کہ خوات کی نہا ہو کہ دوسرے خلاف تھے کہ کے بایس جائے بایس مردوعورت کے تعلقات میں نہا ہے ورجہ کا فخش بھی تھا ۔ عمل نہا ہوں کو میا کو برائے کر دوسرے خاون کی میاب تھی کہ اس کی جائے کا بایس میں نہا ہے ان کے خلاف میں نہا ہے ورجہ کا فخش بھی تھا ۔ عمل نہ بایس جائے کو بایس جائے کے بایس جائے کہ بڑے کہ بڑے کہ بڑے کہ بڑے کہ بڑے کہ بڑے کہ بایس جائے کہ بایس جو کے خالف کے کہ بایس جائے کی بایس جائے کہ بایس جائے کہ بایس جائے کہ بایس جائے کی بایس جائے کہ بایس جائے کی جائے کہ بایس جائے کی بایس جائے کے کہ بایس جائے کہ بایس جائے کی بایس جائے کی بایس جائے کی بایس جائے کی

اپنی فصاحت میں لا ثانی سمجھے جاتے ہیں ایسے خش اور ننگے الفاظ میں ان تعلقات کاذکر ہے کہ جن کی ہر واشت زبان اور کان نہیں کر سکتے پھر بلند خاندان کوخوا تین ہے تشہیب کرنا یعنی ان کومخاطب کر کے عشقیہ اشعار میں ان کاذکر کرنا ان میں عام رواج تھا اور ان سب سے بڑھ کروحشانہ بن میں انتہا کو پہنچا ہوا طریق لڑکی کوزندہ در گورکرنے کا تھا۔ پانچ چھ سال کی اگڑکی کو باپ جنگل کی طرف ساتھ لے جاتا اور ایک گڑھے کے کنارے پر جواس غرض کے لئے پہلے سے کھو دا ہوا ہوتا تھا اسے کھڑا کر کے دھکا دے کراس میں گرا دیتا اور چیخی چلاتی ہوئی گئت جگر پر مٹی ڈال کراس سنگد کی کا ثبوت دیتا جس کے اسا منے پھر بھی شرمندہ ہوں۔

جب ہمارے نبی کریم اللے کے سامنے ایک ایسے قصہ کا ذکر ایک صحابی نے کیا تو آپ کی آنکھوں میں آنسو ہمر آئے بداس در دکی وجہ سے تھا جو آپ کے دل میں نوعِ انسان کی بھلائی کے لئے تھا بعض وقت زکاح کے وقت بیہ معاہدہ کرلیا جاتا تھا کہ جولڑ کی پیدا ہوگی اسے مارا جائے گا۔ اس صورت میں غریب ماں سے اس وحشیا نفعل کا ارتکاب کرایا جاتا تھا۔ اس صورت میں کنبہ کی سب عورتوں کو اکٹھا کر کے اُن کے سامنے اس ظلم کا ارتکاب ہوتا صرف اس ایک پہلو کو ہی لوتو میں قدر احسان حضرت محمد صطفی ہے تھے گانسلِ انسانی پر ہے کہ نہ صرف اس خونخوار وحشیا نہیں کا خاتمہ ہی ملک عرب میں ایک ہی آواز سے کر دیا بلک عورت کی عزید کو کمال تک پہنچا دیا۔

عامہ حالت اہل عرب پراگرنظر کی جائے تو وہی جہالت کا نقشہ نظر آتا ہے تمار بازی ان کافخر تھا جس طرح آئی مہذب پورپ کا پیڈز ہے جو جوانہ کھیا اے بخیل قرار دیا جاتا تھا،شراب خوری کی بلااس قدرعا م اوروسیج تھی کہ کوئی گھر اس سے خالی نہ تھا اور دن میں گئی گئی مرتبہ شراب نوشی کی جات تھی۔ ہرگھر میں شراب کے متحکر ہے ، کمال ورجہ کی جہالت کی وجہ سے عرب طرح طرح کی تو ہم پرستیوں میں مبتلا تھے۔ ویوتا کوں اور خبیث ارواح کو مانے تھے تہائی کے مقامات کی وجہ سے عرب طرح طرح کی تھیں ان کوظر آئی تھیں ، بعض بھاریوں کو بھی خبیث ارواح کی طرف منسوب کرتے تھے اور پر جنوں اور خبیث ارواح کی طرف منسوب کرتے تھے اور آئی سے بچنے کے لئے طرح طرح کے تعوید اور ٹو شکے اور منتز استعال کرتے تھے۔ روح انسانی کوایک چھوٹا ساجا نور جھتے تھے جو انسان کے بیدا ہونے کے وقت اس کے جسم میں گھس جاتا ہے اور پھر بڑھتار ہتا ہے۔ مرنے کے وقت اس کے جسم میں گھس جاتا ہے اور پھر بڑھتار ہتا ہے۔ مرنے کے وقت اس کے جسم میں گھس جاتا ہے اور کھر پڑھتار ہتا ہے۔ مرنے کی وہ میں سوگی ہوئی گھاس اور جھاڑیاں وغیرہ باندھ کر انہیں آگ لگا دیتے اور ایس گائے کو پہاڑوں پر چھوڑ و ہے وہ تجھتے تھے کہ جاتی ہوئی گھاس اور جھاڑیاں وغیرہ باندھ کر انہیں آگ لگا دیتے اور ایسی گائے کو پہاڑوں پر چھوڑ و ہے وہ تجھتے تھے کہ جاتی ہوئی گھاس اور جھاڑیاں وغیرہ باندھ کر انہیں آگ لگا دیتے اور ایسی گائے کو پہاڑوں پر چھوڑ و ہے وہ تجھتے تھے کہ جاتی ہوئی آگ بجلی کی چک سے مشابہ ہے اور اس طرح پر بانی ہر سے گا۔ کوئی مصیب آجا کے تو گھر میں وروازہ کی راہ سے گا۔ کوئی مصیب آجا کے تو گھر میں وروازہ کی راہ سے گا۔ کوئی مصیب آجا کے تو گھر میں وروازہ کی راہ سے

واظل ندہوتے تھے بلکہ پچھواڑہ سے داخل ہوتے تھے، جانور کے اڑنے سے اچھابُراشگون لیتے تھے، ہائیں طرف سے دائیں طرف کے دائیں طرف کو جائے تو اسے اچھاشگوں تبجھتے تھے اگر دائیں سے ہائیں طرف کو کاٹ جائے تو اسے بدفالی جانتے تھے جولوگ حیات بعد ممات کے قائل تھے ان میں سے کوئی مرجاتا تو اس کی قبر پرایک اونٹ با ندھ دیتے اور اس کو بھو کا پیاسار کھ کر مارتے تا کہ قیامت کے دن مردہ اسی پرسوار ہو۔ یہ بھی ان کاعقیدہ تھا کہ مردہ کی ردح قبر پر الو کی شکل میں اُڑتی پھر تی رہتی ہے اگر مردہ مقتول ہوتو دہ' اسقنی اسقنی'' پکارتار ہتا ہے جب تک کہ مقتول کا قصاص ندلیا جائے۔ کا ہنوں ریالوں بیں اُڑتی پھر تی رہتی ہوئے تھے دی کا بمن ان کے خدا ہے ہوئے تھے دہ جو کہتے اس کو بھی مان لیتے اس قسم کی اور بہت می تو ہم پرستیاں تھیں جن کی تفصیل کا میہو قع نہیں۔ کہانت ، بھاری میں آسیب اور جنوں کے خیالات، خبیث اردواح کا جسم انسانی پر قبضہ ، جا دو غیرہ ہزار قسم کی تو ہم پرستیوں کی چند سالوں میں الیں صفائی کی کہ اس جزیرہ نما میں یہ اردواح کا جسم انسانی پر قبضہ ، جا دو غیرہ ہزار قسم کی تو ہم پرستیوں کی چند سالوں میں الیں صفائی کی کہ اس جزیرہ نما میں یہ اس کہ کی تھا دی اور علی الیاب میں الیں صفائی کی کہ اس جزیرہ نما میں یہ بی تھا دی اور علی الیں سے دستے ملک کی سال سے دستے جس نے ہزاروں قسم کی اعتقا دی اور علی ایک دیا تھا دی اور علی کہ کیات کی کہ اس کی کہ تھا دی اور علی کی کہ تھا دی اور علی کی کہ ایک کے ساتھ علاج کر دیا ہو اور ان بھاریوں سے آزاد کر کے تھران کو کردیا ہو اور ان بھاریوں سے آزاد کر کے جبران کو گوں کو صور ان بھاریوں سے آزاد کر کے میں تھا دی کردیا ہو اور ان بھاریوں سے کہ کیاں تک پہنچا دیا ہو۔

دوسرارخ

ماہ سنت مہر طلعت لے لے بدلہ نور کا

اگر چہ تقریر مذکور میں اس دوسرے رُخ کا جمالی طور پر ذکر ہوا ہے لیکن جب تک اس کی تفصیل مجملاً سامنے نہ ہو بات نہیں ہے گی اس لئے کہ ' تعوف **الاشیاء باضدادھا''عرب** کامشہور مقولہ ہے۔

حضورا کرم الی نے ملک عرب کو پایا تو بیلوگ ندند بہب کے سیح اصول سے واقف تھے ندسیا ست کے نہ تدن کے نہ معاشرت کے نہ علم کے اندر تھے ندان کے تعلقات ہیرونی لوگوں سے تھے ندان میں کوئی اتفاق اتحاد تھا ندایک قوم کی حثیت رکھتے تھے غرض ہر پہلو سے رقوم اصلاح طلب تھی اور خطرناک جہالت میں مبتلاتھی صرف یہی نہیں بلکہ یہودی اپنا پوراز وران کی اصلاح پرصرف کر چکے عیسائی پوراز وراگا چکے اور دونوں ایسے ناکام ہوئے کہ کسی امر میں ملک کے اندر اصلاح پیدا نہ کر سکے نفیت کی اندرونی تھی بیدا ہو کرختم ہوچکی تب حضورا کرم سکے نفیت کی اندرونی تحریک تھی بیدا ہو کرختم ہوچکی تب حضورا کرم سکے نفیق کی خال ہور ہوا اور چند ہی سال کے اعرام میں ایک ایسان تقال بیدا کر کے دکھایا کہ ملک عرب کی زمین وآسمان بدل گئے ذکیل سے ذکیل بت پرستی اور تو ہم

آپریتی ہے نکال کرتو حید کے اس بلند مقام پر پہنچا دیا جس پر نہاس ہے پہلے کوئی قوم پینچی نہ بعد میں پہنچ سکے گی پھراس دحید کے لئے ایساجوش کے دنیا کے مما لک میں جاروں طرف نکل گئے اور دور دور تک ندائے حق کو بلند کیا۔ خدا کی عبادت میں ان لوگوں کا مقام تمام راہبوں اور دنیا ہے کنارہ کشی کر لینے والوں ہے بڑھ کرتھااس کئے کہوہ دن کو کاروبار میں گزارتے 'ہوئے اللہ اکبری ندا س کر دیوانہ وار خدا کے حضور جا کر کھڑے ہوتے تو راتو ں کو بیداری میں گز ارتے ہوئے عبادتِ الہی میںمصروف ہوتے وہ دنیا میں ہونے کے باوجود دنیا ہے قطع تعلق رکھتے تھے اس کئے جولذت اور جوخصوع خشوع ان کوعبا دت میں حاصل ہوتا تھاوہ کسی گوشہ نشین زامد کو حاصل نہیں ہوسکتا۔ پھر اگر رو حانیت کے لحاظ ہے عبا دت کے اعلیٰ ے اعلیٰ مقام پر کھڑے تھے تو دنیوی نقطہ نگاہ ہے بھی اس اعلیٰ ہے اعلیٰ مقام پر بہنچ گئے تھے جس پرانسان بہنچ سکتا ہے بعنیٰ وہ دنیا کے عظیم الشان فاتح ہنے ،بڑی ہے بڑی سلطنتیں ان کے سامنے یوں گرتی چلی گئیں کہ گویاان کی پچھ حقیقت ہی نہ تھی پھروہ فاتح ہی نہ تھے بلکہ فتح کے بعد ہر ملک میں ایباا نتظام کیا کہ بچھلے لوگوں کی غفلت کے باو جود بارہ صدیوں تک اس سلطنت کو پچھ نقصان نہ پہنچا۔غرض وہ زاہدوں میں سب سے بڑے زاہداور فاتحوں میں سب سے بڑے فاتح ہوئے اوران دونوں باتوں کے باوجو دتیسری بات جس میں انہوں نے کمال کر دکھایا وہ علم ہی تھاانہوں نے زیدادرفتو حات کے ساتھ علم کواپیا کمال پہنچایا کہ آج انہی کی بدولت دنیاعلم کے نور سے منور ہے۔غرض حضرت نبی کریم ایک نے سلک عرب کوالی حالت میں پایا جس سے بڑھ کرگری ہوئی حالت کسی ملک کی متصور نہیں ہوسکتی اور دنیوی اوررو حانی ترقی کے اس اعلیٰ مقام پر پہنچایا جس ہے آ گے کوئی مقام نہیں اور بیسب کچھ ہیں برس کے عرصہ میں ہو گیا۔اس میں بیجھی دکھانامقصو د تھا کہ آپ کی تعلیم قوائے انسانی کی گل شاخوں برمشمل ہے اور دنیا کی کوئی بیاری نہیں جس کاعلاج آپ کی تعلیم میں نہیں جس طرح سب سے بڑا طبیب وہ نہیں جوسب سے بڑھ کر دعویٰ کرے بلکہ وہ ہے جوسب سے زیادہ بھاروں کواحیما کرے۔ای طرح مصلحین عالم میں سب سے بڑاوہ نہیں جیسا بعض کاخیال ہے جوسب سے بڑھ کر دعویٰ کرے بلکہ وہ ے جوسب سے بڑھ کرا صلاح کرے اور بیوہ ہات ہے جومگر رسول اللہ اللہ کا کو دنیا کے کل انبیاءاور کل مصلحین کاسرتاج یناتی ہے۔ دنیامیں ہرایک نبی ایک قوم کی اصلاح کے لئے آیا وہ نوراور مدایت لایا مگرصرف ایک خاص قوم اور خاص ملک کے لئے۔اس کے دنیا میں آنے کی غرض انسانوں کا تز کیانفس تھا مگرا نہی کا جن کی طرف وہ بھیجا گیالیکن محمد رسول الله الله الله الله ونیا کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے وہ نوراور ہدایت جوآپ کو دیا گیاا یک قوم کے لئے نہ تھا بلکہ دنیا کی گل قوموں کے لئے تزکیہ نفوس کے لئے آپ کی عقد ہمت کا دائر ہ اس قدر وسیع ہوا کہ تمام دنیا کوایے اندر شامل کرلیں۔ یہی

وہ بات ہے جس کی طرف آبیت مندرجہ عنوان میں توجہ دلا فَی گئی ہے اسی قتم کی اور آبیات سے قر آن شریف بھر اپڑا ہے۔ لِیَکُورُ نَ لِلُعْلَمِینُنَ نَذِیْرٌ ان (پارہ ۱۸، سور ہَ الفرقان ، آبیت ۱)

جوسارے جہان کوڈرسنانے والا ہو۔

پھر فرمایا

اِنُ هُوَ اِلَّا ذِكُرٌ لِلْعُلَمِيْنَ٥ (باره٢٣، سورهُ ص، آيت ٨٥) وه تونهيل مگرنصيحت سارے جہان کے لئے۔ پھر فرمایا

> وَمَآ أَرُسَلُنكَ إِلَّا كَآفَّةً لِّلْنَاسِ (باِره۲۲،مورهُ سبا،آیت ۲۸) اوراے مجبوب ہم نے تم کونہ بھیجا مگرالیم رسالت سے جوتمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے۔ اور فرمایا

يَّا يُنْهَا النَّاسُ إِنِّى رَسُولُ اللهِ إِلَيْكُمْ جَمِيْعًا . (پاره ٩ ، سور وَ الاعراف ، آيت ١٥٨) اے لوگو مين تم سب كى طرف الله كارسول مول _

مصلحت البی کایوں تقاضا ہوا کہ جس وقت نسل انسانی مختلف ملکوں میں الگ الگ پڑی ہوئی تھی اور قو موں کے باہمی میل جول کے ذرائع بہت کم بھے ان کی ضروریات اور ان کے خیالات بھی محدود شے واللہ تعالی نے ہر قوم کی اصلاح کے لئے ایک بی بھی جیج دیا بعض قو موں میں گئی ٹی بھی بھیج دیئے ۔ ان انبیاء نے اپنا ہے نے بانے زمانہ کے مطابق ان قو موں کی کئی نبی بھی بھیج دیئے ۔ ان انبیاء نے اپنا ہے نے مانہ کے مطابق ان قو موں کی کی اصلاح کی مگر جس طرح وہ قوم محدود تھی اسی طرح ان کاعقد ہمت بھی اسی دائرہ کے اندر تھا اور نوسر نے مکان کے لحاظ کے اصلاح کی مگر جس طرح وہ قوم محدود تھی اسی طرح ان کاعقد ہمت بھی اسی دائرہ کے اندر تھی ان کی قوت فقد سی کا دائرہ ایک جگہ آگرختم ہوجا تا جہاں یا جب دوسرے نبی کی ضرورت پٹی گئی نی جہاں اس طریق سے اللہ تعالی نے کل عالم کی ربو بیت رو عانی کا سامان کر دیا اس کے ساتھ ہی انسانوں کی تھی ظرفی کی دجہ سے ہر قوم میں بی خیال بیدا ہوگیا کہ اللہ تعالی نے فلا ان خاص قوم کو ہی اپنیوں کے لئے چن لیا تعالی نے ادار دوسری کسی قوم کو اس فتحت سے حصہ نہیں ملا ۔ پس ایک خطرنا ک قومی تفریق بیدا ہوگی اس لئے اللہ تعالی نے انسان کی دوسروں کو بڑی سیجھے گئی اس لئے اللہ تعالی نے انسان کی کہا تا ہے ساری کی طرف مبعوث ہوا دور جس کی قوت وقد ہی جس طرح کی طرف مبعوث ہوا دور جس کی قوت وقد ہی جس طرح کی طرف مبعوث ہوا دور می کی تو سے تو می طرف مبعوث ہوا دور جس کی قوت وقد ہی جس طرح کی طرف مبعوث ہوا دور می کی تو سے تو تو تو تی جس طرح کی طرف مبعوث ہوا سے ساری ذیاں بر مجھ ہواس لئے جسب قو می طرف مبعوث ہوا میں سے جس کی جسب قو می طرف مبعوث ہوا میں سے دور میں کے جسب قو می اسی کی خوا کا طرف مبعوث ہوا دور می کی دور کی کے جسب تو می میں بر کی کے جسب تو می کی دور کی کی دور کی کی دور کی کی دور کی کے دور کی کی دور کی دور کی کی دور کی دور کی دور کی کی دور کی دور کی دور کی دور کی کی

نبیوں کا دائرہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر منتہی ہوگیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی کہنا پڑا کہ میں بنی اسرائیل کی تھوئی بھیڑوں کے سوااور کسی کی طرف نہیں بھیجا گیا تو رحمہ للعالمین کاظہور و نیا میں ہوا۔ انبیائے سابقین کی مثال ایسی تھی جیسے ایک اندھیری رات میں مختلف مقامات میں مختلف چراغوں کی روشنی ہو، ان کاو جو د تاریکی کے اندرایک ترخی نورافگن تھا گر جس طرح ایک کمرہ کے اندر ہی روشنی و سے سکتا ہے اسی طرح ان کے نوران کی ہدایت اُن کی تو سے قدی کا دائرہ چراغ کی بھی اس قوم کے اندر محدود تھا مگر محمد رسول اللہ تھی گئے کاظہور آفتاب عالمتا ب کاطلوع ہے جس کے ساتھ دنیا کے چاروں کیا اروں میں روشنی بہنچ جاتی ہے جس کی شعاعیں زمین کے ہرکونہ کومنور کردیتی ہیں۔ انبیائے عالم سب روشن چراغ ہے کہا کہ کہدورہ کی ساتھ دنیا کے بعدوہ مگر محمد رسول اللہ تھی ہے جس کی شعاعیس زمین کے ہرکونہ کومنور کردیتی ہیں۔ انبیائے عالم سب روشن چراغ ہے بعدوہ مشرک کی ہوجاتی ہے بھی حالت ان انبیاء کی تعلیم کی روشنی ایک مکان کے اندر محدود ہوتی ہے اور ایک وقت کے بعدوہ میونی ہے ہو ای کے بحد وہ بھی حالت ان انبیاء کی تعلیم کی ہے ہی میں یہ دوسری بات ہے جو آپ کے مصلحین عالم میں متاز کرتی ہے۔

دنیا بیں کوئی ترتی بغیرا کیے قید لگانے کے ممکن نہیں اس لئے ہرقوم نے اپنی قوم کی ترتی کو ہی اپنا نصب العین قرار

دیا ہے لیکن اگر محدر سول اللہ عظیمی انہی لوگوں کا اتباع کرتے تو آپ کے آنے کی اصل غرض و غایت اور مکئی قیو د کوتو ڈکر

ایک عالمگیر مذہب کی بنیا در کھنا تھا ادرا یک عالمگیرا خوت کا سلسلہ قائم کرنا تھا۔ اگر غور کیا جائے تو قومی اور مکئی قیو دمصنوی کے قیو د جیں پس ایک فطری مصنوی قیو د کوقائم ندر کھ سکتا تھا اگر اور ندا ہب کی غرض افراد کو اکٹھا کر کے ایک قوم بنانا تھا تو اسلام کی غرض قوموں کو اکٹھا کر کے نسل انسانی کا ایک اتحاد بیدا کرنا تھا اس لئے اسلام کی تعلیم نے قومی قیو د کو ای طرح تو ڈکر انسل انسانی کی وحدت کی بنیا د ڈالی ہے جس طرح مختلف ندا ہب نے تخصیت کی قیو د کوتو ڈکر قومی دو د تک بنیا در کھی تھی ایک بڑا کام تھا جو پہلے انبیاء کے سپر د کیا گیا مگر یہ کام انسانی کی وحدت کی بنیا در کھی تھی ہوسکتا بلا شبہ شخصیت کی قیو د کوتو ڈکر تو می دو د تک کی بنیا در کھی تھی ہوسکتا بلا شبہ شخصیت کی قیو د کوتو ڈکر تو می دو حدت کا بیدا کرنا ایک بڑا کام ہے گر تو می تفریقوں کو دور کرکے نسل انسانی کی وحدت تھی کر تھا گئی ہوئے۔

دومدت کے بیدا کرنے کے سامنے بیج ہے۔ یہ تیسری خصوصیت ہے جو نبی کر پھی تھی کوتم ما نبیاء میں ممتاز کرتی ہے کہ دو می دور تھی کرتی کی کرتی کے عظیم الثان راز کے انسان نبی کو دور تھی کہ کرتی کی کرتی کی کرتی کے عظیم الثان راز کے انسان نبی کا میں انسانی کی دی کا مرتب کے نیا ہر ہوئے۔

انگشاف کے لئے فا ہر ہوئے۔

چوتھی خصوصیت جوآپ کوتمام مصلحین پرمتاز کرتی ہے یہ ہے کہ جہاں ہرایک نبی فطرت انسانی کی ایک خاص

حسن يوسف دم عيسيٰ يد بيضا دارى آنچه خوبان همه دارند تو تنهادارى

جہاں ہرایک صاحب کمال ،فطرت یا حالات ِ انسانی کے کسی خاص حصہ ہے تعلق رکھتا ہے حضورا کرم آفیا ہے کے کمالات فطرت ِ انسانی کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہیں۔

اگر کوئی شخص دنیا میں اس لئے بڑا کہلاتا ہے کہ اس نے اپن تو م کوپستی سے نکال کر بلندی پر پہنچا دیا تو یہ بڑائی سب سے زیادہ اس شخص میں پائی جاتی ہے جس نے ایک نہایت ہی گری ہوئی قوم کوجونہ بھی اپنے ملک سے باہر نکلی تھی نہ تہذیب اور علم ہی کااس میں کوئی چر چاتھا۔ چند سال کے اندر نہ صرف دنیا کے ایک بڑے حصہ پر فاتح بلکہ فتو حات کے ساتھ ساتھ تہذیب و تہدن اور علوم وفنون کی روشنی کوتار یک سے تاریک کونوں تک پہنچا نے والا بنادیا۔

اگرکوئی شخص اس لئے بڑا کہلاسکتا ہے کہاں نے اپنی قوم کے بکھرے ہوئے اجزاء کواکھا کر دیا تو اہلِ عرب جیسی بکھری ہوئی قوم کو جس کا ایک ایک قبیلہ پھتھا پشت کی خانہ جنگیوں سے ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے سے جدا ہو چکا تھا ایک کرنے والے سے بڑھر کوئ شخص بڑا کہلاسکتا ہے جس نے ربت کے ذروں کو جمع کرکے ایک مضبوط پہاڑ بنا دیا۔وہ پہاڑ جوحوا دی روزگار کی خطرنا ک شکروں کے مقابلہ کے بعد آج بھی دیسا ہی مشخکم ہے جسیا پہلے روزتھا۔ ایک روز تھا۔ اگر کوئی شخص اس لئے بڑا ہے کہ اس نے خدائے واحد کے نام کو دنیا میں بلند کیا تو حضرت محمد رسول اللہ ایک بھی تھے۔ اگر کوئی شخص اس لئے بڑا ہے کہ اس نے خدائے واحد کے نام کو دنیا میں بلند کیا تو حضرت محمد رسول اللہ ایک بھی تھے۔

بڑا دنیا میں اور کون ہوسکتا ہے جس کی بعثت کا منشاء ہی اعلاء کلمۃ اللہ تھااور جس نے اس منشاء کوایسے بے مثل انداز میں پورا کیا کہ بت پرستی اور شرک کے چہر ہ پر جو نقاب پڑا تھاوہ ہمیشہ کے لئے اُٹھ گیااور تو حید کے نور سے دنیا جگمگا اُٹھی۔ اگر کوئی شخص اس لئے بڑا کہلاسکتا ہے کہ اس نے اعلیٰ درجہ کے اخلاق کی تعلیم ونیا میں پھیلائی تو اس سے بڑا آ دمی دنیا میں اور کون ہوگا جو

وَ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقِ عَظِیْمٍ (پارہ ۲۹،سورہُ القلم،آیت ۳) اور بے شکتمہاری خوبوبڑی شان کی ہے۔ کامصداق اعظم ہے جس کے اخلاق کی شمیم ہے فضاءِ عالم معطروعنبر ہے اور جس کااحسان اس لحاظ سے و نیا پر ابد الآبا و تک رہے گا۔ بیخوشبوجس نے سوگھنی ہووہ قرآنِ کریم کے اوراق کی گر دانی کرے۔

اگر کوئی شخص فاتح اور کشور کشاہو کر برا ہوسکتا ہے تو کون شخص بڑا ہے اس جہاں کشاہے جس نے بیٹیمی کی حالت میں پر ورش پائی اور باو جود بے یار ومد دگار ہونے کے نہ صرف فاتح بلکہ شہنشاہ گربن گیا اور اس عظیم الشان سلطنت کا بانی ہوا جوآج تیر ہسوسال بعد بھی دنیا کی متفقہ کوششوں کا جواس کے بیخو بن سے اُ کھاڑنے کے لئے جاری ہیں مقابلہ کررہی ہے۔

شعر وشاعری کا شوق بڑھ رہا ہوتو ایک بڑے شاعر کا پیدا ہو جانا عین ان حالات انبانی کے مطابق ہے جن کا مشاہدہ تاریخ ہمیں کراتی ہے گرایک شخت بت پرست قوم کے اندر جوشرک کی نجاست میں لقصری ہوئی ہواور تو حید ہے مطلقاً نا آشنا ہوا کیا ہے شخص کا پیدا ہو جانا جس کی فطرت کے اندر ہی بتوں سے تنفر ہواور پندرہ سولہ سال کی ہی عمر میں لات اور عزکی کا واسط دیئے جانے پر نہایت جرائت سے یہ کہہ دے کہ مجھے دنیا میں کسی چیز سے اس قدر نفر ہے نہیں جتنی ان پھر کے معبودوں سے ہے اور جو خالص تو حید کا معلم واحد ہو۔ ایک ایسی قوم کے اندر جوتو ہم پرسی میں صد سے گزری ہوا کیا۔ ان پھر کے معبودوں سے ہے اور جو خالص تو حید کا معلم واحد ہو۔ ایک ایسی قوم کے اندر جوتو ہم پرسی میں صد سے گزری ہوا کیا۔ انہا ورجہ کی فلسفیا نہ دماغ رکھنے والے دشمن تو ہم پرسی کا پیدا ہو جانا ایک ایسی قوم کے اندر جس پر علم کی روشنی کی ایک کرن بھی نہ پڑی ہواس روشنی کو دنیا کے تاریک سے تاریک کوئوں تک پہنچانے والے انسان کا پیدا ہو جانا ، ایک ایسی قوم کے اندر جوشیرازہ جمعیت کے بھر جانے کے باعث اس بات کے بچھنے سے بھی عاری ہو چکی ہوکہ قوم می وحد سے بھی اور کی جو کہو تو می وحد سے بھی

وَاعْمَعُ مِهُوا بِحَبُلِ اللهِ جَمِينُعًا . (پاره ۴ ، سورهُ آل عمران ، آیت ۱۰۳) اورالله کی رسی مضبوط تھا م لوسبل کر کی ندا کرنے والے کا بیدا ہو جانا ایک ایسی قوم کے اندر جوا خلاقِ فاصلہ سے اس قدر دور جا پڑی ہو کہ اخلاق ر ذیلہ پرفخر کرنااس کاشیوہ ہو چاہو۔ خلقِ عظیم کاسبق دینے والے اور 'سخلقوا باخلاق الله کافنرہ ہارنے والے کا پیدا ہوجانا، ہاں اس قوم کے اندر جوشراب نوشی اور قمار بازی میں دنیا کی گل قوموں پرفوقیت لے جا چکی ہو، دنیا ہے شراب نوشی اور قمار بازی کیں دنیا ہے شراب نوشی اور قمار بازی کے استیصال کی ایک کوشش کرنے والے کا پیدا ہوجانا، پھراس قوم کے اندر جوعورت کواس قدر فر کیا ہم بھی جو کی گرزت اور عورتوں کے ان عقوق کے قائم کرنے والے کا پیدا ہوجانا ہو آج کل ٹر نہذ ہو ہو تو توں کی عزت اور عورتوں کے ان حقوق کے قائم کرنے والے کا پیدا ہوجانا ہو آج کل ٹر نہذ ہیں جھی طبقہ نسواں کوئیس عطا کر سکی اور بالآخراس قوم کے اندر جس میں صدیوں کی باہمی گڑا ہو وزیا میں سلح اور استحاد وارنسل انسانی کی اخوت کی بنیا در کھنے والا ہو۔ بیدہ با تیں ہیں جن کے لئے تاریخ کسی دوسرے آ دمی کا نمونہ نہیں دکھا سکتی اور جس ہے کی اخوت کی بنیا در کھنے والا ہو۔ بیدہ با تین ہیں ہیں جن کے لئے تاریخ کسی دوسرے آ دمی کا نمونہ نہیں دکھا سکتی اور جس ہے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ظمتوں اور نبیا کرتا ہے اور محمد کی انہوں میں ہیرے اور موتی پیدا کرتا ہے اور محمد کا بھی خدا تھا جوز مین اور جس ہوتا ہے کہ ایک ظمتوں اور موتی پیدا کرتا ہے اور محمد کیا ہو دور میں اس نے اپنی اس قدر ہے کا ملہ کا وہ کا مل نمونہ دکھایا ہو جوز میں اس نے اپنی اس قدر ہے کا ملہ کا وہ کا مل نمونہ دکھایا ہے۔ جس کی نظیر نہیں ماتی۔

ساتویں اور سب سے بڑی خصوصیت جوآپ کوتما ما نبیاء پرممتاز کرتی ہے اور تمام عالم کے لئے رحمت کھہراتی ہے آپ کا ایک عظیم الشان صلح کی بنیا در کھنا ہے نہ صرف مختلف انسا نوں میں نہ صرف مختلف قوموں میں بلکہ ان سب میں مشکل کام یعنی مختلف ندا ہب میں صلح کی بنیا در کھنا، تمام انسا نوں میں مساوات کارنگ یوں بیدا کیا کہ بڑے سے بڑے انسان کے متعلق بھی یہ تعلیم دی

قُلُ إِنَّهَا آنَا بَشَرٌ مُّثُلُكُمُ. (ياره٢١، سورة الكهف، آيت ١١٠)

تم فرما وُ ظا ہرصورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں۔

مر داورعورت، نوکراور آقا، جاہل اور عالم، با دشاہ اور رعیت سب ایک دوسرے پرحقوق رکھتے ہیں اور ہرایک دوسروں کے متعلق ایک ذرمہ داری کے نیچے ہے۔ انسا نیت کی صف میں وہ سب ایک مقام پر کھڑے ہیں، جج کے اندر اس کا ایک عملی نظار ابھی دکھا دیا کہ لاکھوں انسان ایک لباس میں ایک حیثیت میں ایک شکل میں اکٹھے کر کے دکھا دیئے وہ مساوات نسل انسانی جس کا نظارہ دنیا میں کہیں نظر نہیں آتا۔ خانہ کعبہ کے گر داور منی اور عرفات کے مقاموں میں وہ نظارہ ہرایک آنکھ دیکھ سکتی ہوئی ہے۔ گھر یا چے وقت کی نماز میں بھی کم وہیش یہی مساوات کا نظار انظر آتا ہے خدا کے حضور با دشاہ اور کی دوش بدوش کھڑے ہوئے ہیں ملکی انتظام میں ایک غلام کو قریش پر حاکم مقرر کر کے دکھا دیا۔ حصول علم میں کوئی ورویش بدوش کھڑے دیا۔ حصول علم میں کوئی

فرق مر دوعورت کانہیں رکھا نہ چھوٹے اور بڑے کا قومی مسادات کے لئے بیہ قاعدہ تجویز فرمایا کہ بیتو میں اور قبیلے ایک ووسرے پر بڑائی کرنے کے لئے نہیں بلکہ صرف شناخت کے لئے ایک دوسرے کو پہچا ننے کے لئے ہیں اور بڑائی کامعیار ا اب دنیا میں قو میت ندرہے گا بلکہ تقو کی رہے گا۔ کالے گورے کا فرق ہشر قی اورمغربی کا فرق سب مٹا دیا سب ایک باپ کے بیٹے ہیںاور پھرسب سے مشکل کام بھی کرکے دکھا دیا لینی ندا ہب میں صلح جود نیا کے کسی مصلح کے وہم میں بھی نہ آیا عام اصول قائم کردیا کہ سب قوموں میں رسول ہوتے رہے کوئی قوم خدا کے نغمائے روحانی ہے محروم نہیں رہی اورایک مسلمان کا فرض قرار دے دیا کہ نہاہے رسول پرایمان لائے بلکہ جس قدر مختلف قوموں میں دنیامیں نبی اور رسول ہوئے سب برایمان لائے۔آپ سے پہلے کسی شخص کے منہ سے پیکلمہ نہ نکلاتھا کہ دنیا کی ہرقوم میں رسول آتے رہے ہیں جب ہم نے سب دنیا کے پیشواؤں کوسچامان لیا تونسلِ انسانی میں ایک ایسے اتحا د کی بنیا در کھ دی جو بھی ہر ہا ذہیں ہوسکتا۔ہم سب بھائی بھائی ہوگئے پھر سب پیشوا وُں کی عزت کرنا ہمارا فرض قرار دیا یہاں تک کہ جن کو ہم باطل معبو دبھی ہمجھتے ہیں ان کوبھی گالی دینامنع کر دیا پھر حقیقی پیشوایانِ قوم کی عزت کیوں نہ کریں۔ پھر نہ صرف مٰدا ہب میں صلح کی بنیا د ڈالی بلکہ مختلف اعتقادات میں بھی جوایک دوسرے کے خلاف نظر آتے ہیں صلح کی راہ بتا دی اور فرمایا کہ جوامور مشترک سب ندا ہب میں یائے جاتے ہیںان کوبطورِ ایک بنیا دے صحیح قبول کرلیا جائے اور پھرتمام اعتقادات کواس امرمشترک پریر کھا جائے کیوہ اس کے خلاف تونہیں۔

مختصر یوں کہاگر ایک طرف آپ نے اللہ تعالیٰ کی عزت وجبروت کو دنیا میں قائم کیا اور اس کی تو حید کوتمام آلائشوں سے پاک کر دیا تو دوسری طرف مساوات اور وحدت نسل انسانی کوبھی کمال پر پہنچایا اور انسان کی عزت کو دنیا میں بلند کیا۔ (ماخوذ)

فصلى الله تعالىٰ علىٰ حبيبه الكريم واله واصحابه وحزبه العظيم مولوى صل وسلم دائماً ابداً على حبيبك خير الخلق كلهم

تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نور کا بخت جاگا نور کا جیکا ستارا نور کا

حل لغات

بخت،نصیب۔ستارہ جیکا،نصیبہ جا گا۔ ماتھا، پییثانی،سر کاا گلا حصہ۔سہرا، پھولوں یا موتیوں کی وہ لڑیاں جو دولھا اور دلہن کےسر سے منہ پراٹکائی جاتی ہیں۔

شرح

اے جانِ جہاں اللہ کامیابی کاسہرا آپ کی پیشانی مبارک پر بندھا آپ کی بدولت نور کا نصیب بیدار ہوااور نور کا ستار اروشن ہوگیا نہ صرف نور کا نصیب بیدار ہوا بلکہ جملہ عالمین کا وجود ہی آپ کی ذات اقدس کامر ہونِ منت ہے جیسا کہ احادیث لولاک اس کی شاہد ہیں۔ ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عندا پنے تصیدہ نعمانیہ میں لکھتے ہیں کہ جیسا کہ احادیث لولاک ما حلق امری کے ما حلق امری کا میں کی کہ کا دیت اللہ ی کولاک ما حلق امری کا میں کی کولاگ

چن دہر میں کلیوں کا تبہم بھی ندہو برم تو حید کی دنیا بھی ندہوتم بھی ندہو برم ہستی تپش آمادہ اسی نام ہے ہے علامدا قبال نے اس مفہوم کو یوں ادا کیا ہونہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو بیرنہ ساقی ہوتو پھر ہے بھی نہ ہوخم بھی نہ ہو خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام ہے ہے

حیوانوں سے بدتر

ندکورہ بالاعقیدہ تو ہمارے ایمان کی جان ہے لیکن بعض برقسمت انسان ایسے بھی ہیں جوا یسے عقیدہ کو گمرا ہی تصور کرتے ہیں پھر اُو یسی غفرلہ کو کہنے دیجئے کہ ایسا انسان اس حیوان سے برتر ہے اس کئے کہ حیوانات بھی نہ صرف زبانِ حال بلکہ ببا نگ دہل معترف ہیں کہ وہ ہے کہ شب ولا دہ ان کاعالی خوشحال انسانوں سے پچھ کم نہ تھا۔ حضرت مفتی وحلان اپنی سیر ہ نبویہ بیں کہ حضور اکر م ایسی کے کانور پاک جب آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ آ منہ رضی اللہ تعالی عنہا کے شکم اطہر میں قرار پذیر ہوااس رائ ساراعا لم بقعہ نور بن گیا ، زمین سر سبز وشاوا بہوگئ ، حشک درخت ہریا کے اور بار آور ہوگئ ، قط سالی دور ہوئی ، رزق میں اتن فراخی اور وسعت ہوئی کہ ولا دہ مصطفیٰ کے سال کو «سبة السفة سے والا بتھ لیعن می دورہوئی ، رزق میں اتن فراخی اور وسعت ہوئی کہ ولا دہ مصطفیٰ کے سال کو «سبة السفة سے والا بتھ لیعن می شور دورہوئی ، رزق میں اتن فراخی اور در ی کے تمام جانور ، چو پائے ،

حل لغات

دونا(ہندی) دو گنا، دو ہرا، بیش دو ھے۔

شرح

اے شاہوں کے شاہلی ہے ہے ہے اور ایک پیالہ نور ہے بھر کرعنایت فرمائے آپ کا نور دن دو گنااور رات چو گنا 'ہونور کی خیرات کرڈا گئے۔

اس شعر میں امام احمد صامحد ث بریلوی قدس سرہ نے اپنے آقاعی سے نور کی بھیک مانگی ہے جیسا کہ مدینہ کے تاجدا روایت کے بھکاریوں کی عادت ہے۔

فقیر قا دری مدینے کا بھکاری اُولیی رضوی غفرلہ بھی محبوب خداعلیات کے پیارے بھکاریوں کی زبان میں عرض کرتا ہے

حضرت جامي رحمة الله تعالى عليه

بردت این بارها پشت دوناه آورده ام گرچه از شرمندگی روئے سیاه آورده ام هستم آن گمراه که اکنون رد براه آورده ام این همه بر دعوئ عشقت گواه آورده ام زین همه سایه لطفت پناه آورده ام کرده گستاخی زبانِ عذر خواه آورده ام

یاشفیع المذنبین بارِ گناه آورده ام چشم رحمت برکشا موئے سفید من نگر آن نمی گویم که بودم سالها ور راه تو عجز ویے خویشی و درویشی و دلریشی و درو دیور هزن در کمیں نفس و هوا اعدائے دیں گرچه روئے معذرت نگداشت گستاخی سرا

حضرت جامى رحمة الله تعالى عليه

ندارم درجهان جز تو حیبم مگر الطافِ توباشد طبیبم گنهگارم ولیکن خوش نصیبم

غريم يارسول الله غريم مرض دارم زعصياں لا دوائے بريں نازم كه هستم امت تو

تیرے ہی جانب ہے پانچوں وقت سجدہ نور کا رُخ ہے قبلہ نور کا ابرو ہے کعبہ نور کا

شرح

پانچوں وقت نور آپ کی طرف سجدہ کرتا ہے آپ کا رُخ انور نور کا قبلہ اور ابروئے مبارک نور کا کعبہ بیں چونکہ حضورا کرم آفیہ جملہ کا نئات ہے اور قاعدہ ہے کہ ہرامتی اپنے نبی آفیہ جملہ کا نئات ہے اور قاعدہ ہے کہ ہرامتی اپنے نبی آفیہ کے کا نیاز مند ہے اور ماسو کی الانسان کے باقی ہرشے کو تجدہ روا ہے۔ یہاں حقیقی سجدہ مراد ہوتو بھی اہل سنت کے نزد یک ہرشے کو اس کے لائق حیات حاصل ہے تو نور اپنی حقیقت کے بارگاہ حبیب آفیہ میں سجدہ رہز ہے یا اس سے مطلقاً نیاز مندی مراد ہے جیسے وفیہ میں سجدہ کو نیاز مندی مراد ہے جیسے وفیہ میں سجدہ کو نیاز مندی پراطلاق کیا جاتا ہے۔ اس وقت انسان کے لئے بھی سجدہ کا اطلاق جائز ہے اور نور کی بارگاہ حبیب قابلیہ میں کوئی بڑی بات نہیں جب کعبہ معظمہ کا سجدہ سوئے کوئے رسول اللہ قابلیہ کا بہت ہے۔

پشت پر ڈھلکا سرانور سے شملہ نور کا دیکھیں مویٰ طور سے انزا صحیفہ نور کا

حل لغات

ڈھکا ماضی از ڈھلکنا،او پر سے نیچ آیا۔شملہ، پکڑی کاطرہ۔صحیفہ، کتاب،رسالہ،لکھا ہوا۔

شوح

پشت مبارک پرسرانور سے گیڑی کا طرہ مبارک نیچ تشریف لایا ہے تو یہ ایک نور کا صحیفہ ہے اس حقیقت نا آشنا وُل کو کیا خبر سیدنا موسیٰ علیہ السلام گواہی دیں گے۔ان سے عرض ہے کہ آپ دیکھے کرفر مائیں کہ بیصیفہ نور کا عالم بالا سے اترا ہے یانہیں۔

عمامه كاشمله

شملہ میں اختلاف ہے اکثر اوقات آنخضرت علی ہے گئیں پشت ہوتا ہے اور بھی بھی دائیں ہاتھ کی طرف اور بائیں طرف شملہ رکھناغیر مسنون ہے اور شملہ کی کم از کم لمبائی چارانگل ہے اور زیا دہ ایک ہاتھ پیٹھ سے زیا دہ لمباکر ناغیر مسنون ہے اور شملہ کو وقت نماز سے مخصوص سمجھنا بھی سنت نہیں شملہ لٹکا نامستحب ہے اور ز واکد سنتوں میں سے ہے جس کے ترک کرنے میں کوئی گناہ نہیں اگر چاس کے کرنے میں ثواب اور فضیات میں لکھا ہے

ارسال ذنب العمامة بين اكتقين مندوب يعنى دونوں كاندهوں كے درميان شمله الكانامستحب ہے۔

پشت پرشملہ لٹکا نامستحب سنت موکدہ نہیں۔رسول اللّٰہ قابعہ دستار کا شملہ لٹکا تے تنے اور بھی تنہیں فقہاء کے یاس شملہ کے پلڑکا نے کے متعلق قیاسی دلیلیں بہت ہیں وہ شملہ لٹکا نا سنت موکدہ سمجھتے ہیں۔

بعض بائیں طرف لٹکا نامستحب سمجھتے ہیں گراس کی سندقو کی اورمعتبر نہیں اگر چہاس بارے میں بعض نے دلیلیں کھھی ہیں اورعلاءمتا خرین جہال زمانہ کے طعن وتشنیع وتمسنحر کی وجہ سے پانچوں نمازوں کے سوااورکسی وقت شملہ لٹکا نالا زم نہیں سمجھتے اور فتاویٰ ججت و جامع میں لکھاہے

ترك الذنب وركعتان مع الذنب افضل من سبعين ركعته بغير ذنب والذنب ستة انواع للقاضى خمس ثلثون اصبعا للخطيب احدى وعشرون اصيعا وللمتكلم سبع عشراصبعادوللصوفي سبع اصابع وللغامي اربع اصابع

لیعنی شملہ نہ چھوڑنا گناہ ہے اور شملہ کے ساتھ دور کعتیں پڑھنا بغیر شملہ سر رکعتیں سے افضل ہےاور شملہ چھتم ہے قاضی کے لئے پینیتیس انگل کا اور طالب علم کے لئے ستر ہ انگل کا اور صوفی کے لئے سات انگل کا اور عام آ دمیوں کے لئے صرف جارانگل کا، دستار کو بیٹھ کرنہ ہائد ھے۔

مزيدمسائل فقير كرساله "فضائل عمامه" مين ويكهيّ

احاديث فضائل عمامه

رسول الله والله عليه فرمايا

العمامه على القلنسوة فعل ما بيننا وبين المشرقين يعطى بكل كورة يدورها علىٰ راسه نوراً. تو پي پرعمامه بمارااورمشركين كافرق ہے ہر چے كەسلمان اپنسر پر دے گااس پررو زِقيامت ايك نورعطا كياجائے گا۔ مولاعلى وعبدالله ابن عباس رضى الله تعالى عنهم ہے مروى ہے كه رسول الله عليہ فرماتے ہيں عمامے عرب کے تاج ہیں۔

العمائمه يتجان العرب

حضرت اسامه بن عمر رضی الله تعالی عنه ہے مروی که رسول الله علی فرماتے ہیں

اعتموا تزوا دوا حلما والعمائمه يتجان العرب عمامه باندهود قارزياده موگاادر عمام عرب كتاج بيس رسول التيالية في ماما

العمائمه وقار المومن وعزالعرب فاذا وضعت العرب عمائمها وضعت

عما ہے مسلمان کے و قاراور عرب کی عزت ہیں تو جب عما ہے اتار دیں تو اپنی عزت اتار دیں گے۔

حضرت رکا ندرضی اللہ تعالی عنہ ہے مروی ہے کہ رسول اللہ علیہ نے فرمایا

لاتزال امتى على الفطرة ما ملبسو االعمائمه على القلانس

میری امت ہمیشہ دین حق بررہے گی جب تک وہ ٹوپیوں برعمامے با ندھیں گے۔

حضرت امیر المومنین مولی علی رضی الله تعالی عنه ہے مروی ہے کہ رسول الله قایلیہ فرماتے ہیں

ان الله امدنی یوم بدر و حنین بملئکة یقیمون هذه العمة ان العمامة حاجرة بین الکفر و الایمان بے شک الله عزوجل نے بدروخین کے دن ایسے ملائکہ سے میری مد دفر مائی جواس طرز کا عمامہ باند سے ہیں بے شک کفر اور ایمان میں فرق ہے۔

مولی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے مروی ہے کہ رسول اللہ اللہ فیصلے نے عمامہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا

همکذا تکون یتجان الملئکة. (رواہ ابن شاذان)

رسول اللہ علیہ فرماتے ہیں

ان الله تعالىٰ اكرم هذه الامة بالعمائب

ہے شک اللہ عز وجل نے اس امت کوعماموں سے مکرم فرمایا ہے۔ رسول اللہ قائمی فرماتے ہیں

عليكم بالعمائمه فانها سيما الملائكة وادلو الها خلف ظهوركم

عما مے اختیار کرو کہ وہ فرشتوں کے شعار ہیں اوران کے شملے اپنے کیں ویشت چھوڑو۔

عن ابي الدرداء رضي الله تعالىٰ عنه قال قال رسول الله عَلَيْكُ ان الله عزوجل وملئكته يصلون على

اصحاب العمائمه الجمعة. (رواه طراني في الكبير)

رسول الله والله والمنظمة في مات بين كدبي شك الله تعالى اوراس كے فرشتے درود بھيجتے ہيں جمعہ كے دن عمامہ والوں پر۔ مربو

حضرت انس رضی الله تعالیٰ عنہ ہے مروی ہے کہ رسول الله طاق فرماتے ہیں

الصلواة فی العمامة تعدل بعشراه فاحسنة عمامه کے ساتھ نماز دس بزار نیکی کے برابر ہے۔ حضرت معاذرضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ اللہ فرماتے ہیں

العمائمه يتجان العرب فاعتوا نزدا دوا حلماً ومن اعتهم فله بكل كور حسنة فاذا حطه فله بكل حطة حطها خطبئة

عماے عرب کے تاج ہیں تو عمامے با ندھوتمہاراو قاربڑ سے گااور جوعمامہ باند سے اس کے لئے ہر پیچ پرایک نیکی اور جب (بلاضرورت یاترک قصد پر)ا تارے تو ہرا تارنے پرایک خطاء ہے یا جب (بھر ورت بلاقصد تک بلکہ ارادہ معاودت)ا تارے تو ہر پیچا تارنے پرایک گناہ اترے۔

> جابر بن عبدالله انصاری رضی الله تعالی عنه ہے مروی ہے رسول الله طلقة فرماتے ہیں د کعتان بعمامة خير من سبعين د کعة بلا عمامة. (رواه الديلمي وابن اسحاق) عمامه کے ساتھ دورکعتیں بے عمامے کی ستر رکعتوں ہے افضل ہیں۔

عن ميمون بن مهران قال دخلت على سالم بن عبدالله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهم فحدثنى مليا ثم التفت الىٰ فقال يا ابا ابوب الا اخبرك تحيه وتحمله عنى وحدث به قلت بلى قال دخلت على ابى عبدالله بن عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنهما وهو سمعهم فلما فرغ التفت فقال اتحب العمامة قلت بلى احبها تكرم و لا يراك الشيطان الاولى سمعت رسول الله على يقول صلاة تطور أو فريضة بعمامة تعدل سبعين جمعة بلا أو فريضة بعمامة تعدل سبعين جمعة بلا عمامة اى بنى اعتم فان الملئكة يشهدون يوم الجمعة مقيمين فيسلمون على اهل العمائمه حتى عمامة اى بنى اعتم فان الملئكة يشهدون يوم الجمعة مقيمين فيسلمون على اهل العمائمه حتى تغيب الشمس

یعنی سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنهم فرماتے ہیں میں اپنے والد ماجد عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنهما کے حضور عاضر ہوااور وہ عمامے بائد ھرہے تھے جب بائد ھے چکے میری طرف التفات کرکے فرمایاتم عمامہ کو دوست رکھتے ہو۔ میں

أفائده

بياحاديث مباركة فيرنے مرقات شرح مشكلوة صفحه ٣٢، ٣٢٢ جبارم اور صاحب مرقات رحمة الله تعالى عليه كرساله "المقامة الغديه في العمامة والغدية" قلمي اور فياو كي رضوبيشريف جلد ٣صفحه ٢ ٧ ٧ سے لي بيں۔

انتباه

بعض نئ تہذیب کے دلدا دہ مولوی نمالیڈ راور بعض غیر مقلدین کمی مطالعہ کی وجہ سے کہددیتے ہیں کہ بیا حادیث ضعیف موضوع مجروح ہیں وغیرہ وغیرہ اس کے متعلق جوابات حاضر ہیں۔

عمامه شریف کی احادیث مختلف طریق کے لحاظ ہے متواتر المعنی کامعنی درجه رکھتی ہیں چنانچیہ حضرت علی بن سلطان محمد القاری حنفی صاحب مرقاۃ شرح مشکلوۃ اپنے رسالہ "المقامة الغدیدۃ ،قلمی میں تحریر فرماتے ہیں

انه یثبت بالاخبار والآثار انه مُنْتَظِینَّ تعمم بالعمامة مماکادان یکون متواتر افی المعنی اثار واخبار سے ثابت ہے کہ حضوراکرم ایستاہ دائی طور پر عمامہ مبارک استعال فرماتے اور پیثبوت (وباصطلاح فن حدیث)متواتر المعنی کےطور حاصل ہواضچے ہے۔

کیونکہاس کی سند میں نہ کوئی وضاع ہے ادر نہ ہتم بالوضع نہ کوئی کذا باور نہ ہتم بالکذب نہاس میں عقل یانقل کی مخالفت۔

لطيفه

دورِ سابق میں بعض نے صرف گیڑی اتار کرچھوٹا سا کیڑا سر پر باندھاتو فقہاء کرام کے ہدف ملامت کھہرے چنانچے ملاعلی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المقامه الغدید پیس کھتے ہیں کہ

واما ما احدثه فقهاء زماننا من الهم ياتون المسجد همامة كبيرة يضهونها ويلفون بلفافة صغيرة

ويصعون بغير عمامة فمكره غاية كراهته

ِ بلکہ بعض یمنی مشائنے نے صرف ٹو پی کی عاوت بنائی تھی تو بھی فقہاء کی ملامت سے نہ ہے ۔ چنا نچہ یہی ملاعلی قاری رحمة الله تعالی علیه مرقات جلد مصفحہ ۴۲۷ میں لکھتے ہیں

لكن صاد شعار البعض مشائخ اليمن والله اعلم بمفاصدهم دنياتهم

کاش و ہی علاء وفقہاء آج زندہ ہوتے تو بڑی شدو مد ہے ان ماڈر ن مولویوں کی خبر لیتے لیکن جب واضح ہو گیا کہ پگڑی باندھنا حضورا کرم آفیا ہی سنت ہے اور ٹو پی مشر کین اور کفار کی وضع اور بعض ٹو پیاں فسا دفساق اور مبتدعین کا شعار لوگ گاندھی اور نہر واور دیگر ہندوؤں مشر کین کفار کی ہی ٹو پیاں پہنتے ہیں اورا بیافعل مکروہ ہے جیسے علا مہ منا دی تسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں

فالمسلمون يلبسون القلنسوة و فوقها العامه اما ليس القلنسوة وحدها فترى المشركين فالعمامة

مسلمانٹو پیاں پہن کراوپر سے عمامے باندھتے ہیں تنہا ٹو پی کا فروں کی وضع ہےتو عمامہ سنت ہےاور جوفعل حضور والفیق سنت مواظبہ کا خلاف یقیناً مکروہ ہے چنانچے علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بحرالرائق جلد ۳ صفحہ ۳۳ میں لکھتے ہیں

ان السنة اذا كانت موكده قريه لا يبعدان يكون تركها كراهةتحريمه

بے شک وہ فعل سنت موکدہ ہے اس کار کے مکروہ تحریمی ہے۔

جس زمانہ میں سنت مصطفیٰ علیہ گوامت یک گخت ہڑک کردے اس سنت مصطفیٰ علیہ کوزندہ کرنا ہوتو سوشہیدوں ا کا تواب ہے۔ اب دیکھے عوام کے علاوہ اکثر علاءومشائخ کے سروں سے پکڑی اثر چکی ہے بجائے اس کے کہ علاءو مشائخ کو ہمارے ساتھ مل کر پکڑی کی اہمیت بیان کریں تختی سے اس عمل کے کار بند بنیں نہ کہ الٹا سنت مصطفیٰ علیہ ہے ۔ مثائخ کو ہمارے ساتھ مل کر پکڑی کی اہمیت بیان کریں تختی سے اس عمل کے کار بند بنیں نہ کہ الٹا سنت مصطفیٰ علیہ ہ مخالفین کو موقعہ دیں کہ اتنا تب ہی تو وہ کہیں گے جب علاءو مشائخ کے سروں پر پکڑی نہیں کیاضروری ہے کہ اتنی تکلیف گوارا کریں۔ اس طرح سے پکڑی بائد ھنے کی سنت کی اہمیت یکسر ذہنوں سے نہ صرف اثر جائے گی بلکہ دور حاضر کا ماڈرن مسلم اپنی تا سکیہ پیش کرے گا کہ علاءو مشائخ عمل نہیں کرتے اس طرح سے سنت زندہ کرنے کے بجائے اس اہمیت کوسخت دھچکا گلے گا جس عمل کے ساتھ کسی غیر مذہب والے کے ساتھ تشابہ لازم آتا ہوتو اسی عمل سے بہتے کے لئے شدید تا کیدیں واقع ہوتی ہیں مثلاً نماز میں منہ اور ناک بندر کھنا عمروہ ہے اس لئے کہ اس طرح سے بموسیوں سے مشابہت ہوتی ہے کیونکہ وہ آگ کی پرستش کے وقت اس کے دھویں ہے بیچنے کے لئے منہ اور ناک بندر کھتے ہیں۔ا بہمیں اس فعل سے رو کا گیا اسی طرح کمر میں کپڑا ہا ندھنا مکروہ ہے اسی طرح امام کا طاق میں کھڑا ہونا مکروہ ہے کہ ان میں اہل کتا ب سے نشابہ ہوتا ہے جب اہل اسلام کوغیر مسلموں کے شعار سے نشا بہ سے رو کا گیا۔ پگڑی نہ ہا ندھنا اور سر پرٹو پی وغیرہ مبتدعین کا شعار نہیں ہے تو پھر اہل اسلام کیوں غیروں کوخوش کرتے ہیں اور رسول اللہ تھائے کے خلاف ہیں۔

مسئله

نماز میں عمامہ کا استعال نماز کے مستجات سے ہے جس کے ترک سے نماز میں خلل تو در کنار کراہت بھی خبیں کیونکہ پیشن نروا نکر سے اوراصول فقہ کے قاعدہ کی بناء پرسنن زوا نکہ کا کھم مستجات کا ہے چنانچے در مختار میں ہے کہ لھا آداب تر سکہ لا یو جب اساء ہولا عنابالتو ک سنة الزوائد لکن فغلة افضل

نماز کے مستحبات میں بھی ہیں ان میں کسی ایک کے ترک سے نہ گناہ ہوتا ہے اور نہ عتاب جیسے سنن زوا کد کا ترک لیکن افضل ہےان پڑھمل کرنا۔

ر دالحقارشا می جلداول میں ہے کہ

السنة توعان سنة الهدى و تركها يوجب اساءة و كراهة كالجماعت و الاذان و الاقامة سنت دوشم بسنت الهدى جس كاترك گناه اور مكروه به جسي نماز باجماعت اورازان و اقامت وغيره

ونحوها وسنة الزوائد وتركها لا يوجب ذالك كسرالنبي تَلْتَلِيَّهُ في لباسه والنفل ومنه المندوب ثياب فاعله ولا ليئي تاركه الخ

سنت زوا ئدان کا نہ گناہ ہےاور نہ مکروہ جیسے حضورا کرم شکالیہ کی سیرت مبار کہلباس وغیرہ میں اسی طرح نوافل اورمند و بکا بھی یہی تھم ہے کہاس کے عامل کوثوا ب ملتا ہے لیکن ترک پر گناہ نہیں۔

رو مال اگراییابزا ہو کہ اسنے بیج آسکیں کے سرکو چھپالیں تو وہ عمامہ کے حکم میں ہے اور اگر چھوٹا ہو کہ جس ہے صرف دوایک بیچ آسکیس تولیدیٹنا مکروہ ہے جیسا کہ ملاعلی قاری رحمۃ اللہ الباری کی عبارت ''السمسقسامة السغہ قبلی ایم بھی گذری اور حدیث شریف بھی بیان ہوئی کہ

> فرق ما بیننا وبین المشرکین العمائمه علی القلانس یعنی ہم میں اور شرکوں میں ایک فرق بیے کہ ہمارے عمامہ ٹوپیوں پر ہوتے ہیں

اور حضرت سیدی شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ لمعات شرح مشکلو ہ میں فرماتے ہیں

ان تعمیم الشر کی العرب ثابت معلوم فالمعنی انا نجعل العمائم علم القلانس و هم یتمعون بدو نها لعنی مشرکین عرب کا پگڑی پہننامعلوم ہے معنی بیہوا کہ ہم پگڑیاں ٹوپیوں پر پہنتے ہیں اور پگڑیاں وہ ٹوپیوں کے بغیر پہنتے ہیں۔

خلاصہ بید کہ بڑے رو مال کے نیچےٹو پی ہوتو نماز جائز ہے در نہ مکروہ۔ خالی ٹو پی پہن کرنماز پڑھنا پڑھانا خلاف سنت ہے لیکن سابھاً معلوم ہوا کہ پگڑی سنن زوا تکر سے ہےاس کے ترک سے نماز میں خلل نہیں آتا لیکن خلاف اولی ضرور ہے۔

عمامه کارنگ

سفیدست ہے ہاتی رنگ جائز مہاح کیکن خاص رنگ کو اصطلاحی سنت نہیں کہہ سکتے اور ہمارے دور میں دعوت اسلامی کے عام و خاص اپنی علامت کے اظہار کے لئے سبز عمامہ استعمال کرتے ہیں تو کوئی حرج نہیں اے مکروہ کے کھاتے میں لے جایا جاسکتا ہے اور نہ ہی اباحت سے اسے خارج کیا جاسکتا ہے حضر ہے سیدنا شاہ عبد المحق محد ہ دبلوی اقد می سرہ نے فرمایا کہ عمامہ باند ھنے میں سنت سہ ہے کہ سفید ہوہ جس میں کسی دوسرے کی آمیزش نہ ہو اور آئخضر ہے المحلیات کی دستار مبارک اگر او قامت سفید ہوتی تھی بعض نے کہا کہ جنگ اور غزوہ کے او قامت آپ کے سرمبارک پرسیاہ عمامہ ہوتا کی دستار مبارک اگر او قامت سفید ہوتی تھی مگر ثابت سے ہوتا ہے کہ بھی بھی تپ ہوتے تھے دستار کارنگ میلا اور سیاہ ہوجا تا تھا ور نہ وہ دستار سفید ہوتی تھی مگر ثابت سے ہوتا ہے کہ بھی بھی آپ نے سیاہ رنگ کی دستار ہارہ گز اور عبد اور جمعہ کے روز کی چودہ گز اور جنگ دور کی دستار سات یا آٹھ گز بیان کی گئی ہے ، پانچوں نمازوں کے وقت دستار ہارہ گز اور عبد اور جمعہ کے روز کی چودہ گز اور جنگ دو قار ، وقت کی دستار سات یا آٹھ گز بیان کی گئی ہے ، پانچوں نمازوں نے تبحین کی دستار ہارہ گز اور دستار کاعرض آدھ گز ہونا چا ہے اس کی تسکین اور شان قائم رکھے کے لئے اکیس گز تک کمبی دستار ہا نم بھنی جائز ہے اور دستار کاعرض آدھ گز ہونا چا ہے اس کی آئی ہے کہ سلطان ، قاضی ، فقیہہ ، مشار کے اکیس گز تک کمبی دستار ہا نم بھنی جائز ہے اور دستار کاعرض آدھ گز ہونا چا ہے اس کی آئی ہیں۔

مزيد تفصيل فقير كرسالة ' فضائل عمامه "مين برا هيئ _

پشت مبارک اور اس کے متعلقات قدسیہ

شملہ مبارک جہاں جہاں ہے ڈ ھلک کر کمرتک پہنچااسی قد سی شملہ کی گذر گاہوں کے متعلق معروضات بیش کررہا

ہول_

گردن اقدس اور کاندھے یاک

کتب سیر میں ہے کہ حضورا کرم اللہ تھا گئے گی گردن مبارک نہایت خوبصورت اعتدال کے طویل اور جا ندی کی طرح سفید تھی اور حسین ایسی کہ

كان عنقه ابريق فضة. (شَاكُل رّندى، خصائص جلداصفيه ٤٥)

گویا آپ کی گرون مبارک جاندی کی صراحی تھی۔

اور آپ کے کند سے مبارک بھی عجیب شان کے تھے نہایت خوبصورت کے کسی کے انسان کے ایسے نہ تھے۔ ابن سبع اور زرین نے آپ کے خصائص میں ذکر کیا ہے

انه کان اذا جلس یکون کتفه اعلیٰ من جمیع الجالسین. (زرقانی علی الموا بب جلد مصفحه ۲۰۰) که جب آپ لوگول میں بیٹھے ہوتے تو آپ کا کندھا مبارک سب سے او نیجا ہوتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ایک کے کندھے جب بھی ننگے ہوجاتے فکانیما سبیکہ فضہ. (بیہتی ویز ار، ترندی، خصائص کبری)

تو یوں معلوم ہوتا جیسے جاندی کے ڈھلے ہوئے ہیں۔

معجزه

حضرت اما م فخر الدین رازی رحمة الله تعالی علیه فرماتے ہیں که ایک مرتبه ابوجہل حضور طیعی کے کو پھر مارنے کے ارادہ ہے آیا

راى على كتفيه تعبانين في نصرف مرعوباً. (تفيركير،زرقاني جلد٥صفي١٩٥)

اس نے دوش اقدس پر دوبڑے بڑے اڑ دھے دیکھے تو ڈرکر بھاگ گیا۔

حضرت علی کرم اللہ و جہدالکریم فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن حضورا کرم آفیا ہے بت کوتو ڑنے کے لئے مجھ کو کندھوں پر چڑھایا تو ان کندھوں کی قوت کاعالم تھا

انى لو شئت فلت افق السماء . (المتدرك، خصائص كبرى صفح ٢٦٢)

اگر میں جا ہتاتو میں آسان کے کنارے تک پہنچ جاتا۔

حضرت محرش کعمی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضورا کرم ایسٹا نے رات کے دفت جر انہ ہے عمر ہ کے ارادہ سے احرام باند ھا

ف نظرت الى ظهره كان سبيكه فلفصة بيهن ، خصائص كبرى جلداصفي ٢٥، زرقاني على المواهب جلد ٢٥ صفحه (١٨٨)

> تومیری نظرآپ کی پشت مبارک پر پڑی تو وہ ایسی تھی کہ گویا جا ندی کی ڈھالی ہوئی تھی۔ مناسبہ مال

حضرت و ہب بن منبہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه فرماتے ہیں

کنہیں بھیجااللہ تعالیٰ نے کسی نبی کومگراس کی مہر نبوت اس کے دائیں ہاتھ پر ہوتی تھی سوائے نبی پاک شیستا کے کہآپ کی مہر نبوت دونوں شانوں کے درمیان تھی۔

حضرت عبادہ بن عمر رضی اللّٰد تعالیٰ عنہ فر ماتے ہیں

كان خاتم النبوة على طرف كتفيه الايسر كانه ركبة عنر و كان رسول الله على يكره ان يرى الخاتم . (طراني، الوقيم، خصائص كرئ جلد اصفح ٢٠)

کے چھنورا کرم ایک ہے بائیں کندھے کی طرف مہر نبوت تھی گویا کہ وہ بکری کا گھٹنا ہےاور حضورا کرم آیک ہیند نہیں فرماتے شخے کہاس کودیکھا جائے۔

حضرت سائب بن پزید فرماتے ہیں کہ

قمت خلف ظهر النبى مَلْكُ فيظرت الى خاتمه بين كتفيه مثل زرال ومَعَلَق ومسلم جلد السيح المعالق ومسلم جلد الصفح د ٢٥٩)

کہ حضورا کرم ایک ہے بیچھے کھڑا ہوا اور میں نے آپ کی مہر نبوت کو دونوں شانوں کے درمیان پاکلی کے بٹن کی مانند دیکھا۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

رايت الخاتم عند كتفه مثل بيضة الحمامة يشبه جسده. (مسلم شريف جلد ٢صفي ٢٥٩)

کے میں نے آپ کی مہر نبوت کوآپ کے شانے کے پاس کبوتر ی کے انڈے کی مثل دیکھارنگت کے اعتبار سے وہ آپ کے جسم کے مشابیتھی۔

حضرت سلمان فارتی رضی الله تعالی عنه فرماتے ہیں کہ

کہ میں حضورا کرم آلیا ہے کی خدمت میں حاضر ہواحضورا کرم آلیا ہے نے اپنی جا در مجھ پر ڈالی اور فرمایا جس کا تجھے تھم دیا گیا ہےوہ دیکھتو میں نے آپ کی مہر نبوت کو دونوں شانوں کے درمیان کبوتری کے انڈے کی مثل دیکھا۔

حضرت عبدالله بنعمر رضى الله تعالى عنهما فرماتے ہیں

كان خاتم النبوة على ظهر النبى عَلَيْكِ مثل البندقة من تحم مكتوب فيها باللحم محمد رسول الله. (ابن عساكر، حاكم، خصائص كبرئ جلداصفيه ٢٠)

کے حضورا کرم آلیا ہے گئی پشت اقدیں پرمہر نبوت گوشت کے ٹکڑے کے مانند تھی جس میں گوشت کے ساتھ لیعنی قدرتی طور پر کھا ہوا تھا'' محمد رسول اللہ اللہ اللہ اللہ '''

مہر نبوت کے متعلق جومختلف رواییتیں ہیں ان میں تطبیق اس طرح کی جائے کہ جس کسی نے اس کو جس چیز کے ساتھ تشبیہہہ دی ہے وہ اپنے ذہمن کے مطابق وہی ہے اورتشبیہہہ ہرشخض کی اس کے ذہمن کے موافق ہوتی ہے۔

حضرت جلہمہ بن عرفطہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مکہ میں آیا اس وقت ساکنانِ مکہ قبط کی سخت مصیبت میں گرفتار تھے قریش مل کرحضرت ابوطالب کے پاس آئے اور کہااے ابوطالب لوگ سخت مصیبت میں مبتلا ہیں نکلوا درخدا سے مینہ مانگو

فخرج أبو طالب، ومعه غلام كأنه شمس دجن، تجلت عنه سحابة قتماء ، وحوله أغيلمة فأخذه أبو طالب، فألصق ظهره بالكعبة، ولاذ الغلام بأصبعه وما في السماء قزعة، فأقبل السحاب هاهنا وهاهنا، وأغدق وأغدوق، وانفجر له الوادي، وأخصب النادي والبادي وفي هذا يقول أبو طالب. (زرقاني على المواجب جلداصفي ١٩٠، خصائص كبرى)

ا پس ابوطا لب نکلے اوران کے ساتھ ایک ایبانورانی بچہ تھا کہ گویاوہ ایک آفتا بھا جو کالے با دلوں سے نکلا ہواوراس کے

گرد چند بچے اور بھی تنے (ہیت اللہ شریف ﷺ کر)ابوطالب نے اس نورانی بچہ کی پشت دیوارِ کعبہ سے لگا دی اس نورانی بچہ نے انگل سے آسمان کی طرف اشارہ کیا حالانکہ اُس وقت آسمان پر با دل کا کوئی فکڑا نہ تھا مگراس کے اشارہ سے چاروں طرف سے با دل آگیا اورا تنابر ساکہ جنگل بہہ نکلے اوراہلِ شہراور دیہات خوب سیراب ہوگئے (اور قیط دورہوگیا)ابوطالب نے اپنے اشعار میں اس طرف اشارہ کیاہے

و أبيض يستقى الغمام ہو جھە شمال اليتامى عصمة للأرامل وہ گورے رنگ دالے كەأن كے چېرۇ انور كےصدقے ميں ابر كاپانی ما نگا جاتا ہے، تيبيوں كی جائے پناہ اور بيوا وُل كے تنگہان ہيں۔

یلو فی به الهلاک من آل هاشم فهم عنده فی نعمهٔ و فواضل بنی ہاشم جیسے غیورلوگ ہلا کت و نتابی کے وقت ان سے التجاوفریا دکرتے ہیں اور وہ آپ کے پاس آ کر عظیم نعتیں اور برکتیں پاتے ہیں۔ (زر قانی علی المواہب صفحہ ۱۹۰، خصائص کبر کی جلد اصفحہ ۸)

تاج والے و کی کر تیرا عمامہ نور کا سرجھکاتے ہیں الہی بول بالا نور کا

دل لغات

عمامه، پکڑی _ بول بالا ،عزت واحر ام_

شرح

اے پیارے حبیب کریم اللہ ہوئے ہڑے تا جدار شہنشا ہانِ وقت آپ کے عمامہ شریف کی سج دھج کو دیکھے کرسرختم کر دیتے ہیں کہ سرایا نور کابول بالا ہو۔

مسئل

عمامہ سے سرڈھانکنا سنت حبیب خدا ہے لیکن افسوں ہے کہ آج اکثر علاءو مشائخ تک اس سنت سے محروم ہیں۔ اور جناح کیپ نامعلوم کئی بلا کے کیپ یاصرف رو مالی یا ٹوپی یاسرے سے ننگے (اناللہ واناالیہ راجھون) اور دعویٰ سنوتو عشق بلال اور قربانی سے بیچھے ہٹنے کا نام تکنہیں لیتے حالا تکہ سچاعاشق وہ ہے جوا پے محبوب کی ہر ادا پر جان نچھا ورکرے اور عمامہ شریف حضور اکرم تیالیہ کی دائمی اور محبوب سنت ہے۔ آپ کا عمامہ شریف جھوٹے سے چھوٹا سات ہاتھ اور بڑا ہارہ ہاتھ ہوتا تھا۔ عمامہ شریف اکثر سفید ، بھی سیاہ اور بھی استعال فرمایا ہے۔ شملہ مبارک مجھی چھوڑتے اور بھی نہیں۔ شملہ اکثر دونوں شانوں کے بچے میں اور بھی دوشِ مبارک پر پڑار ہتا۔ بعض اوقات تختک بھی فرماتے یعنی دستارِ مبارک کا ایک بچے تھوڑی مبارک کے نیچے سے لا کر ہاند ھتے ۔عمامہ کے نیچے سراقد س سے لپٹی ہوئی ٹو بی ہواکرتی اونچی ٹوبی آپ نے استعال نہیں فرمائی اور فرماتے

فوق مابیننا و بین المشر کین العمائمہ علی القلانس . (ابودا وُد، کتاب اللباس) میں اور مشرکین میں بیانتیاز ہے کہ ہمارے ممامے ٹوپوں پر ہوتے ہیں۔

عمامہ والی سنت چھوڑ نے کی وجہ

دورِ حاضرہ میں عمامہ کی سنت مردہ ہوگئ ہے بہت بڑے اچھے بھلے دینداربھی اس کے استعال ہے کتراتے ہیں حالا نکہ خمیرانہیں ملامت بھی کرتا ہے دراصل بات بہ ہے کہ دورِ دنیا آخری چکر میں ہے لیکن انسان نشہ غفلت میں چکنا چور ہے حالا نکہ تھوڑی دیر کے لئے غور وفکر پر یقین ہوجا تا ہے کہ اس فانی جہاں سے لاز ما کوچ کرنا ہے اور ایسے ملک میں جانا ہے جہاں سے داپس لوٹے کی تمام امید میں منقطع ہوجا ئیں گی چھر میعقید ہرمسلمان کے دل میں راسخ ہے کہ مرنے کے بعد اعمال کام آئیں گے اور سب سے بڑا نیک عمل' شہادت فی سبیل اللہ'' ہے لیکن شہادت کہاں سے اور کیسے بدا یک شخت مشکل امر ہے لیکن شہادت نوی کوزندہ کرے اُسے سوشہیدوں کا فواب ملے گا۔

آج کل پکڑی باندھنے کی سنت مردہ ہو چک ہےا ہے زندہ کرنے سے سوشہیدوں کا اجروثوا ب نصیب ہوتا ہے اس کا آسان طریقہ بیہ ہے کہ خود پکڑی باندھیں اورا پنے حلقہ اثر میں شختی سے پابندی کرائیں۔

فقیرا پنے دور کے علاء مقدر ، مدرسین ، واعظین ، مشائخ طریقت ، سجا دہ نشینوں اورعوام سے اپیل کرتا ہے کہ خدارا نبی پاکستانیٹو کی ہرسنت تا قیامت زندہ و تابندہ ہو۔اس سے عمل کرائیں تا کہ ہرسنت تا قیامت زندہ و تابندہ ہو۔اس سے قیامت میں اپنے آقاومولی میں گئے کا قرب نصیب ہوگا۔ کسی بھی ند ، ب والے کواختلاف نہیں ہے سوائے ماڈرن مسلم کے کہ جسے مغربیت چھوگئی اواس کے جادو میں ایسا پھنسا ہے کہ الٹااس پھنس پھنساؤ کو نہ صرف اپنی نجات ہجھتا ہے بلکہ اس پر نازاں و فرحاں ہے ور نہ اہل علم خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں علمی لحاظ سے سب مانتے ہیں کہ عمامہ پگڑی بائدھنا سنت ہے اور صرف ٹوپی کا فروں کی وضع ہے۔ چنانچے مرقات شرح مشکل قاصفی کا تا ہے سب مانتے ہیں کہ عمامہ پگڑی بائدھنا سنت ہے اور صرف ٹوپی کا فروں کی وضع ہے۔ چنانچے مرقات شرح مشکل قاصفی کا تا ہے سب مانے ہیں کہ عمامہ پگڑی بائدھنا

هذا كله يدل على فضيلة العمامة مطلقاً نعم مع القلنوة افضل وبسبها و هدها مخالف للسنة كيف رهي ذي الكفرة وكذا المبتدعة في بعض البلدان

ان سب سے عمامہ کی فضیلت مطلقاً ثابت ہوئی اگر چہٹو پی کے بغیر ہو ہاں ٹو پی کے ساتھ افضل ہےاور خالی ٹو پی خلاف سنت ہےاور کیونکر نہ ہو کہ کا فروں اور بعض بلا دہ اہل بدعت کی وضع ہےاور پھرٹو پی پررو مال اوڑھنا۔

> بنی پر نور پر رختال ہے بکہ نور کا ہے لواء الحمد ہر اڑتا پھریرا نور کا

حل لغات

بنی ، ناک مبارک _رخشاں ، چمکتا ہواروشن _لواءالحمد ،حمد کا حجنڈا _ بکہ ،بضم الباءو کا ف مشد دہ ، دھو کیں وگر د وغیرہ کااکٹھا ہوکرنگلنا _ پھر برا (بفتح باء مجمی) کھلا ہوا ،حجنڈ ہے کا کپڑا _

شرح

نورانی ناک شریف پرنور کاشعلہ ایسے چمکتا ہے جیسے لواء الحمد پرنورانی علم کا پھریراا ڑرہا ہے۔

بینی پر نور

حضورا کرم آیستانی کا ناک مبارک کے متعلق شائل ترندی میں حدیث روایت کی ہے۔فقیر وہ حدیث مبارک مع شرح از علامہ سیدمحدامیر صاحب گیلانی یہاں ورج کرتا ہے اگر چہ ہمارے موضوع میں صرف ناک مبارک کا بیان تھا لیکن حدیث پھراس کی شرح خالی از فائکہ نہیں اسی لئے مع ترمیم واضا فہ ہدید قارئین ہے۔

حديث

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بُنُ وَكِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا جُمَيْعُ بُنُ عُمَرَ بُنِ عَبُدِ الرَّحُمَنِ الْعِجُلِيُّ إِمُلاَءً عَلَيْنَا مِنْ كَتَابِهِ قَالَ أُخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ مِنْ وَلَدِ أَبِي هَالَةَ زَوْجِ خَدِيجَةَ ، يُكْنَى أَبَا عَبُدِ اللَّهِ ، عَنِ ابْنِ لَا بِي هَالَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بُنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلُتُ خَالِي هِنُدَ بُنَ أَبِي هَالَةَ ، وَكَانَ وَصَّافًا ، عَنُ حِلْيَةِ النَّبِيِّ ضَلَّى

ِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَنَا أَشْتَهِي أَنْ يَصِفَ لِي مِنْهَا شَيْئًا أَتَعَلَّقُ بِهِ ، فَقَالَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ إُوسَلَّمَ فَخُمًا مُفَخَّمًا ، يَتَلَّأُلُا وَجُهُهُ تَلَّالُؤَ الْقَمَرِ لَيُلَةَ الْبَدُرِ ، أَطُولُ مِنَ الْمَرْبُوعِ ، وَأَقْصَرُ مِنَ الْمُشَذَّبِ ، عَظِيمُ الْهَامَةِ ، رَجِلُ الشَّعُرِ ، إِن انْفَرَقَتُ عَقِيقَتُهُ فَرَّقَهَا ، وَإِلَّا فَلاَ يُجَاوِزُ شَعُرُهُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ إِذَا هُوّ وَقَرَهُ ، أَزْهَرُ اللَّوْنِ ، وَاسِعُ الْجَبِينِ ، أَزَجُ الْحَوَاجِبِ سَوَابِغَ فِي غَيْرِ قَرَن ، بَيْنَهُمَا عِرْقٌ يُدِرُّهُ الْغَضَبُ ، أَقُنَى الْعِرْنَيْنِ ، لَهُ نُورٌ يَعْلُوهُ ، يَحْسَبُهُ مَنْ لَمْ يَتَأَمَّلُهُ أَشَمَّ ، كَتُّ اللَّحْيَةِ ، سَهُلُ الْحَدَّيْنِ ، ضَلِيعُ الْفَم لْمُفَلَحُ الْأَسْنَانِ ، وَقِيقُ الْمَسْرُبَةِ كَأَنَّ نُحنُفَهُ جيدُ دُمْيَةٍ فِي صَفَاءِ الْفِضَّةِ ، مُعْتَدِلُ الْيُخَلُقِ ، إ مُتَ مَاسِكٌ ، سَوَاءُ الْبَطُن وَالصَّدُر ، عَرِيضُ الصَّدُر ، بَعِيدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْن ، ضَخُمُ الْكَرَادِيسَ أَنْوَرُ والمُتَجَرَّدِ، مَوْصُولُ مَا بَيْنَ اللَّبَّةِ وَالسُّرَّةِ بشَعُر يَجُرى كَالْخَطُّ، عَارى الثَّديين وَالْبطن مِنْهَا سِوَى و ﴿ وَلِكَ ، أَشْعَرُ الذِّرَاعَيُن وَالْمَنْكِبَيُن وَأَعَالِي الصَّدْرِ ، طَوِيلُ الزَّنْدَيْنِ ، رَحُبُ الرَّاحَةِ ، شَيْنُ الْكَفَّيْ وَ الْقَدَمَيْنِ ، سَائِلُ الْأَطُرَافِ أَوْ قَالَ : شَائِلُ الْأَطُرَافِ - خَمْ صَانُ الْأَخْمَ صَيْن ، مَسِيحُ الْقَدَمَيْنُ ، إِينَبُو عَنْهُ مَا الْمَاءُ ، إِذَا زَالَ زَالَ قَلِعًا ، يَخُطُو تَكُفّيًا ، وَيَمْشِي هَوْنًا ، ذَريعُ الْمِشْيَةِ ، إِذَا مَشَى كَأَلُّهُمَا أُينتحطُّ مِنْ صَبَب، وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ جَمِيعًا ، خَافِضُ الطَّرُفِ ، نَظَرُهُ إِلَى الأَرْضِ أَطُولُ مِنْ نَظُّرِهِ إِلَى السَّمَاءِ ، جُلُّ نَظَرِهِ الْمُلاَحَظَةُ ، يَسُوقْ أَصْحَابَهُ وَيَبْدَأُ مَنْ لَقِيَ بالسَّلاَم جناب امام حسن بن امیر المومنین حضر <u>ت علی الرتضلی ر</u>ضی الله تعالیٰ عنهما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالیہ سے یو چھااوروہ حضورا کرم ایسے کا بہت ہی زیادہ حلیہ مبارک بیان فر مایا کرتے تھے اور مجھے بڑا شوق تھاوہ میرے لئے سیدیا کے اللہ کا حلیہ مبارک بیان کریں تا کہ میں اس سے ساتھ تعلق پیدا کروں ۔ پس انہوں نے فرمایا کہ جناب محمد ر سول الله طلقة بنفس نفیس عظیم و بزرگ تھے اور دوسروں کی نظروں میں بھی بڑے معظم اورمحتر م تھے چہر ہُ انور چودھویں رات کے جاند کی طرح چکتا تھا۔ آپ تالیک ورمیانہ قدے ذرابڑے تھاور کمبے تڑنگے قدے ذراجھوٹے تھے۔ آپ علیقہ کاسراقدس موزوں بھاری تھا آ ہے تاہیے کے بال (مبارک) کنڈل دار (خیدہ) تھے اگرسراقدس کے بالوں کی مانگ نکل آتی تورہنے دیتے ور نہیں۔آپ ایک کے سراقدس کے بال مبارک جب لمبے ہوتے تھے تو کا نوں کی لو ہے ذرا نیچ ہوتے تھے آپ آلیکہ کارنگ مبارک انتہائی سفیداور چمکدارتھا۔ آپ آلیکہ کشادہ پیشانی والے تھے۔ آپ آلیکہ کے ابرو کمان کی طرح خمیدہ اور انتہائی باریک تھے جو کہ پورے ایک دوسرے سے ملے ہوئے نہ تھے دونوں ابروں کے

۔ درمیان رگ تھی جو کہ غصہ کے وقت اُ بھر آتی آ ہے اللہ کی ناک مبارک او نچی تھی جس سےنور بھوٹ بھوٹ پڑتا تھا۔ جو شخص غور ہے دیکتاوہ آپ آیا کہ کو بلند بنی والا خیال کرتا (عالانکہ اییانیس تھا) آپ آپ آیا کہ کا راٹھی مبارک گھنی تھی آپ آپ آیا کہ کے رخسار مبارک ہموار تھے، آپ قلیقہ کشا دہ دہن تھے، آپ قلیلہ کے سامنے والے دانتوں میں کشادگی تھی، آپ قلیلہ کے سینہ مبارک سے ناف تک بالوں کی باریک لکیرتھی آپ اللہ کی گردن مبارک نہایت خوبصورت اور چمکتی تھی جو کہ جا ندی کی طرح صاف تھی آپ آیا ہے ہے وجو دِ مبارک کا ہر عضوانتها ئی متنا سب تھا آپ آیا ہے کا عضاءایک دوسرے کو كر بوئ من الريس كروس الله الكروع من المسالة كالبيث اورسينه بالكل برابر تها،سينه مبارك كشاده تها آب الله کے دونوں شانوں کے درمیان مناسب فاصلہ تھا۔ آپ کے ہڈیوں کے جوڑمضبوط تھے، آپ ایک کاجسم اطہر نورعلیٰ نورتھا ، آپ الله کے حق سے لے کرناف تک بالوں کی ایک لکیرتھی سوائے اس لکیر کے دنوں بیتا نوں اور پیٹ پر بالنہیں تھے، وونوں بازوؤں دونوں مونٹرھوں اور اس کے اوپر کے حصہ پر بال نتھے ، آپ تابیقہ کی کلائیاں کمبی تھیں ، آپ تابیقہ کی ہ تھیلیاں اور یا وُں کے تلوے ہر گوشت تھے، آپ تالیا کی انگلیاں خوبصورت کمبی تھیں ، یا وُں کے تلوے گہرے تھے، ہ سے طابقہ کے قدم مبارک ہموار تھے، جبان پر یانی ڈالا جا تا تو بہہ جا تا ، آپٹیٹ مضبوط قدم اُٹھاتے اور آ ہتہ آ ہتہ جلتے ،آپ ایک تیز رفتار بھی تھے جب چلتے تو یوں معلوم ہوتا کہ بلندی ہے پستی کی طرف جارہے ہیں ، جب آپ ایک ا کسی طرف توجہ فرماتے تو پوری توجہ فرماتے ،آپ تالیہ نیجی نظر ہے دیکھتے تھے،آپ تالیہ کی نظرا کثر زمین کی طرف ہوتی ' بھی آسان کی طرف بھی دیکھتے ،آپ طالعہ گوشۂ چیٹم ہے ملا حظہ کیا کرتے تھے ،آپ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو چلتے و قت اپنے ہے آگے کر دیتے تھے، آپ ایک جس سے بھی ملتے تو سلام میں پہل فر ماتے۔

حل لغات

ہے جس کی ڈالیاں کاٹ ڈالی گئی ہوں ،مصدر شذب ہے جس کامعنی چھیلنا ، کا ٹنااور چھانٹنا ہے۔ "السمشذب "کامصدر ''تىشذىب " ہے۔طویل مفرط "الھامة 'موزوں،سرسر۔عظیم الھمامة،سراقدسموزوں بڑاتھا۔رجل،بالوں کانہ ر بالکل سید ها ہونا اور نہ ہی گھونگر دار ہونا بلکہ کنڈل داریا خمید ہ بال ہونا۔انفر فت ،الگ ہوئے جدا ہوئے ،عقیقہ کے بال یے جانا جس کو' ما نگ' کہتے ہیں۔انعقاق،مصدرہے جس کے معنی پھٹ جانا ہے۔ ''ازھر الملون عقیداور چمکدار رنگ والے "زهروق کے ہیں۔ "ازج "لمعنی سفیدی،خوبصورتی، تازگی،حسن اورروشن کے ہیں۔ "ازج "لمبی، حمیدہ، کمان کی طرح " **زحسج "ے نکلا ہے جس کے معنی نفیس بار یکی کے ہیں۔ السحسو اجمابرو مین ن**ے اس کاواحد "حسجہ ہے تاہے۔ "سسواب کھر"ے ہوئے پورے پورے قرن، ملے ہوئے ،عرق،رگ، بدرہ،ابھرآتی ہے، سوج جاتی تھی،اقسی،او نچی،بلندع نین،ناک،اقنی العرنین،ناک مبارک او نچی بلند تھی۔نہایہ میں ہے ''قسا 'کہتے ہیں نا کے لببی ہونا اور درمیان میں الحذاب ہونا اور نرم اور محیط میں ہے "**ق**ےنسانسے ا**لا نفیہ بڑے کہنا ک** کااو پر کا حصہ البند ہواور درمیان حصرم کر بہو۔مر دکو "افسی لا نف اؤرعوت "قنواء "کتے ہیں۔ "اشم " بلند بنی ، شمم کے معنی ناک کابلند ہونا اور او پر سے برابر ہونا اور نتقنوں کا ذرابا ہر نکلنا۔ "کے شیخی داڑھی والا نہا ہیں ہے کہ داڑھی کی کثاشت پہ ہے کہ باریک اور کمبی نہ ہو بلکہ اس میں کثافت اور دلدار پنا ہو۔مجمع البحرین میں ہے یعنی چھوٹی داڑھی اور گھنی ہوئی۔ مس<u>ھ</u>ل ہموار،ال<u>نے مدید خ</u>ھارے ضلیع ،کشادہ ،پورےاعضاءوالےمضبوط آ دمی کوبھی کہتے ہیں یہاں پر "منه" لعنی "فیم" قرینہ سے کشادہ کا ہی معنی ہے۔ "مفلج" جدائی ، کشادگی۔ "ملج" سے نکلا ہوا ، دقیق ، باریک ، ملکی۔ "السمسوبی " جیسد گزون یا گرون کاوہ مقام جہاں ہار پہنتے ہیں۔ " **دمیۃ** " تلی ،وہ تلی وہ منقش اور مزین ہواوراس میں خون کی طرح سرخی ہو، بعضوں نے کہا کے ہاتھی کے دانت کی تیلی۔عرب لوگ کہتے ہیں "احسب من البدمية بيلى سے بھى زيادہ خوبصورت _ البخسللة بيناء، بادن، مضبوط اعضاء _ متسمساسة **تحكى ،، بساد** متهاسک آپ کے اعضاءمبارکہ باقوت ایک دوسرے کو پکڑے ہوئے تھے پنہیں کہ ڈھلے لٹکتے تھے۔ مسواء ، برابر ، ہموار،ایک جیسے۔انوار،نورانی متر د،جسم مبارک محیط میں ہے تجر دبفتحہ رامصدرمیمی ہے بمعنی برہنگی اور ننگاین اور بکسررا جسم كوكت بير - اللبه فرج كرنے كى جكه بطقوم ، دگدگى - الم منه يعارى ، صاف خالى - الشديين عدونوں بيتان -رجــــب بنی کشادہ ، رحـــب الــــر اُنتھلی، ہاتھ۔اطراف،انگلیوں کے پورےطرف جمع ہے۔ خـــمــ<mark>ـ</mark> الاخبه صین وونوں اختم صین خالی تھے۔ اختمص ، یا وُں کاوہ مقام ہے جوایڑی پنجہ کے پیج میں ہوتا ہے خمص یا

خموص کے معنی ورم بیڑھ جانا ، ہار یک متکلم ہونا ، پیٹ خالی ہونا یہاں مرا دلوے خالی ہونا ہے۔ مسیح المقلد میں ہموار، سپاٹ تلوے والے یعنی چیکتے نرم ، جن میں پھٹن اور شگاف نہو۔''یہ بیسبہ بھا"ئے۔زال ، چلتا ،قلعاً ،زور سے پاؤں اُٹھانا۔ فریسع ،جلدی ، تیز رفتار۔ خساف میں نیجی نظر سے دیکھنا ، جسل ،گوشئے چٹم سے دیکھنا ،یسسوق ،آگے چلاتے۔ پیداء ، ابتداء کرتے ، شروع کرتے ، پہل کرتے۔

تشريح

جناب امیر المومنین سیدنا امام حسن رضی الله تعالی عنه کے اس ارشاد ہے کہ جھے بڑا شوق تھا کہ وہ میرے سامنے نبی پاک قابی کا حلیہ مبارک بیان کریں تا کہ میں اس کے ساتھ تعلق پیدا کروں کمالی محبت کا اظہار ہور ہاہے۔حضرت علامہ ملاعلی قاری رحمہ الباری جمع الوسائل صفحہ ۳۳ پرتح ریر فرماتے ہیں

اتثبت بذلك الوصف واجعلد محفوظا في خزانة خيالي

حضورا کرم اللہ کے اس حلیہ مبارک کو لئے رہوں (اس پڑمل کرنا کافی ہے تا کئیری نجات ہوجائے)اورا پنے تصور میں اسے محفوظ کرلوں ۔

گویااس نورانی حلیہ مبارک کویا در گھوں ،اس کے ساتھ تعلق پیدا کروں اور اس کے مرکز انوار و تجلیات کے وجود مبارک کے ساتھ رابطہ پیدا کروں تاکہ فیوضات و ہرکات نبوت سے مستقیض ہوجاؤں۔ اتنی کم سنی ہیں حضورا کر مہالیات کے حضر سامام حسن رضی اللہ تعالی عنہ کاوالہا نہ عشق و مجبت کا تعلق اہل بیت کرام کا بی حصہ ہے۔ ہند بن ابی ہالہ نے فرمایا چیرہ کا انور چود ہویں رات کے چاند کی طرح چیک تا تھا '' پیت اللہ لے سنی اللہ است کرتا ہے بعنی ہمیشہ ہیں اور ہروقت آپ کیا تھے گارو کے اقد س چیک تا تھا۔ استاذگرامی قدر محد ہے جلیل حضر سے مولا نا مولوی صاحبزادہ عافظ کی احمد جان صاحب پشاوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا آپ کیا تھے گئے جہرہ انور کو سورج سے تشاہیہ نہیں دی بلکہ چود ہویں رات کے چاند کی روشنی اللہ تعالی کے نورقد تی سے مستقاد ہے لہذا آپ کیا تھے گئے کہ جہرہ انور کی روشنی اللہ تعالی کے نورقد تی سے مستقاد ہے لہذا آپ میں اتنی کشش اور جاذبیت تھی کہ دو کی ہے جائے ، آنکھوں میں ٹھنڈک اور فرحت بوصتی جاتی ہے اور جمال جہاں گئی میں اتنی کشش اور جاذبیت تی ہیں اگر دور کے ایک ہور کے اور جمال جہاں گوجاتی ہے۔ قاضم ارشاد ہے آپ کھیلیہ کی گرون مبارک نہا ہیت خوبصور سے تھی اور چکتی تھی یعن حضورا کرم ہوگئی کی گرون ہوجاتی ہے۔ فیصم ارشاد ہے آپ کھی گرون مبارک نہا ہیت خوبصور سے تھی اور چکتی تھی یعن حضورا کرم ہوگئی کی گرون مبارک نہا ہیت خوبصور سے تھی اور چکتی تھی یعن حضورا کرم ہوگئی کی گرون ہوجاتی ہے۔ فاضم ارشاد ہے آپ پالیہ کی گرون مبارک نہا ہیت خوبصور سے تھی اور چکتی تھی یعن حضورا کرم ہوگئی کی گرون ہوجاتی ہے۔ فاضم ارشاد ہے آپ پھی گرون مبارک نہا ہیت خوبصور سے تھی اور چکتی تھی یعن حضورا کرم ہوگئی کی گرون

ومی قرمود بگذارید پشت مرا از برائے قرشتگان

لعنی میرے پیچھے ہے ہٹ جاؤ کہ فرشتے چل دہے ہیں۔

"واخرج الدارمي باسناد صحيح انه عَلَيْكِ قال خلوا ظهرى للملئكة اخرج احمد عن جاهر قال كان اصحاب النبي عَلَيْكِ يمشون امامه ويدعون ظهره للملئكته "ارشاد بــــ

حضورا كرم الله كي نظر مبارك اكثر زيين كي طرف هو تي تبھي آسان كي طرف بھي ويجھے۔

یہ حضورسرا پارحمت علیہ کی عادت شریفہ تھی اور حضورا کرم ایک کی کوئی عادت مبار کہ حکمت ومعرفت سے خالی نہیں تھی اورابو داؤ دمیں جو بیحد بیث آئی ہے

عن عبداللہ بن سلام قال کان مُلَّلِیہ اذا جلس یتحدث یکٹران یو فع طرفہ الی السماء جس وقت حضورا کرم اللہ گفتگوفر مانے کے لئے تشریف فرماہوتے تواکثر آسان کی طرف نظریں اُٹھا اُٹھا کردیکھتے۔

مصحف عارض ہے خط شفیعہ نور کا لو سیاہ کارو مبارک ہو قبالہ نور کا

دل لغات

مصحف،وہ کتاب جس میں رسالے اور صحیفے جمع ہوں مرا دقر آن شریف ۔عارض ،رخسار، گال ۔قبالہ،تمسک ، بیعا نہ،مکان کا کاغذیا سندیہاں یہی مراد ہے۔

شرح

چہرہ مبارک پر شفاعت کرنے والی رلیش مبارک گنا ہگا روں کی شفاعت کا مبارک نورانی ہیے نا مہے۔ اس شعر میں امام احمد رضا محدث ہریلوی قدس سرہ حضورا کرم ایک کے رلیش مبارک کے بال مقدس کی ہر کات کا ذکر فر مایا ہے بیثار ہر کات و مجمزات میں سے فقیر چندا کی یہاں تبر کا عرض کرتا ہے۔

بیہ پیم نے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ ہے روایت کیا ایک یہودی نے آپ کی ریش مبارک کا ایک ہال (زمین پرگراد کیمکر) اُٹھایا تو حضورا کرم کیفیٹ نے اس کے حق میں دعا فر مائی اے اللہ اس کو جمال دے۔اس یہو دی کی داڑھی سفید تھی اسی وقت سیاہ ہوگئی۔(کنز العمال)

شاہ ولی اللہ محدث وہلوی درائٹمین فی مبشرات النبی الامین میں بیان کرتے ہیں مجھ کومیرے والد شاہ عبدالرحیم نے ایک خواب بیان کیاوہ مریض خے انہیں نبی کریم الفیقہ کی زیارت نصیب ہوئی۔ حضور الفیقی نے حال دریافت فرمایا صحت کی بیثارت دی اور رئیش مبارک کے دو بال عنایت فرمائے۔ والد صاحب ان موئے مبارک کی ہرکت ہے اسی وقت شفاءیاب ہوگئے اور خواب سے بیدار ہوکران دونوں موئے مبارک کواپنے ہاتھ میں دیکھا اورا یک موئے مبارک مجھے عطا فرمایا جواب تک میرے یاس موجود ہے۔

[داڑھی میارک

بال مبارک کے متعلق فقیر کی دو صنیفیں ہیں اور شراح حدائق کے مجلدات سابقہ میں متعدد مقامات پر مفصل لکھا جا چکاہے یہاں داڑھی کے متعلق عرض کرنا ہے۔

حضورا کرم اللی کی داڑھی مبارک گھنی اور بہت ہی زیادہ خوشنماتھی ،آپ داڑھی مبارک کوتیل لگایا کرتے اور شانہ بھی کیا کرتے سے اور شانہ بھی کیا کرتے ہے۔

آپ نے بھی خضاب وغیرہ نہیں کیا کیونکہ آپ ایک کی داڑھی اورسرمباک میں بیس سے زیادہ سفید بال نہ نے۔

حضرت ابن سيرين تابعي في حضرت انس بن ما لكرضي الله تعالى عنهما سے يو جها

هل كان رسول الله مُلَيِّة خضب؟ فقال لم يبلغ الخضاب كان في لحيته شعرات بيض. (مسلم شريف جلد اصفي ٢٥٨)

کیارسول الله طالعه نے خضاب کیا تھا؟ فرمایا آپ کو خضاب کی حاجت ہی پیش نہیں آئی کیونکہ آپ کی دا ڑھی میں تقریباً دس بال سفید تھے۔

حضرت انس بن ما لک رضی الله تعالی عنه فرماتے ہیں کہ

ليس في راسه ولحيته عشرون شعرة بيضاء . (شَاكَل ترندي)

آپ کے سراور داڑھی میں ہیں بال بھی سفید نہ تھے۔

چنانچیبعض روایات ہے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے سراور داڑھی مبارک میں کل سفیدستر ہ یااٹھارہ تھے۔(زر قانی علی المواہب صفحہ ۲۰۷)

داڑھی کی مقدار

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے لمعۃ انضحیٰ میں لکھا ہے کہ حضورا کرم آیا ہے ، حضرت عبداللہ بن عمر و حضرت اللہ بن عمر و حضرت اللہ بن عمر و حضرت اللہ بن عمر و حضرت ابو ہریرہ وغیر ہماصحا ہوتا بعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے افعال واقوال اور ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ وا مام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما دعا ندر فیقہ حدیث کی تضریح سے واڑھی میکمشت ہے اس سے کم کرنا کسی نے بھی حلال نہ جانا قبضہ سے زائد کا شا ہمارے مزد کیکمسنون ہے بلکہ نہا ہیں بلفظ و جو تے تعبیر کیا۔

دلائل قبضه

حضورا كرم الله في فرمايا

جزوالشوارب وارخواللحي وفالقوالمجونس. (مسلم علد اصفح ١٢٦)

مو څچيس کا ٿو دا ڙھيا ں بڙھا ومجوسيوں کي مخالفت کرو۔

حضرت عبدالله ابن عمر رضی الله تعالی عنهما فرماتے ہیں کہ حضورا کرم ایک نے ارشا دفر مایا

خالفوا لمشر كين وفرو اللحى و احفو الشوارب . (بخارى شريف جلد ٢ صفح ٨٥٥) مشركين كى مخالفت كرد دا رُهيا ل برُ ها وادر مو نچيس كوا و _

اس دونوں حدیثوں میں داڑھیاں بڑھانے مونچیں کوانے اور مشرکین و مجوس کی مخالفت کرنے کا تھم دیا گیا ہے۔آئمہ حدیث نے تصریح فر مائی ہے کہ عہدر سالت علیہ میں مجوس وشرکین میں سے بعض داڑھی چھوٹی رکھتے ہیں اور بعض منڈ داد سے ہیں اور مونچیس بڑی بڑی رکھتے تھے لہذاان کی مخالفت کرنے کا تھم دیا گیا کہ داڑھی نہ تو چھوٹی رکھواور نہ منڈ داؤ بلکہ بڑھا وَاور مونچیس کڑاؤ۔

سوال

داڑھی کی وہ کم ہے کم مقدار کیا ہو جومشر کین ومجوس کی داڑھیوں ہے مختلف بھی ہوادر حکم نبوی ایک کئے گئے گئے 'واڑھیاں بڑھاؤ'' کےموافق بھی ہو۔

جواب

بخاری ومسلم کی مذکورہ بالا حدیثوں کی روایت کرنے والے حضرت عبداللہ ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ ا تعالیٰ عنہم کے متعلق صراحة موجود ہے کہوہ واڑھی کاوہ حصہ جو قبضہ سے زیا دہ ہوتا کٹوادیتے۔ چنانچیہ بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۸۷ میں ہے کہ

كان ابن عمر اذا حج او عتمر قبض على لحية فما فضل اخذه

ابن عمر رضی الله تعالی عنهما جب حج یاعمره کرتے تو داڑھی کاوہ حصہ جوایک قبضہ سے زیادہ ہوتا اُسے کٹوا دیتے۔

وروی مثل ذالک عن ابی هریرة و فعله عمر رضی الله تعالیٰ عنه برجل و عن الحسن البصری انه یو خذ من طولها و عرضها . (ارشادالساری شرح بخاری جلد ۸صفی ۳۵۰)

اوراسی کی مثل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کیا گیا ہے کہ (وہ بھی زائد حصہ کٹوادیے)اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کے ساتھ بیہ معاملہ کیا کہ اس کی ایک مشت ہے زائد داڑھی کو کٹوادیااور حضرت حسن بھری ہے مروی ہے کہ وہ بھی طول وعرض ہے لے لیتے تھے۔

خود حضور اکرم سیاللہ کا اپنا عمل مبارک

صحے تر ندی شریف میں ہے کہ

ا ن النبي مُلْكِلُهُ كان ياخذ من لحية من عرضها و فولها. (رواه ترندي)

نبی کریم ایسته اپنی دا ڑھی مبارک کے طول وعرض سے لیتے تھے۔

داڑھی رکھنا سوشھیدوں کا ثواب

سب کومعلوم ہے کہ داڑھی حضورا کرم تیا ہے کہ وب سنت ہے اوراس پرفتن دور میں جب کہ جاروں طرف سے انواع واقسام کے فتنے در پے تخریب دین وشعار دین ہیں اور نفوس پر شہوات نفسانی کااس قدر غلبہ ہو گیا ہے کہ سنت نبوی علیہ ہو گیا ہے کہ سنت نبوی علیہ میں حضورا کرم تیا ہے کہ سنت بوی علیہ میں حضورا کرم تیا ہے کے طریق ہدایت پر چلنے اور سنت پر علیہ اور سنت پر علیہ اور سنت پر علیہ اور سنت پر عمل کرنے سے دیشرا اور شرم و عار کابا عث ہوتا جارہا ہے ایسے دور میں حضورا کرم تیا ہے گئی کے طریق ہدایت پر چلنے اور سنت پر عمل کرنے سے بے شارا جرو تو اب ماتا ہے چنا نجے حضورا کرم تیا ہے قرماتے ہیں

من تمسك بسنتي عند فساد امتى فله اجرمائة شهيد (مشكوة صفح،٣٠)

جو شخص میری سنت پرمضبوطی سے قائم رہے جب کہ میری امت میں فتنہ وفساد پھیل جائے تو اس کے لئے سوشہیدوں کا اجروثوا ہے۔

داڑھی کے دشمن

داڑھی کے دشمن اعدائے اسلام تو ہیں ہی دشمن بعض پڑھے لکھے بلکہ بعض پیری مریدی کا دھندا کرنے والے بھی اس مجبوب سنت کے دوست نما دشمن بن گئے ہیں اور مجھے تو ان علم کے مدعیوں پر تعجب ہے جو داڑھی کی مقدار قبضہ سے کم کے جواز پر اپنی علمی قوت صرف کر کے مودودی جیسے بدعقیدہ کی جال چل کر داڑھی سے دشمنی کا ثبوت عملاً پیش کررہے ہیں۔اس سے قبل مودودی کے سواکسی نے قبضہ کی کمی کا دعو کا نہیں کیاوہ تو اپنی سز ابھکتے گا اب اس کی جال چلنے والے بھی اسی کے ساتھ مشہور ہونے کی تیاری میں ہیں اللہ تعالی انہیں ہدایت وے۔

آب زر بنآ ہے عارض پر پینہ نور کا مصحف اعجاز ہر چڑھتا ہے سونا نور کا

دل لغات

آب زر ، سونے کا یانی ۔ عارض ، چبره ۔ مصحف ، قر آن تکیم ۔

شرح

قرآنِ حکیم کی جلد پرسونے کا پانی چڑھا یا جائے تو جلد سنہری اور خوبصورت نظر آتی ہے۔حضورا کرم ایک کے کرخ

انور پر پسینہ آتا ہے تو خوب خوب لگتا ہے۔رُخ محبوب پرنورانی پسینہ سونے کے پانی کی طرح ہے جیسے نورانی سونا جڑھا دیا گیا ہے مصحف پر۔

حديث شريف

بیشعرمبارک ذیل کی حدیث شریف کا خلاصہ ہے

عن عائشة قالت نظرت الى النبى عُلَيْكُ وهو يخصف نعله وقد عرق جبينه وجعل عرقه يتولد نوراً و فتبهت فقال مالك تبتهتين فقالت نظر ت لعرقك يتولد نورا فلو راك ابو كثير هذلي لعلم انكواحق نقوله

واذا نظرت الی اسرہ وجھہ برکت سحبرق العاد ص المتھلل (سیم الریاض جلد اصفیہ ۲۲)
حضرت عا نشصد یقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ ایک بار میں نے حضورا کرم اللہ کے واپنا جوڑا مبارک گا نہے دیکھا
آپ کی پیشانی مبارک میں پیدنہ کے قطرے جھلک رہے تھے اور ان پینے کے قطروں سے نور اُبل رہا تھا۔ میں جیرت واستجاب سے اس حسین منظر کود کھر ہی تھی کہ حضورا کرم اللہ نے فرمایا اے عا کشہ کیا ہے تو کس موج بچار میں ہے عرض کیا یارسول اللہ قطاب کے بیدنہ کود کھر ہی تھی موں جس میں نورجلوہ فکن ہے۔ آگر آپ کو ابو کشر ہذکی و کھیا تو پکارا ٹھتا کیا سے شعر کامصدا ق صرف آپ کی ذات گرا می ہی ہے۔ شعر کاتر جمہ میہ ہے کہ میں نے جب مجبوب کے چرہ کی لکیریں دیکھیں تو یوں چیکی تھیں جیسے با دل سے بکل کوئد تی ہے۔

میں نے جب مجبوب کے چرہ کی لکیریں دیکھیں تو یوں چیکی تھیں جیسے با دل سے بکل کوئد تی ہے۔

میں نے جب مجبوب کے چرہ کی لکیریں دیکھیں تو یوں چیکی تھیں جیسے با دل سے بکل کوئد تی ہے۔

میں نے جب مجبوب کے چرہ کی لکیریں دیکھیں تو یوں چیکی تھیں جیسے با دل سے بکل کوئد تی ہے۔

میں نے جب مجبوب کے چرہ کی لکیریں دیکھیں تو یوں چیکی تھیں جیسے با دل سے بکل کوئد تی ہے۔

میں نے جب مجبوب کے چرہ کی لکیریں دیکھیں تو یوں چیکی تھیں جیسے با دل سے بکل کوئد تی ہے۔

میں میں میں میں میں بی بیارسی گاہ عبد کا تھیں تھیں جیسے درق کھلا ہو کام مجبد کا

چھرہُ اقدس

حضورا کرم اللہ کی نورانیت ہے آگاہی کے بعد پسیندانور کاماننے میں اشکال نہیں رہے گا۔

حديث شريف

حضرت ابو ہر رہ درضی اللہ تعالیٰ عنه فرماتے ہیں کہ

مارایت شیئا احسن من رسول الله عَلَیْ کان الشمس تجری فی وجهه. (رواه التر مَدی فی شاکل) میں نے رسول الله الله عَلَیْ سے زیادہ حسین کسی کوئیس دیکھا گویا آپ کے چرہ اقدس سے آفتاب کی شعاعیں پھوٹ رہی میں۔

شار حین کی گواهی

علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں نبی کریم آلیاتے نور تھے، جاندیاسورج کی روشنی میں جب چلتے تو آپ آلیاتے کا سارینہیں پڑتا تھا،آپ آلیاتے کا چبرہ جاندسورج کی طرح تاباں تھااورآپ آلیاتے کاروئے مبارک گولائی کی طرف مائل تھا۔ (وصائل الوصول صفحہ ۲۹)

جنابِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم اللہ سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز نہیں دیکھی ایسا محسوں ہوتا گویا چا ندسورج آپ اللہ تعالیٰ کے چہرے میں ضوفشاں ہیں جب مسکراتے تو ایسا لگتا جیسے خوبصورت نبات اور پودوں پرسفیدموتی چک رہے ہیں۔الزہیج بنت معوذ کی حدیث میں ہے جس کا اخراج دارمی نے کیا ہے۔فرماتی ہیں

لورائية لرايت الشمس طالعة

اگر میں حضورا کرم اللہ کودیکھتی تو مجھے محسوس ہوتا کے سورج چیک رہاہے۔

حضرت علامه محدث کبیر عبدالرؤف صاحب المصری المنادی التوفی <u>سان ا</u>هاسی حدیث کی شرح میں فرماتے

وفى حديث ابن عباس قال لم يكن لرسول الله مَنْ الله على خلو ولم يقم مع الشمس قط الا غلب ضؤه ضؤه صؤه ها ولم يقم مع سراج قط اغلب ضوء ه ضوء ها ولم يقم مع سراج قط اغلب ضوء ه ضوء السراج ذكره في الوفاء باسانيده. (جمع الوسائل جلد اصفح ١ ١ عاشيه)

ابن عباس فرماتے ہیں کہ صنورا کرم میں گھڑ کا ساریہیں تھااور آپ آلیا تھ سورج کی ضیاء ہار کرنوں میں کھڑے نہ ہوتے مگر آپ آلیا تھ کا جمال وجلال آفتاب سے کہیں زیا وہ تجلیاں بھیرتا اور آپ آلیا تھ کا سرایا آفتاب پر غالب رہتا۔ آپ آلیا تھ مجھی دیئے کی روشنی میں کھڑے ہوتے مگر آپ آلیا تھے کے نور کی جاندنی اتنی کھرتی کہ جراغ کی روشنی ماند پڑجاتی اور آپ آلیا تھے کے نور کاضوء یاش ما ہتاب چراغ برغالب رہتا۔

لم يكن لرسول الله مَلْكِلِيهِ ظل ولم يقم مع الشمس قط الاغلب ضوء به ضوء الشمس ولم يقم مع سراجالا غلب ضؤبه ضوء السراج. (جمع الوسائل جلداصفي ١٤١)

نبی کریم آلی ہے۔ 'نبی کریم آلی ہے۔ 'جراغ کی روشنی میں کھڑے ہوتے تو آپ کی روشنی جراغ کی روشنی پیرغالب ہوجاتی۔

ﷺ کرتا ہے فدا ہونے کو لمعہ نور کا گردِ سر پھرنے کو بنتا ہے عمامہ نور کا

حل لغات

یچ ، حلقہ ، لپیٹ ۔ فدا ، نثار ، نجھاور ۔ لمعہ ، چیکارا ، روشنی کرنا ، شعاع ۔ گرو ، چاروں طرف ۔ عمامہ بالکسر ، دستار ، گیڑی جمع عائم وعمام ہے۔

شرح

نور کی روشنی نچھاور ہونے کے لئے حضورا کرم آلیا گئے کے سرمبارک کے گر داس طرح حلقہ بناتی ہے جیسے نوری عمامہ سرکے گر داگر دگھما کر باند صاحبا تا ہے۔

عمامة النبى عليه وسلم

اس ہے قبل مطلقاً عمامہ کے فضائل اور مختصراً حضورا کرم آلیا۔ عمامة النبی طالقہ کے لئے عرض کرنا ہے۔ عمامة النبی اللہ کے لئے عرض کرنا ہے۔

حضرت علامه بيجوري رحمة الله تعالى عليه في فرمايا

العمامة سنة لا سيما للصلواة ويقصدا لتجمل لاخبار كثير فيها

عمامہ سنت ہے بالحضوص نماز کے لئے اور اس سے مقصد اظہار خوبصورتی ہو۔ اس کے بارے میں کثیرا حادیث وار دہیں۔ ایسے ہی حاشیہ شائل میں ہے کہ

اعلم لان ليس العمامة سنة وردتي فضلها اخبار كثيرة حتى ورد ان الركعتين مع العمامة افضل من سبعين ركعة بدونها

ہے شک عمامہ پہننا سنت ہےاوراس کی فضیلت میں بکثرت احادیث وارد ہیں یہاں تک وار دہے کہ دور کعت عمامہ کے ساتھ پڑھنا بغیرعمامے کی ستر رکعت ہےافضل ہے۔

حلم میں اضافہ

فتح الباری شرح البخاری میں ارشاد ہے کہ عمامہ باند ھا کرواس سے علم میں بڑھ جاؤگے۔ عینی شرح بخاری میں ہے کہ کسی نے عبداللہ بن عمر سے پوچھا گیا گیڑی باندھنا سنت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہاں سنت ہے۔مزیدِفر مایا عمامہ باندھا کرو کہاسلام کانشان ہےاورمسلماناور کافرمیں فرق کرنے والا ہے۔علامہالبیجو ری رحمۃ اللّٰد تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

ففي الخبر فرق ما بيننا وبين المشركين العمائم على القلانس واما لبس القلنسوة وحدها فهو زي المشركين

۔ حدیث میں ہے کہ ہمارے اور مشرکین کے در میان ٹو پی اور پگڑی فرق واضح کرتا ہے اور بید کہ صرف ٹو پی پہننا مشرکین کی اپوشش ہے یعنی لباس ہے۔

حضرت ملاعلی القاری رحمة الله الباری مشکلوة شریف کی شرح میں فر ماتے ہیں

لم یروانه مَنْ الله القلنسوة بغیر العمامة فیتعین ان یکون هذازی المشرکین العنی المشرکین المشرکین المشرکین المین ال

هذا كله يدل على فضيلة العمامة مطلقاً نعم مع القلنوة افضل ولبسها و حدها مخالف للسنة كيف وهي ذي الكفرة وكذا المبتدعة في بعض البلدان

ان سب سے عمامہ کی فضیلت مطلقاً ثابت ہوئی اگر چہٹو پی کے بغیر ہو ہاں ٹو پی کے ساتھ افضل ہےاور خالی ٹو پی خلاف سنت ہے اور کیونکر نہ ہو کہ کا فروں اور بعض بلا د کے بدیذ ہوں کی وضع ہے۔

اعلی حضرت امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان صاحب ہریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فتاویٰ رضویہ جلد ۳ میں صفحہ
۲ کے ہے۔ ۸ تک احادیث اور کئی فقہاء کرام کی کتابوں ہے عبارات نقل کی ہیں اور ارشاوفر ماتے ہیں عمامہ حضورا کرم ایک ہے کہ کی سنت متواترہ ہے جس کا تواتریقیۂ اسر حدضر وریا ہے دین تک پہنچتا ہے اور عمامہ سنت لازمہ دائمہ ہے یہاں تک کہ علماء نے خالی ٹوپی پہنے کوشر کین کی وضع قرار دیا۔

افسوس صدافسوس کے دورِ حاضرہ میں اکثر علماءو مشائخ نے عما ہے اتار بچینکے اور جدید طرز کی ٹوپیوں اور کیپوں سے سرکوسجار کھاہے۔

عمامه كاراج

حضورا کرم اللے کی عاوت کر بمہ تو سب کومعلوم ہے کہ عمامہ مبار کہ سے زندگی بسر فر مائی اور دوسروں کو بھی تا کید

فرمائی اور جب کسی کوکسی شہر کا حاتم فرماتے تواس کے سر پر عمامہ بندھواتے۔ (شرح شائل)

گویااس طرف اشارہ ہوتا کہصاحب عمامہ صاحب التاج ہے۔ مزید تفصیل گزری اور فقیر کارسالہ '' فضائل عمامہ ''بھی قابل مطالعہ ہے۔

> ہیب عارض سے تھراتا ہے شعلہ نور کا کفش یا برگر کے بن جاتا ہے گبھا نور کا

دل لغات

ہیبت،رعب۔عارض،رخسار۔تھرا تا ہے،لرز تا ہے۔ کفش پاء، پاؤں کا جوتا۔ گبھا،ایک شاخ پر چند پھول،

شرو

حضورا کرم آلیہ کے رخسار پاک رعب ہے نورانی شعلیعلین پاک پرگر کرنورانی پھولوں کا گچھا بن جاتا ہے۔ <mark>دعب دیسول میں اللہ</mark> دعب دیسول ملیہ وسلم

باوجود یکہ آپرجیم وکریم اور مشفق وشفیق تصلیکن رعب کا بیرحالت تھا کہ صدیق و فاروق رضی اللہ تعالی عہماجیسے مقرب بلکہ سسر بھی آنکھ سے آنکھ ملا کرنہیں دیکھ سکتے تھے اور جرات کر کے بھی گفتگو میں پہل نہیں کرتے ۔ سجدہ سہوکے موقع پر رعب سے صحابہ کرام شیخین سمیت کسی کو بھی عرض کرنے کی جرائت نہ ہوئی یہاں تک کہ آپنماز سے فراغت پاکر مہرشریف کے دروازہ تک پہنچاتو حضرت ذوالیدین رضی اللہ تعالی عنہ مض وضاحت طبلی پر پچھوض کیا۔

نعلين ياك حضور عيه وسلم

اس شعر میں تعلی پاک کاذکر خیر ہے اصل تعلی تو سبحان اللہ صرف اس کے نقشہ کے متعلق عرض ہے کہ علامہ محدث حافظ تلمسائی کتاب فتح المقال میں فرماتے ہیں کہ اس نقشہ مبارک کے منافع ایسے ظاہر وہا ہر ہیں کہ بیان کرنے کی حاجت ہی نہیں ۔ من جملہ ان کے ابوجعفر کہتے ہیں کہ میں نے ایک طالب علم کے لئے بیانقشہ بنوایا وہ ایک روز میرے پاس آکر کہ نہیں نے گذشتہ شب اس کی عجیب ہر کت دیکھی کہ میری بی بی کو اتفا قاالیا سخت در دہوا کہ قریب ہہلا کت ہوگئی میں نے نقشہ شریف کی ہر کت دکھلا ہے اللہ تعالی نے اُسی وقت میں نے نقشہ شریف در دکی جگہر کو کرع ض کیا کہ یا الہی مجھ کوصاحبِ نعل شریف کی ہر کت دکھلا ہے اللہ تعالی نے اُسی وقت میں اُسی وقت فی ایک ہوگئی۔

فوائد

قاسم بن محمد کا قول ہے کہ اس نقشہ کی آز مائی ہوئی برکت بیہ ہے کہ جوشخص اس کوتبر کا اپنے پاس ر کھے وہ ظالموں کے ظلم سے ، دشمنوں کے غلبے سے ، شیطان سرکش سے ، حاسد کی نظر بد سے امن وامان میں رہے اور اگر حاملہ عورت در دِ زدہ کی شدت کے وقت اپنے دا ہنے ہاتھ میں رکھے بہ فضل خدا تعالی اللہ اس کی مشکل آسان ہو۔

حكايت

شیخ ابن حبیب روایت فرماتے ہیں که ان کے ایک بھوڑہ نکلا کہ سی کی سمجھ میں نہ آتا تھا نہایت سخت در دہوا۔ کسی طبیب کی سمجھ میں اس کی دوانہ آئی اُنہوں نے بیفش شریف در د کی جگہ پرر کھلیا معاً ایساسکون ہوگیا کہ گویا بھی در دہی نہ تھا۔

حكايت

ایک اثر خودمیرا (بعنی صاحب فی المعال کا) مشاہدہ کیا ہوا ہے ایک بارسفر دریائے مشور کا اتفاق ہوا۔ ایک دفعہ ایسی حالت ہوئی کہ سب ہلاکت کے قریب ہوگئے کسی کو بچنے کی اُمید نہتھی میں نے بیفقشہ نا خدا یعنی ملاح کو دیا اورا سے کہا کہ اس سے توسل کرے اُسی وقت اللہ تعالیٰ نے عافیت فرمائی۔

محمہ بن الجزری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہے منقول ہے کہ جوشخص اس نقش شریف کواپنے پاس رکھے خلائق میں مقبول رہے اور نبی کریم آلیفی ہی کی زیارت سے خواب میں مشرف ہو، بیقش شریف جس لشکر میں ہواُس کوشکست نہ ہوگی اور جس قافلے میں ہولوٹ مارہے محفوظ رہے ، جس اسباب میں ہوچوروں کا اس پر قابونہ چلے ، جس کشتی میں ہوغرق سے بیچاور جس حاجت میں اس سے توسل کریں وہ پوری ہو۔

بعض بزرگوں کا فرمان ہے کہ جو شخص نعل پاک کا نقشہ اپنے پاس ر کھے اپنی ہر دلی مرا دیر کامیا ہے۔ کہ جو شخص نعل پاک شخص اس نقشہ پاک کو تعویذ بنا کر بگڑی میں ر کھے اس ارا دہ پر کہ میرے جملہ اُ مور آسانی سے طے ہوں تو بہ فصلہ تعالیٰ وہ اپنی مرا دکو پائے گا بلکہ اپنے تمام زمان سے ہمیشہ فاکق رہے گا بلکہ دنیا میں اس کا ہم مرتبہ کوئی نہیں ہو سکے گااور کتا ہ المرتجی بالقبول فی خدمۃ قدم الرسول میں علمائے محققین وصلحائے معتبرین نے بہت آثارو حکایات نقل کی ہیں۔

جند اشعار نوقيه

ترجمه

قال الامام ابوالخير محمد بن محمد الجزري عليه الرحمة ياطالبا تمثال نعل نبيه ماقدوجدت الى اللقاء سسلا.

اے طلب کرنے والے نقش نعل شریف اپنے نبی کے آگاہ ہوجاتھیں پالیا تونے اس کے ملنے کاراستہ فاجعلہ فوق الرأس و احضعن له و تعال فیه وأوله التقبیلا.

🛠 پس رکھاس کوسر پراورخضوع کراس کے لئے اور مبالغہ کرخضوع میں اور مسلسل اس کو بوسہ دے

من يدعى الحب الصحيح فانه يثبت على مايدعيه دليلاً.

🖈 جو خص دعویٰ کرے سچی محبت کا پس بیشک وہ قائم کرتا ہے اپنے دعوے پر دلیل کو

عن السيد محمد الحمازي الحسني المالكي

وظفرت بالمطلوب من كركاته ووجدت فيه ماأريد من الصفا

المجلائة وميں نے مل ليا اپنے چبرے براس نقش كودا سطے بركت كے سومجھكواً سى دفت شفاء ہوگئ حالانكہ ميں قريب الهلاكت تقاادر بہنچ گيا ميں مطلب كواس كوبركتوں ہے اور پايا ميں نے اس ميں جو پچھ ميں جا ہتا تقاصفائى ہے۔ مزيد تفصيل ''فتح المتعال' 'ا مام تلمسائى رحمة اللہ تعالی عليه يا فقيراً و ليى غفرله كارساله '' نيل المرام' ميں پڑھئے۔ مثمع ول مشكوة من سينہ زجاجہ نور كا

تیری صورت کے لئے آیا ہے سورہ نور کا

حل لغات

مشکلوة ، فا نوس ، چراغ دان _ زجاجه ، کانچ ، شیشه _ سوره نور ، قرآن مجید کے اٹھار ہویں پاره کی ایک سورة کانا م_

شرح

حضورا کرم اللی کا قلب مبارک شمع کی طرح روشن ومنور ہے جسم پاک مثل فا نوس ول کو ڈھانے ہوئے ہے اور سینہ مبارک مثل شیشہ چمک رہا ہے آپ کے چہرے منور کی تعریف میں سورۃ نورناز ل فرمائی ہے۔

شمع دل

سٹمع دل یعنی سینہ مبارک کے ہارے میں کتب سیر دا حادیث میں ہے کہ حضورا کرم اللیکی سواءالبطن والصدر نصے لیعنی آپ کاشکم اقد س ادر سینہ اطہر ہموار و ہرا ہرتھا۔ سینہ اقد س کے درمیان ہالوں کا ایک ہاریک خط تھا جونا ف تک تھا اور سینہ اقد س کے اوپر دونوں طرف ہال نہ تھے اس سینہ اقد س کی شرح اور قلب شریف کی دسعت کا بیان طاقت انسانی سے خارج ہے۔ قرآن پاک میں ہے

اُلَمْ نَشُوحُ لَکَ صَدُرَ ککا پارہ ۳۰،سورۂ الانشراح،آیت ۱) کیا ہم نے تمہارے لئے سینہ کشادہ نہ کیا۔ شرح صدراس کے لفظی معنی ہیں کھول دینا ، یہ ہدایت کا آخری مرتبہ ہے۔اس مرتبے میں تمام حقائق ملک وملکوت ،لا ہوت وجبروت منکشف ہوجاتے ہیں۔زبان اسرارِغیب کی تنجی اور دل خزانہ ہوجاتا ہے پھروہ جو پچھفر ماتا ہے عالم غیب میں مشاہدہ کرکے فرماتا ہے۔

نکته

آیت میں ''لک 'کی قید بتلار ہی ہے کہ وہ شرح صدر ہے جو خاص آپ ہی کے واسطے ہے یہی وجہ ہے کہ جو اسرار آپ کے قلب اقدس کوعطا ہوئے وہ کسی اور مخلوق کوعطا نہیں ہوئے اور نہ ہی کسی کا قلب متحمل ہوسکتا ہے اور اسی قلب مبارک کے متعلق آپ کاار شاد ہے کہ میرا قلب سوتانہیں۔

آية نور مع تفسير

يُّ وُقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبِارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَّا شَرُقِيَّةٍ وَّ لَا غَرُبِيَّةٍ ا يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِىءَ ۗ وَ لَوْ لَمْ تَمْسَمُهُ نَارٌ ا نُوْرٌ عَلَى يُنُولِهُ مِنْ يَّشَاءُ ا وَ يَضُوبُ اللَّهُ الْاَمْقَالَ لِلنَّاسِ ا وَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْ هِإِ عَلِيْكُمْ مُورَةً فَيُولِهُ مَنْ يَّشَاءَ ا وَ يَضُوبُ اللَّهُ الْاَمْقَالَ لِلنَّاسِ ا وَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْ هِإِ عَلِيْكُمْ مُورَةً فَيَ الْمُورِ اللَّهُ الْاَمْقَالَ لِلنَّاسِ ا وَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْ هِإِ عَلِيْكُمْ مُورَةً فَيُ اللَّهُ الْاَمْقَالَ لِلنَّاسِ ا وَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْ هِا عَلِيْكُمْ مُورَةً اللهُ اللهُ اللهُ الْاَهُ الْاَمْقَالَ لِلنَّاسِ ا وَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْ هِا عَلِيْكُمْ مُورَةً مُ اللهُ اللهُ اللهُ الْاللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ الللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ

ہر کت دالے پیڑ زیتون سے جونہ پورب کا نہ پچھم کا قریب ہے کہ اس کا تیل بھڑک اُٹھے اگر چہاہے آگ نہ چھوئے نور پر نور ہے اللہ اپنے نور کی راہ بتا تا ہے جسے جا ہتا ہے اور اللہ مثالیس بیان فر ما تا ہے لوگوں کے لئے اور اللہ سب پچھ جا نتا ۔

اس آیة کریمه میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نور کی مثال بیان فر مائی ہے اللہ کا نور کیا ہے اور اس کی مثال کا مطلب کیا

نور کے متعلق حضرت کعب احبار اور ابن جبیر رضی اللہ تعالی عنہما فر ماتے ہیں

المراد بالنور الثاني هنا محمدا عَلَيْهُ و قوله تعالىٰ مثل نوره اى نور محمد عَلَيْكُ ثَفَاء شريف جلدا صفحه ۱)

الله تعالى كارشاد "مثل نوره "مين نور ثانى ميمراد حضرت محمطيني بير_

اور مثال کے متعلق محی السنة علا مدعلا وُالدین علی بن محمد المعروف بالخاز ن فرماتے ہیں

وقیل وقع هذا الته مثیل لنور محمد عَلَیْ قال ابن عباس لکعب الأحبار أخبرنی عن قوله تعالی مثل انوره کمشکاة قال کعب هذا مثل ضربه الله لنبیّه عَلَیْ فالمشکاة صدره والزجاجة قلبه والمصباح فیه النبوة توقد من شجرة مبارکة هی شجرة النبوة یکاد نور محمد عَلَیْ و أمره یتبین للناس ولو له ایتکلم به أنه نبیّ کما یکاد ذلک الزیت یضیء ، ولو لم تمسسه نار(تغیر فازن جلد ۱۳۳۳ فی ۱۳۳۳) اور کها گیا ہے بیمثیل نور محمد کواه می بخص بتاؤ؟ انہوں نے حضرت کعب احبار سے کہا کہ اللہ تعالی کے اس قول "مشل نوره کے مشکو کاه می بخص بتاؤ؟ انہوں نے فرایا اس میں اللہ تعالی نے اپنے کی ایک اللہ تعالی می مراد نبوت نے مراد نبوت کے مبارک شجر سے دوشن ہو اور اس نور محمد کی دوشن اور چک ایک ہے کہ اگر آپ این ہونے کا بیان نہی فرما کی سے مراد آپ کا قلب اور مصباح (چاغ) سے مراد نبوت کے مبارک شجر سے دوشن ہے اور اس نور محمد کی دوشن اور چک ایک ہے کہ اگر آپ این نی ہونے کا بیان نہی فرما کیں تب بھی لوگوں برخا مرہ وجائے۔

حضرت عبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنهمااس آیة کریمه کی تفسیر میں فرماتے ہیں

المشكدة جوف محمد تَلْنِيهُ والزجاجة قلبه والمصباح النور الذي جعله الله فيه لا شرقية و غربية ، لا يهودي ولا نصراني توقد من شجرة مباركة إبراهيم نور على نور قلب إبراهيم ونور قلب محمد تَلْنَيْهُ. (فَازِن جِلر٣صفي٢٣٢)

کہ طاق تو حضورا کرم اللے گئے کا سینہ اور فا نوس قلب مبارک ہے اور چراغ وہ نور ہے جواللہ تعالیٰ نے اس میں رکھا ہے وہ نہ شرقی ہے نہ غربی یعنی نہ یہو دی ہے نہ نصرانی روشن ہے شجرہ مبار کہ یعنی حضرت ابرا جیم علیہ السلام سے نور پر نور ہے یعنی نورِ قلب ابرا جیم پر نورِ قلب مجمع اللے ہے۔

فائده

حضورا کرم اللہ کاسینہ اقدی وہ ہے جس میں اسرارِ الہیداد رمعارفِ ربانیداد رعلوم دھکم کے بے شاراور بے حدوعد

اور بے شارسمندر گاشیں مارر ہے ہیں جنہیں وہ جانیں یاان کااللہ تعالیٰ۔

صاحب روح البیان نے اس آیت کی متعدد تفاسیر لکھ کرا یک تغییر لکھتے ہیں کہ روح الا رواح میں ہے کہ 'مثل نورہ'' سے حضورا کرم اللہ کے اور اقدس مراو ہے جو کہ آدم علیہ السلام کے مشکلا قاور نوح علیہ السلام کے زجاجہ اور اہرا ہیم علیہ السلام کے نتون سے روش تھے آپ نہ یہودی تھے نئی جانب کو قبلہ مانتے اور ند نصر انی جوشر ق کوقبلہ بھے ہیں۔
مصباح سے مراد حضورا کرم اللہ اور مشکلا قسے حضرت اہرا ہیم علیہ السلام مراو ہیں اور آپ کی زجاجہ ول صافی طاہراور آپ کی مصباح سے مکام اور آپ کی زجاجہ ول صافی طاہراور آپ کی مصباح علم کامل اور آپ کا تجرہ خلق شامل کہ وہ نہ جانب خلووا فراط میں ہے نصر ف تفصیرو تفریط میں بلکہ وہ حداعتدال میں ہے ''خصور الامور آپ کا جو راوسط ہو آپ کے لئے واقع ہے اور آپ کی ذات ہی صراط متنقیم ہے اور روح کے اور آپ کی ذات ہی صراط متنقیم ہے اور روح کے اور آپ کی ذات ہی صراط متنقیم ہے اور روح کے اور آپ کی ذات ہی صراط متنقیم ہے اور روح کی المعانی میں ہے کنور محبت حبیب نور خلت خلیل سے ل کرنور علی نور ہے۔

از ينجاقهم كن نور علىٰ نور

پدر نور پسر نور ریست مشهور

باپ بیٹا دونوں مشہورنور ہیں یہاں سے ہی نورعلیٰ نور کامعنی سمجھ لیجئے

سينه اسرار الهيه كا خزانه

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث وہلوی اورمولا نا عبدالحق صاحب تفسیر حقانی اپنی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ حضور اکرم آفیلی کے سینہ اقدس کوا یک رفیع الشان کل سمجھنا جا ہیے جس میں بارہ کمرے ہوں اور ہر کمرے میں ایک مجلس ہواور مجلس کے حاکم اعلیٰ آپ آفیلی ہوں جس کی توضیح ہیہے۔

كمره نمبرا

اس میں ایک عظیم الثان شہنشاہ تشریف فرما ہیں کہ روئے زمین کے بڑے بڑے بادشا ہانِ عرب و مجم ، روم وشام ، ایران و ہند وغیرہ مما لک کے دست بستہ ان کے سامنے حاضر ہیں اور تد ابیر مملکت ، قوانین جہانداری ،امور سلطنت وغیرہ ان سے دریا فت کرر ہے ہیں اور جو پچھو ہ فرماتے ہیں اس کو ہ سرآئکھوں پر رکھتے ہیں۔وہ ان جملہ با دشاہوں کے با دشاہ کون ہیں۔ نبی اکرم ، نورِ مجسم حضرت مجم مصطفیٰ حظیمہ ۔

کمره نمبر۲

اس میں ایک عظیم القدر جلیل الشان تھیم تشریف فرما ہیں کہ دنیا بھر کے حکماءان کے سامنے دست بستہ حاضر ہیں علوم سیاست ، تدبیر منزل ، درستی آ دا ب واخلاق اور دیگرعلوم حکمیہ کا استفادہ کرر ہے ہیں اور وہ استادکل ، معلم علم و حکمت طالبہ ہرایک اس کی استعداد فہم کے مطابق تعلیم فر مارہے ہیں۔

کمرہ نمبر۲

اس میں ایک جلیل اقد رعظیم الشاہ قاضی القصنا ۃ بڑی تمکنت اور و قار کے ساتھ تشریف فرما ہیں اور ان کے سامنے دنیا بھر کے قاضی (ﷺ) معاملے فہم ،موجد قوا نین سیاسیہ و نوامیسیہ حاضر ہیں اور آپ کے فیصلہ جات اور ارشادات کواپنادستور العمل بنار ہے ہیں۔وہ قاضی القصناۃ بھی حضور ہی ہیں تاہیجہ ۔

كمره نميرة

اس میں ایک مفتی متبحر سندا فتا دیرتشریف فرما ہیں اور علوم وفنون کے دریا جواس کے سینہ اقدس میں موجز ن ہیں رواں میں اور دنیا بھر کے محدثین ،مفسرین ،متکلمین ،مقررین ،مقر ئین اس کے سامنے حاضر ہیں اور سب کے سب اپنی اپنی استعداد کے مطابق اس چشمہ علم و حکمت سے سیراب ہور ہے ہیں وہ مفتی متبحر بھی سیدا لکا ئنات حضرت محم مصطفیٰ علیفیہ ہی ہیں ۔

كمره نميره

کمره نمبر۲

اس میں ایک جلیل القدر ، رفیع الصرت ،خوش الحان قاری جلوہ افروز ہیں اور دنیا بھر کے قاری اس کے سامنے سر جھکائے دست بستہ حاضر ہیں ۔فن تجوید ،قر اُت سبعہ اور قواعد وقوانین لب ولہجہ وغیرہ کی تعلیم ہور ہی ہے بیہ عظیم الثان قاری بھی آپ ہی ہیں۔

کمرہ نمبر ۷

اس میں ایک عابد وزاہد دنیاو مافیہا ہے بے نیاز ہوکرتشریف فرماہیں۔ صبح وشام رات دن میں ایک گھڑی تو کیا

ایک سانس بھی غفلت سے نہیں گزارتے ہروفت تسبیح وتہلیل اور وردوو ظائف،فرائض ونوافل ادعیہ شیخ وشام میں مشغول ومعروف بیں اور دنیا بھرکے عابدو زاہداس کے حضور حاضر بیں۔عبادت وریا ضت اور طریقت کے اصول وطریق وغیرہ حاصل کررہے بیں اور و ظائف شیخ و شام اورا دوا شغال کی تعلیم ہور ہی ہے بیعا بدوز اہد بھی حضور قلیق ہی ہیں۔

کمرہ نمبرہ

اس میں ایک عارف کامل تشریف فرما ہیں کہ ذات وصفات کے اسراراور عالم ناسوت وملکوت کے حقا کق اس کے ولی میں منکشف ہیں اور تمام دنیا کے عارف اس کے حضور بجز واکسار سے حاضر ہیں اور حقا کق و معارف ،اسرارورموزکی تعلیم ہور ہی ہے۔ یہ عارف کامل بھی وہی معدنِ اسرارکل نبی اکرم ایک ہیں ہیں۔

كمره نمبره

اس میں ایک واعظ عالم وفاضل منبر اطہر پر جلوہ افروز ہے اور لوگوں کی ارواح اور قلوب کواپنے کلام مقدس کی تاخیروا نوار ہے مسر ورومنور کرر ہاہے کسی کوثوا ہے ظیم اوراجر جزیل کی ترغیب سے راہ راست پرلا رہا ہے اور کسی کوعذا ہے قبر اور جہنم کے المناک حالات سنا کرتو بہ کرار ہاہے۔ ہزاروں وار آخرت کے در جات اور حیات جاو دانی کے برکات سن کرائیمان لارہے ہیں اور ہزاروں بدکار عذا ہے قبر اور دوزخ کی میز اوس کے حالات سن کرائی بدکار یوں پرنا دم ہو کرتو بہ کرائیمان لارہے ہیں اور ہزاروں برنا دم ہو کرتو بہ کررہے اور رورہے ہیں۔ دنیا بھر کے عالم و فاضل اور واعظاس کے حضور دست بستہ حاضر ہیں اور طریق وعظ وغیرہ کی تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ یوا عظا ورعا کم علم لدنی بھی حضورا کرم ایکنائی ہی ہیں جھالیہ

کمره نمبر۱۰

اس میں ایک مرشد کامل صاحب طریقت وصاحب دل تشریف فرما ہیں جس کی نگاہ خاک کو کیمیا کر دہی ہے ہزاروں نامرا دبامرا داور ہزاروں ناشادشا دہورہے ہیں ، کہیں چور قطب بن رہے ہیں ادر کہیں قطب غوث بن رہے ہیں، تمام دنیا کے مرشد کامل اس کے حضور حلقہ بگوش ہیں۔ ہرایک کی استعدا دکے مطابق اسے سیراب کیا جارہا ہے وصول الی اللہ کے رہتے تجابات دورکرنے کے طریقے ،مقامات ،احوال ،مرانث ،توجہ، تاسیر ، ذوق وشوق ،وجدورقص ، فناو بقاء وغیرہ کی تعلیم ہور ہی ہے۔ بیمرشد کامل بھی حضور ہی ہیں ہیں ہیں گھا

کمرہ نمبر ۱۱

اس میں ایک اولولعزم، رفیع الشان، خاتم نبوت، صاحب کتاب رسول مکرم تشریف فرما ہیں اور تمام رسول حضرت

ابرا ہیم واسخق و یعقو ہو دا وُ دوسلیمان ومویٰ وعیسیٰ علیہم السلام کے اردگر دتشریف رکھتے ہیں اور خاتم النبیین سے فیوض و برکات حاصل کرر ہے ہیں اور رسول مکرم خاتم النبیین ان کی شریعتوں کے احکام گھٹابڑ ھار ہے ہیں اور سب رسول بسر وچپثم قبول کرر ہے ہیں اور انہیں اپناا مام اور سر دار انبیاء شلیم کرر ہے ہیں ۔ وہ رسول مکرم خاتم النبیین بھی جنابِمجمد مصطفیٰ ہی ہیں چھالیٹھ

کمرہ نمبر۱۲

اس میں ایک پیکر نور ،حسن ازل ، ناز نین مجبوب ، تعیے کی مانند تشریف فرما ہیں کہ اللہ تعالی کے حسن و جمال کی جگی اس گلبدن کے بدن اطہر کواپنا مظہر و مسکن گلبرایا ہے حسن ازل کے انواروں نے اس کوروشن کرکے خدا کی شانِ مجبوبیت ، اس میں جلوہ گررکھی ہے اوروہ اپنی محبت کی کشش ہے لوگوں کے دلوں کا شکار کررہا ہے اور لاکھوں اس ازلی حسن کے عاشق بڑی دور سے امید کسی منفعت اور بدون کسی خوا ہش کمال کے فقط دیدار کے بھو کے دیوانوں کی طرح دوڑے چلے آتے ہیں اور اپنی اپنی بیشا نیاں اس کے فیض کے آستانے پر گھتے ہیں اور اس کے جمال کی ایک جھلک کے مشاق ہیں اور یہ مرتبہ کسی اور کو حاصل نہیں ہوا ہے مگراسی مجبوب کے صدقے سے بعض کو تھوڑا حصہ اس محبوب کی مجبوبیت سے حاصل ہوا ہے اور جن کو اس محبوبیت سے بچھ حصہ ملا ہے مخلوق کا جھا وان کی طرف ہوگیا ہے اوروہ محبوب از لی بھی جنا ہے سرور کا نئات

اگر کسی کوان بارہ مجلسوں میں کسی قتم کا شک وشبہ ہوتو وہ خوب غور کرے اور سو ہے کہ ان سب کاموں کی اصل کہاں ہے ہوتو ہے شک اس کو یقین آجائے گا کہ بیسب کارخاندا یک جھلک ہے کمالِ محمدی قانستا کے انواروں میں ہے جیسے جڑکی تازگی ہے شاخ اور بتا بتا اسر سبزر ہتا ہے اور جیسے دریا ہے نہرین نکل کرچاروں طرف جارہی ہوتی ہیں اسی طرح محقیقت میں سینہ ہے کینہ جناب سرور دوعالم آلی منتج اور مخزن ہے تمام کمالا سے ظاہری اور باطنی کا نور محمدی قانستا کی کا فیض فوارے کی مانند چشموں کی طرح جاری ہے اور کا کنات کے ہر فردکو سیرا ہے کررہا ہے۔ (تفسیر عزیزی و حقانی ملخصاً)

تواصل وجود آمدی از نخست دگر هرچه موجود شد فرع تست آپالله تو سب کی اصل ہیں دوسری جوشے بھی بیدا ہوئی وہ آپ الله کی فرع ہے۔

میل سے کس درجہ سقرا ہے وہ پتلا نور کا ہے گئے میں آج تک کو راہی کرتا نور کا

حل لغات

میل (بفتے المیم) ہندی ،رنگ ، کیچڑ ، چرک ، گندگی ،رنج ۔ ستحرا (ہندی) صاف ، پا کیزہ ۔ پتلا (ہندی بضم الباء مجمی) مورت ، بے جان قالب ، پیکر ، یہاں جسم اقدس کی ظاہری ساخت اقد س مراد ہے ۔ کورا (ہندی) نیا ، کرتا ، قیص ۔

شرح

حضورا کرم آلی کے کا جسم پاک میلا ہونے ہے کس قدر منزہ وصاف وستقرا ہے کہ جس کیڑے کو آپ استعال فرماتے ہیںوہ نیا ہی رہتاہے میلا پایرا نانہیں ہوتا۔

فائده

یہ مصرع جب میرے سامنے آیا تو میں نے غور کیا کہ بیلفظ تو ہمارے بچے بھی نہیں جانتے کہ کورا کرتا سے کہتے ہیں لیکن قر آن وحدیث کی روشنی میں بیکورا کرتا ہمیں لباس تقو کا کی طرف لے جاتا ہے جوقر آن کی ایک مستقل اصطلاح ہے یعنی جولباس تقو کا کا ہے وہی سب سے اچھالباس ہے۔

لباس التقوي

ر پرآیت

وَ لِبَاسُ التَّقُواى الْمُلِكَ خَيْلٌ بِاره ٨، سور وَالاعراف، آيت ٢٦) اور پر ہيز گارى کالباس وہ سب ہے بھلا اس کی تغییر میں صاحب روح البیان لکھتے ہیں کہ قنادہ وسدی تقویٰ ہے عمل صالح مراد ہے اس لئے عمل صالح ہی بندے کوعذاب ہے بچاتا ہے اس ہے ثابت ہوا کہ تقویٰ کالباس اس ظاہری لباس ہے بہتر ہے اس لئے کہ فاسق کتناہی اچھالباس پہنے تو صرف ظاہری ستر ڈھانینے کا ہے

اني كافي ارى من الاحياء له ولا امانة وسيط القوم عريانا

میں حیاوا مانت کے عاری کوقوم کے اندر ننگا دیکھتا ہوں۔

حضرت حافظ شیرازی قدس سرہ نے فرمایا

قلندرال حقيقت به نيم جو نحرند قبائے اطلس آنکس که از هنر عاريست

فائده

تفسیر فارس میں ہےوہ لباس جوتقو کی کے طور لیعنی متواضعانہ منگسرانہ لباس ہے جیسےوہ لباس جورات کے وقت اللّٰہ والے پہن کریادِ خدامیں گزارتے ہیں وہ زرق ہر ق اور زم و نازک متکبرانہ طور پر پہنتے ہیں۔

حديث شريف

جس کانرم و نازک لباس ہوتو اس کا دین بھی ضعیف ہے۔

فائده

مروی ہے کہاون کالباس سب سے پہلے حضرت آدم وحواعلیہاالسلام نے پہنا جب کہ بہشت سے نکالے گئے۔ فائدہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اون کالباس پہنتے اور درخت کے پتے کھاتے تھے جہاں شام ہوتی و ہیں قیام پذیر ہوجاتے۔

فائده

اد ن ادر بالول کے کیڑے پہنناتو اضع کی علامت نہیں البتہ مسکینوں درویشوں سے مشابہت ضرور ہے۔

نظافت حبيب ملحالله

حضورا كرم الله كى نظافت معنوى وصورى مرطرح جامع بصورى كاحال توبيب

نور انی بدن

حضورا کرم اللہ کا جسم مبارک صاف و شفاف اور بشری کثافتوں سے پاک ایسا کہ دیکھنے والا آپ کے جسم کے ا اندر سے سورج کودیکھے لیتا ، درمیان میں جسم مبارک مانع ندتھا۔

بے سایہ

حضورا کرم طلقہ کے نورانی ہونے کی وجہ ہے آپ کا سامیہ نہ زمین پر پڑا اور نہ دھوپ میں اور نہ جا ندنی میں نظر آیا۔اعلیٰ حضرت فاضل ہریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ

تو ہے۔ سابینور کا ہرعضو کھڑا نور کا

حضرت ذکوان (تابعی) ہے روایت ہے کہ حضور اکر مطابقہ کا سابیہ دھوپ اور جاند نی میں نظرینہ آتا تھا۔ (نوا در

الاصول حكيم ترندي)

جب آپ دھوپ میں کھڑے ہوتے تو آپ کی روشنی سورج کی روشنی پر غالب آتی اور جب جراغ کے سامنے کھڑے ہوتے تو جراغ کی روشنی پر غالب آتی۔(ابن مبارک،ابن جوزی بروایت ابن عباس)

خون مبارک

حضورا كرم الله كاخون مبارك ياك ہے۔

جمله فضلات شفاء

حضورا كرم اليلة كاخون مبارك اوربييثا بشريف شفائ امراض تھے۔

جمله فضلاتِ مبارکه آتش جھنم سے نجات دلانے والے

جن صحابہ وصحابیات کوحضورا کرم آلیگاہ کا پیشاب مبار کہاورخون پاک پینے کاشرف ملاانہیں رسول اللہ آلیگا ہے ۔ شفاء کا مژوہ سنا کرفر مایا کہتم پر آتش جہنم بھی حرام ہے نہ صرف ذات ِپاک نظیف بلکہ جوآپ (ﷺ) سے لگ گیا وہ بھی نظیف بن گیا۔

چنانچید حضرت انس رضی الله تعالی عنه کے پاس ایک دستر خوان تھا جس سے سر کارِ ابد قرارطِ الله فی دست مبارک اور چیرہ مبارک صاف کرلیا تھاوہ جب میلا ہو جاتا تو حضرت انس رضی الله تعالیٰ عنداس کو جلے تنور میں ڈال کرصاف کرلیا کرتے تتے اور فرماتے تتے میر ہے جوب نے اس کوچھوا ہے اسے آگ نہیں جلاسکتی۔

> تیرے آگے خاک پر جھکتا ہے ماتھا نور کا نور نے پایا تیرے سجدے سے سیما نور کا

حل لغات

ماتھا، ببیثانی۔سیما، جا ندی جیسی۔

شرح

اے حبیب خدات کی فیر آپ کے روبروز مین پر سجدہ کے لئے پیٹانی جھکا تا ہے آپ کو سجدہ کرنے کی وجہ ہے نور نے جاندی جیسی نورانیت پائی۔

توہے سابیہ نور کا ہر عضو کلڑا نور کا سابیہ کا سابیہ ندہ ہوتاہے نہ سابیہ نور کا

شرح

اے حبیب کبریا علیہ آپ نور خدا کے سامیہ ہیں آپ کے جسم کا ہر حصدا یک نورانی ہے آپ نوری سامیہ ہیں اور سامید کا سامیز ہیں ہوتا۔

اس شعر میں اما م احمد رضا محدث ہریلوی قدس سرہ نے حضور قابیعی سانیہ کے متعدد دلائل دیے ہیں۔
(۱) حضورا کرم آفید فل الہی ہیں یعنی مظہراتم ذات وصفات حق تعالی ہیں تو جب اصل سانیہ سے منزہ ومقدس ہے تو اس کا مظہر بھی سانیہ سے یونکہ قاعدہ ہے کہ اصل سے اس کے عکس کی مخالفت ممکن نہیں۔
(۲) حضورا کرم آفید ہے کے جم اطہر کا ہر عضونور ہی نور ہے اس کی تفصیل آگے چل کرع رض کرتا ہوں۔
(۳) جب آپ آفید فلل الہی ہیں اور تمام عقلاء کا اتفاق ہے کہ سانیکا سانیہ ہیں ہوتا۔
(۳) اس پر بھی تمام عقلاء کا اتفاق ہے کہ نور کا سانیہ ہیں ہوتا۔

حضور کا سایه نه تھا

اس اختلافی مسئلہ پر بے شارر سائل تصنیف ہو چکے ہیں فقیر بھی اس شرح حدا کق میں متعد دمقامات پہ تفصیل ہے۔ لکھ چکا ہے لیکن موضوع کی منا سبت ہے یہاں بھی چند معروضات عرض کرتا ہوں۔علاء کرام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا سابیاس لئے نہیں رکھا کہ کوئی دشمن آپ کے سابیہ کی بھی تو ہین نہ کر سکے آپ کے سابیہ پر بہ نبیت تو ہین یا وُں نہ رکھے۔

درس ادب

گویارسولاللہ اللی اللہ کا ہے۔ سامیہ نہ ہونے میں درسِ اوب ہے اس کے متعلق محدثین کرام نے کئی وجوہ لکھے ہیں ایک ان میں میر بھی ہے کہ'' سامیہ''شے کی نظیراورمثل پر ولا لت کرتا ہے اور رسول اللہ اللہ علیہ کامثل

نه جاري برم خيال مين نه دو كان آئينه سازمين

پھر سابیہ کونظیر ومثل مان لینے پر جب رسول اللہ کا سابیز مین پر پڑتا تو لوگوں کے پاؤں ہےروندا جاتا تو بھی ہے ادبی تھی اللہ تعالیٰ کو گوارا نہ ہوا تو محبوب کا سابیہ ہی نہ بنایا۔ (حضورا کرم ﷺ کی نظیر کے امتناع کے لئے حضرت امام فضل حق خبر آبادی کی كتاب "امتناع النظير "اورفقيركارساله "الاكسير في امتناع النظير "كامطالعفرمائي-أوليى ففرله)

حضرت امام احمد ابن محمد خطیب قسطلانی رحمة الله تعالی علیه موا بهب لد نیه میں فرماتے ہیں که رسول الله علیہ علیہ لئے سامیہ نه تھا نه دھوپ میں نه جپاندی میں روایت کیا اسے تھیم تر ندی نے ذکوان سے پھر ابن سبع کاحضور کے نور ہونے سے استدلال اور حدیث ''اجعلنی نوراً'' سے استہشا وذکر کیا۔

حديث

قال لم يكن له عَنْكُ فل في الشمس و قمر رواه الترمذي من ذكوان وقال ابن سبع كان عَنْكُ نوفًا وقال ابن سبع كان عَنْكُ نوفًا وقال لم يكن له وقال ابن سبع كان عَنْكُ نوفًا وقال الله عليه واجعلني ويشهدله قوله عَنْكُ في دعائه واجعلني وقد الله والعملي والمعلني وال

ات طرح سيرت شامي ميں ہے

وزاد عن الامام الحكيم قال معناه لئلاً يطاء عليه كانوا فيكون مذلة له يعني امام ترندي في مرايا كماس مين حكمت يقى كه كوئى كافرساييا قدس برياؤل ندر كھــ

حكايت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہماتشریف لئے جاتے تھے کہ ایک یہودی حضرت کے گروا پے پاؤں ہے۔ عجب حرکات کرتا جاتا ہے اس سے دریا فت فرمایا بولا بات یہ ہے کہ اور تو قابو ہم تم پرنہیں پاسکتے جہاں جہاں تمہارا سامیہ پڑتا ہے اسے پاؤں سے روند تا جاتا ہوں ایسی خباشوں اور شرار توں سے حضرت حق عز وجلالہ نے اپنے حبیب کریم الیسلیہ کا سامیہ گوارانہ فرمایا۔

انگریز کی حکایت

ایک انگریز نے اپنے کسی بزرگ کافو ٹو دیکھا کیوام کے پاؤں تلے روندا جارہا ہے فوراً پڑھا'' لاال<mark>ہ الساب الا الساب</mark> محمد دسول الله''اور کہاریان کی تعلیم کی برکت ہے کہان کی تصویز ہیں تو ان کی تو قیر محفوظ ہے۔ ''

حضرت امام زر قانی رحمة الله تعالی علیه شرح مواہب میں لکھتے ہیں کہ

ولم یکن لیصلی الله علیه وسلم ظل فی شمس ولاقمر لا نه کان نوراً کما قال ابن سبع و قال رزین بغلبة انواره قیل حکمة ذ لک صیابته عن ان به طبا سکافر علمے سکللارواه المسرمذی المحکیم عن ذکوان ابسی السسمه ان الزیات المدنبی و ابهی عمر و المدنعی مولى عائشه رضى الله تعالى عنهما وكل منهما ثقة من التابعين فهو مرسل لكن روم ابن المهارك وابن المهارك وابن الجوزى عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما لم يكن للنبى على النبى على ولم يقم مع الشمس قط الاغلب ضوء ه ضوء السراج وقال ابن سبع الاغلب ضوء ه ضوء السراج وقال ابن سبع كان عَلَيْكُ نوراً فكان إذا مشى في الشمس أو القمر لا يظهر له ظل وقال غير ه ويشهد له قوله عَلَيْكُ في في دعائمه كما سئل الله تعالى ان يجعل في جميع اعضائه وجهاته نووالمختم تقوله نورا) والنور لاظل له وبه يتم الاستشهاد.

اس نے وہم کاازالہ صدیوں پہلے فرمایا جس کا خلاصہ ہیہ ہے کہاس کارادی ذکوان تا بعی ہےاور ذکوان دو ہیں ادر دونوں روایت میں ثقہ ہیں۔اصولِ حدیث کا قاعدہ ہے کہ تا بعی ثقه کی ہر روایت قابل قبول ہے۔ دوسرا قاعدہ بیہ ہے کہ اس حدیث نفی سامیہ حدیث نور سے مؤید ہے اور ریجھی اصول حدیث کا قاعدہ ہے کہ کوئی ضعیف روایت صحیح روایت سے مؤید ہوجائے تو وہ بھی معناصیحے ہوجاتی ہے۔

أحضرت عثمان كاعقيده

حضرت امامُ فَى مدارك شريف مين "لَوُ لَآ إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤُمِنُونَ وَ الْمُؤُمِنَّ بِانْفُسِهِمْ خَيْرًا ا فرمات بين كه

قال عشمان رضى الله تعالىٰ عنه ان الله مااوقع ظلك على الارض لئلا يضع انسان قدمه علىٰ ذلك الظا

امیر المومنین حضرت عثان رضی الله تعالی عنه نے حضورا کرم آلیا ہے عرض کیا بیٹک الله تعالی نے حضورا کرم آلیا ہے ز مین پر نہ ڈالا کہ کوئی شخص اس پر یا وَں نہ ر کھ دے۔

انفی سایه کی دوسری دلیل

حضرت ابن حجر مکی رحمة الله تعالی علیه نے فرمایا که

لم یسادوک فی علاک وقد حال هنامنگ دولنهم وساوانبیاء علیهم الصلوٰۃ والسلام فضائل میں حضورا کرم آفیہ برابر نہ ہوئے حضورا کرم آفیہ کی چیک اور رفعت حضور آفیہ تک ان کے پہنچنے سے مانع ہوئی کی شرح میں فرمایا هو مقتبس من تسمية تعالى لنبينه نورا في نحوقد جاء كم من الله نور و كتاب مبين و كان ضلى الله عليه وسلم بكثر الدعاء بان الله يجعل كلا من حواسه واعضائه وبدنه نورا اظهار الوقوع ذلك وتفضل الله تعالى عليه به لذلك ومما يويدا نه عَلَيْكُ صارا نورا كان اذ ا مشى في الشمس والقمر لا يظهر له ظل لانه لا يظهر لا للكثيف و هو الله تعالى عليه وسلم قد خلصه الله تعالى من سائر الكثافات الجسمانية وصيره نوراً صرفاً لا يظهر له

یعنی بیر معنی اس کئے لے گئے ہیں کہ اللہ عزوجل نے اپنے حبیب اکر ماتیاتی کا نام نور رکھا مثلاً اس آیت میں کہ ہیٹک تہمارے پاس اللہ تعالی کی طرف سے نورتشر بیف لائے اور روش کتاب اور حضورا کر میں تھے ہیشرت بید وعافر ماتے کہ الہی میرے تمام حواس واعضاء سارے بدن کونور کردے اور اس دعا سے بیمقصو دختھا کہ نور ہونا ابھی حاصل ختھا کہ اس کا حصول ما تکتے تھے بلکہ بید دعااس امر کے ظاہر فرمانے کے لئے تھی کہ واقع میں حضورا کر میں تھے کا تمام جم پاک نور ہے اور بین اللہ عزوج کر دیا جیسا ہمیں حکم ہوا کہ سور ہ بقر بیف کے آخر کی دعاعرض کریں وہ بھی اسی بینے اظہار وقوع وصولِ فضل اللہ عزوج کے دھوپ یا چاند نی میں اظہار وقوع وصولِ فضل اللی کے لئے اور حضورا کر میں ہوجانے کی تا سمیدان ہمل فتو جات احمد میشر کے مصورا کر میں تھی کہ اس کے کہ سابی تو کثیف کا ہوتا ہے اور حضورا کر میں تھی کھی اس کے کہ سابی تو کثیف کا ہوتا ہے اور حضورا کر میں تھی تھی کے اس میں خوات کہ دعا میں اور کی دعا میں اور کی دعا تھی ہمن کے کہ سابی تھی تھی اس کے کہ سابید تھی اور کی دعا میں اور کی دعا تھی ہمن کے لئے سابید نہ تھا۔ علامہ سلیمان جمل فتو حات احمد میں شرح میں فرماتے ہیں

لم يكن له مُنْكِ يظهر في شمس والاقمر

نبى كريم الله كاسابية ندوهوپ ميں ہوتا اور نہ جا ندنی ميں۔

فاضل محر بن فہمیہ کی اسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفیٰ واهل بیۃ الطاهل یک خاصہ یہ ہے کہ حضور کے لئے سابہ نہ تھا۔

مجمع البحارمين برفرش لعني زبده شرح شفاءشريف ميں ہے

من اسمائه عَلَيْكِ النور قبل من خصائصه عَلَيْكِ انه اذا مشی فی الشمس والقمر لا يظهر له حضورا كرم الله علیه کانام مبارك بھی نور بے حضور کے خصائص سے شار كيا گيا ہے كدوهو پاور چاندنی میں چلتے تو سايہ پيدا نه ہوتا۔

جناب شیخ مجد دجلدسوم مکتوبات صدم میں فرماتے ہیں

اور ﷺ سایه نبود در عالم شهادت سایه هر شخص از شخص لطیف تراست چوں لطیف ترے ازوے ﷺ درعالم نباشد اوراسایه چه صورت دارد

نیز اسی کے آخر مکتوب۱۲۲میں فرماتے ہیں

واجب را تعالىٰ چراظل بود كه ظل موهم توليد مثل است وبنى از شائبه عدم كمال لطاقت اصل هرگاه محمد رسول الله وَيُنظِمُ رااز لطاقت ظل نه بود خدائے محمد راچگو نه ظل باشد

سابیاس کے سرایا نورہونے سے جس پر بعض علائے حدیث نے ''جے میں اسلیم نے اورعلائے الاحقین نے اسے اسے نسے اسے بھیا داورعلائے الاحقین نے اسے اپنے کلمات میں بنظرا حتجاجیا دکیا۔ ہمارے بدعا پر دلالت واضح بیہ ہے کہ دلیل شکل اول بدیمی الانتاج و مقدموں سے مرکب صغرا سے بی کہ رسول اللہ اللہ اللہ تعلیقہ نور ہیں اور کبراے بدکور کے لئے سابیہ بہر جو شخص ان مقدموں کو سابیہ بیری اور مقدموں سے کوئی بھی مقدمہ ایسانہیں جس میں مسلمان ذی عقل کوکوئی گئجائش گفتگو ہو کہرائے تو ہرعاقل کے زدیک بدیمی اور مشاہدہ بھر وشہادت ِ بصیرت سے اللہ اسے کہ سابیہ بھر کو کوئی بھی ہواور انوار کوا ہے مادراء سے نور کا سابیہ پڑے تو تنویر کون کرے مثلاً دیکھو اسے کہ سابیہ بھر اور انوار کوا ہے مادراء سے نور کا سابیہ پڑے تو تنویر کون کرے مثلاً دیکھو آ بہت کہ سابیہ بیں اور صغری میں یعنی حضور اکرم اللہ کے کانور ہونا تو مسلمان کا تو ایمان ہے بیان جمتے نہیں مگر بتکہ سے معاند کے لئے سابیہ بیں اور مشروری ہے کہ حضرت حق سبحاندہ تعالی ارشاد فرماتا ہے

يْآيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلُناكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيرًا (باره٢٢، سورة الاتزاب، آيت ٢٥)

اے غیب کی خبریں بتانے والے (بی) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دیتااور ڈرسنا تا۔

یہاں سراج سے مراد چراغ ہے یا ماہ یا مہر ہ سب صورتوں میں ممکن ہیں اور خود قر آن عظیم میں آفتا ب کوسراج فر مایا

وَّ جَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَّ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ٥ (پاره٢٩، سورة نوح، آيت ١٦)

اوران میں جاند کوروشنی کیااورسورج کو چراغ

اور فرما تاہے

قَدُ جَآء سُحُمُ مِّنَ اللَّهِ نُوُرٌ وَّ سِحِلْبٌ مُّبِينٌ ٥ (پاره ٢ ، سورهُ المائده ، آیت ۱۵) بینک تمهارے یاس الله کی طرف ہے ایک نور آیا اور روثن کتاب علما ءِفر ماتے ہیں یہاں نور سے مراد محم مصطفیٰ علیہ ہے۔ اس طرح آیۃ کریمہ "

وَ النَّجْمِ إِذَا هُواى ٥ (باره ٢٤، سورة النجم، آيت ١)

اس پیارے جیکتے تارے محد کی شم جب بیمعراج سے اترے

میں امام جعفرصا دق اور آیت کریمہ

وَ مَا آدُراكَ مَا الطَّارِقُ النَّجُمُ الثَّاقِبُ ٥ (ياره٣٠، سورة الطارق، آيت٣٠)

اور پھھم نے جانا وہ رات کوآنے والا کیاہے خوب چمکتا تارا۔

میں بعض مفسرین نجم اور نجم ثاقب سے ذات پاک سیدلولاک تا مراد لیتے ہیں۔

بخاری ومسلم وغیر ہما کی احادیث میں ہروایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہماحضورا کرم اللے ہے ایک دعا منقول

ہےجس کا خلاصہ بیہ ہے

الـلهـم اجـعـل في قلبي نورا وفي بصرى نورا وفي سمعي نورا وفي عصبي نورا وفي لحمي نورا وفي دمـي نـورا وفـي شعرى نورا وفي بشرى نوراوعن يميني نورا وعن شمالي نور ا وامامي نورا وخلفي نورا وفوقي نورا وتحتى نورا واجعلني نوراً

کیاے اللّٰدمیرے دلاورمیری جان اورمیری آنکھاورمیرے کان اورمیرے گوشت پوشت وخون واستخوان اورمیرے زیر د بالا و پس د پیش و چیپ و راست اور ہرعضو میں نوراور مجھے خو دنور دے۔

جب وہ بیدعا فرماتے ہیںان کے سننےوالے نے انہیں ضیائے تابندہ اور درخشندہ ونورا کہی کہا پھراس جناب کے نور ہونے میں مسلمان کوکیاشبہر ہا۔

حدیث ابن عباس میں ہے کہ ان کا نور چراغ وخورشید پر غالب آتا۔ اب خدا جانے غالب آنے سے بیمراد ہے کہ ان کی روشنیاں حضور کے سامنے پھیکی پڑجا تیں جیسے چراغ پیش مہتاب یا سیسرنا بیدو کالعدم ہو جاتیں جیسے ستارے حضور آفتاب۔

ابن عباس کی حدیث میں ہے

اذا تكلم راي كالنور يخرج من بين ثناياه

جب حضور کلام فرماتے تو دندان مبارک سے نور چھنتا نظر آتا۔

ہندوصاف کی حدیث میں وار دہے

يتلالاء وجهه تلالوالقمر ليلة البدر انني العرنين له نور يعلوه يحسبه من لم يتلط اشم انورالمتجود العندن

یعنی حضور کاچېره چو دمویں رات کے جاپند کی طرح چمکتابلند بینی تھااوراس پرپنور کا بقعہ جلی رہتا کہ آ دم خیال نہ کر بے قو ناک .

اس روشن نور کے سبب بہت او نچی معلوم ہو۔ کپڑوں سے باہر جو بدن تھا یعنی جو بدن تھا یعنی چہرہ اور ہتھیلیاں وغیرہ

نهايت روش وتابنده تفا _ صلى الله تعالى على كل عضو من جسمه الانوار الاعطر وبارك وسلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

گویا آفتابان کے چبرہ میں رواں تھا

كان الشمس تجري في وجهه

اور فرماتے ہیں

جب حضورتبهم فرماتے تو دیواریں روشن ہوجاتیں

اذا ضحك يتلالاء الجدر

ربيع بنت معوذ فرماتی ہیں

اگرتوانہیں دیکھاتو ضرور کہتا کہ آ فتا بطلوع کررہا ہے

لورايته لقلت الشمس طالعة

ابوفرصاغه كى مان اورخاله فرماتى بين

ہم نے نورسا نکلتے دیکھاان کے دہانِ پاک سے

راينا كان النور تخرج من فمه

احا دیث کثیرہ مشہورہ میں وار د جب حضورا کرم ایک پیدا ہوئے ان کی روشنی ہے بھرہ اور روم وشام کے کل روثن

ہو گئے۔چندروایا ت میں ہے

شرق مے غرب تک منور ہو گیا

اضاء به ما بين المشرق والمغرب

بعض میں ہے

تمام دنیا نور ہے بھرگئی

امتلات الدنيا كلها نورا

حضرت آمنه حضور کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں

إرايت نوراساطعاً من راسه قد بلغ السماء

میں نے ان کے سر ہے ایک نور بلند ہوتا و یکھا کہ آسان تک پہنچا

ا بن عساكر نے ام المومنين حضرت عا كشەصد يقەرضى الله تعالى عنها ہے دوايت كى كەميى (كپڑا) سيتى تقى سو ئى گر

علامہ فاسی مطالع المسر اے علامہ ابن سبع نے قتل کرتے ہیں

كان النبي مُلْكِ يضى البيت المظلم من نوره

نبی کریم طالقہ کے نور مبارک سے خانہ تاریک روشن ہوجا تا۔

اب نہیں معلوم کے حضورا کرم آفیے ہے گئے سامیہ ثابت نہ ہونے میں کلام کرنے والا آپ کے نور ہونے کا انکار کرے گایا نوار کے لئے سامیہ مانے گایا مختفر طور پر کہے کہ یہ تو بالیقین معلوم کہ سامیہ جسم کثیف کا پڑتا ہے نہ جسم لطیف کا۔
اب مخالف سے پوچھنا چا ہے تیرا ایمان گواہی دیتا ہے رسول اللہ قابطی کا جسم اقدس لطیف نہ تھا عیاذ اُباللہ کثیف تھا اور جو اس سے تحاثی کرے تو پھر عدم سامیہ کا کیوں انکار کرتا ہے۔ بالجملہ جب کہ حدیثیں اور استے اکا کرآئمہ کی تصریحات موجود کہ اگر مخالف اپنے کسی دعویٰ میں ان میں سے ایک کا قول پائے کسی خوثی سے معرض استدلال میں لائے۔ جاہلا نہا نکار مکا برہ کچ بحثی ہے زبان ہرایک کی اُس کے اختیار میں خواہ دن کورات کہہ دے اور ٹمس کوظلما ت۔ آخر مخالف جو سامیہ ثابت کرتا ہے اس کے پاس بھی کوئی دلیل ہے یا فقط اپنے منہ سے کہہ دینا جیسے ہم حدیثیں پیش کرتے ہیں مخالف کے پاس بھی کوئی حدیث ہوتو پیش کرے۔

اگر چہضمون طویل ہوتا جار ہاہے لیکن عشاق کے لئے موجب مسرت اور مخالفین کے لئے موجب ندلت ہےاسی کئے کوئی حرج نہیں۔فقیر آخر میں سابید سول تنظیقا کی نفی ماننے والوں کی ایک طویل فہرست پیش کرتا ہے تا کہ قار کین یقین کریں کہایسے حضرات گمراہ نہیں ہو سکتے بلکہ اس طرف ہیں جس طرف یہ حضرات ہیں۔

أ (۱) حضرت عثان رضي الله تعالى عنه صحابي

الله تعالى عبال صحابي الله تعالى عنهما صحابي

﴿ ٣) ذكوان رحمة الله تعالى عليه متو في إن إج

(٣)عبدالله ابن مبارك رحمة الله تعالى عليه متو في ١٨ اجع تا بعي ثقة .

﴿ (٥) محدث حكيم ترندى رحمة الله تعالى عليه متو في ٢٥٥ هـ تا بعى ثقة

(٢) حافظ رزين محدث رحمة الله تعالى عليه متوفى ٢٠٠ ه

(2) محدث امام ابن سبع متوفی

(٨) امام المحدثين قاضي عياض رحمة الله تعالى عليه متوفى ٣٣٠ ٥٠ ه

(٩) محدث ابن جوزي رحمة الله تعالى عليه متو في ١٨٥٥ ه

(١٠) امام راغب اصفها في رحمة الله تعالى عليه متو في ١٥٠ عليه

(۱۱) امام البر كات منى رحمة الله تعالى عليه متو في الم يحه

(۱۲) امام قسطلا فی رحمة الله تعالی علیه شارح بخاری متو فی <u>۹۲۱ ج</u>

ا (۱۳) علامه یکی رحمة الله تعالی علیه متو فی ۲۳ کے ھ

ا (۱۴) خواجهٔ نصیرالدین محمود چراغ د ہلوی رحمة الله تعالیٰ علیه ۴۵۸ کے ھ

اً (١٥)علامه حسين بن ديار بكرى رحمة الله تعالى عليه

(١٦)علامه زرقانی رحمة الله تعالی علیه متو فی ٢٢ٳٳ ھ

[(١٧) امام مناوي رحمة الله تعالى عليه متو في او ٨ جير

(۱۸) حضر تامام جلال الدين سيوطي رحمة الله تعالى عليه <u>ااق جه</u>

[(۱۹) صاحب سیرة شامی

أ (٢٠)علامه شهاب الدين خفاجي رحمة الله تعالى عليه متو في ٢٩٠ ما ه

و (۲۱) علا مهابرا ہیم ہیجوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ متو فی کے کا دالموا ہب علی الشمائل للبیجو ری

و (۲۲) علامه ملاعلی قاری حنفی رحمة الله تعالی علیه متو فی ۱۳۰ اله

أ (٢٣) علامه سليمان جمل رحمة الله تعالى عليه متو في ١٩٦١ هـ

[(۲۴)عارف بالله السيدعبدالرحمنن العيدروس متو في ١٩٢١ه

(۲۵) محمد بن احمر مهتو لي مصري شافعي رحمة الله تعالى عليه

(٢٦)الا مام المقرى شريف الدين اسمعيل بن المقرى اليمنى الشافي متوفى ٢٠٩هـ

🕻 (٢٧) العلامة ابن اقبرص رحمة الله تعالى عليه

(٢٨) قاضى القصناة محمد بن ابراجيم القتائي الماكلي المصر ي رحمة الله تعالي عليه

(٢٩) شيخ على بن در ه رحمة الله تعالى عليه متو في ك ناه

[(۳۰) امام نیثا پوری رحمة الله تعالی علیه

(٣١)علامها بن حجر مكى رحمة الله تعالى عليه متو في ٣٤٠ وه

أ (٣٢) علامه بريان الدي حلبي رحمة الله تعالى عليه

(٣٣)علامه عارف جلال الدين رومي يعني مولا نارومي رحمة الله تعالي عليه متو في ٣٤٢ هـ

(٣٣) علامه شخ محد طاهرصاحب مجمع بحارالانوارمتو في ٢٨٩ هـ

(٣٥) شخالحد ثين حضرت شاه عبدالحق محقق محدث دبلوی حنفی رحمة الله تعالی عليه متو فی ٥٢ في إصابه

أ (٣٦) ﷺ الاسلام زكرياانصاري رحمة الله تعالى عليه متو في <u>٩٢٨ جي</u>

ا (٣٧)علامه سيد مرتضى زبيدى رحمة الله تعالى عليه متو في ٢٠٥١ هـ

(۳۸) مام ربانی شخ احمرصا حب سر بهندی رحمة الله تعالی علیه

[٣٩) علامه بحرالعلوم لكصنوى رحمة الله تعالى عليه متو في ٢٢٥ إه

(۴۰۰)عارف مولا ناعبدالرحمٰن جا مى قدس سرە حفى متو فى <u>۸۹۸ ه</u>ھ

زُ (۴۱)علامه امام عارف المعيل حقى حنى صاحب تفسير روح البيان متو في <u>كالا</u>ه

(۴۲) علامه ربانی علامه بوسف نبهانی قاضی القصناة بیروت متو فی ۳۵۰ اص

(۴۴۳) مفتی عنایت احمد صاحب کا کوروی صاحب علم الصیغه

(۴۴) شاه عبدالعزيز محدث دبلوي حفى رحمة الله تعالى عليه متو في ٢٣٩ إه

(۴۵) عارف بالله نظامي تنجوي رحمة الله تعالى عليه متوفى ٩٢ ه.ه

المراح عارف شخ احمه صاوى رحمة الله تعالى عليه صاحب تغيير متو في إسم إله

[(٣٧) مولا نا نور بخش صاحب تو كلى رحمة الله تعالى عليه متو في ١٣٧٧ هـ

المرباني امام عبدالوہاب شعرانی رحمة الله تعالی علیه متو فی ۲ کے وج

(۴۹) قاضى ثناءالله يانى يتى حفى رحمة الله تعالى عليه متو في ٢٢٥ إه

(٥٠) اعلى حضرت ، عظيم البركت مولا نا احدرضا خان صاحب فاضل بريلوى رحمة الله تعالى عليه متو في بهمسلا ه

أ (۵۱) مولا نا غلام بھيروي رحمة الله تعالیٰ عليه 'اسلام کی کتاب''

و (۵۲) مولوي عوض على محشى تحفة الإهرار رحمة الله تعالى عليه

(۵۳) حضرت مولا نامحمه بارمرحوم فریدی رحمة الله تعالی علیه

(۵۴) خواجه گل محمر صاحب احمد پوري رحمة الله تعالی علیه

(۵۵)مولوي عبدالحيُ لکھنوي

(۵۶)مولوی محر گھلوی صاحب مرحوم

مخالفین اہل سنت کے ا کابر

ا (۱)مولوی رشیداحد گنگوہی

i (۲)مولویاشرفعلی تھانوی

(۳)مولوی نذریاح*دعر*ثی

(۴۷)مولوی عزیز الرحمٰن مفتی دیوبند

(۵)مولوی مهدی حسن مفتی و یوبند

(۲)مولوی جمیل الرحن نائب مفتی دیوبند

ملاحظه مو ما منامه تجلى ديو بندى فرورج مارچ <u>1909 ع</u>فحه اا ، ما منامه دار العلوم ديو بنداگست <u>1904 ع</u>فحه ۱۵

کیا بنا نامِ خدا اسرا کا دولہا نور کا سر پیہ سہرا نور کا برمیں شہانہ نور کا

حل لغات

اسراء سیر کرانا ، یہاں شب اسراء کی طرف اشارہ ہے کہ آپ کوشب معراج دولہا بنایا گیا۔ سہراء، بھولوں کی لڑیاں جوشا دی وغیرہ میں دولہاوغیرہ کے سریر بائدھتے ہیں تا کہ کسی کی نظر بدنہ لگے۔ بر، بغل۔ شانہ، شاہی۔

شرح

اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے لئے شب معراج نورانی دولہا کیا خوب سجا بناسنورا ہے کہ سرمبارک پرنورانی سہراجسم منور پرنورانی شاہانہ زیب تن فرمایا ہے۔ برمِ وحدت بیں مزا ہوگا دوبالا نور کا ملتے شمع طور سے جاتا ہے اکہ نور کا

حل لغات

بزم، مجلس، محفل _وحدت، یکتائی،ایک ہونا،اس ہے شب معراج لامکاں میں تشریف لے جا کرمقام ''**دن** فتدلیٰ ''سے سرفرازی مراد ہے _مزا،لذت _ دوبالا ،دوگنا _ا کہ، چراغ _

شرح

بزم وحدت کی نورانی محفل میں لطف اس وقت دو چنر ہوا ہوگا جب نورِ مصطفویٰ نورِ الہی ہے ملاقی ہوا ہوگا اس ملاقات کا عالم کیا ہوگاو ہ پرلطف نورانی منظر کیسا ہوگا۔

ملاقات میں محبوب ومحب

اس ملاقات کوحضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سره نے مختلف انداز میں حدا کق بخشش میں بیان فرمایا ہے مثلاً فرمایا

لمعه بإطن ميں گمنےجلوہ ظاہر گيا

بنده ملنے كوقريب حضرت قادر گيا

ایک اور جگه فرماتے ہیں

اُٹھے جوقصر دنیا کے پر دے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے د ہاں تو جاہی نہیں دوئی کی نہ کہہ کہ دہ ہی نہ تضارے تنے سراغ این ومتی کہاں تھانشان کیف والی کہاں تھا نہ کوئی راہی نہ کوئی ساتھی نہ سنگ منزل نہ مرحلے تنے

الله تعالی فرما تا ہے

ثُمَّ دَنَا فَقَدَلْمی ٥ فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوُ اَدُنٰی ٥ (پاره ۲۷،سورهٔ النجم،آیت ۹،۸) پھروه جلوه نز دیک ہوا پھرخوب اتر آیا تو اس جلوے اوراس محبوب میں دوہاتھ کافا صلد ہا بلکہ اس ہے بھی کم۔ اس آیت کی تشر تکے اور دنسے فتسد کی تحقیق فقیر نے شرح حدا اُق کے مجلدات میں مختلف مقامات پر لکھی ہے بالحضوص شرح قصیدہ معراجی شرح حدا اُق جلد * امیں کممل تفصیل پڑھئے۔

ایک ملاقات کا منظر

حضرت عبدالرحمٰن بن عائش ہےروایت ہے کے حضور اکرم ایک نے فرمایا

فوضع كفه بين كتفي وجدت بردها بين ثديي فعلمت ما في السموت و الاربطوالداري، مثكوة)

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت والی تھیلی میرے دو کندھوں کے درمیان رکھی جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینہ میں پائی تو جو کچھ آسانوں میں ہےاد رجو کچھز مین میں ہے میں نے جان لیا۔

سوال

بدحدیث مرسل ہے اور مرسل حدیث جست نہیں ہے۔

جواب

یہ بعض کا مذہب ہے در نہ محدثین اور حنفیہ کے مز دیک مرسل حدیث جحت ہے ۔علاوہ ازیں اس حدیث کے متعلق امام سیوطی رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے کہ

واخرجه عبدالرزاق واحمد وعبدبن حميد والترمذي وحسنه ومحمد بن نصر في كتاب الصلوة (درمتۋرجلد۵صفي۳۱۹)

اسی حدیث کی تخ تنج عبدالرزاق واحمد وعبد بن حمید وتر مذی نے کی ہےاورا سے حسن کہااور محمد بن نصر نے کتاب الصلو ق میں روایت کیا۔

اورعن ابن عباس ومعاذ ابن جبل ہے مشکوۃ جلد اصفحہ ۱۵ باب المساجد میں مروی ہے کل شکی حضور کے لئے روشن ہے اور ہرچیز کوحضورا کرم اللے بچانے ہیں ۔حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورا کرم آلیے نے فرمایا

ا وضع کفه بین کتفی حتی و جدت بردانامله بین ثدی فتجلی لی کل شئی و عرفالله بیثرواه احروالتر ندی)

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت والی متھیلی میرے دو کندھوں کے درمیان رکھی یہاں تک کہ میں نے اس کے قریب قدرت کے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے اللہ تعالیٰ اللہ اللہ تعالیٰ نے (ہرچزکو) پہچان لیا۔

امام ترندی اور بخاری نے فرمایا بیعدیث صحیح ہے۔ (مشکلو قصفی ۲ کباب المساجد)

حضورا کرم علیہ وسلم کو هر شے کا علم

حضرت انس رضی الله تعالی عنه بروایت ہے کہ حضور اکر مطابقہ نے فرمایا

فو ضع یده بین شدی و بین کشف فوجدت بسر دها فعلمنی کل (شکیریث افرجه الطبر انی فی النة اوالشیر ازی فی الاقاب دابن مردویه، درمنثورجلد ۵صفحه۳۲۰)

یعنی اللہ تعالیٰ نے قدرت والا ہاتھ میرے سینہ اور میرے دو کندھوں کے در میان رکھامیں نے اس کی ٹھنڈک سینہ میں پائی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ہرچیز کاعلم دے دیا۔

زمین و آسمان کی هر چیز حضور کیاتات کے لئے روشن هوچکی

یمی مضمون حضرت ثوبان سے مرفوعاً مروی ہے جس میں بیلفظ ہیں

فتجلى بين السماء والارض. (اخرجه ابن نصر والطبر اني في النة ، درمنثو رجلد ۵ صفحه ۳۲۱)

جو پھھ اسان وز مین میں ہمیرے لئے روش ہوگیا۔

حضوراکرم سناللہ کو ماکان اور مایکون کا علم ھے

حضورا كرم أيسة في فرمايا

ليلة المعراج قطرت في حلقي قطرت علمت ماكان ومايكون. (تفيرروح البيان)

شب معراج مير علق ميں ايك قطره والا كياتو ميں نے جان ليا جو يجھ مو چكااور جو مور باہا ورجو موگا۔

نيز حضورا كرم السلطة في فرمايا علمت ما كان ومايكون. (تفيرروح البيان جلد ٥صفي ٦٢٦، ٦٢٥)

وصف رخ میں گاتی ہیں حوریں ترانہ نور کا قدرتی بینوں میں کیا بچتا ہے لہرا نور کا

دل لغات

وصف،خو بی ،تعریف _ رُخ ، چ_{برہ ح}وریں ،وہ حسین دجمیل عورتیں جو جنت میں اہل جنت کی بیویاں ہوں گی۔ تر اند، گیت ،نغمہ _ بینوں ، بیں کی جمع ایک تتم کا ہا جا جو منہ سے بجایا جا تا ہے _ لہرا ،طبیعت میں جوش پیدا کرنے والاسُر ، سرنگیوں کی ملی جلی آواز _

شرح

حضورا کرم اللہ کے چبرۂ اقدس کی حورانِ جناں خوبیوں کا گیت گاتی ہیں اور قدرتی بینوں (آوازالست) میں نغمہ سریلے دل کش عجیب انداز سے بجتار ہا۔

حضورا کرم الی کے رُخ زیبا کے متعلق شرح حدا کُق بخشش کے مجلدات میں بہت کچھ کھا جا چکا ہے۔ یہ کتاب کن میں آیا طرفہ آیہ نور کا غیر قائل سچھ نہ سمجھا کوئی معنی نور کا

حل لغات

کن، وہ حکم خداوندی کہ جب کسی شے کی ایجا دے لئے فرمایا ہوجاتو وہ فوراً ہوجائے جیسا کے قرآن مجید میں ہے

افخ آ اَرَا اَهُ شَیْسًا اَنْ یَّقُولَ لَه سُحُنْ فَیکُونُ ٥ (پارہ ۲۳ سورۂ لیسن، آبیت ۸۲)

جب کسی چیز کوجا ہے تواس سے فرمائے ہوجاوہ فوراً ہوجاتی ہے۔

اس کی بہترین تحقیق فقیر کے رسالہ ''کن کی کنجی''کامطالعہ فرمائے۔

طرفہ، نا در، نیا، انو کھا،عمدہ۔ آیۃ ، آبیت۔ غیرقائل، تسلیم نہ کرنے والا ، مخالف۔

شر

کلامِ ربانی میں آیت نور عجیب انداز سے نازل ہوئی کہ غیر قائل (آپ کونوری ندانے والے) نور کے معنی ہی نہ بھھ پایا حضورا کرم قابیقہ کے نور ہونے کامنکر ہوگیا حالانکہ ارشادِ خداوندی ہے

قَدْ جَآء سُكُمْ مِّنَ اللَّهِ نُورٌ وَ كِتلبٌ مُّبِينٌ ٥ (باره ٢ مورة المائده، آيت ١٥)

بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روش کتاب

کسی کتاب کو پڑھنے کے لئے آنکھ کی روشنی اور ایک دوسری روشنی سورج چراغ وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے مگر قرآن کو سمجھنے کے لئے نورِ مصطفیٰ علیقیہ کی ضرورت ہے حضور کے سمجھائے بغیر قرآن نہیں سمجھا جاسکتا

الْخَيْطُ الْآبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْآسُودِ. (بإرر٢٥، سورة القره، آيت ١٨٤)

سفیدی کا ڈوراسیا ہی کے ڈورے سے (پو پہد)

والا واقعهاس كاشامده صحابه كوسجحنه مين دشواري ہوئي جوعقل كااندها كہتا ہے جسم نورنہيں ہوسكتا ہم يو حصة بين آنكھ كي

تلی جسم ہے یا ہیں تو جواب ہو گاجسم ہے تو بتا کیں اس میں نور کہاں ہے آگیا بیاس قادرِ مطلق کی قدرت ہے کہاس نے تلی کونور بنادیا جو تیلی کونور بنا سکتا ہے وہ پورے جسم کو بھی نور بنا سکتا ہے آنکھ، نمک اور پانی کامر کب ہے حالانکہ نمک پانی میں قائم نہیں رہتا مگروہ قادرِ مطلق جس کو جہاں جا ہے قائم کر دے یا جسم کونور کر دے۔

اگر کوئی اس کی قدرت کا منکر ہے تو کا فر ہے اگرا قرار کرتا ہے تو ہمارا دعویٰ ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جسم مصطفیٰ مطابقہ کو کمل نور بنایا اس کئے آپ کے جسم پاک کا سامیہ نہ تھا اور آپ فرماتے ہیں جیسے میں آگے ہے دیکھا ہوں ویسے ہی چھے ہے دیکھا ہوں ویسے ہی چھے ہے دیکھا ہوں اپنے رکوع ہجدہ اچھی طرح اوا کیا کرو۔

دیدہ کورکوآئے نظر کیادیجھے

آنكه والاتيرے جوبن كاتماشه ديھے

آية نور

اس سے مذکورہ بالا آیت مراد ہےاں آیۃ کے متعلق بہت کچھ بیان کیا جاچکا ہے مختصراً یہاں بھی عرض کر دوں۔ یا در ہے کہاس آیت نور میں سے حضورا کرم آیف مراد ہیں اس پر اہل سنت اور مخالفین کے اکابر کا اتفاق ہے۔ تصریحات ملاحظہ ہوں

تفسير كبير

امام فخرالدین رازی علیه الرحمة فرماتے بیں ان المواد بالنور محمد مَلْنِسِهُ . (تفسیر کبیر جلد ۳۵سفید ۳۹۵مطبوع مصر) بینک نور سے مراد محرمصطفیٰ حیالیہ بیں۔

تفسيرخازن

امام علا وُالدين على بن محمد الخازن عليه الرحمة فرمات بين

قد جاء كم من الله نور يعنى محمداً صلى تَلْطِيْهُ انما سماه الله نوراً لانه يهتدى به كمايهتدى باالنور في الظلام. (تفير فازن جلد اصفح ٢٥٨مطبوع مصر)

بیشک آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور لیعن محمد مصطفیٰ علیاتی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی تلیاتی کا سم مبارک نوراس کئے رکھا کیونکہ جس طرح نور سے اندھیروں میں ہدایت پائی جاتی ہے اس طرح آپ کی ذات بابر کات کی نورانیت سے راہ ہدایت ملتی ہے۔

تفسير بيضاوي

امام عبدالرحمٰن بیضاوی علیه الرحمة فرماتے ہیں

قدجاء كم من الله نوريريد بالنور محمداً عَلَيْكِ . (تفير بضاوي صفح ٩٢)

نور ہے مرا دسر کار دوعالم اللہ ہیں۔

تفسير معالم التنزيل

تفسير معالم التنزيل ميں امام ابو محمد الحسين الفراء اللبغوى عليه الرحمة فرماتے ہيں

قد جاء كم من الله نور يعنى محمداً عَلَيْكَ . (تفسير معالم النزيل جلد ٢ صفح ٢٣ برحاشية فسيرخازن)

ب شك آياتمهارے ياس الله تعالى كى طرف ئوريعن حضرت محمصطفى عليك

تفسير ابن عباس

سيدالمفسرين سيدنا عبدالله بن عباس رضى الله تعالى عنهما فرماتے ہيں

قد جاء كم من الله نور رسول يعنى محمداً. (تفيرابن عباس صفح ١ مطبوع مصر)

ب شك آياتمهارے پاس الله تعالى كى طرف ئورىغنى رسول الله والله على الله الله والله والله والله والله والله

تفسير مدارك

امام ابوالبر كات عبدالله بن احد النفى عليه الرحمة فرمات بين

قد جاء كم من الله نور والنور محمد عليه السلام لانه يهتدى به كما سمى سر(اَتُجْيلر مدارك علداصفي ٢٠١)

ہے شک آیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف ہے نوراورنور محم^{قالین}ہ ہیں کیونکہ ان کی نورا نیت کی وجہ ہے ہدایت حاصل ہوتی ہے جبیبا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کااسم شریف سرا جأر کھا ہے۔

تفسير سراج المنير

امام محدشر بني عليه الرحمة فرمات بين

قد جاء كم من الله نور هو محمد عليه الصلواة والسلام. (تفسيرسراج المنير صفحه ٢٠ سمطبوء نولكور) بي شكآ گياتمهارے پاس الله تعالی كی طرف ہے نوروہ نور محمد الله علیہ الله علیہ اللہ تعالی كی طرف ہے نوروہ نور محمد اللہ علیہ اللہ تعالی كی طرف ہے نوروہ نور محمد اللہ علیہ اللہ تعالی كی طرف ہے نوروہ نور محمد اللہ علیہ اللہ تعالی كی طرف ہے نوروہ نور محمد اللہ علیہ اللہ تعالی كی طرف ہے نوروہ نور محمد اللہ تعالی كی طرف ہے نوروہ نور محمد علیہ اللہ تعالی كی طرف ہے نوروہ نور محمد اللہ تعالی كی طرف ہے نوروہ نور محمد علیہ اللہ تعالی كی طرف ہے نوروہ نور محمد علیہ تعالی كی طرف ہے نوروہ نوروہ نور محمد علیہ تا تعالی كی طرف ہے نوروہ نور محمد علیہ تعالی كی طرف ہے نوروہ ن

تفسير ابو السعود

تفييرابوالسعو دمين امام ابوالسعو دعليه الرحمة فرماتي بين

قد جاء كم من الله نور وكتاب مبين قيل المراد بالاول هو الرسول عليه الصلواة والسلام وبالثاني القرآن. (تفير الوالسعو وصفحه ٣ جلد ٣ برحاشية فيركبير مطبوع مصر)

ے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف ہے نوراور روشن کتا ہے۔مفسرین کرام علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اول نور کے ہے مرا درسول اللہ ﷺ ہیں۔

تفسير شيخ اكبر رضى الله تعالى عنه

لقدجاء كم رسول من انفسكم ليكون بينكم وبينه جنسية نفسانية لها تقع الائفة بينكم وبين فتخالطومنه بتلك الجنسية وتختلطون به فتتاثر من نورا نيهتا المستفادة من نور قلبه انفساً فتتلووبما ونسلخ عنها ظلمة الجبلة والعادة.

یعنی اے مومنوں تمہارے پاس بہت عظیم المرتبہ رسول تشریف لا چکے ہیں جوتم میں سے ہیں تا کہ تمہارے ادر آپ آلیکی اسے کے درمیان (انسانی رشتہ)نفسانی جنسیہ ہوجس ہے تمہارے اور آپ کے درمیان انس والفت بڑھے گی جبھی تو تم آپ آلیکی اسے سے اسکوں گے اور تم آپ کے توسط ہاہم گھل مل کرر ہیں گے قلب انور سے ناشی و مستفاد ہے تمہاری جانیں متاثر ہوں گی اس سے ان میں صفادِ جلا بیدا ہوں گی اور منور ہوں گی اور ان سے جبلی ہفطری اور عا دکی تاریکی ہمیشہ کے لئے دور رہے گی۔

تفسير جلالين

تفسير جلالين ميں علامه امام جلال الدين سيوطى عليه الرحمة فرماتے ہيں كه قد جاء كم من الله نور هو النهى عَلَيْكِ . (تفسير جلالين صفحه ٩٥) بيات الله نور هو النهى عَلَيْكِ . (تفسير جلالين صفحه ٩٥) بيات الله تعالى كى طرف ئي نور ده نور نبى بإك احرمجتنى الله تعالى كى طرف ئي نور ده نور نبى بإك احرمجتنى الله تعالى كى طرف ئي نور ده نور نبى بإك احرمجتنى الله تعالى كى طرف مين نور ده نور نبى بإك احرمجتنى الله تعالى كى طرف مين دور ده نور نبى بإك احرمجتنى الله تعالى كى طرف مين دور ده نور نبى بإك احرمجتنى الله تعالى كى طرف مين دور ده نور نبى باك احرمجتنى الله تعالى كى طرف مين دور ده نور نبى بيات الله تعالى كى طرف مين دور ده نور نبى بيات الله تعالى كى طرف مين دور ده نور نبى بيات احرمجتنى الله تعالى كى طرف مين دور ده نور نبى بيات الله تعالى كى طرف مين دور ده نور نبى بيات الله تعالى كى طرف مين دور ده نور نبى بيات الله تعالى كى طرف مين دور ده نور نبى بيات الله تعالى كى طرف مين دور نبى بيات الله تعالى كى طرف مين دور ده نور نبى بيات الله تعالى كى طرف مين دور ده نور نبى بيات الله تعالى كى طرف مين دور دور نبى بيات الله تعالى كى طرف مين دور نبى بيات دور دور نبى بيات دور نبى دور نبى بيات دور نبى دور نبى دور نبى دور نبى بيات دور نبى بيات دور نبى دور

تفسير ابن جريد

قد جاء كم من الله نور يعنى بالنورمحمداً عَلَيْكَ الذي اناوالله به الحق واظهربه الاسلام النحق به الشرك فهو نورلمن استنار به يبين الحق تفيرانن جريد جلد ١٣صفي ٩٢مطبوع مصر) ہے شک آگیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور یعنی نور سے مراد محد طبیقی ہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے حق کوروشن فرمایا اور 'جن کے طفیل اسلام کوغلبہ عطا فرمایا اور آپ کی جلوہ نمائی سے ہی اسلام غالب ہوا آپ کے صدقہ سے شرک کو ہٹایا گیا تو آپ نور ہیں جن کے ساتھ روشنی ہوئی اور حق ظاہر ہوا۔

تفسيرروح المعاني

تفسيرروح المعاني ميں امام محمود آلوسی عليه الرحمه فرماتے ہيں

قد جاء کم من الله نورای عظیم و هو نور الانوار والنبی المختار عَلَيْكِ الله نورال المعانی جلداصفی ۹۷) بیتک آگیا تمهارے پاس اللہ تعالی کی طرف ہے نور جو کہ ظیم نور ہے اوروہ نورالانوار نبی مختار محر مصطفی ایک کی ذات والا صفات ہے۔

تفسير صاوى

امام احمد الصاوى عليه الرحمة فرمات بين

قد جاء كم من الله نور وهو النبي مَنْكُ وسمى نور الانه ينور البصائر ويهديها للرشاد ولانه اصل كل نور حسى ومعنوى. (صاوى جلد اصفى ٢٥٥)

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف نوراور نور نبی اکرم آفیا ہی ہیں آپ کااسم شریف نوراس کئے رکھا گیا ہے کہ آپ دلوں کونورِ بصیرت بخشتے ہیں اوران کوار شاوفر ماکر ہدایت دیتے ہیں کیونکہ آپ ہر حسی اور معنوی نور کی اصل اور بنیاد ہیں۔

تفسير روح البيان

علامدا ساعيل حقى عليه الرحمة فرمات بين

قد جاء كم من الله نور وكتاب مبين قيل المراد بالاول هوا لرسول عَلَيْكُ وبالثاني القرآن. (تفير روح البيان جلد ٢ صفح ٢ ٢٩)

ہے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف ہے نوراور کتا ہے مین ۔مفسرین نے کہا ہے کہاول نور سے مرا دمحمد رسول اللہ طالقہ ہیں اور دوسرا کتا ہے ہے مرا دقر آن پاک ہے۔

نیز فرماتے ہیں

اسمى الرسول نوراً لان اول شيئ اظهره الحق بنور قدرته من ظلمة العدم كان نور محمد الله المدم كان نور محمد المنطقة كماقال اول ما خلق الله نورى. (تفيرروح البيان جلد ٢صفي ٢٤٠)

رسول پاک آلی کے کانام نوراس کئے رکھا گیا کیونکہ جس چیز کواللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے نور سے سب سے اول ظاہر فرمایا اور وہ نور محمد مصطفیٰ علی ہے ہیں جیسا کہ آپ نے ارشا دفر مایا ہے کہ سب سے پہلے اللہ نے جو چیز پیدا فرمائی وہ میرا نور ہے۔

تفسير حسينى

تفسیر حیتنی میں علا ممعین الدین واعظ کاشفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

اقد جاء كم من الله نور وكتاب ومبين گفته اند نور حضرت رسالت پناه ﷺ است و كتاب مبين قرآن ا

است

مفسرین کرام علیهم الرحمه فر ماتے ہیں که نورحضرت رسالت پناہ طبیعی ہیںاور کتاب مبین قر آنِ پاک ہے۔ (تفسیر حمینی فارتی صفحہ ۴۴م مطبوعه نولکشور)

تفسير مظهري

علامہ قاضی ثناءاللہ یانی پتی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

قد جاء كم من الله نوريعني محمداً عَلَيْكُ او لاسلام. (تفير مظهري جلد اصفح ١٢ مطبوع و الى)

تفسير القاسمي

تفییرالقاسمی میں مجمد جمال الدین القاسمی الشامی ''قس<mark>د جساء کسم من السلسه نسکی ت</mark>فییز کرتے ہوئے فرماتے کھتے ہیں کیہ

اوالنور محمد مُلْطِينية لانه يهتدى به كماعمى سر (حانير قاسمي المسمى محان الناويل جلد الصفحه ١٩٢١ مطبوعه مصر)

شفاء شريف

شفاءشریف میں حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

وقد سماه الله تعالىٰ في القرآن نورا وسراجامنيرا فقال تعالىٰ ''قَدُ جَآء كُمْ مِّنَ اللَّهِ نُوْرٌ وَّ كِتُبّ مُّبيُنّ

(شفاءشريف صفحهاا جلدامطبوعهمصر)

بے شک اللہ تعالیٰ نے قر آنِ پاک میں آپ کااسم گرا می نوراورسرا جامنیرر کھا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فر مان ہے بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نوراورروشن کتا ہے۔

موضوعات كبير

موضوعات كبيرمين ملاعلى قارى عليه الرحمه فرمات بين كه

لسماه ٔ نوراً فی کتابه. (موضوعات صفح ۸ ۲)

الله تعالى نے اپنى كتاب قرآنِ ياك ميں نبى ياك قابيعة كاسم شريف نورر كھا ہے۔

ناظرین!"ق<mark>د جاء کے من اللہ نو کی</mark> تغییران کتابوںاور تغییروں ہے درج کی گئی ہے جو ہر مکتب فکر کے نز دیک مسلمہ فسرین اورا کاہرین ہیں۔اب ان حضرات کی تغییر پیش کی جاتی ہے جوصرف اور صرف ایک خاص فرقہ یا گروہ کے ہی اکاہرین ہیں۔

دیوبندی وهابی اکابرین کی تفاسیر

تفسير ثنائي

سر دارالو ہا بیہ مولوی ثناءاللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ

قد جاء مم من الله نور و سحتاب مبین. (تفیر ثنائی، سورهٔ المائده، صفحه المطبوعه امرتسر) تمهارے پاس الله كانور محمد الله اورروش كتاب قرآن شريف آئى۔

تفسير محمدي

مفسرالوہا بیہ حافظ محمد صاحب کھو کے والے کہتے ہیں کہ نور سے مرادمحمد یاا سلام ہو دین ربانی۔(تفسیر محمدی صفحہ ۱۲ منزل دوم)

تبويب القرآن

غیرمقلدین و ہابیہ کے متندعالم مولوی وحیدالز مان صاحب''قسد جساء تھی مین الملّف نسور و تحساب فیبین'' آبیت کا ترجمہ لکھ کرلفظ نور سے مراد کے متعلق نشاند ہی حاشیہ پر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ یعنی حضرت محمداً دین اسلام۔ (تبویب القرآن صفحہ ۱۴۲۱)

أشرح اسماء الحسنى

شرح اساءالحسنی میں و ہاہیہ کے متنداور محقق مولوی قاضی سلیمان منصور پوری لکھتے ہیں کہ ''قد جاء سکیم من اللہ نور و سکتاب مبین''اس آیت میں و جود با جود نبی کریم اللہ فیلیا گیا ہے۔ (شرح اساءالحسنی صفحہ ۱۵)

اللہ تعالی نور ہے اور اس نے اپنے رسول کونور بنا کر بھیجا شرح اساءالحسنی صفحہ ۱۵ کا دہا ہیہ کے محقق قاضی سلیمان منسور پوری لکھتے ہیں کہ اسی مبارک نام سورہ ما تکہ ہیں نور بتلایا گیا ہے ''قد جاء سکے من اللّٰه نبور و سکت اب مین'' خاز ن ومعالم میں نور نور بی اور حضور آلیا ہے ۔ حضور ہی روح امراور بین نبوت میں نور ہیں اور حضور آلیا ہے ۔ حضور ہی روح امراور بین نبوت میں نور ہیں اور حضور آلیا ہے کہ تعلیم تنویر قلوب کے لئے نور ہے۔ (رحمۃ للعالمین جلد ساصفحہ ۱۱۱)

إترجمان القرآن

جو کہ نوا ب صدیق حسن خال بھو پالی کی اُر دو میں تغییر ہے اس آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ زجاج نے کہا مرا دنور سے حضرت ہیں یااسلام یا قرآن۔ (تغییر ترجمان القرآن جلداصفحہ ۸۵۷)

تفسير فتح البيان

وہابینجد سی غیرمقلدین کے مجہد مفسر نوا ب صدیق حسن خال بھو پالی اور قاضی شو کانی لکھتے ہیں کہ

قدجاء كم من الله نور وكتاب مبين قال الزجاج النور محمد مَلْكِ اللهِ

ہے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف ہے نور اور روثن کتاب زجاج نے فرمایا ہے کہ نور ہے مرادمحمد رسول اللہ علیقہ ہیں۔(تفسیر فتح البیان تبغیر فتح القدیر)

تفسير عثماني

د یوبند یوں کے شخ الاسلام مولوی شبیراحمرعثانی "قید جساء سمی میں البلسہ نبور و سختیاب مبدکی تغییر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ شاید نور سے خود نبی کریم ایک اور کتاب مبین سے قرآن کریم مراد ہے۔(تغییرعثانی برحاشیہ قرآن یاک مطبوعہ تاج کمپنی)

مولوی اشرف علی تھانوی

مولوی اشرف علی تھا نوی جو کہ طا کفہ دیو بندیہ کے نہایت ہی مقتد رفر د،محدث اور مفسر ہیں بلکہ مجد داور حکیم الامت کے القاب سے پکارے جاتے ہیں'' قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین'' کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ بیا یک مختصری آبیت ہے اس میں حق تعالیٰ نے اپنی دونوں نعمتوں میں ایک تو حضور اللیاقی کا وجود با جود ہے اور دوسری نعمت قرآن مجید کا نزول ہے ایک کولفظ نور سے ذکر فر مایا ہے اور دوسر ہے کو کتاب کے عنوان سے ارشاو فر مایا ہے اور بیتو جیداس آبیت کی ایک تفسیر کی بقاء پر ہے یعنی جبکہ نور سے حضور اکر مرتبط ہے کا وجود موجو دمرا دلیا جادے۔ (اشرف المواعظ صفحہ ۴۸)

مولوی اشرف علی تھانوی اپنے رسالہ النوری تغییر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''قسلہ جساء کے مسن اللہ و کشت ہیں کہ ''قسلہ کی قفیر کی اوجہ بیہ کہ کہ اس سے اللہ کا کی تغییر بیہ ہے کہ نور سے مراد حضور ہوں اور اس کی تغییر کی وجہ بیہ کہ اس سے او پر بھی ''قد جاء کم رسولنا''فر مایا ہے تو بیقرینہ ہے اس پر کہ دونوں جگہ '' جاء کم ''کا فاعل ایک ہو۔ (رسالہ النور صفحہ اس) فاوی مزید لکھتے ہیں کہ اب لیجئے کہ نور کی حقیقت ظاہر بہ نفسہ مظہر لغیر ہوتو حضور اکر م ایک ہوں کہ شانِ مظہر کے بہت مناسب ہے کہ مرا دنور ہے آب ہوں۔ (النور صفحہ اس)

مولوى ادريس كاندهلوى

مولوی مشاق احمد اپنی کتاب التوسل جو که مولوی کفایت دہلوی ،مولوی محمود الحن اسیر مالٹا،مولوی شبیر احمد عثانی ، مفتی محمد شفیع دیوبندی کی مصدقہ ہے میں لکھتے ہیں کہ فرمایا اللہ تعالی نے ''قد جساء سحم من السلْسه نور و سحت اب بے شک آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور کتاب مبین ۔اس جگہ حسب روایت شفاء قاضی عیاض نور سے مراد حضرت رسول اکرم وسیلی اور کتاب سے مراد قر آن مجید ہے اور کہا تفسیر روح المعانی میں

حضرت رسول الرسم المسلحة اور كماب سے مرادم آن مجيد ہے اور کہا تھير روح المعانی ميں الله نور و ھو نور الانوار والنبي المختار ﷺ والیٰ ھذا ذھب قتاعة واختمار الزجاج فرض نوراور سراج منير كااطلاق حضور كى ذات پاك پراسى دجہ ہے ہے كہ حضورا كرم الله نور مجسم اور روشن چراغ ہيں نور اور چراغ كي نور جراغ كي نور جراغ كي اور چراغ كي نور بين كي حضور سراسرنور يقيناً تمام اور چراغ كي دريعه وسيله صراط متنقيم كے و كي خياور خوفناك طريق سے بيخنے كا ہوتے ہيں پس حضور سراسرنور يقيناً تمام امت محمد ميل صاحبها الصلاق والحقية كے واسطے اللہ تعالی كے مقرر كئے ہوئے وسيله ہيں اور وسيلہ كہ حالت حيات ميں بھی وسيلہ جونا م اللہ كريم نے اپنے كلام قديم ميں آپ كا تجويز فرمايا وہ تمام وسيلہ جونا م اللہ كريم نے اپنے كلام قديم ميں آپ كا تجويز فرمايا وہ تمام

زبانوں میں حضورا کرم کی ذات پاک کے واسطے ثابت ہے بلکہ آپ کے دنیا میں تشریف لانے سے پہلے آپ کے جدامجد عبدالمطلب کوقریش مصیبت کے وقت ہی نور کے سبب حل المشکلات کا دسیلہ بنایا کرتے تھے۔ (التوسل صفی ۲۳،۲۲۶)

اسربسته راز کا انکشاف

دیوبندی و ہابی آیت ندکورہ میں نور ہے قرآن اور کتاب ہے بھی قرآن مراد لیتے ہیں اس ہے وہ خود کومعتز کی ابت کررہے ہیں ور ندتما ماہل سنت مفسرین عظام علیہم الرحمہ نے ''قسد جساء سے مسن السنان بورہ ہے ۔'' مرا دصنو والیہ کی ذات بابر کات کی ہیں جو کہ مندرجہ بالاحوالہ جات سے اظہر من الشمس ہے۔ابنور سے نبی پاک الیہ کی ف کی ذات کومرا دنہ لیماعقیدہ معتز لہ ہے چنانچ تفییر روح المعانی میں حضر ت علامہ آلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ''قسد جاء سی اللہ نور و سحتاب مبین'' کی فیمر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

قال ابو عملي الجبائي وعي بالنور القرآن لكشفه واظهاره طرق الهدى واليقين واقنصر على ذاليك الزمخشري

ابوعلی جبائی نے کہا ہے کہ نور سے مرا دقر آن پاک ہے کیونکہ قر آن پاک کا کشف اور بیان ہدایت کے طریقوں کوظا ہر کرتا ہے اور زمحشری نے بھی یہی تفسیر کی ہے۔

علامہ آلوی نے جوزمحشری کاعقیدہ بیان کیا ہے زمحشری صاحب تغییر کشاف ہیںاوران کا نام جاراللہ ہے اور زمحشری صاحب تغییر کے نام سے مشہور ہیں اور وہ معتزلی ہیں اسی لئے زمحشری نے اپنی کنیت بھی ابوالمعتز لہ رکھی تھی جیسا کہ

وكان صاحب الكشاف يكني نفسه آبا المعتزله. (نبراس)

صاحب الكشاف نے اپنى كنيت ابوالمعتز لدر كھى تھى۔

علامہ آلوی نے ابوعلی الجبائی کا جوعقیدہ تحریر کیا ہے وہ ابوعلی الجبائی بھی معنز لہ تھا صاحب نبراس نے ابوعلی الجبائی کے متعلق لکھا ہے کہ

ابوعلى الجبائي هو محمد بن عبدالوهاب من معتزله بصرة. (نبراس صفح ٢٩)

ابوعلی جبائی اُس کا نام محمد بن عبدالوہا ب تقابصرہ کے معتز لہ میں سے تھا۔

شاہ عبدالقا در دہلوی کی تفسیر موضح القرآن جو کہ وہا بید دیو بندید کے نز دیک متند ہے کاحوالہ ملاحظہ فرمائیں

تفسير موضح القرآن

''قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین' 'تحقیق آئی اللہ کی طرف ہے ایک روشنی کہ کفر کی تاریکی دور کرتی ہے اور اپنی کتاب ظاہر کرنے والی احکام شریعت کوروشن محمد مصطفی تیلیکی ہیں اور کتاب قرآن ہے۔ (تفییر موضح القرآن صفحہ ۱۰۲)

قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ نور میں اپنے پیارے حبیب پاک صاحب لولاک محریق کی گورا نیت کا تذکرہ فرمایا ہے۔جس کا بیان اسی شرح قصیدہ نور میں ہم نے عرض کردیا ہے ان کے علاوہ بھی اور بکثرت آیات میں حضورا کرم تیالیہ کونورکہا گیا ہے جن کوفقیر نے رسالہ''نورمن نوراللہ''میں تفصیل سے عرض کردیا ہے۔

غیر قائل نه سمجها معنی نور کا

غیر سے مرادنجدی و ہابی دیوبندی اور ان کے تمام ہم نوافر قے ہیں وہ جہاں بھی حضورا کرم آیا ہے کے لفظ نور کا اطلاق ہوا ہے اس سے نورِ ہدایت مراد لیتے ہیں حضور آلیا ہے لئے جسمی نور مرادلیما گمرا ہی تصور کرتے ہیں۔فقیر پہلے نور کالغوی معنی عرض کرتا ہے

انور کا لغوی معنی

علامہ ابوالفضل جمال الدین ابن منظورا پی شہرہُ آفاق کتاب لسان العرب میں النور کی وضاحت کرتے ہوئے۔ لکھتے ہیں کہ النوراللہ تعالیٰ کے اسمائے صنی میں ہے ہے کیونکہ اندھااللہ تعالیٰ کے نور سے ہی روشنی پاتا ہے اور گمراہ اس کی ہدایت سے راہ راست پر گامزن ہوتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کونور کہا جاتا ہے نور کالفظی معنی بیان کرتے ہوئے علامہ موصوف لکھتے ہیں کہ

الظاهر في نفسه المظهر بغيره يسمى نور لسان العرب....

جوخود ظاہر ہوااورا پی روشن سے دوسروں کوآشکارا کر دےا ہے نور کہاجا تا ہے۔ ججۃ الاسلام امام غز الی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسائے حسٰی کی تشریح کرتے ہوئے النور کے شمن میں لکھتے ہیں کہ نوراس کو کہتے ہیں جوخود ظاہر ہواور دوسروں کے ظاہر کرنے والا ہواس معنی پر حضورا کرم آفیاتھ پر نور کا اطلاق اتم ثابت ہوا اس لئے کہ آپ بلاوا سطہ منجانب اللہ ظاہر ہوئے اور جملہ مخلوق آپ کے واسطے سے ظاہر ہوئی چنانچہ حدیث شریف"انسا مسن نسور السلسہ بسجے میسع السخسلی کی نوری"ا گرکوئی اس معنی کونہیں سمجھتا تو وہ معذور ہے۔

وعقيدة اهل سنت

حضورا کرم الیا ہے۔ خود فرمایا کے سب سے پہلے اللہ تعالی نے میرا نور پیدا فرمایا وہی نور آ دم علیہ السلام کی پیشانی میں و دیعت رکھا گیا جب نورمحمدی کاتعلق حضرت آ دم ہے ہوا تو اسی نور ہے آپ عالم بشریت میں تشریف لائے اور بیذور مختلف اصلاب وارحام میں جلوہ گر ہوتا ہوا بصورت بشر والدین کریمین کے گھر رونق افروز ہوئے چنانچے حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ

إبر آنكه اول مخلوقات وواسطه صددر كائنات وواسطه خلق عالم وآدم زرنمد ست يَنكُم

جان لے کے کاوق میں سب سے پہلے اور کا تنات کی تخلیق اور جملہ عالم وآ دم علیہ السلام کا سبب نور محد ہے۔ (عظیمہ)

ذیل میں فقیرہ ہا حادیث عرض کرتا ہے جن سے ثابت ہو گا کہ عالم بشریت سے پہلے آپ وصف نبوت موجود تھے اس وقت آپ کیا تھے؟ نور ہی تو تھے۔ آ دم علیہ السلام سے پہلے موجود تھے ہاں جب آپ عالم دنیا میں تشریف لائے تو ہم یوں کہتے ہیں کہ نور بشکل تشریف فرما ہوئے۔

احاديث مباركه

حضرت قادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے مروی ہے کہ رسول اللہ واللہ فیلے نے فر مایا

كنت اول الانبياء في الخلق و آخرهم في البعث

میں خلقت میں تمام نبیول سے پہلا ہوں اور بعثت میں اُن سے آخر ہول۔

اس حدیث شریف کوحضرت امام قاضی عیاض رحمة الله تعالی علیه نے شفاء شریف کے صفحہ ۱۸ پر ذکر فرمایا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی الله تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ

ان النبى عَلَيْكُ كانت روحه نورا بين يدالله تعالىٰ قبل ان يخلق آدم بالغي عام يسبح ذيك ال

وتسبيح الملائكه تسبيحه فلما خلق الله آدم القي ذالك النور في صابه

نبی پاک تالیقی کی روح آ دم علیہ السلام کی بیدائش ہے دو ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ کے روبر و نور تھا۔ یہ نور شہیج پڑھتا تھا تواس شبیج کی وجہ سے ملائکہ بیج پڑھتے تھے پھر جب اللہ نے آ دم کو پیدا کیا توان کی پشت میں یہ نور ڈالا۔

فاهبطنی الله الی الارض فی صلب آدم پھراللہ تعالیٰ نے مجھے آدم کی پشت میں زمین پراتارا اس حدیث یاک کوبھی قاضی عیاض نے شفاء شریف کے صفحہ ۴۸ پر ذکر کیااس حدیث مبارک کی صحت کو بیان

کرتے ہوئے فرمایا

ويشهد بصحة هذا الخبر شعرالعباس المشهور في مدح النبي مَلْكِ

اوراس حدیث کی صحت کی گوا ہی حضرت عباس کے وہ مشہور شعر دیتے ہیں جوانہوں نے نبی کریم ایکھیے کی تعریف میں کہے۔ تھے۔

حضرت ابوسلمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ ہے روایت بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا یار سول الله متی و جنبت لک النبوۃ یارسول اللہ آپ کے لئے نبوت کب ثابت ہوئی؟

فرمايا

اس وقت جب آ دم روح اورجهم کے درمیان تھے۔

وآدم بين الروح والجسد

اس کوبھی قاضی عیاض نے شفاء شریف کے صفحہ ۹۹ پر ذکر کیا نیز جامع تر ندی کے۲۲۳ پر بھی بیرحد بیث موجود ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں

در حدیث صحیح وار د شد که اول ماخلق الله نوری (مدارج النبو ة فارس جلد دوم پہلی فصل)

صیح حدیث میں وار دہوا کہ انخضرت علیہ نے فرمایا اللہ نے سب سے پہلے میرانور بیدا کیا۔

حضرت عبدالله بن عباس اورحضرت ميسره اورحضرت ابن ا بې ائبد عا ءرضی الله تعالی عنهم روايت بيان کرتے ہيں که نبی کریم طلقه نے فرمایا

کنت نبیاو آدم بین المآء و الجسد میں اس وقت نبی تھاجب آدم پانی اورمٹی کے درمیان تھے۔

امام جلال الدین سیوطی نے اس حدیث کوجا معصغیر میں صحیح قرار دیا ہے۔

دیوبندی مولوی اشرف علی تھا نوی اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں کہاس کوتر ندی نے روایت کیااوراس حدیث کوھن کہااورا بسے ہی الفاظ میسرہ جنتی کی روایت میں بھی آئے ہیں امام احمد نے اور بخاری نے اپنی تاریخ میں اور ابولغیم نے حلیہ میں اس کوروایت کیا ہے اور حاکم نے اس کوروایت کیا ہے اور حاکم نے اس کی تھیجے کی ہے۔ (نشر الطیب صفحہ ۸)

حضرت عرباض بن ساربدرض الله تعالى عندروايت بيان كرتے بيل كه نبى كريم الله في مايا انبين وان آدم لمنجدل في طينته اللي آخر الحديث

ے شک میں حق تعالیٰ کے نز دیک خاتم النبیان ہو چکا تھااور آ دم ہنوز اپنے خمیر میں پڑے تھے یعنی ان کا پتلا بھی تیار نہ ہوا تھا۔ (مشکلو ة باب فضائل سیدالمرسلین)

د یو بندی مولوی اشر ف علی تھا نوی اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں روایت کیااس کواحمداور بیہ ہی نے اور حاکم نے اس کوچی الا سنا دبھی کہا ہےاورمشکلو قامیں شرح السنہ ہے بھی بیرحدیث مذکورہ ہے۔ (نشر الطیب صفحہ 4)

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ احکام ابن القطان میں من جملہ اُن روایات کے جوابن مرزوق نے ذکر کیا ہیں حضرت علی بن الحسین یعنی امام زین العابدین سے روایت ہے وہ اپنے باپ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور وہ ان کے جدامجد یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم اللی فیڈ نے فرمایا میں آ دم علیہ السلام کے بیدا ہونے سے چو دہ ہزار برس پہلے اپنے پر ور دگار کے حضور میں ایک نور تھا۔

فائده

اس عدد میں تم نفی ہے زیادہ کی نہیں پس اگر زیادتی کی روایت نظر پڑے شبہ نہ کیا جاوے رہ گئی تخصیص اس کے ذکر کی سومکن ہے کہ کوئی خصوصیت مقامیہ اس کو تفتضی ہو۔ (نشر الطیب صفحہ ۹)

محدث عبدالرزاق نے اپنے مصنف میں حضرت سیدنا جاہر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنهما سے روایت کیا حضورا کرم آلیات نے ان سے فرمایا''یا جاہر ان اللہ تعالیٰ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نور ہے متاخر ہوناا س حدیث میں منقوس ہے۔(نشر الطیب صفحہ ۷)

علامہ فاسی مطالع المسر ات میں لکھتے ہیںا مام اشعری نے فرمایا ہے کہ بلاشبہ اللہ نور ہے انوار کی طرح نہیں اور روح نبو بیقد سیداس کے نور سے ایک لمعہ ہے اور ملا تکہان انوار کے چنگارے ہیں

قال مُلْطِينَةً اول ما خلق الله نوری و من نوری خلق کل شئی و غیرہ ممافی معناہ رسول اللّٰهِ اللّٰهِ فرماتے ہیں کہ سب ہے پہلے اللّٰہ تعالیٰ نے میرا نور پیدا فرمایا اور ہر چیز میر سے نور سے پیدا کی۔ (صلاۃ الصفاصفیہ)

شعبی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیایا رسول اللہ آپ کب نبی بنائے گئے آپ نے فرمایا کہ آ دم اس وقت روح اور جسد کے درمیان نتھے کہ مجھ سے میثاق (نبوۃ کا)لیا گیا ''کھماقال تعالیٰ وَ اِذْ اَنحَذْنَا مِنَ النَّبِیِّنَ مِیْثُقَهُمْ وَ مِسنُکَ وَ مِسنُ نُسوُحٍ والایت کیااس کوابن سعد نے جابر کی روایت سے ابن رجب کے ذکر کے موافق۔ (نشر

الطيب مولفهُ مولوي اشرف على تفانوي ديوبندي صفحه ٨)

نور بھی بشر بھی

حضورا کرم آیستا کی ذات نور بھی ہے اور بشر بھی سر کار دوعالم کی ذات بابر کات بشریت کی ابتداء ہے بھی پہلے کی ہے ہے مگر دنیا میں لباسِ بشری میں جلوہ افروزی فرمائی ہے لباس بدلنے سے حقیقت نہیں بدلتی ہے جیسا کہ جبریل امین علیہ السلام نور ہیں مگرسیدہ مریم رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس جب تشریف لاتے ہیں تو لباسِ بشری میں ۔اس کا تذکرہ قرآن مجید فرقانِ حمید میں رب العالمین نے ان الفاظ میں فرمایا ہے

فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشُرًا سَوِيًّا ٥ (باره ٢ اسورة مريم ، آيت ١٤)

وہ اس کے سامنے ایک تندرست آ دمی کے روپ میں ظاہر ہوا ا

مشکلو ۃ المصابیح کی پہلی حدیث شریف میں جس کے راوی خلیفہ دوم خلیفہ برحق سیدنا امیر المومنین عمر فاروق رضی اللّٰد تعالیٰ عنه فرماتے ہیں

نحن عندرسول الله مَلْكِ ذات يوم اذ طلع علينا رجل

ا یک دن ہم رسول الله والله کی خدمت میں حاضر سے ہمارے پاس ایک آدمی آیا

امام الانبیا ﷺ نے سید ناعمر فاروق رضی الله تعالی عنه سے پوچھا پیشخص کون تھا؟ تو حضرت فاروقِ اعظم رضی الله تعالی عنه نے عرض کیا'' الله ورسوله اعلم' الله اوراس کے رسول زیادہ جانتے ہیں تو سرورِ دوعالم الله فی فیر مایا'' فیسانہ جبویل''وہ جبریل ہے۔ (مشکلو قالمصائح صفحہ اام طبوعہ دہلی ، سجے بخاری شریف، دارقطنی صفحہ ۲۸۱)

قار ئین حضرات "<mark>ر جے مل</mark>ے کؤ کہتے ہیں اس کے بال سیاہ ہیں لباس اس کا سفید ہے مر د کی شکل میں اس کی دو ہے تکھیں، دو ہاتھ، دو یا وُل، دو کان ہیں۔

اہل علم حضرات کو بیا جھی طرح معلوم ہے کہ محدثین نے کتب احادیث شریفہ میں ایسی کئی روایات درج فرمائی ہیں جن میں جبریل امین فرشتہ بارگا وُ نبوی میں کئی مرتبہ حضرت دحیہ کلبی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ صحابی کی صورت میں حاضر ہوتا تھا جیسا کہ مخالفین کی مقتدر شخصیت ابن تیمیہ نے اپنی کتاب الفرقان و بین اولیاءالرحمان واولیاءالشیطن میں بھی اس حقیقت کی تضدیق ان الفاظ میں کی ہے۔

وقد اخبـران الـمـلائـكة جـاء ت ابـراهيـم عـليــه السـلام فــي صـورـة البشــر وان الـمـلكــ يمثيل له

ا بشراسویا و کان جبریل علیه السلام یاتی النبی عَلَیْهٔ فی صورة دحیة الکلبی و فی صورة اغرابی ایراهم الناس کذالک (الفرقان بین اولیاءالرحمٰن والشیطان صفحه ۱۲)

اور بے شک اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ فرشتے ابرا ہیم علیہ السلام کے پاس بشری صورت میں آئے اور فرشتہ مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہاکے پاس تھیک بشر کی صورت میں آیا اور جبریل علیہ السلام نبی پاک الفیقی کے سامنے دھیہ کہبی کی صورت میں اور اعرا بی کی صورت میں ظاہر ہوا کرتے تھے اور لوگوں کو بھی ایسا ہی دکھائی ویتا تھا۔

ملاعلی قاری علامہ جلال الدین سیوطی علیہا الرحمہ نے فر مایا کے سیدہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں

كنت الدخل النحيط في الابرة مال الظلمة لبياض رسول الله مَثَلِظِهُ . (خصائص كبرى للسيوطى جلد اصفحة ١٥، نثرح شفاء برحاشية بيم الرياض صفحه ٢٢٨، فقص الانبياء فارى صفحة ٢٦٦)

> میں تاریک راتوں میں حضورا کرم اللہ کی نورا نیت کی چیک ہے سوئی میں دھا گہ ڈال لیا کرتی تھی۔ شخص محقق حضرت علامہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے فرمایا

در حديث صحيح وارد شده اول ما خلق الله نوري

یعنی میں ہے کہ حضورا کرم اللے نے فرمایا سب سے پہلے اللہ نے میر انور بیدا فرمایا۔(مدارج النبو ۃ صفحۃ) دیوبندی مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی اسے حدیث مشہوراور معناً سیحے تشکیم کیا ہے۔(رسالہ الرفع والوضع صفحہ

(10

فائده

انا من نور الله والمومنون من نوري

لعنی میں اللہ کے نور سے بیدا ہوا ہوں اور اہل ایما ن میر ہے نور سے ۔ (مکتوبات حضر ہے مجد دالف ثانی جلد سوم صفحہ ۳۲۱ء مدارج النبوت جلد دوم ،امدا دالسلوک مولوی رشیداحمر گنگوہی)

امام زین العابدین اپنے باپ امام حسین ہے اوروہ اپنے والد برزرگوارعلی رضی اللہ تعالی عنہم ہے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم نے فرمایا میں آدم علیہ السلام کے بیدا ہونے سے ہزار برس پہلے اپنے پرور دگار کے حضور میں ایک نورتھا۔ (نشر الطیب تھا نوی)

بعض دوسری حدیثوں میں نورمحدی کے بیدا ہونے کے وقت کانعین چنانچیفر مایا ہے حضورا کرم آیا ہے کہ قبل خلق السموات بالفی عام. (مکتوبات جلدسوم) قبل خلق السموات بالفی عام. (مکتوبات جلدسوم) میرانورآ سانوں کے بیداکرنے سے دو ہزار برس پہلے بیدا فرمایا۔

حضرت خالد بن سعیدرضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب بیان کیا کہ زمزم سے ایک نوراُ ٹھا جوآسان تک پہنچا جس سے کعبہ ادر تمام سرز مین مکہ منور ہو گئے ادر وہ نور طیبہ تک پھیل گیا حضورا کرم آفیا ہے نے فرمایا

انا و الله ذالك النور (مدارج النبوة جلد دوم صفحه ۵۳۵ بحواله دارقطني ، ابن عساكر)

الله کی قتم و ه نور میں ہوں اور میں اللہ کارسول ہوں _

بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام اللہ علیہ السلام کے حضرت جبریل علیہ السلام کے خرمایا اسے جبریل علیہ السلام نے عرض کیایا رسول اللہ اس کے سوا میں نہیں جانتا کہ ا سے فرمایا اے جبریل آپ کی عمر کتنے سال ہے؟ جبریل علیہ السلام نے عرض کیایا رسول اللہ اللہ علیہ اللہ علیہ اللہ علی ایک ستارہ ستر ہزار سال میں طلوع ہوتا ہے اور میں نے اسے بہتر ہزار مرتبہ طلوع ہوتے و یکھا ہے رسول اللہ علیہ فی فرمایا

يسا جبسويسل و عسزية ربسي جبل جبلاليه انها **ذلك الكنوسيخة طيب** جلداصفح ۱۹، جوا هرالبحار صفحه ۱۳ اا تفسير روح [البهان جلد ۳ صفح ۵ ۴۲)

ا بعنی اے جبریل مجھےا پنے رہ جل جلالہ کی قتم وہ ستارہ (نور) میں ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے مروی ہے کہ صحابہ نے عرض کیایا رسول اللہ واللہ آپ کونبوت کب عطا ہوئی؟ فرمایا كنت نبيا وادم بين الروح والجسد. (ترندي مثكلوة صفي ١٦٣)

میں اس وقت بھی نبی تھا جب کہ آ دم علیہ السلام کے روح وجسد کاتعلق بھی نہیں ہوا تھا۔

معلوم ہوا کہ بظا ہراگر چرحضورا کرم اللے اسورتِ بشری حضرت آدم علیہ السلام کے بعد مبعوث ہوئے کیکن حقیقتا آپ آدم علیہ السلام سے پہلے ہیں اور آدم علیہ السلام سے پہلے آپ کا نبی ہونا آپ کی نورا نیت کی واضح دلیل ہے۔اس لئے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی بیدائش و بشریت کی تخلیق تو آپ کے بعد ہوئی ہے۔

بی بی آمند رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے مروی ہے کہ آپ کی ولا دت کے وقت ایبا نور ظاہر ہوا جس نے جملہ عالم وشر ق ومغرب کومنور کردیا بصرہ اورروم وشام کے محلات نظر آگئے۔ فاطمہ بنت عبداللہ بھی اس وقت موجود تھیں انہوں نے دیکھا کہ سارا گھر آپ کے نور ہے معمور ہوگیا۔ (مواہب لدنیہ ،مدارج النبو ۃ جلد ماصفی ۱۲)

اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے روایت ہے کہ بوقت سحر میں کپڑاسی رہی تھی کہ اچا تک چراغ بجھ گیا اور سوئی ہاتھ ہے گرگئی پس رسول اللہ اللہ اللہ تقاشہ لائے تو آپ کے چیرہ مبارک کے نور میں میں نے سوئی تلاش کرلی اور اسی روشنی میں وھا گہ سوئی میں ڈال لیا۔ (جواہر اُنجار صفح ۸۱۳، نسیم الریاض جلد ۱۰م صفحہ ۳۲۸، مطالع المسر ات صفحہ ۲۳۹)

سجان الله

سوز نِ گمشدہ ملتی ہے تیرے شام کوئی بنا تا ہے اجالا تیرا د کیکھنے والوں نے کیکھ دیکھا نہ بھالا نور کا من رامی بیہ کیما دکھایا آئینہ نور کا

دل لغات

د یکھانہ بھالا، جائج پڑتال، تلاش، نظارہ۔ "من ر آی "حدیث شریف کا قتباس ہے من ر آئی "حدیث شریف کا قتباس ہے من ر انبی فقد رای الحق من رانبی فقد رای الحق کودیکھا آئینہ، مندد یکھنے کا شیشہ۔

شرح

حضورا کرم اللہ کودیکھنے والوں نے آپ کے نورانی ہونے کی تحقیق وجتجو جانچ پڑتالنہیں کی ورندآپ نے ''من

رانی فقد رای الحق" کاشیشه دکھا کرا ہے آپ کونورانی ثابت کر دیا ہے۔

رؤية النبى فى المنام كى تحقيق

حضورا کرم آفی کے خواب میں ویکھنا حق ہے بعض لوگوں نے اس کا انکار کیا فقیر نے اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ ''تسحفہ الصلحاء فی دؤیہ النہی فی الیقظنہ الرؤیا ککھااور بہت سے دلائل شرح حدائق میں بیان ہو چکے بیں یہاں وہ احادیث مبار کہ مع شرح لکھتا ہوں جن میں خواب میں زیارت رسول تابیقہ کا ثبوت ہے۔حضورا کرم آبیسیہ کو خواب میں دیکھنے کی امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے شائل شریف میں سات احادیث روایت فرمائی ہیں۔

مسئله

علائے کرام نے صراحة واضح فر مایا کہ بہت ہے خوش قسمت بزرگوں کو بیداری میں بھی زیارت ہوئی کہ آئمہ شوافع ہے منقول ہے کہ

ان جماعة من آئمة الشريف لضراعلى ان من كرامة الولى انه مير هي النبي واجتمع به في النقظة وياخذ عنه ماقسم له من معارف ومواهب

آئمَہ شرع کیا یک جماعت نے تصحیح فرمائی ہے کہ ولی اللہ کی کرامت کے طور حضور قلیلی کی زیارت بحالت بیداری بھی کرسکتا ہےادر آنجنا ب قلیلی کی مجلس میں حاضر بھی ہوسکتا ہے بلکہ اپنی استعدا دیے مناسب علوم و معارف کا استفادہ بھی کرسکتا ہے۔

مالکیہ میں امام قرطبی حافظ ابن ا بی جمرہ امام ابن الحاج وغیرہ حضرات بعض اولیا ءکرام کے حالات المدخل میں نقل کرتے ہیں۔

أنه حضر مجلس فقيه فروى ذلك الفقيه حديثاً فقال له الولى هذا الحديث باطل فقال الفقيه ومن أين لك هذا؟ فقال هذا النبى تَنْكُلُهُ واقف على رأسك يقول إنى لم أقل هذا الحديث وكث للفقيه فرآه. (الحاوى للفتاوى صفي ١٦٣)

لیمنی وہ کسی فقیہ کی مجلس میں تشریف لے گئے اس فقیہہ نے کوئی روایت بیان کی بیرو لی بولے بیرحدیث تو باطل ہے اس فقیہہ نے کہاتم نے بیر کیسے تکم لگا دیا اس و لی اللہ نے کہا بیر حضورا کر میں گھٹے تیرے سامنے کھڑے ہیں اور فرماتے ہیں کہ بیہ حدیث میں نے نہیں کہی ہے اس فقیہہ کو بھی اس امر کاائکشاف ہو گیا اور اس نے بھی حضورا کر میں گھٹے کو دیکھ لیا۔ حضرت شیخ ابوالحن شاذ لی رحمة الله تعالی علیه فر ماتے ہیں

لو حجبت عن النبي صلى الله عليه وسلّم طرفة عين ما عددت نفسي مع المسلمين .(ترجمان جلام صفح ٢٨)

یعنی اگرمیرےادر آنحضور ﷺ کے درمیان ایک پلک جھپنے کے برابر بھی حجاب پڑجائے تو میں اپنے آپ کوزمر ہُ مسلمین میں شار نہ کروں۔

حضرت شیخ سراج الدین بن الملقن طبقات اولیاء میں نقل کرتے ہیں کہ حضرت شیخ المشائخ قطب الا قطاب غو ث الاعظم السیدالشیخ عبدالقا در البحیلانی رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللّٰه ﷺ کی زیارت کی۔ نیز فرماتے ہیں

و کان الشیخ عبدالغفاریوی رسول الله مُلَیِّ فی کل ماعة حضرت الشیخ عبدالغفاریوی رسول الله مُلَیِّ فی کل ماعة حضرت الشیخ عبدالغفاررهمة الله تعالی علیه همه و قت حضورا کرم آلی کی زیارت سے شرف مواکرتے تھے۔ علامه عبدالوہاب شعرانی الیواقیت والجواہر جلداصفی ۱۳۳ پرتح ریفر ماتے ہیں

قال الشيخ جملال الدين السيوطى رحمة الله تعالىٰ عليه رايت رسول الله عَلَيْكُ في اليقظة بضعا وسبعين مرة وقلت له في مرة منها هل انا من اهل الجنة يارسول الله فقال نعم فقلت من غير عذاب ليسبق قتال لك ذالك.

حضرت علامہ شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے کہ میں نے حضورا کرم تعلیقہ کو بحالت بیداری کچھ اوپرستر مرتنبددیکھا ہے۔ایک بار میں نے عرض کیایارسول اللہ طلیقہ کیاعذا ب کے بغیر؟ارشا دفرمایا جاؤتمہارے لئے میہ بھی سہی۔

احاديث مباركه

عن عبدالله عن النبی مُنْ الله عن النبی مُنْ وانی فی المنام فقد وانی فان الشیطان لا یتمثل بی جناب عبدالله عن النبی مُنْ المنام الله عن النبی مُنْ الله عن النبی مُنْ الله عندالله عن النبی مُنْ الله عندالله ع

شرح

ارشادے شیطان میری شکل اختیار نہیں کرسکتا یعنی شیطان کو بیقدرت اور طاقت ہی نہیں کہ وہ حضورا کرم آلیا ہے گا شکل وصورت میں ظاہر ہو سکے صاحب اتحافات الربانیہ علامہ عبد الجوا دالدومی اپنی شرح کے صفحہ ۴۰۰ برتجریر فرماتے ہیں وہذا معجزة له مُلاہلین اللہ علیہ اور بیچضوریا کے آلیا ہے کا مجز ہے۔

حضرت علامه عبدالرؤف المناوى المصرى التوفى سن والوسائل جلد اصفح السرك عاشيه برب

لانه سبحانه وتعالى جعله رحمة اللعالمين هاديا للضالين محفوظا عن وشواس ا أواذتنورالعالم بنور وجوده ورحمت الشياطين ليلاده وهدمت بنييان الكهنة فكيف بتصور ان أيتمثل الشيطان لصورة

جب کہ حضورا کرم آلی ہے کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے رحمۃ اللعالمین بنایا گرا ہوں کے لئے ہادی بنایا ہر شم کے شیطانی وسوسوں سے محفوظ رکھااور جب کہ آنجناب آلی ہے و جو دانور کے نور سے کل عالم کومنور فر مایا اور حضورا کرم آلی ہے بیدائش کے وقت شیطانوں پرسنگ ہاری کر دی گئی اور اسی وقت کہانت کی بنیا دوں کوگرا دیا گیاتو یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے اور تصور کیا جا سکتا ہے کہ شیطان (نعوذ ہاللہ) آنجناب آلیہ کی شکل اختیار کرسکتا ہے۔

عن ابي هريرة قال قال رسول الله مُلْكِيَّة من راني في المنام فقد راني فان الشيطن لا يتصور او قال لا يتشنبه بي

جس نے مجھے خواب میں دیکھا ہیں یقیناً اس نے مجھے ہی دیکھااس کئے کہ شیطان میری صورت نہیں آسکتایا فر مایا کہ میری مانند نہیں ہوسکتا۔

شرح

اگر چہ شیطان کو بیقد رہ اور طاقت حاصل ہے کہ وہ انسانی صورت وشکل میں ظاہر ہو گر شیطان کی ہرگز ہرگزید قدرت وطاقت نہیں کہ وہ حضورا کرم آفیاتھ کی نورانی شکل وصورت مبارک اختیار کرسکے ۔حضرت استاذگرامی شخ الدرس صاحبز اوہ حافظ کی احمد جان صاحب نوراللہ مرقدہ نے فرمایا کہ شیطان جب کہ نیندگی حالت میں آنجنا ہے آفیاتھ کی نورانی شکل بنانے پر قادر نہیں تو عالم بیداری میں قطعاً آپ آفیاتھ کی شکل ،صورت اور جسم کی مانند بن کرنہیں آسکتا لہذا اس عالم بیداری میں جن گرامی قدر حضرات نے آپ آفیاتھ کی زیارت کی ہے وہ آپ آفیاتھ کی زیارت انور ہی سے مشرف ہوئے بیداری میں جن گرامی قدر حضرات نے آپ آفیاتھ کی زیارت کی ہے وہ آپ آفیاتھ کی زیارت انور ہی سے مشرف ہوئے عن ابی **لاشجعی عن ابیہ قال قال رسول الله مُلَّالِثَةً ومن رانی فی المنام فقدرانی** طارق بن اشجعی سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جنابِ رسول اللّه اللّه علیہ نے ارشا وفر مایا جس نے مجھے نیند میں ویکھاپس یقیناً اس نے مجھے ہی دیکھا۔

شرح

کوئی اور حضورا کرم آفیہ کی شکل وصورت میں ظاہر نہیں ہوسکتا لہذا جس نے بھی خواب میں یا بیداری میں حضورا کرم آفیہ حضورا کرم آفیہ کی زیارت کی تو وہ یقیناً آنجنا ب تفایہ کی زیارت پاک سے ہی مشرف ہوا ہے۔ بخاری اور مسلم شریف میں ہے

من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظة و لایتمثل الشیطان ہی جس نے مجھے نیند میں دیکھاعنقریب وہ مجھے بیداری میں دیکھے گااور شیطان میری شکل اختیار نہیں کرسکتا۔

فائده

ائمہ کرام کی ایک جماعت حضور اکرم اللے گئی کو بیداری کے عالم میں دیکھنے کے ممکن اور واقع ہونے کی قائل ہے۔
حضرت علامہ سیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے بعض مجامع سے تحریر کیا ہے کہ میر سے سر دار حضرت احدر فاعی رحمۃ اللہ اتعالیٰ علیہ نے جج کرنے کے بعد مدینہ منورہ کی حاضری دی تو بچھ دیرتو قف کے بعد ججرہ شریف کی طرف متوجہ ہوکر سے اشعار پڑھے

في حالة البعد روحي كنت ارسلها فقبل الارض عن فينن نائبتي وهذه نوبة الاشباح قد حضرت فامديدك تحظتي بهاشفتي

جب بیا شعار پڑھے تو سیدعالم صاحب لولاک شکالیہ کا دست مبارک قبر شریف ہے رونق افروز ہوا تو دست مبارک پر حضرت سیدی احمد رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بوسہ دیا۔

قال رسول الله عَلَيْكِ من رانى فى المنام فقد رانى فان الشيطان لا يتمثلنى قال ابى فحدثت به ابن عباس فقلت قد رايته فذكرت الحسن بن على فقلت شبهته به فقال بن عباس وانه كان يشبهه حضورا كرم الله فقال بن عباس وانه كان يشبهه حضورا كرم الله فقال عن الشاد فرما يا جس في محصنيند مين و يكها يقيناً الله في الميان عباس من يرى صورت مين الله تعالى عند كرما من يرحد بيان كى اور مين في كها كه مين نبين آسكنا كليب فرمات بين كرمين في ابن عباس رضى الله تعالى عند كرما من يرحد بيث بيان كى اور مين في كها كه

میں نے حضور والیقی کو دیکھا ہے اپس مجھے حسن بن علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہمایا دا کئے سومیں نے (ابن عباس)کو کہا کہ وہ شوپہہہ مبارک جوخوا ب میں میں نے دیکھی تھی اور حضرت امام حسن رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کے زیادہ مشابۃ تھی پھر ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہمانے فرمایا بے شک وہ ان کے ہم شکل ہے۔

شرح

امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ سے حضورا کرم اللہ کے کی نورانی شکل ملتی جاتی ہے ارشاد ہے پھراہن عباس نے فر مایا بے شک وہ (میکی ان کے ہم شکل متے جناب سیدنا امیر المومنین امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ سر سے لے کرسینہ تک اور جناب شہید کر بلاا مام ہمام سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ سینہ سے نیچے تک حضور اکرم اللہ کے مشابہ تھے۔ حضرت اسد الغالب امام الاولیاء سیدنا امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ و جہدالکریم کا ارشاد ہے وہ فرماتے ہیں الحسین اشبہ رسول اللہ مالی السفل میں ذلک

لين الم صن رضى الله تعالى عدر سيدتك اوراما حين رضى الله تعالى عديد سي يحضو والله كم مثابت في المَنام وَمَن ابْ الْحَبَّاسِ قَالَ فَقُدُ لَكُ وَسَلَمْ فِي الْمُنَام وَمَن ابْ الْحَبَّاسِ قَالَ فَقُدُ لَتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنِّى رَأَيْتُ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فِي النَّوْمِ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ فَقُدُ لَكَ وَجُلاً بِينَ النَّوْمِ فَقَدُ وَآنِي ، هَلُ إِنَّ وَسُولَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فِي النَّوْمِ فَقَدُ وَآنِي ، هَلُ إِنَّ وَسُولَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فِي النَّوْمِ فَقَدُ وَآنِي ، هَلُ إِنَّ وَسُولَ اللَّه عِلَيْهِ وَسَلَّم فِي النَّوْمِ فَقَدُ وَآنِي ، هِلُ الله عَلَيْهُ فِي النَّوْمِ فَقَدُ وَآنِي ، هِلْ وَلَلْهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَلَا اللَّهُ عِلَى اللَّهُ عِلَى اللَّهُ مِكُ اللّهُ عَلَى وَالْوِ الْوَجُهِ ، مَلَاثُ لِحَيْنَة فِي وَلَا أَدْرِي مَا كَانَ مَعَ هَذَا النَّعْتِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّى الْعَبْدَة وَلَوْ وَلَا أَدْرِي مَا كَانَ مَعَ هَذَا النَّعْتِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّى الْعَبْدَة وَ وَلَا أَدْرِي مَا كَانَ مَعَ هَذَا النَّعْتِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّى الْعَلَى الْمَسْوَة ، وَعُونُ هَذَا قَالَ أَبُو عِيسَى وَيَزِيدُ الْفَارِسِيُّ هُوَ يَزِيدُ الْفَارِسِيُّ هُو يَوْدِيدُ النَّعْتِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّى الْمَعْرَة ، وَعُوثُ هَذَا قَالَ أَبُو عِيسَى وَيَزِيدُ الْفَارِسِيُّ هُو يَوْدِيدُ الرَّقَاقِي الْمَالِقِي مُ وَيُولِكُ النَّعْرَامِي وَلَا اللَّعْرَامِي عُلَى الْمَعْرَامِ عَلَى الْمَعْرَامِ عَلَى الْمَعْرَامِ عَلَى الْمَالِ وَالْمَوْلُولُ الللّهُ عَلَى الْمَعْرَامِي مُنْ اللّهُ عَرَامِي أَلْمَا اللّهُ عَرَامُ مِنْ قَاوَقُ النَّعُولُ النَّعُولُ الرَّقَاقِيلُ الْمُولِي عَلَى الْمُولِي عَلَى الْمُولِي عَلَى الْمُولِي عَلَى الللهُ عَرَامِ مِنْ قَاوَقُ النَّعُولُ الللهُ عَلَى الْمُولُولُ اللْمُولُولُ اللْمُولُولُ اللّهُ الْمُولُولُ اللّهُ عَلَى الللهُ عَوْلُ اللّهُ عَلَى الللهُ اللّهُ عَلَى الللهُ عَرَامُ اللّهُ عَرَامُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ الْمُولُولُ اللّهُ الللهُ عَلَى الللهُ الللهُ عَلَى الللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللل

یز بدالفاری سے روایت ہے اور قرآن مجید لکھا کرتے تھے قرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم اللہ کے فیند میں دیکھا اس وقت

ابن عباس زندہ تھے میں نے بیخوا ب ابن عباس کو بیان کیا تو ابن عباس نے فرمایا کہ حضورا کرم اللہ یہ یہ بینی شیطان طافت نہیں رکھتا کہ میری صورت پرآ سکے لہذا جس نے مجھے نیند میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا تو اس خض اللہ علی کہ اس میں آپ کے سامنے بیان کی صورت مبارک کو جسے تو نے خواب میں دیکھا ہے بیان کرنے کی طافت رکھتا ہے کہا کہ ہاں میں آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں آپ اللہ کا مجارک گذمی مائل بسفیدی تھا، اس میں انہ کہ میری مورت مبارک اور قد مبارک دونوں درمیا نہ اور معتدل تھے ، رنگ مبارک گذمی مائل بسفیدی تھا، آپ کہ میں مبارک سرگئیں خندہ روخوبصورت ، گول چہرہ اقد س تھی واڑھی ، مبارک چہرہ اقد س کو گھیرے ہوئے تھی سینہ پاک آپ کہ موئی تھی عوف فرماتے ہیں کہ ریز بدالفارس نے اور جو صفیتی بیان کیس وہ مجھے یا دنہیں رہیں پھر ابن عباس نے فرمایا اس نہ کہ سکہ اور سید دوعالم آپھے کو بحالت بیداری بھی دیکھا تو اس تو صیف سے بڑھ کر حلیہ مبارک کے اوصاف ایان نہ کرسکتا۔

بوقتاده قال رسول الله عليه راني يعنى في القوم فقدراي قال الحق

جناب ابوقنا دہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ علیہ فیصلے نے ارشاد فر مایا کہ جس نے مجھے دیکھا یعنی نیند میں بے شک اس نے حق دیکھا۔

شرح

ارشاد ہے جس نے مجھے دیکھالینی نیند میں بے شک اس نے حق دیکھا۔ شارحین رحمہم اللہ علیہم الجمعین نے اس حدیث شریف کے بہت معانی بیان فرمائے ہیں۔حضرت ملاعلی القاری الباری کر مانی نے قل کرتے ہیں

اي الثابة لا اضغاث فيه و لااحلام

یعنی بیاسی طرح صحیح اور درست ہے جس طرح کددیکھا گیاہے کہاس میں کوئی گڑ برونہیں ہے۔ الطیمی فرماتے ہیں "المحق منا "حق یہی ہے۔زین العرب فرماتے ہیں المحق صد الباطل

نعم يصح ان يراد به الحق سبحانه على تقدير اى راى مظهر الحق ومظهره ومن رانى نسير الله سبحانه لان من راى النبي تُلْكِ في المنام نسيراه يقظة في دارالسلام فيلزم منه انه يرا لله في ذالك المقام ولا يبعدان يكون المعنى من رانى في المنام فسيرى الله في المنام فان رويتي له مقد اومبشرة لذالك المرام وقال الحنفي الحق مفعول به اي الامر الثابت الذي هو انا فير جع الىٰ معنى قوله فقد راني

یعنی ہاں سیجے ہے اگر بتقدیر مضاف اس الحق سے مراد حق سبحا نہ و تعالی مرادلیا جائے گویا مظہر حق کو دیکھواس مظہر کو یعنی استعلی میں مسبحا نہ و تعالی کے مظہر ہیں اور جس نے مجھے دیکھا عنقریب اللہ عزوجل کو دیکھ لے گااس لئے کہ جس نے نبی کریم اللہ تعالیٰ کو دیکھا خواب میں اتو عنقریب وہ بیداری میں حضورا کرم آئیلی کی زیارت سے دارالسلام میں مشرف ہوگا اللہ ذاخر وری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی زیارت اس مقام پر کرے گا اور یہ بھی محال نہیں ہے کہ کا یہ معنی ہو کہ جس نے مجھے نیند میں دیکھا تو وہ عنقریب اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

میں دیکھا تو وہ عنقریب اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

ہے کہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

حضرت الشیخ عبدالغنی نابلسی رحمة الله تعالی علیه فصوص الحکم کی شرح جوا ہرالعصوص فی حل کلمات الفصوص جلد دوم صفحه ۲۳۴ پرتحریر فرماتے ہیں

اقسال تعسالي وتسراهم ينظرون واليك ولا هم لايبـصـرون وقـال عليـه السلام من راني فقد راي ا او اخبر الحق تعالىٰ نفسه عباده بذالك

لینی اے حبیب علی آپ ان کو دیکھتے کہ وہ آپ کی طرف نگاہ کرتے ہیں حالانکہ وہ نہیں دیکھتے اور حضورا کرم ایک نے نے فرمایا ہے''من دانسی فسفسد رای السیخی جس نے مجھے دیکھا واقعی اس نے خدا کو دیکھااور اللہ تعالیٰ نے خودا پنے بندوں کوذات سے اس بات کی خبر دی ہے کہ حق تعالی صورت مجمد پیلیٹ میں ہے۔

عن انس ان رسول الله عَلَيْكِ قال من راني في المنام فقد راني فان الشيطن لا يتخيل بي قال ورؤيا المومن جزء من سئة واربعين جزء من النبوة

جنابِ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت ہے کہ جنابِ رسول کریم آفی ہے نے ارشادفر مایا جس نے خواب میں مجھے دیکھاتو بے شک اس نے مجھے ہی دیکھا ہے پس یقیناً شیطان میری مثل نہیں بن سکتا۔حضورا کرم آفی ہے نے فر مایا مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس جھے کے برابر ہے۔

صبح کردی کفر کی سیا تھا مردہ نور کا شام ہی سے تھاشب تیرہ کو دھڑکا نور کا

حل لغات

صبح کردی، نکال دینا، رات گذارنا۔ دھڑ کا ، ڈر ، خوف، دل کی دھڑ کن ، حفظان۔ مژ دہ ، خوشخبری ، مبارک با د۔ شب تیرہ ،سیاہ کالی رات۔

شرح

نور کی خوشخری پچی تھی کہاس نے کفر کی تاریکی کوشیج کے اجالے سے بدل دیااورا ندھیری رات کو پی خوف شام ہی سے تھا کہا بنور کا غلبہ ہونے والا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حالات سے واضح ہے کہ جواسلام کے جانی دشمن تنے فدائی ہے کہ دھن ،من ، تن ، جند جان اور آل واولا داور مال اسباب اسلام بر قربان کرنے کوفخر سمجھتے تنے۔

سیدنا فاروقِ اعظم رضی الله تعالی عنه کی مثال ہی کافی ہے اس کے ساتھ چند دیگر صحابہ کرام رضی الله تعالی عنهم کے حالات لکھ دوں تا کہ اہل ایمان کورونق و تازگی نصیب ہو۔

حضرت عكرمه رضى الله تعالى عنه بن ابي جهل

یہ حضورا کرم اللہ کی ایذار سانی اور تکلیف دہی میں بہت شہرت رکھتے تھے اور کیوں نہ ہو جب حضورا کرم اللہ کا کے سب سے بڑے دشمن الوجہل کے بیٹے اورا سلام وثمن ہیں۔

ا پے ملعون باپ کاوار شدو جانشین تھااور غزوات میں ان اشقیاء کا سر دارسر گروہ تھا چونکہ سعادت کا حصہ آخر میں اس کے نام کے ساتھ کھا ہوا تھا بالآخراس کا ظہور ہوا۔ علامہ سیوطی جمع الجوامع میں ایک حدیث روایت کرتے ہیں کہا یک مرتبہ عالم خواب میں جنت میں داخل ہوئے انگور کا خوشہ یا تھجور کا خوشہ آپ کے ہاتھ میں دیا اور کہا یہ خوشہ ابوجہل کی طرف سے ہے حضورا کرم ایک فی فی فی ایک فی خرمایا ابوجہل کو جنت سے کیا نسبت اس بات کی تاویل حضور پر بالفعل ظاہر نہ ہوئی۔ جب مکہ فتح ہوا اور عکر مہ بن ابوجہل زمر و اسلام میں داخل ہوئے تو معلوم ہوا کہاس خواب کی تعبیر میتھی۔

علم غيب

بروز فتح مکدایک صحابی عکرمہ کے ہاتھ ہے شہید ہوئے جب اس کی خبر حضور اکرم ایک کو پینچی تو تبسم فر مایا۔ صحابہ

نے تبسم فرمانے کی وجہ دریا فت کی تو فرمایا عالم غیب میں میں ایسا دیکھر ہا ہوں کہ بیمقتول اپنے قاتل عکر مہ کے ساتھ ہاتھ میں ہاتھ ڈالے جنت دونوں جنت میں ٹہل رہے ہیں۔

عکرمه کا اسلام لانا

ار باب سیر بیان کرتے ہیں کہ جب مکہ مکرمہ فتح ہوگیاتو عکرمہ خوف کی وجہ ہے وہاں نہ تھہر سکا جب اس نے اسے سنا کہ رسول اللہ وقائی نے اس کے خون کومباح قرار دیا ہے تو وہ بھا گ کرساحل کی طرف چلا گیاا در کشتی میں سوار ہوکر یمن کی طرف چل دیا اچا نک سمندر میں طغیانی آئی تمام کشتی والے بارگا والہی میں تضرع وزاری کرنے گےلوگوں نے عکرمہ کے طرف چل دیا اچا کہ تاہوں کے بھی کہا کہ تم بھی خدا کویا دکرواس نے کہا اس خدا کو جس کی طرف محمد (میلی) ہمیں بلاتے ہیں جس سے میں بھا گتا ہوں کہتے ہیں کہاس کی نظر کشتی کے ایک تختہ پر بڑی جس پر کھا ہواد یکھا

وَ كَذَّبَ بِهِ قَوْمُكَ وَ هُوَ الْحَقُّ (پاره ٢٥ سورة الانعام، آيت ٢٦)

اورا سے جھٹلا یا تمہاری قوم نے اور یہی ہے۔

ہر چند جاہا کہ ان حروف کومٹائے اورا ہے چیل دے گر نہ چیل سکااس پر اس کے دل ہیں ایک ہلجل پیدا ہوئی اس کی بیوی ام علیم بنت حارث بن ہشام ہر اور ابوجہل مسلمان ہوکراور حضو و اللہ ہے۔ امان لے کراس کی جبتو و تلاش ہیں انکی ہوئی تھی جب و ہ اس کے باس بین بی تھی تو اس سے کہا ہے میرے بیچا کے بیٹے ہیں خلائق ہیں سب سے زیادہ کر بیم اور کوگوں ہیں سب سے زیادہ کر بیم اور کوگوں ہیں سب سے زیادہ کر بیم اور کوگوں ہیں سب سے زیادہ رحمد ل کے باس سے آئی ہوں اُٹھ اور چل کہ میں نے تمہارے گئے امان لے لی ہے جب ان کی جراس نے سی تو وہ جران وہ تجب ہوکر کہنے لگا کہ میں جسے نے ان تمام ایڈ اور کے باو جود جو بھے ہائیں بیٹی ہیں ہیں گئی ہیں کہ خیراس نے بھی زیادہ کر بیم ہیں جتی کہ تحریف کی جائے ۔ اس کے بعد عکر مدا پی بیوی کے ساتھ اور شراس نے بھی زیادہ کر بیم ہیں جائی گئی میں کہ جو سے دراں کے بعد عکر مدا پی بیوی کے ساتھ صفورا کر میں ہی ہو کہ اس کے ایک کے باتھ کے اس کے بعد عکر مدا پی بیوی کے ساتھ صفورا کے جائے ہو کا کہ میں واضل ہونے کی اجازت ما تھی اور عرض کیا ہیں عکر مدکولائی ہوں کیا تھی ہوں کی بیوی کے ساتھ صفورا کر میں گئی ہوں کیا تھی ہوں کی اجازت میں گئی اور عرض کیا ہیں عکر مدکولائی ہوں کیا تھی ہوں کیا تھی ہوں کیا ہونے کی اجازت میں گئی اور عرض کیا ہیں عکر مدکولائی ہوں کیا تھی ہوں کیا دور شریف گر ہوئی اور انہائی ہوئی وہی ہوں کیا تھی میارک سے بیادہ گئی ہوں کیا تھی میں اور بیا ہوئی کیا ہیں کیا تھیں میں اور بیا ہوئی کا موجب ہاس کے بعد حضور بیٹھ گئی اور وکر میں کیا ہوئی کا موجب ہاس کے بعد حضور بیٹھ گئے اور اکر میں کیا میں کیا ہوئی کا موجب ہاس کے بعد حضور بیٹھ گئے اور اکر میں کیا تھی ان کیا میں کر اور کر اور کر اور کیا ہوئی کا موجب ہے اس کے بعد حضور بیٹھ گئے اور اور کر میں کیا تھی کہ میں کیا گئی اور کر کیا کہ اور کی کیا کہ دور کی کی کی کی کیا گئی کی کیا گئی کیا گئی کیا گئی کیا گئی کی کی کیا تھی کیا گئی کی کیا گئی کیا گئی کی کی کی کیا گئی کی کیا گئی کی کیا گئی کیا گئی کیا گئی کیا گئی کی کئی کیا گئی کیا گئی کئی کئی کیا گئی کیا گئی کیا گئی کیا گئی کیا گئی کیا گئی کیا گئ

حضور کے سامنے کھڑے رہے اور عرض کیا اے محمد (ﷺ) میمبری بیوی کہتی ہے کہ آپ نے مجھے امان دے دی ہے۔ حضورنے فرمایا پاں میں نے امان دی ہے عکرمہ نے کہا''اشہدان لا السه الا السلسہ وحدہ لاشریک لیے وہ ان عبدالله ورسوله الدوقت انتهائی شرمساری سے اپنے سرکو جھکا کرعرض کرنے لگے یارسول الله بلاشبہ آپ سب سے زیا دہ کریم ،سب سے زیا دہ راست گواور سب سے زیا دہ و فا دار ہیں ۔حضورطی ہے نے فرمایا اے عکرمہ مجھ سے ما نگ جو ا ِ ما نگنا جا ہے اگرمیری قدرت میں ہوا عطا فرماؤں گاعکرمہ نے عرض کیایا رسول اللہ! ہروہ دشمنی جومیں آپ کے ساتھ کرسکتا تھا میں نے کی ہےاور ہروہ اقدام جواہل شرک کی تقویت اور آپ کی دشمنی میں ممکن تھا میں نے کیااور ہروہ بےا د بی و گتاخی جوآپ کے ساتھ ہوسکتی تھی مجھ سے سرز دہوئی ہےاور ہروہ بات جوآپ کی غیبت اور بُرائی میں کہی جاسکتی ہے یں نے کہی ہےا ب دعا فرمائیے کہ حق تعالی مجھے معاف فرمادےادر مجھے بخش دے۔حضور قلیلیہ نے اپنا دست اقدس دعا کے لئے اُٹھایا اور جو پچھ عکرمہ نے کہا تھا اس کی معافی و بخشش مانگی عکرمہ نے عرض کیا یارسول اللہ جتنا روپیہ بیسہ اور سونا عاندی زمانہ جاہلیت میں بندگان خدا کوراؤحق ہے ہرگشتہ کرنے میں میں نے خرچ کیا ہے میری تمنا ہے کہا تناہی راوحق میں صرف کروں اور جتنی جنگ اللہ کے محبوبوں کے ساتھاڑی ہے اس سے دو گنی جنگ اب میں اس کے دشمنوں کے ساتھ لڑوں ۔اس کے بعد حضر ت عکر مدرضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کفار کے ساتھ ہراس عہدو دوستی کو جووہ رکھتے بتھے تو ٹر دیا سیجے دین کی تقویت اور راہ خدا میں جہاد کے لئے کمر بستہ ہو گئے یہاں تک کہ حضرت ابو بکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں غزوہ اجنادین میں شہید ہوئے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنه)

سجان الله ابوجهل كابيثا ايياصا حب ايمان ويقين موا

يُخوِجُ الْحَقَّ مِنَ الْمَيِّتِ. (پاره ٤، سورة الانعام، آيت ٩٥) زنده كومر ده سے نكالے كے معنى صادق ہوئے يہ سب خداكى ہى تو فيق وہد دسے ہے۔

صفوان بن امیه کا حال

صفوان بن امیہ جو کفارِ قرلیش کاسر براہ اور اپنی قوم کابڑ اُخص تھا اور حضور اکرم قیصے کی عداوت ومخالفت میں سخت و شدید تھا جب سنا کہ حضور نے رو زِ فتح اس کے خون کا بہانہ مباح قرار دے دیا ہے تو وہ بھاگ گیا اور اراوہ کیا کہ دریا کے راستہ سے کہیں نکل جائے عمیر بن وہب جمجی مقربوں اور مخلصوں میں سے تصانہوں نے سیدعا لم آبیسے سے عرض کرکے اس کے لئے امان جا ہی حضور نے ان کی عرض والتماس کو قبول کر کے دوم ہینہ کی امان صفوان کو دے دی اس کے بعد حصرت عمیرصفوان کے پیچھے گئے اور اس کے کان کو بیمژ دہ سایا ۔صفوان نے جب اپنے حال پرنظر ڈالی اور اپنے فتیجے افعال کو دیکھا تو اس نے تعجب کیا اور کہنے لگاخدا کی قتم میں اس وقت نہلوگوں گا جب تک کے محمد بیابیٹے کی جانب سے میرے لئے امن کی کوئی نشانی نہلا وُ تا کہ مجھےاعتما دوثو تی حاصل ہو۔

حضرت عمیر حضورا کرم آیا اوراس وقت تک نہیں آئے اور عرض کیا یارسول اللہ آیا ہے صفوان چونکہ حضور کے جود وکرم کے سے دور رہا ہے اسے یقین نہیں آتا اوراس وقت تک نہیں آتا چاہتا جب تک کہ حضور کو کی نشانی نہ عطافر مائیں۔اس پر حضور علیہ تا عمامہ شریف ایک روایت میں ہے کہ اپنی چا در مبارک ان کومرحمت فرمائی کہ حضرت عمیر صفوان کو پہنچا ئیں اس کے بعد وہ لوٹ کر آیا اور بارگا ہ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کیا عمیر نے مجھے بتایا ہے کہ میرے لئے دو ماہ کی امان ہے حضور نے فرمایا میں مختے جار ماہ کی امان و بتا ہوں ۔صفوان پھر بھی اسلام لانے میں متر دو وہ وقف رہا اور شرک کے اباد جو دخر و ہ ختین وطائف میں رکا ہے ہمایوں میں رہا۔

اس و قت اس پر حضور کی مخصوص عنایتیں اورا نعام واکرام ہوئے تو وہ اسلام لا یا اورمولفتہ القلوب میں شامل ہوا ایسے لوگوں کاذکر حنین کے غنائم کی تقسیم میں انشاءاللہ آئے گا۔

حویرث بن نقید کا حال

حورے (بسیدلیسفیر) بن نقید (بسیفیسفیر) تھا بیٹنتی شاعر تھا بارگاہ رسالت کی بڑی بھوکیا کرتا تھارہ زِفتج جب اپنا مباح الدم ہونا سنا تو گھر میں بیٹھ گیا اپنے دروازہ کو بند کرلیا۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے گھر آکرا ہے تلاش کیا لوگوں نے کہا حویر شٹ نے جب جانا کہ حضرت علی مرتضٰی اس کی طلب میں آئے جیں تو تھم رار ہا یہاں تک کیلی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے گھر ہے دور چلے گئے تو وہ گھر ہے نکلا اور جا ہا کہ سی دوسرے گھر میں جاچھپے حضر ہے ملی مرتضٰی کو وہ ایک کوچہ میں مل گیا اور اس کی گر دن اُڑا دی۔

اگر کوئی یہ کے تو ایباتھا کہ جو گھر میں بیٹھے رہے اور اپنے دروازے کو بند کرلے تو وہ مامون ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ممکن ہے کہ بیتھم اعیا پ قریش کے ساتھ مخصوص ہواوروہ چونکہ ان میں سے نہ تھا نیز وہ گھرسے باہر نکل نکل آیا تھا اس لئے وہ اس حکم سے خارج ہوگیا تھا نیز ان لوگوں کے خون بہانے کا حکم زیا دہ ترفتح کہ سے پہلے ہی سے تھا اور یہی ظاہر ہے اس لئے کہ ان کے جرم و گناہ جومو جب مباح الدم ہوئے پہلے سے تھے جبکہ حضور طفیقے مدینے میں تھے۔

مقیس بن صابه کا حال

مقیس (بمسریم وسکون قاف و فقی) بن صبابہ (بقیم صاد) تھااس کا جرم بیتھا کہاں کا بھائی ہشام بن صبابہ مدینہ ہیں آیا اور مسلمان ہوا غزوہ مریسیع میں حضورا کرم آفیائی کی خدمت میں ایک انصاری بنی عمر و بن عوف میں تھانہوں نے گمان کیا کہ وہ لیتی ہشام بن صبابہ شرک ہے خطامیں اسے قتل کر دیااس کا بھائی مقیس مدینہ آیا اور بھائی کا خون بہا طلب کیا چونکہ وہ خطامیں مارا گیا تھا تھم فرمایا کہ انصاراس کی دیت مقیس کودیں مقیس دیت لے کرمسلمان ہوگیا دینت لینے کے باوجوداس نے انصاری پرحملہ کر کے اسے شہید کر دیا اور مرتد ہوکر مکہ لوٹ گیا۔ روز فتح وہ مشرکوں کی ایک جماعت کے ساتھ کسی گوشہ میں شراب چینے میں مشغول تھا حضور نے اس کے قتل کا تھم فرمایا اس پرتمیلہ بن عبداللہ بشی اس کی خبر پاکر گئے اورا سے قبل کر دیا

أهبار بن الاسود كا حال

ہبار (ﷺ ہاوتشرید ہا) بن الاسود تھا اس نے نبی کریم اللہ کو بہت ایذ ائیں پہنچائی تھیں منجملہ ایک حرکت شنیعہ اس کی کی کے ابوالعاص بن الزبیع شو ہرسیدہ زینب بنت رسول اللہ واللہ عن و و بدر میں مسلمانوں کے قیدی ہوئے تھے حضور طابقہ نے ان پرا حسان فرماتے ہوئے اس وعد ہ پر مکہ بھیجا تھا کہ جب وہ مکہ بہنچ جا ئیں توسیدہ زینب کوحضور طابقہ کے یاس روانہ كر دين اورحضو وطلقة نے اپنے غلام ابورافع اورسلمہ بن اسلم کو بھیجا تا كەمدینه طبیبہ لے آئیں جب وہ مكہ پہنچے تو ابوالعاص نے ہووج تیارکرکےاس میں اپنی بیوی کو بٹھا یا اور مدینہ طیبہروا نہ کر دیا پھر جب ہبا بن الاسود کواس کا پیتہ چلاتو چند قرلیش کے لوگوں کوساتھ لے کران کاراستہ روک کر کھڑا ہو گیا اورا یک نیز ہسیدہ زینب پر ماراوہ اونٹ ہے ایک بڑے پھر برگر ایر بی اوران کاحمل ساقط ہو گیاوہ بیار ہو گئیں اوراسی بیاری میں ان کی وفات ہو گئی۔حضور طیعت کواس کی اس شنیع حرکت پر بہت غصہ تھااوراس کا خون بہانا مباح قرار دے دیا۔ایک مرتبہ ایک لشکر کو مکہ مکر مہے اطراف میں بھیجااو راہل لشکر کو تکم ویا کہا گرتم ہبارکویا وُتوا ہے جلادینااس کے بعد فرمایا "انسما یعذب بالنار باب النار" گ کاعذا ب خداہی دے سکتا ہے اگراہے یا وُتو ہاتھ یا وُں کاٹ کراہے تل کردینا مگروہ ہاتھ نہ آیا چونکہ وہ مکہ میں تھاجب مکہ فتح ہواتو اسے بہت تلاش کیا گیا مگر ہاتھ نہ آیا جب حضور مدینہ منورہ واپس تشریف لے آئے تو ایک دن حضورمجلس صحابہ میں تشریف فر مانتھے کہ ہبار نمودار ہوااورزور ہے کہنے لگا ہے محتلیقہ میں اسلام کا قرار کرتا ہوا حاضر ہوا ہوں بلاشبہ میں اس ہے پہلے ذکیل و گمراہ تھا اب حق تعالی نے مجھے اسلام کی ہدایت دی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا ایک ہے اور محد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں میں آپ کی نظر میں شر مسار اور گنا ہگار ہوں حضور علیقہ نے اپناسر مبارک جھکالیا اس کی معذرت خواہی پر حیا

فرمائی کہاس پر عتاب فرما ئیں اس کا اسلام قبول کرتے ہوئے فرمایا اے ہبار میں نے تجھے معاف کیا اور اسلام تمام جرموں کوختم کردیتا ہے اور گذشتہ گنا ہوں کی بنیا دوں کوفٹا کر دیتا ہے۔

کعب بن زهیر کا حال

کعب بن زہیر جوحضورا کرم آلیا گھا کی چوکرتا تھااوررو زِفتج بھا گ یا تھااس کے بعدوہ اپنے بھائی نخر بن زہیر کے ساتھ حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پہلے اس نے اپنے بھائی کو بھیجا کہ اس کے ایمان کو قبول فر مالیں گے اور اس کے خون کو معاف فر مادیں گے اور اس کے خون کو معاف فر مادیں گے چنا نچ نجر آیا اور شرف اسلام سے مشرف ہوا اور کعب کو خبر پہنچائی کہ آجائے اور مسلمان ہوجائے حضور تیرے گنا ہوں کو معاف فر مادیں گے وہ اسی وقت دوڑتا ہوا خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور بیقصیدہ انشاء کیا۔

بانت سعاد فقلبي اليوم متبول

میری محبوبہ جس کا نام سعاد ہے مجھ سے جدا ہوئی آج میرا دل مبتلا ہے یہاں تک اس نے کہا کہ

ان الرسول لسيف

بے شک رسول ایس شمشیر ہے جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے

الله کی تلواروں میں سے تیز دھاروالی

مهند من رمسلول

مجھے خبر ملی ہے کہ اللہ کے رسول نے معافی کا مجھ سے وعدہ فرمایا ہے

نبيت ان رسول الله ا**د**عوني

اورالله کےرسول کا معاف فرمانا آپ کی خصلت کریمہ ہے

والعفو عند رسول الله ماحول

حضورا كرم الله في في الشيخ صحابه سے ارشا دفر مايا سنو بدكيا كہتا ہے۔

ار باب سیر بیان کرتے ہیں کہ حضورا کرم ایک اس سے بہت خوش ہوئے اور اپنی جا در مبارک بطورِ انعام اسے ئی۔

وحشى قاتل حمزه كاحال

وحشی سیدالشہد اء حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قاتل ہے تمام مسلمان اس کے تل کرنے کے بہت در پے خے اور حضورا کرم تعلیقی نے اس کا تھم بھی فرما دیا تھا مگروہ طا کف چیا گیااور و ہیں رہنے لگا یہاں تک کہ جس زمانہ میں طاکف کاوفد حضورا کرم تعلیقی کی بارگاہ میں پہنچ جا

قتلت خير الناس في الجاهلية وقتلت شرالناس في الاسلام

میں نے زمانۂ جاہلیت میں سب ہے بہتر شخص کوتل کیااور زمانداسلام میں سب ہے بدتر شخص کوتل کیا ہے۔

غزوہ احد کے بیان میں گزر چکا ہے کہ ایک جماعت اس کے دیکھنے کے لئے گئی تھی تا کہ حضرت حمزہ کے شہید کرنے کی کیفیت اس سے نیں انہوں نے دیکھا کہ وہ ایک گوشہ میں بھری مشک کی مانند کسی ورد میں مبتلا بدصورت پڑا ہے پھروحشی نے ان سے وہ کیفیت بیان کی بعض سیر کی کتابوں میں بارگا ہُ رسالت میں وحشی کے آنے کواس انداز سے نقل کیا ہے جواثر سے فالی نہیں ہے اور اسے وہ حضر سے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضور کی خدمت میں وحشی آپ سے خدا کے کلام کوسنوں کی خدمت میں وحشی آپا وراس نے کہا کہ میں حاضر ہوا ہوں اور جھے امان و بیجئے تا کہ میں آپ سے خدا کے کلام کوسنوں کہ اس میں میری مغفرت اور نجات ہے حضور نے فرمایا میں پسند کرتا تھا کہ مجھے پر میری نظر اس طرح پڑتی کہ تو امان کا کہا ہم سے اس کی بیٹ کے امان و بیا ہوں تا کہ تو خدا کا کلام سے اس پر بیائیتہ کر بمہ منازل ہوئی۔

اور وہ جواللہ کے ساتھ کسی دوسر ہے معبو د کونہیں پو جتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بد کاری نہیں کرتے اور جو بیہ کام کرے وہ سز اپائے گا۔ بڑھایا جائے گااس پر عذاب قیامت کے دن اور ہمیشہ اس میں ذلت ہے رہے گا۔

وحتی نے کہا میں شرک میں مبتلا رہا ہوں اور میں نے ناحق خون بھی کیا ہے اور زنا کا بھی مرتکب ہوا ہوں کیا ان حالتوں کے ساتھ حق تعالی مجھے بخش دے گااوراس پر حضور خاموش رہے اور کچھ نہ فرمایا پھرید آینہ نازل ہوئی إِلَّا مَنْ تَسَابَ وَ امَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَسَالِحًا فَاُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيَّاتِهِمْ حَلْسَلِهَا اسورهُ الفرقان، آیت 24)

گر جوتو بہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا۔ وحثی نے کہااس آیت میں شرط کی گئی ہے کہ گنا ہوں سے مغفرت اسے حاصل ہوگی جو گنا ہوں کے بعد تو بہ کرلے اور اس سے عمل صالح وجو دمیں آئیں ممکن ہے کہ مجھ سے وجو دمیں نہ آئے میں تو آپ کے زیر سابیہوں۔ فر مایا اللہ تعالی فرما تاہے

اِنَّ اللَّهُ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُسُّوكَ بِهِ وَ يَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ (پارہ ۵، سورہُ النساء، آیت ۴۸)

بیتک اللہ اے نہیں بخشا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو پچھ ہے جسے جا ہے معاف فرما ویتا ہے۔

وحشی نے کہا اس آیت میں مغفرت مشیت اللی کے ساتھ وابستہ ہے ممکن ہے کہ میں ان لوگوں میں ہوں جن کے

ساتھ حق تعالیٰ کی مشیت مغفرت میں وابستہ نہ ہواس کے بعد رہے آیت نازل ہوئی

ماتھ حق تعالیٰ کی مشیت مغفرت میں وابستہ نہ ہواس کے بعد رہے آیت نازل ہوئی

فَ لَ يَا عِبَسَادِى الَّذِيْسَ السَّرَقُوا عَلَى اَنْفُسِهِمُ لَا تَقُنَطُوا مِنْ دَّحُمَةِ اللَّهِ الْأَ اللَ (جَمِيُعًا ا (ياره ٢٣ ، سورة الزمر ، آيت ٥٣)

تم فرماؤا ہے میرے ہندوجنہوں نے اپنی جانوں پرزیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو ہیٹک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے۔

وحثی نے کہااب میں کوئی قیداورشر طنہیں دیکھااوراسی وقت مسلمان ہوگیا۔اس سےمعلوم ہوتا ہے کہ حق تعالیٰ بندوں کے تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے بغیر قید مشیت اورشر طاتو بہ کے اگر چیشرک ہولیکن مذہب بیہ ہے کہ بیہ ہات واضح ہے کہ آخرت میں عذا ب کاہونا بھکم نص قرآن وحدیث متحقق الوقوع ہے۔ اگر کوئی کہے کہ بعداز دقوع جزا دعقاب و عذاب بالآخرعفو درحمت ومغفرت ظہور میں آئے گی اوریہ بات خلو د وابدیت کے منافی ہے کیونکہ حق تعالی نے فر مایا

خلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ا (پاره ۵، سورهٔ النساء، آیت ۵۷) ان میں ہمیشہ رہیں گے۔

صفح نمبرا ۲۵ خالی ہے اُس پر مواد پر نٹر ہونے سے رہ گیا ہے۔

جب وہ جہنم میں ہول گے تو ہمارے معبود بھی جہنم میں ہوں گے ج حضور نے فر مایا

ویلک ما اجھلک بلسان قومک خرابی ہوتیری تو اپن قوم کی زبان ہے کتنا جاہل ہے

اس میں کلمی'' ما'' کی طرف اشارہ ہے جوغیر ذوی العقول کے لئے ہے جس طرح کیٹے کی کتابوں میں مسلمہ قاعدہ ہے اسی بناء پر ''<mark>والسسماء و ما نبھا 'جیسے اقوال الہی</mark>ہ میں تاویل کرتے ہیں۔

ابر ہی وہ عور تیں جن کے قتل کا حکم رو زِ فتح کمہ صا در فر مایا گیاوہ چھ ہیں ان میں کچھ مامون ہو گیں اور کچھ مقتول س۔

هنده بنت عتبه زوجه ابوسفیان کا حال

پہلی عورت ہندہ بنت منتہ ابوسفیان بن حرب کی بیوی تھی اس کا قصہ حضورا کرم الیکھ کوایذ ا پہنچا نے کے بارے میں مشہور ومعروف ہے خصوصاً رو زا حداس نے سیدالشہد ا عصر حضور حضر ورضی اللہ تعالی عند کا مثلہ کیا۔

ار باب سیر کہتے ہیں کہ بعد فئے جس وقت عور تیں حضور اللہ ہے بیعت کرنے کے لئے آئیں تو یہ بھی اپنے منہ پر نقاب ڈال کران کے درمیان آئی اور مسلمان ہوگئ اس کے بعداس نے منہ سے نقاب اُٹھا کر کہا ہیں ہندہ بنت عقبہ ہوں حضور اللہ الوسفیان فرج دیتے ہیں اگران کے درمیان آئی اور مسلمان ہوگئ اس کے بعداس نے منہ سے جب حضور نے آیۃ بیعت تلاوت فرمائی حضور اللہ الوسفیان فرج دیتے ہیں اگران کے مال سے اتنا لے لوں جس میں "پیسسر قن "پوری نہ کریں تو ہندہ نے فرمایا اس قدر مال لے سی ہے جس سے بچوں کی جائز مور دیتی ہوں گا ہوری ہو گئی ہوری نہ کریں تو ہندہ نے فرمایا اس قدر مال لے سی ہے جس سے بچوں کی جائز مور دیتی ہوری کی جائز ہوگا حضورا کرم ہوگئی نے فرمایا اس قدر مال لے سی ہے جس سے بچوں کی جائز ہوگا حضورا کرم ہوگئیں جب فرمایا گئی ہوری نہ کی مطرف اشارہ کیا سیح جماری میں سیدہ عا کشی صدیقہ دی گا گا آزاد کورت زیا میں میں میں ہوگئی ہوری کی خور کی ہوگئی اس کے دیا دی ہوری کی خواری کو آپ سے زیادہ میں کی خواری کو آپ سے زیادہ میں ہوگئی ہوری کوئی خیمہ شین ایسانہیں تھا جس کی خواری کو آپ سے زیادہ میں ہوگئی ہوری کوئی خیمہ شین ایسانہیں تھا جس کی خواری کو آپ سے دیادہ میں گئی ہوت کی ہوت کا لیہ ہوگئی ہیں ایسانہیں تھا جس کی عورت کو آپ سے کہ و بی کی ہوت کی ہوت کا لیہ ہوگئی نے دیان ایسانہیں تھا جس کی عورت کو آپ سے کہ ہوب رکھتی تھی اب جوشج کی ہے تو حال ہیہ کہ کرو نے زمین برکوئی خیمہ شین ایسانہیں ہو جس کی عورت کو آپ سے کہ دوئے زمین برکوئی خیمہ شین ایسانہیں ہو جس کی عورت کو آپ سے کہ کوئی خیمہ کی ہوب رکھتی تھیں ایسانہیں تھا جس کی عورت کو آپ سے کہ کروئی خیمہ شین ایسانہیں ہو جس کی عورت کو آپ سے کی ہوب رکھتی تھیں۔

آزیا دہ مجبوب رکھتی ہوں حضور نے فرمایا" ایسے الیمنی الیمائی ہے۔ حدیث کے شار عین نے " ایسے ایمی دو معنی بیان کئے ہیں ایک معی سے کہ جتنا تیرے دل میں ایمان زیادہ ہوگی دوسرے معنی سے کہ ہیں ایک نہیں ایمان زیادہ ہوگی دوسرے معنی سے کہ تیری نسبت میرا بھی یہی حال تھا پہلے معنی زیادہ بہتر وظا ہر ہے ۔ اس کے بعد حضورا کر میں گئے نے قرآن کریم کی تلاوت فرمائی ظا ہر مراد آبیت بیعت ہے اس کے بعد ہندہ نے کہامیری خواہش ہے کہ ہاتھ سے ہاتھ ملاکر آپ تا گئے گئی تعلقہ کے ذرایعہ بیعت نہیں کرتا اور میرا اسوعورتوں سے بیعت بیعت کروں حضورا کر میں گئے تھی جیسا کہ ایمی کے درایعہ بیعت نہیں کرتا اور میرا اسوعورتوں سے بیعت فرمانا ایسائی ہے جیسا کہ ایک عورت سے حضور کی بیعت عورتوں کے ساتھ ذبانی تھی دست سے نہتی جیسا کہ گزرا۔

ار باب سیر کہتے ہیں کہ بی بی ہندہ رضی اللہ تعالی عنہا جب واپس گھر گئیں تو گھر کے تمام ہتوں کوتو ڑ ڈالا اور کہا اے بتوں ہم تمہارے باس کر رواد فریل میں ہرکت کی دعا فرمائی پھر حضورا کر میں ہوئی ہیں ہے جوابی کی دعا کی دعا کی دعا کی دعا کی کہ بمارے بیاس کریاں تو بیات تھائی نے بہت زیادہ کردیں ۔ بی بی ہندہ فرماتی ہیں کہ بیت میاں کہ بیت نوں کو بیت نوں کہ بیاں نیادہ ہوگئی ہیں۔

پڑتی ہے نوری بھرن الڈا ہے دریا نور کا سرجھکا اے کشت کفر آتاہے اہلا نورکا

حل لغات

بھرن ،زور کی بارش ،موسلا دھار بارش ،ساون بھادوں کی بارش۔انڈا ،اڑانڈنا ،ابلنا ،بھرآنا ، جوش مارنا۔کشت ، تھیتی باڑی۔اہلا تعلق والا

شرح

نور کی موسلا دھار ہارش ہور ہی ہے نور کا جوش مارنا ہوا دریا جاری ہےا ہے کفر کی بھیتی تو اپناسر جھکا نور سے تعلق رکھنے دالا آتا ہے۔

فتح هي فتح

و پسے تو حضورا کرم اللہ کے دنیا میں تشریف لاتے وقت کفر کاسر جھک گیالیکن فتح بدر کے بعد مسلسل اسلام کا دریا ٹھاٹھیں مار تا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور کفرنے نہ صرف سر جھکا لیا بلکہ اسلام کے قدموں پر گھٹے ٹیک دیئے۔

الله تعالی فرما تا ہے

إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللَّهِ وَ الْفَتُحُو رَايُتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِيْنِ اللَّهِ اَفْوَاطَّ (پاره ٣٠، سورهُ النصر، آيت (٢٠١)

جب الله كى مد داور فتح آئے اور لوگول كوتم د كيھو كەاللەكے دين ميں فوج فوج داخل ہوتے ہيں۔

تفسي

مروی ہے کہ جب مکہ فتح ہوا تو عرب ایک دوسرے سے ملتے اور کہتے کہ اہل حرم پر حضور طیفی نے فتح پالی تواس کے بعد آپ سے کوئی مقابلہ نہ کر سکے گا کیونکہ اللہ تعالی نے اہل مکہ کواصحابِ الفیل سے پناہ دی ایسے ہی اس سے پہلے جو بھی ان پر ہرائی کاارا دہ کرتا تو وہ بھی محفوظ رہے اس لئے فتح مکہ کے بعد لوگ دین اسلام میں فوج درفوج ہوکر جنگ کے بغیر داخل ہونے گئے۔ (تفییر روح البیان)

فائده

حضرت کاشفی رحمة الله تعالی علیه نے لکھا کہ اس سورۃ کے نزول والے سال مسلسل وفو دحضور طاقیقی کی بارگاہ میں عاضر ہونے لگے جیے'' بنواسد و بنومرہ و بنو کلب و بنو کنانہ و بنو ہلال وغیرہ''اطراف وا کناف ہے حضور طاقیقی کی خدمت میں حاضر ہوکر مشرف با سلام ہوئے۔

فائده

ابوعمر وابن عبداللہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کے وصال کے وقت عرب میں ایک بھی کا فرنہ تھا تمام عرب مسلمان ہو چکا تھا یعنی غزوہ چنین کے بعد تمام لوگ کوئی اکیلا کوئی وفد کے ذریعے مسلمان ہو گئے تھے۔

فائده

ابن عطیہ کی مراد بت کے بچاری کا فر ہیں تو بچا کہا در نہ بنو تغلب کے نصار کی تو رسول اللّعظَیفَ کی حیات مبار کہ میں مسلمان نہیں ہوئے تھے بلکہ بیجز بیدد ہے کراپنے دین پر قائم رہے۔

علم غيب

مفسرین کرام فرماتے ہیں کہاس میں رسول الله چھنے کقبل از وفت علم دینا یہ بھی رسول الله عظیمی کا معجز ہ ہے کیونکہ اکثرمفسرین کاقول ہے کہ بیسور ۃ فتح مکہ ہے پہلے نازل ہوئی۔ (تفسیر روح البیان)

ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور کا تم کودیکھا ہوگیا ٹھنڈا کلیجہ نور کا

دل لغات

ناریوں کا، دوز خیوں کا۔ دور، زمانہ۔ کلیجہ، جگر۔ جل رہاتھا،غضبناک ،سوختہ۔

شرح

جہنمیوں کا دور دورہ تھا نور کا دل غضبنا ک ہو کر جل رہا تھاا ہے حبیب خداعیں فی نور نے جب آپ کو دیکھا تو اس کا جگر ٹھنڈا ہو گیاا بکفر کاز مان ختم ہوااسلام کا دورشر وع ہوا۔

دل جل رها تها نور کا

بیاسلام کے ابتدائی دور کی طرف اشارہ ہے کہ کفار نا ہنجار خودسیدالا ہرارا مام الا نبیا ﷺ کواذیتیں پہنچاتے اور اسلام کے نام لیوا وُں کو بہیا نہ تکالیف ہے دوجار کرتے۔

بعض بدبخت کا فرحضورا کرم ایستانی کے سرانور پر کوڑا کرکٹ بھینکتے ، آپ کے دروازہ پرخون ڈالتے ، راستوں میں کا نئے وغیرہ بچھاتے اور آپ کے بدن اطہر پر پھر بھینکتے تھے، یہ بدبخت ایسے تقی تھے کہ ان میں سے ایک نے سجدے کی حالت میں اتنی شدت سے گردن کو دہایا کہ قریب تھا آپ کی پھیمان مبارک با ہرنگل پڑیں ۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے حضور کا گا خوب شدت سے گوؤٹا ابو بمرصدیق درمیان میں آگئے اور حضور کو بچایا ۔ اس بدبخت نے حضرت ابو بمرصدیق کی داڑھی اور سرکواس زور سے گھوؤٹا ابو بمرصدیق درمیان میں آگئے اور اس نے ان کا سرپھاڑ دیا ۔ ایک روایت میں ہے کہ داڑھی اور سرکواس زور سے گھیڈا کہ داڑھی کے اکثر بال تھی گئے اور اس نے ان کا سرپھاڑ دیا ۔ ایک روایت میں ہے گئے اور اس نے ان کا سرپھاڑ دیا ۔ ایک روایت میں ہے گئے اور اس نے ان کا سرپھاڑ دیا ۔ ایک روایت میں ہے گئے اور اس نے ان کا سرپھاڑ دیا ۔ ایک روایت میں ہے گئے ہوگہ و گئے گئے آور اس نے ان کا سرپھاڑ دیا ۔ ایک روایت میں ہوگر گر پڑے گرابو بمرصدیق براتم ہوگر کہ تا ہے میر ارب اللہ ہے اور بیٹک وہ روثن نشانیاں تمہارے پاس تمہارے پاس تمہارے پاس تمہارے یا سے لائے ۔ کو طرف سے لائے ۔

یقول آلِ فرعون کے مومن کا ہے جو حضرت موئی علیہ السلام کے حق میں فرعو نیوں سے کہتا تھا۔ صحیح بخاری میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے مروی ہے کہانہوں نے کہا ہم رسول اللہ علیہ ہے ساتھ صحن کعبہ میں کھڑے شے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط لعنۃ اللہ سامنے ہے آیا اور اپنی جیا در کو حضور کی گردن مبارک میں ڈال کر گھسیٹااوراتنی شدت ہے لپیٹا کے حضور کا گلا گھٹ گیا حضرت ابو بکرصدیق نے اس بدبخت کو کندھے ہے بکڑ کر حضور ہے۔ دور کیااور فرمایا

اَتَقُتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللَّهُ وَ قَلْہُ جَآء سُحُمْ بِالْبَیِّنْتِ مِنْ رَّبِّکُمُ ا(پاِرہ۲۴،مورۂالمومن،آیت ۲۸) کیاایک مردکواس پر مارے ڈالتے ہو کہوہ کہتا ہے میرارب اللہ ہےاور بیشک وہ روشن نثانیاں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے لائے۔

علائے کرام فرماتے ہیں مومن آل فرعون سے حضرت ابو بکرافضل ہیں اس لئے کے مومن آل فرعون نے زبانی مدد پراکتفاء کیاا در حضرت ابو بکرنے زبان و ہاتھ اور قول وفعل سے مد د کی۔علاء فرماتے ہیں کے حضرت علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ اس خصوص میں حضرت ابو بکر کے سب سے زیا دہ شجاع و بہا در ہونے کے قائل ہیں۔

اسی شمن میں سب سے زیا دہ عجیب قصہ دہ ہے جو بخاری میں مردی ہے کہ ایک حضور کعبہ معظمہ کے قریب نماز

پڑھ د ہے جے قریش ایک جگہ بیٹے ہوئے تھان میں سے ایک نے کہا کتم اس شخص کو دیکے دے ہو پھر اس نے کہا تم میں

کوئی ایسا ہے جوفلاں قبیلہ سے ذرح کر دہ ادنٹ کی او جھ اُٹھالائے۔ ایک روایت میں مشیمہ یعنی آنول آیا ہے جو بچہ بیدا

ہونے کے بعد فلاظت لگتی ہے پھر جب حضور النظام تحدے میں جا کیں قودہ ان کے کندھوں پر دکھ دے اس پر بد بخت عقبہ

ہونے کے بعد فلاظت لگتی ہے پھر جب حضور الکر میں جا کیں قودہ ان کے کندھوں پر دکھ دے اس پر بد بخت عقبہ

میں ابی محیط اُٹھ کھڑا ہوا اس نے اونٹ کی او جھ لاکر حضور اکر میں تھا ہے کہ دونوں شانوں کے درمیان رکھ دی حضور الکر میں تھا ہے ۔

عال میں دہاور سر مبارک ہجدے سے ہ اُٹھایا اور وہ سب کھڑے ہنتے رہے اور بنسی میں لوٹ پوٹ ہوتے رہے یہاں

مال میں دہاور سر مبارک ہو ہے اُٹھا کا کیں انہوں نے حضور اکر میں تھی گئے کے شانے ہوئے والی فرمایا

ال بد بختوں کو برا بھلا کہتی رہیں پھر جب آپ نے نماز مکمل فرمالی تو حضور اکر میں تھی ان پر بد دعا فرمائی فرمایا

اللہ معلیک بقویش لیمن کے میں سے خوالے کرتا ہوں

چنانچہ آپ کی اس بدوعا کے اثر سے ابوجہل وغیرہ رو زِبدر ذلت و ہلا کت کے ساتھ مارے گئے اور لعنت کے گڑھے میں جھونکے گئے جسیا کہ ہاب الغزوات میں آئے گا۔ حضورا کرم تھا ہے گئار کی اذبیوں اور گستاخیوں پر بے حد صبر فرمایا لیکن جب ان کی گستاخیاں حد سے بڑھ گئی اورانہوں نے اس نماز میں جوخدا کی حضوری کا مقام ہے بے اوبی کی تو ہارگاہ ایز دی کی طرف ہے وہ پہنچا جس کے وہ مستحق تھے ''نعو ذباللہ من غص المحلیم چلیم نے اگر چہرواشت کی حدکر دی لیکن جب وہ حد سے بڑھ گئے اور رسوا کرنے گئوان کا انجام بیہونا ہی تھا۔

مسلمانوں کو اذیتیں پھنچانا

کفار حضورا کرم آفیت کی طرح کمزوراور نا تو ال صحابہ کو بھی اذیتیں ویتے ہے تا کہ وہ اسلام سے ہر گشتہ ہو جا کیں۔
حضرت بلال کی گردن میں رسی باندھ کر بچوں کے حوالے کرویتے اور بچے انہیں مکہ کی گلی کو چوں میں گھیٹتے پھرتے۔ اس
رسی سے ان کی گردن رخی ہو جاتی امیہ بن خلف جو حضرت بلال کا ما لک تھا ان کو مکہ کے ریگزاروں میں لے جاتا اور انہیں
گرم ریت پر نزگا لٹا کر تپہا ہوا ایک بڑا پھر ان کے سینہ پر رکھتا اور ان کے بدن پر داغ دیتا اور بھی دھوپ میں لٹا کر الاٹھیوں
سے پیٹیا لیکن حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ کی زبان پر احدا حد جاری رہتا یہاں تک کہ بلال کو سمانس لینا و شوار ہوگیا اور
عذاب کی تلخی ایمان کی جاشنی سے بدل گئی۔ ایک دن وہ اس عذاب میں مبتلا ہے کہ حضرت ابو بکر ان کے پاس پہنچ گئے اور
انہیں امیہ بن خلف سے خرید کر آز اوکر دیا اس پر حضور نے فر مایا اے ابو بکر بلال کے خرید نے میں مجھے کیوں شریک نہ کرایا
حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے عض کیایا رسول اللہ میں نے ان کواسی و قت آز اوکر دیا تھا۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوان کے ماں باپ طرح طرح کی اذبیتی دیا کرتے تھے ایک روز انہیں کا فرریت پرلٹا کراذبیتی دے رہے تھے کہ ادھر ہے حضورا کرم آفیہ گزرے انہیں اذبیت میں دیکھے کر فرمایا اے ابن یاسر صبر کروتم چارے ساتھ جنت کا دعدہ کیا جاتا ہے۔ابوجہل لعین نے عمار کی والدہ کی اندام نہانی میں نیز ہ مارکر شہید کردیا پھر ان کے والد کوشہید کردیا یہ اسلام میں سب سے پہلے شہید ہیں۔

تُمنڈا کلیجہ نور کا

جب حضورا کرم ﷺ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے اب جہاد کی اجازت ملی تو اعدائے اسلام کوچن چن کر ایبا تباہ دہر با دکیا جن کے مرمثنے پرمسلمانوں کے بالعموم ادرصحابہ کے بالحضوص دل ٹھنڈے ہوگئے چندنمونے ملاحظہوں **ابد جھل بُری موت میزا**

ابوجہل کو دونو جوان بھائیوں معوذ و معاذ نے مارا کہتے ہیں کہ جب ابوجہل کو ضرب لگائی تواہے گرالیا نیچ گرتے ہیں اب بھی اس میں جان کی رمق ابھی ہاقی تھی۔ار ہا ہے سیر بیان کرتے ہیں کہ بید دونوں بھائی رسول اللہ واللہ کے کی خدمت میں آئے اور ابوجہل کے مارنے کی خبر پہنچائی تو حضورا کرم اللہ کے فرمایا تم دونوں میں کس نے اسے مارا ہے ہرایک بھائی مدعی تھا کہ میں نے اسے مارا ہے حضورا کرم اللہ کے فرمایا کیا تم نے اپنی تلوار میں صاف کرلی ہیں؟انہوں نے عرض کیا نہیں تو صاف کرلی ہیں؟انہوں نے عرض کیا نہیں تو آپ نے فرمایا اپنی تلوار دکھا و تو حضور نے تلوار کو ملاحظہ کر کے فرمایا تم دونوں نے اسے مارا ہے اور فرمایا ابو

جہل کا سامان معاذ کودیا جائے حضرت ابن مسعو درضی اللہ تعالیٰ عنہمانے ابوجہل واس حال میں دیکھا کہاں میں جان کی ''پچھرمق ابھی موجودتھی انہوں نے اس کاسر کاٹ لیا جیسا کہا جا دیث صحیحہ میں آیا ہے۔

لطيفه

یہ بھی روایات میں آیا ہے کہ ابوجہل کاسر بوجھل تھا ابن مسعو درضی اللہ تعالیٰ عنہ دیلے کمزور بزرگ تھے انہوں نے ابوجہل کے سرکواُ ٹھانے کے بعد اس کے نتھنوں میں رسی ڈال کر گھسیٹ کرلائے۔

علم غيب

میدانِ کارزارسر دہواتو حضورا کرم آفیاتھ نے فرمایا ابوجہل کی موت کی خبر کون دیتا ہے حضرت ابن مسعو درضی اللہ تعالیٰ عند بیس کر گئےتو ندکورہ بالا حال دیکھے کرسر کاٹ لیا وہ بھی اس حال میں کہاس کے سینہ پر بیٹھ کر داڑھی ہے پکڑ کر بچر چھااس کے بعد دہی سوال و جواب ہوا جواو پر ندکور ہوا۔

الحمد لله الذي اخزاك يا عدوالله

الله تعالیٰ ہی تمام تعریفوں کامستحق ہے جس نے تجھے ذلیل وخوار کیااے دشمن خدا ایک روایت میں بیہے کہ

الحمد لله الذي نصر عبده واعز دينه لعني الله بي كومر م جس نے اينے بنده كي مدوفر مائي اور اينے دين كوئز ت بخش

اورفرمايا

ما**ت فرعون هذہ الامتر** اس امت کا فرعون **مر**گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضورا کرم آفی نے سجد وکشکرا دا کیا۔

ابولهب کا انجام بد

منفول ہے کہ جب رسول اللہ واللہ کی فتح ہوئی اوراشقیائے مکہ کے مارے جانے کی مکہ معظمہ میں خبر پہنچی تو ابولہب و دیگر کفار نے اظہار تعجب کیا ابوسفیان جو کہرسول التُعلقہ کے چچا کا بیٹا تھا مکہ پہنچا تو ابولہب نے اس سے کہا اے میرے بھائی کے فرزند آؤتم تحقیقی خبرر کھتے ہو۔ابوسفیان بن الحارث نے کہااے میرے چیا جب ہم نے اصحاب محمد علیقہ ہے مقابلہ کیاتو سب اپنی جگہ خشک کھڑنک ہوکررہ گئے اور یہی دیکھتے رہے کہ ہمارے ہتھیار ہمارے جسموں رہے ہے وہ اتار لیتے اور ہمارے ہاتھوں کو ہمارے کندھوں ہے باندھ دیتے تھےاور ہم نے زمین وآسان کے درمیان سفیدلباس کے لوگ دیکھے جوابلق گھوڑوں برسوار تھے اور کوئی بھی ان کا پچھ نہ بگا ڑسکتا تھا۔ ابورافع حضرت عباس کے غلام بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہاخدا کی قتم وہ تو فرشتے تھے اس برابولہب انتہائی غیظ وغضب میں آیا اوراس نے میرے منہ بر مکہ مارا مجھےاُ ٹھا کرز مین پر پٹنے دیا پھرمیر ہے سینہ پرچڑ ھاکرلا تنیں مار نے لگا حالا نکہ میں ضعیف و کمزور شخص تھا میں اس کا مقابله نہیں کرسکتا تھا۔حضرت ام الفضل زوجہ حضرت عباس رضی الله تعالیٰ عنہما نے میر اجو بیرحال دیکھا تو انہوں نے موٹی ا 'چوباُ ٹھا کرابولہب کے سریر ماری اوروہ ذلیل وخوار ہوکرایئے گھر چلا گیا سات دن کے بعد''عدس'' کی بیاری نے اس ر حملہ کیااوروہ مر گیا۔عرباس بیاری کوشوم وبُراجانتے ہیںاس کے مرنے کے بعد خوف کی وجہ ہے کوئی اس کے پاس نہ ا گیاا در دہ تین دن تک یونہی مرایڑا رہا۔ تین دن کے بعداجرت پر مز دور بلائے گئے تا کہ وہ اسے اُٹھالے جا^کیں اور مکہ ہے با ہرگڑ ھا کھودکراس میں دبا دیں اوراس پر پھت رکھکر بند کردیں۔

[ابوالبحر ذي

حضورا کرم آلی نے نے لڑائی شروع ہونے سے پہلے ارشاد فرمایا تھا کہ مجھے معلوم ہے کہ بنو ہاشم وغیرہ میں سے چند لوگ بجروا کراہ کے ساتھ شامل ہوکر یہاں آئے ہیں جوہم سےلڑنانہیں چاہتے اگران میں کوئی تمہارے مقابل آجائے تو تم اسے قبل نہ کرو۔حضورا کرم آلی ہے نے ان لوگوں کے نام بھی بتادیئے تھے از انجملہ ابوا بھتری عامن بن ہشام تھا جومکہ میں حضورا کرم آلی ہے کو کسی قتم کی اذبیت نہ دیا کرتا تھا ابوا بھتری کے ساتھ جنازہ بن ملیح بھی اس کار دیف تھا مجذر بن زیا دی نظر جوابوالبختری پرپڑی تو کہا کہ رسول اللہ علیائی نے ہمیں تیرے قتل ہے منع فرمایا ہے اس لئے تخیے چھوڑتا ہوں۔ ابوابختری نے کہامیرے دفیق کوبھی مجذر نے کہا اللہ کی تئم ہم تیرے دفیق کونہیں چھوڑتے کہ ہمیں رسول اللہ علیائی نے فقط تیرے چھوڑے کا حکم دیا ہے۔ ابوالبختری نے کہا تب اللہ کی تئم میں اور وہ دونوں جان دیں گے میں مکہ کی عورتوں کا بیطعن نہیں س سکتا کہ ابوالبختری نے اپنی جان بچانے کے لئے اپنے رفیق کا ساتھ چھوڑ دیا جب مجذر نے حملہ کیا تو ابوالبختری

> لن یسلم ان حرۃ زمیلہ حتی یمو**ت او یری سبیلہ** شریف زادہ اپنے رنیق کونیں چھوڑ سکتا جب تک ندم جائے یاا پنے رفیق کے بچاؤ کی راہ ندد مکھ لے۔

امسه

حضورا کرم بھی تھا۔ کابڑا و ممن امید بن خلف بھی جنگ بدر میں شریک تھا اور اس کے ساتھ اس کابیٹا بھی تھا حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ پہلے اس امید کے غلام تھے امیدان کواذیت دیا کرتا تھا تا کہ اسلام چھوڑ دیں مکہ کی گرم رہت بیں پیٹھ کے بل لٹا کرایک بھاری پھران کے سینہ پر رکھ دیا کرتا تھا پھر کہا کرتا تھا بیرحالت پسند ہے یاتر کے اسلام ۔ اب اس میدکا حشر دیکھئے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ نے چاہا کہ وہ میدانِ جنگ سے بھی کرا میدنکل جائے اس النے اسے اور اس کے بیٹے کو لے کرا کی پہاڑ پر چڑ سے اتفاق سے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے دیکھ لیا اور انسار کو خبر کر دی ۔ لوگ دفعتۂ ٹوٹ پڑے حضرت عبدالرحمٰن نے امید کے بیٹے کو آگے کر دیا لوگوں نے اسے قبل کر دیا لیکن اس پر بھی قبا عت نہ کی اور امید کی طرف بڑسے حضرت عبدالرحمٰن نے امید کے بیٹے کو آگے کر دیا لوگوں نے اسے قبل کر دیا گئوں اس پر بھی قبل تھا اس کو مار نے نہ یا ئیں گرلوگوں نے حضرت عبدالرحمٰن کی ٹھی ٹا نگ زخی ہوئی اور زخم کا نشاں مدتوں رہا۔ (بخاری کے اندر نے کہا کہ تم کا نشاں مدتوں رہا۔ (بخاری کی بھی ٹا نگ زخی ہوئی اور زخم کا نشاں مدتوں رہا۔ (بخاری کی بھی ٹا نگ زخی ہوئی اور زخم کا نشاں مدتوں رہا۔ (بخاری کشریف)

سے ادیان کرکے خود قبضہ بٹھایا نور کا تاجور نے کرلیا کیے علاقہ نور کا

حل لغات

نشخ،منسوخ کرنا۔ا دیان ، دین کی جمع ، قبضہ ، قابومیں کرنا۔ بٹھایا ، جمایا ، قائم کیا۔ تا جور ، تاج والا _ کیا ، پختہ ،

خالص، كهرا،علاقه، حلقه، ضلع، حكومت، تعلقه، جاگير، تخت، جدوبسر حدوغيره _

شرح

قدیم دینوں کومنسوخ فرما کرمنور اسلام کے قبضہ کو قائم فرمایا حضورا کرم آلی ہے اسلامی نورانی حکومت کو پختہ و مضبوط فرمادیا۔

ناسخ ومنسوخ

نشخ کالغوی معنی ہے نقل کرنا اور بدلنا۔اسی سے نشخ کتا باور بمعنی از الہ جیسے ''نسسخست الشہر سس النظم ل'' آفتاب نے سابیہ مثالیا۔

اوراصطلاح میں کسی عبارت کے پڑھنے کا حکم ختم کرنا جیسے آیتہ رجم یاصرف حکم منسوخ کرنالیکن قراۃ کا حکم ہاتی ہو جیسے وصیت اقارب کی آیتہ یا ایک سال والی عدۃ وفات کی آیت یا دونوں (عبارت وقرآۃ)کومنسوخ کرنا جیسے مفسرین فرماتے ہیں کہ سورۃ احزاب سورۃ البقرہ کے برابر تھی پھر جو حکم منسوخ ہوتا ہے اس کے قائم مقام بھی دوسرا حکم ہوتا ہے جیسے اقارب کی وصیت کے عوض آیتہ الممیر اث نازل ہوئی اور سال بھر مدت عدت وفات کا حکم منسوخ ہوکر چار ماہ دیں دن کا حکم نازل ہوابعض وہ ہیں کہ منسوخ کے بدلے میں کوئی حکم نہیں نازل ہوا جیسے ورتوں کی آز ماکش ۔ (تفسیر مظہری) اصول تغییر میں ناسخ ومنسوخ ایک اہم مسکلہ ہے۔ سیدناعلی المرتضلی رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک واعظ کووعظ سنانے سے اس لئے منع فرما دیا تھا کہ اسے نئے کاعلم نہ تھا۔ اس مسکلہ بر منتقد مین کی مستقل تصانیف بھی ہیں۔

- (۱) امام ابوعبيدة القاسم بن سلام متو في ٢٣٣٣ هـ
- (۲)ا مام ابو دا وُرجعتا ني صاحب السنن ابو دا وُرمتو في <u>٣٧٣</u>
 - (٣)ابوجعفرالخاس التوفي ٣٨٨
 - (۳) ابن الابناوي التوفي <u>۳۳۸</u>
 - (۵) مکی بن ابی طالب التوفی ساس
 - ا (۲) ابن جوزي ۱۹۵
 - (۷) قاضی ابو بکرا بن العربی
 - (۸)ائن ترم

وغیرہ وغیر۔ نقیر کی بھی ایک تصنیف اس موضوع میں ہے بنام "المقول السوسنے فی السه نسوخ و النہ اسٹے النوی وشری متی او پر نہ کورہ وافقیر یہاں ایک جامع معنی عرض کرتا ہے تا کہ کسی ند جب کواعتر اللہ نہ ہو بالخصوص روافض کے عقیدہ بد کا بھی روہو وہ یہ ہے کہ کشم سابق جواللہ کے نزویک ایک معین مدت تک مقید ومحد و دھا اسے ختم کر کے کسی دوسر ہے تھم موید کومقر رکرنا اور دیگر اعدائے اسلام کننے کا انکار کرتے ہیں آئییں عقلی ولیل سے یوں سمجھایا جائے گا کہ بیٹ کسی دوسر ہے تھم موید کومقر رکرنا اور دیگر اعدائے اسلام کننے کا انکار کرتے ہیں آئییں عقلی ولیل سے یوں سمجھایا جائے گا کہ بیٹ شک اللہ تعالی عالم الغیب والشہا وہ ہے لیکن وہ حکیم مطلق بھی ہے اس کے گنے کی حکمت وہی ہے جو طبیب حاذی کسی مریض کے لئے ابتداء میں ایک دوا تجویز کرتا ہے اور تجویز کے وقت ہی سے جانتا ہے کہ ید دوااس مریض کوایک ہفتہ تک کام دے گی ہفتہ گز ارنے کے بعدائی تجویز کے مطابق اس سنحہ کے بجائے دوسر انسخہ بدل دیتا ہے ۔ طبیب اور ڈاکٹر کا دوسر انسخہ بدلنالاعلمی سے نہیں ہے بلکہ مریض کی کیفیت کی تبدیلی سے نسخہ تبدیل ہوا بعضہ یو نہی سمجھنے کہ اس کی مطاق نے اس کے تعدالہ مویا حضور اکر مرابطة کے کہ ما تارے وہ خواہ سابقہ ام کے احکام کا کئے ہو یا حضور اکر مرابطة کے کہ ما تارے وہ خواہ سابقہ ام کے احکام کا گنے ہویا حضور اکر مرابطة کے کے زمانہ اقدس کا گئے ہو ۔ گئی وہ جہ نے نہیں بلکہ ہمارے لئے ہے۔

رب کی شان تو بیہ ہے کہ

کیکن احکام کی تشریع اوران کی تبدیل بیرسب امور چونکه منصب سے متعلق ہیں اس کئے انبیاء کے علاوہ کسی کو بیہ حق نہیں کہوہ کسی بھی بناء پر اور کوئی بھی مصلحت وحکمت کامدعی بن کرا حکام خداوندی کے نشخ یاان میں تغیروتبدیل کااپنے کو اہل تصور کر ہے۔

فائده

شیخ جلال الدین سیوطی ابن الحصار سے نقل کرتے ہیں کہ ننخ کا دارہ مدار نقل صریح اور صحیح ہے نبی کریم اللے ہیں کہ م جانب سے یا کسی صحابی سے اس طور پر وضاحت کے ساتھ کہ فلاں آیت فلاں آیت کے لئے ناشخ ہے اور ننخ کا فیصلہ اس وقت کیا جائے گاجب کہ ہر دو آیات میں عارض قطعی ہواور یہ معلوم ہو کہ ان میں کون ہی آیت مقدم ہے اور کون ہی موخر۔ ننخ کے بارے میں نہ تو عام مفسرین کا قول معتبر ہے اور نہ مجتهدین کا اجتہا دبغیر کسی نقل صریح اور حدیث صحیح کے کیونکہ نسخ ایک حکم شرع کے رفع اور اس کی جگہ دوسرے حکم شرع کے تقرر کوز مانہ نبی کریم ایک قطم میں مضمن ہے اور ظاہر ہے کہ احکام شرعیہ کے رفع اور تقرر کا انتہاب آنخضرت کے زمانہ کی طرف دلیل قطعی نقل صریح اور حدیث صحیح کے کیونکہ نسخ ایک حکم شری کے رفع اوراس کی جگہ دوسر ہے تھم شری کے تقر رکوز مانہ نبی کریم الطبقة میں متضمن اور ظاہر ہے کہا حکام شرعیہ کے دفع اور تقر رکاانتساب آنخضرت علیہ ہے کے زمانہ کی طرف دلیل قطعی نقل صرح اور ثبوت تاریخ کامختاج ہے رائے اوراجتها واس امر میں کسی طرح قابل اعتبار نہیں بعض لوگ اس مسئلہ میں افراط و تفریط کا طریقہ اختیار کرتے ہیں کوئی اخبارا حا دیث صححہ کوبھی (جوعندالاصولیوں جمت شرعیہ اورا ثبات احکام کے لئے کانی ہیں) معتبر نہیں جانتا اگر چیان کا ثبوت بلا شبہ ثقہ اور عادل راویوں سے ہوا در بعض اہل ہرمجتد کے اجتما داور ہر گمان کرنے والے کے طن وتخمین کو کافی سمجھ لیتے ہیں۔ (انقان جلد سماری کا تھا۔ م

یا در ہے کہ گئے کامحل صرف احکام عملیہ اور فرعیہ ہیں بینی ان احکام کے توالب اور صورتیں کہ ان میں بلحاظ اقوام اور حسب ضرورت واوقات انہیاء کے توسط نے اور تغیر و تبدل ہوا ہے مثلاً نماز کسی پیغیمر کے زمانہ میں صرف تبیج و تبایل اور دعا تھی تو کسی دوسر سے پیغیمر کے عہد میں اس میں رکوع و چوداور بعض دیگرار کان و شرائط کا اضافہ کر دیا گیا۔ انہیاء سابقین کی شریعت میں نمازوں کی فرضت و جُبگا نہ کر دی گئی حضورا کرم تھی تھی گئی تو بعین میں دوگا نہ نمازیں فرضت و جُبگا نہ کر دی گئی حضورا کرم تھی تھی کے ترب شراب کی فرضت و جُبگا نہ کر دی گئی حضورا کرم تھی تھی کہ میں اور کے لئے استعال کئے جاتے ہیں تا کہ شراب کی ففر سے دولوں میں پورے طور پر رائخ ہوجائے جب شراب سے ففر سے تقاوب میں جم گئی تو پھران اقسام ظروف اور مرتوں کی حرمت کا حکم رف فرمادیا گیا اور اجازت دے دے دی گئی کہ دہ برتن استعال کرسکتے ہو جو برتن اہل عرب بالمعوم شراب بنانے کے استعال کرتے سے فروق ابنا کہ میں جم گئی تو پھران اقسام ظروف اور مرتوں کی حرمت کا حکم رف فرمادیا گیا اور اجازت دے دی دی گئی کہ دہ برتن استعال کرسکتے ہو جو برتن اہل عرب بالمعوم شراب بنانے کے استعال کرتے سے فروق ابنا کی مرتوں ایک عرب بالمعوم شراب بنانے کے استعال کرتے سے فروق احکام اور عملی جزئیات میں نئے تورات و انجیل سے فود قابت ہے (اہل کا ب) گئی تو بیان کی وجہ سے اہل کی استحال کرتے ہے فروق کی بینس ایک ساتھ ایک شخص سے نکاح میں جع کرنا درست تھا چنا نچ لیا اور را خیاں میں جع شین الاختیں کا حکم منسوث کر دیا گیا۔ (سفرا خبار باب ۱۸)

وَ لِلْحِلَّ لَكُمْ بَعُضَ الَّذِي حُرِّمَ عَلَيْكُمْ . (پاره٣، سورهُ آل عمران، آنيت ٥٠) اوراس لئے كہ حلال كروں تمہارے لئے پچھوہ چيزيں جوتم پرحرام تھيں۔

حرمت منسوخ فرمائی جیسے کدارشاد ہے

فروی احکام اورعملی جزئیات ہے مرادوہ احکام ہیں جوشہوات نفس اخلاق رذیلہ ہے اجتناب اور روح انسانی پر تاریخی پیدا کرنے والی چیز وں مثلاً زیا قبل ، جھوٹ ، ظلم ، بت پر تی کے ماسوا ہوں کیونکہ ان امور پر نہ کوئی دوسری شریعت منسوخ منسوخ کرتی ہے اور نہ ہی کسی پیغیبر کی شریعت میں ایسا ہوا کہ ریجھی حرام ہوں اور پھر کسی زمانہ میں ان کی حرمت منسوخ کردی جائے اسی طرح اصول عبادات مثلاً نماز ، صدقہ ، روزہ اگر چان کی عملی تفاصیل میں نسخ ہوا ہو گران تمام امور میں تمام انبیا علیم مالسلام کی شریعتیں متحد ہیں یہی مطلب ہے حق تعالی کے اس فرمان کا

شَرَعَ لَكُمُ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصِّى بِهِ نُوحًا وَّ الَّذِي اَوْحَيْنَا اِلْيُكَ وَ مَا وَصَّيْنَا بِهَ اِبُراهِيْمَ وَ مُوسَى وَ عِيْسَمَ اَنُ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَ لَا تَتَفَرَّقُوا فِيْهِ ا (باره ۲۵، ورهَ الثوري، آيت ١٣)

تمہارے لئے دین کی وہ راہ ڈالی جس کا حکم اس نے نوح کو دیا اور جوہم نے تمہاری طرف وحی کی اور جس کا حکم ہم نے اہرا ہیم اورموکیٰ اورعیسیٰ کو دیا کہ دین ٹھیک رکھواو راس میں پھوٹ نہ ڈالو۔

اور یهی معنی آبیت

اُولَئِکَ الَّذِیْنَ هَدَی اللَّهُ فَبِهُلایهُمُ اقْتَدِهُ (ایاره کیمورهٔ الانعام، آیت ۹۰) بیر بیل جن کواللہ نے ہدایت کی توتم انہیں کی راه چلو۔ سکت میں

اسی طرح ان تمام علوم و معارف میں بھی ننخ واقع نہیں ہوتا جوئق تعالیٰ کی ذات وصفات ہے متعلق ہیں اور ندان فقص و واقعات میں جوحضرات انبیاء کے واسطہ ہے معلوم ہوئے اور اسی طرح قیامت اورا حوالی قیامت ، جنت وجہم اور جملہ امورنظر بیدواعقا دمیں بھی ننخ نہیں ہوانہ خو دا یک نبی کی شریعت میں ان امور میں کسی وقت کوئی تغیر وتبدل ہوا اور نہ ہی کسی شریعت نے دوسرے پیغمبر خدا کے بیان کئے ہوئے اعتقا دی نظریات کومنسوخ کیا۔

فائده

ننخ کی بینفیبروتشرت اصولیین کی اصطلاح کے پیش نظر ہے صحابہ اور تا بعین کے دور میں ننخ کے مفہوم میں توسیع اختیار کی جاتی ہے عام کی شخصیص یا مطلق کی تقیید یا کسی مجمل کابیان وتو ضیح یا کسی تھم سابق کو بعد میں کسی شرط اور وصف کے ساتھ مقید کرنے یا کسی قید وصف سابق کے رفع کرنے کو بھی نسخ کے عنوان سے تعبیر کیا جاتا تھااسی وجہ سے متقد مین کے یہاں آیات منسوخہ کاعد دزائد معلوم ہوتا ہے حتی کہ بعض مفسرین نے تو پانچ سوتک آیات منسوخہ شار کی ہیں۔ شخ سیوطی رحمتہ اللہ تعالی علیہ نے الا تقان میں نئے آیات پر مبسوط کلام فرماتے ہوئے شخ ابن العربی کی تحقیق کے مطابق ان بیس آیات میں نئے کا قول اختیار کیااور اس کو متاخرین کی تحقیق قرار دیا۔ حضرت شاہ و کی اللہ قدس اللہ الفوز الکبیر میں ان مواقع کوذکر کرتے ہوئے بہت ہے مواقع پرتر د د ظاہر کیااور تمام قرآن میں صرف آیات میں نئے کے قائل ہوئے۔ مزید تحقیق و تفصیل فقیر کی تصنیف ''القول الراسنے فی المنسوخ و الناسنے ''میں دیکھئے۔ جوگدا دیکھو لئے جاتا ہے توڑا نور کا جوگدا دیکھو لئے جاتا ہے توڑا نور کا فور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا

حل لغات

لفظ توڑا کواعلیٰ حضرت نے اپنے شعر کے ہر دومصرعوں میں الگ الگ معنی کے لئے بڑے ایمان افروز طریقے سے استعال کیا ہے پہلے مصرعہ میں تو ڑا (تھیلہ) اور بمعنی حصہ اور دوسرے میں بمعنی قلت۔

شرح

جس فقیر کودیکھوسر کار کے درِ دولت ہے نورِ ایمان ہے حصہ لے رہا ہے حضور نور کی سر کار ہیں اس میں نور کی کیا کی ہے اس شعر میں حضور کے صوری ومعنوی جو دوعطا کا بیان ہے۔معنوی جو د کاایک ٹمونہ ملا حظہ ہو

صلح حدید بید کے موقعہ پرحضورا کرم اللے گئے کے ساتھ پندرہ سویا کم وہیش صحابہ کرام تھے پانی ختم ہو گیا بارگاہ رسالت میں عرض کیا گیا حضورا کرم آلی نے اپنا دست رحمت ایک برتن میں ڈالا دیکھتے ہی دیکھتے آپ کی پانچوں انگلیوں سے پانچ ندیاں بھوٹ پڑیں ہرایک نے اپنے اپنے برتنوں میں پانی بھرا خود پیااورا پنے جانوروں کو بھی پلایا ۔حضرت جاہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کیا گرہم ایک لاکھا فراد بھی ہوتے تو اس پانی سے سیر ہوجاتے اور پانی بچار ہتا اس کی اعلیٰ عضرت قدس سرہ وجاتے اور پانی بچار ہتا اس کی اعلیٰ عضرت قدس سرہ وجاتے اور پانی بچار ہتا اس کی اعلیٰ عضرت قدس سرہ وجاتے اور پانی بچار ہتا اس کی اعلیٰ عضرت قدس سرہ وجاتے اور پانی بچار ہتا اس کی اعلیٰ عضرت قدس سرہ وجاتے اور پانی بچار ہتا اس کی اعلیٰ عنہ میں میں بیاں ترجمانی کی

انگلیاں فرمائی ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاہے جھوم کر ندیاں پنجا برحمت کی جاری واہ واہ

فائده

اس دا قعہ معنوی جو دصوری ہر دونوں کو شامل ہے آپ کے صوری جود کا بیان تفصیلی فقیر شرح حدا کق جلداول میں ککھ چکا ہے پھر بھی چند شواہد عرض کرتا ہے (۱) اللہ تعالیٰ اپنے حبیب قابلتے اور آپ کے غلاموں کے متعلق فر ما تا ہے وَ الَّذِيُنَ تَبَوَّوُ الدَّارَ وَ الْإِيُمَانَ مِنُ قَبُلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنُ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَ لَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مُمَّا وَ اللهِ عَالَمُ اللهِ اللهِ اللهِ عَلَى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ا وَ مَنْ يُّوُقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَاُولَتِكَ هُمُ الْهُفَلِحُورَ (ياره ٢٨، سورة الحشر، آيت ٩)

اور جنہوں نے پہلے سے اس شہراورائیان میں گھر بنالیا دوست رکھتے ہیں انہیں جوان کی طرف ہجرت کرکے گئے اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے اس چیز کی جود ئے گئے اور اپنی جانوں پران کوتر جیج دیتے ہیں اگر چرانہیں شدید مختا جی ہو اور جوایئے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔

تصحیح بخاری میں بیقصہ مذکور ہے کہ ایک بھو کا سائل جناب پیغمبر خداعات کی خدمت میں آیا ہے آپ نے گھر میں وریافت کیا کہ بچھ کھانے کو ہے جواب آیا کہ صرف یانی آپ نے فرمایا کہ کون ہے جواس کواپنا مہمان بنائے۔ایک انصاری نے کہامیں حاضر ہوں چنانچہوہ اسےا بے گھر لے گیااور بیوی ہے کہا کہ رسول اللہ علیقی کے مہمان کو کھانا کھلاؤوہ بولی کے صرف بچوں کی خوراک موجود ہے کہا کہ تو وہ کھانا تیار کراور جراغ روشن کر کے کھانے کے وقت بچوں کوسلا دینا چنانچهاس نے ایساہی کیاجب یہاں بیوی اورمہمان کھانے پر بیٹھے تو بیوی نے بہانہ ہےاُٹھ کر چراغ گل کر دیا میاں بیوی بھو کے رہے اور اس طرح ہاتھ چلاتے کہ گویا کھارہے ہیں۔ مبح کوہ ہ انصاری حضورا کرم ایک کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کرات اللہ تعالی تمہارے نیک کام ہے راضی ہوااور'' قریُورْرُوْ نَ عَلَی اُنفسِهِم'' آیت نازل فرمائی۔ جب سے بیں بنونضیر جلاوطن ہوئے اوران کے اموال واراضی ونخلتان رسول اللہ والی قبطہ میں آئے تو آپ نے تمام انصار کو بلا کر فرمایا اگرتم جاہتے ہوتو میں بنونضیر کے اموال تم میں اور مہاجرین میں تقسیم کر دیتا ہوں اورمها جرین تمهارے گھروں اور اموال میں بدستور رہیں گے اور اگرتم جا ہے ہوتو بیاموال مہاجرین کوبانٹ دیتا ہوں اور وہ تمہارے گھروں اوراموال ہے بے دخل ہو جا 'میں گے۔حضرات سعد بن عبادہ اورسعد بن معاذ نے عرض کیایارسول اللّٰدان اموال کوآپ مہاجرین میں تقسیم کردیجئے وہ ہمارے گھروںادراموال میں بدستورر ہیں گے بیہن کرانصار بولے ا پارسول اللہ ہم اس پر راضی ہیں اس پررسول اللہ اللہ اللہ نے فر مایا خدایا تو انصار اور ابنائے انصار بررحم فرما۔ اس طرح حضور عَلِينَةً نِهِ اموال بني نضير صرف مهاجرين مين تقسيم فرماديئي ـ (زرقاني دفتوح البلدان صفحه ٢٦)

<u>ہے۔ ہ</u> جمری میں رسول اللہ طابعی نے حضرت علاء بن الحضر ی کو بغرض تبلیغ ولا میہ بحری میں بھیجا منذرین ساوی حاکم بحرین اور وہاں کے تمام عرب ایمان لائے باقی اہل بحرین (نجوس، یہود وانصار) نے جزیبہ پرصلح کر دی رسول جب کے میں خیبر فتح ہوا تو مہاجرین کے حصہ میں اس قدر مال آیا کہان کوانصار کے نخلستان کی حاجت نہ رہی اس لئے انہوں نے وہ نخلستان جوبطورِ اباحت ان کے پاس تھےانصار کوواپس کردیئے۔

حضورا کرم الی جب طاکف ہے کوچ کر کے جعر اندائٹر لیف لائے جہاں حنین کی پیمتیں جمع کی گئی تھیں اور وہ چھ ہزار پر دے ، چوہیں ہزار اونٹ ، چالیس ہزار سے زیا دہ بکریاں اور چار ہزار اوقیہ چاندی تھاایک اوقیہ چالیس درہم وزن کا ہوتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ بکریاں اتنی زیا دہ تھیں کہ ان کا شار ہی نہیں ہوسکتا تو حضور نے دست جو دوسخا کولوگوں پر کشادہ فر مایا بلخصوص ان موافعۃ القلوب پر جن کے دلوں میں ابھی نورِ ایمان قوی ندہوا تھا اور حضرت زید بن ثابت کولوگوں کو جمع کرکے لانے کا تھم دیا پھر بکریوں کو اور اونٹوں کو شار کرکے لوگوں پر تقسیم فر مایا ہر شخص کوچار اونٹ اور چالیس بکریاں اگر وہ بیادہ تھا عنایت فر مائے اور اگر سوار تھا تو ہارہ اونٹ اور ایک سوہیں بکریاں مرحمت فرما کیں اور ایک گھوڑے سے زیا دہ کا حصہ نہ دیا۔

اہل سیر کتے ہیں کہ تمام نقد یوں کو صفورا کرم ہو گئے گئے کے پاس جمع کیا گیا تھا ابوسفیان بن حرب آ کے کہنے لگایا رسول
اللہ آئ آپ تمام قریش ہے زیا دہ تو نگر ہیں حضورا کرم ہوگئے نے تبہم فرمایا ابوسفیان نے کہا اس میں ہے کچھ جھے بھی عطا
فرمایے حضورا کرم ہوگئے نے حضرت بلال کو تکم دیا کہ چالیس اوقیہ چاندی اور سواونٹ ان کو انعام میں دو ابوسفیان نے کہا
میرے بیٹے پر بیکو بھی حصہ عنایت فرمائے ۔ بر بیداس کے بڑے بیٹے کانام تھا اور پر بید بن معاوید کا اپنے پچاپر نام رکھا گیا
تھا حضورا کرم ہوگئے نے فرمایا چالیس اوقیہ چاندی اور سواونٹ اور دے دو اس پر ابوسفیان نے کہا میرے ماں باپ آپ پر
تقاصفورا کرم ہوگئے نے فرمایا چالیس اوقیہ چاندی اور سواونٹ اور دے دو اس پر ابوسفیان نے کہامیرے ماں باپ آپ پر
قربان ہوں خدا کی تیم آپ زمانہ جنگ میں بھی کریم سے اور زمانہ آشتی میں تو بہت ہی کریم ہیں۔ آپ از حدم و حت
فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے فیروے اسی طرح تھیم بن جزام کوسواونٹ دے دیئے آپ نے محسوں فرمایا کہ وہ اور
زیا وہ چاہتا ہے تو فرمایا سواونٹ اور دے دو اور روسا عرب کی جماعت کثیرہ کو چیسے تہل بن عمر وہفوان بن امیہ ، جولطیف
نزیا وہ چاہتا ہے تو فرمایا سواونٹ اور دیشام برا در ابوجہل ، قیس بن عدی ، اخرع بن حابس تیمی وغیرہ اس کے
علاوہ اور لوگوں کو مثل علاء بن جارہ شقفی ، مخر مد بن نوفل ، سعید بن ہر ہوع ، عثان بن نوفل ، ہشام بن عمر و عامری وغیرہ کو

ایک جماعت کاخیال ہے کٹمس میں ہے تھے ایک جماعت کہتی ہے کہ مجموعہ غنائم میں سے تھے بیقول رائج تر ہے۔ خلاصه کلام پیرکه حضورا کرم طلیقه نے تمام اموال دنقو د کوشکر اسلام اوراہل مکہ دغیرہ برصر ف فر مایا اورانہیں خوش کیا سیجھ وہ لوگ جوایمان نہیں لائے تھے ایمان لے آئے اور وہ لوگ جوضعیف الایمان تھے حصول رضاوخوشنو دی کے سبب [ان میں تقویت پیدا ہوئی۔

ار باب سیر کہتے ہیں اسید دران ایک گھاٹی ہے حضورا کرم ایک گھاٹی کا گزر ہوا صفوان بن امیہ حضورا کرم ایک گھاٹی کے ساته تهاوه گهانی بکریوںاورمویشیوں ہے بھری ہوئی تھی صفوان گھور گھور کرانہیں دیکھا تھااوراس کی نظر بھرتی نتھی حضور حَلِيلَةً نِے گُوشہُ چِثْم ہے اس کیفیت کوملا حظہ فر مایا اور کہا کیا یہ تجھے اچھے معلوم ہوتے ہیں۔اس نے کہا ہاں حضور قلطی ہے نے فرمایاان سب کومیں نے تختیے بخشاصفوان نے ان سب کووراًا پنے قبضہ میں لےلیااور کہنے لگاخدا کی تشم کوئی شخص دا ددہش میں اتنی سخاوت نہیں کرسکتا بجز حق تعالیٰ کے نبی کے۔اس کے بعد وہ مسلمان ہو گیا اور مؤلفۃ القلوب میں داخل ہو گیا عرب کے بعض نا دانوں اور جفاشعاروں سے نمن میں حضور نے آزار بھی اُٹھایا اور فرمایا

رحم الله موسى او ذي باكثر من هذا قصبر

الله تعالیٰ مویٰ علیہ السلام پر رحمت فرمائے وہ اس سے زیا دہ ستائے گئے ہیں مگرصبر کیا۔

عینیة بن حض اورا فرع بن حابس کوسواونٹ دیئے اور عباس بن مر داس کوسو ہے کم اونٹ دیئے وہ غصہ میں گیا اور

بيشعر كہنے لگا

بين عينيه والاقرع اتجعل نهبى رنهبت العنيل وماكنت دون امرء منها ومن تصع اليوم لا يرفع

ادراس سے ایک شعر یہ بھی ہے جونحو کی کتابوں میں غیر متصرف کے باب میں آتا ہے

بفوقان مرراس في مجمع

وماكان حض ولا حابس

مطلب یہ کہ عباس بن مر داس اپنے باپ مر داس پرهض و حابس کے او پرفخر کرتا ہے جوعینیہاورا قرع کے باپ بي جب بياشعار حضورا كرم أيسة كي تمع مبارك ميں بينج تو فرمايا

مجھے ہے اس کی زبان کوقطع کرو

اقطعوا عنى لسانه

تو حضرت ابو بکرصدیق رضی الله تعالی عنه اسے اونٹوں کے احاطہ میں لے گئے اور سواونٹ دے دیئے پھروہ سب

ے زیادہ خوش ہوگیا حضورا کرم اللے نے اس سے فرمایا تو میری بدگوئی میں شعر کہتا ہے اس پراس نے عذر خواہی کی اور کہا کمیرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں اپنی زبان میں ایس سرسرا ہٹ محسوس کرتار ہتا ہوں جیسے چیونٹی چلتی ہے جب تک کہ میں کوئی شعر نہ کہوں اور میں شعر گوئی میں مجبور و ہے اختیار ہوں حضور آلیے تھے نے تبسم کناں ہوکر فرمایا عرب شعر گوئی کو نہیں چھوڑ سکتے جس طرح اونٹنی اپنے بچے کوئیں چھوڑ سکتی۔

بعض سیر کی کتابوں میں آیا ہے کہ جب حضور کے شمع مبارک میں بیا شعار پہنچاتو فرمایا تو نے ایسا کہا ہے کہ

اتجعل نهبي ونهبت العنيد بين عينيه والاقرع

حضرت ابو بکررضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اس مصرعہ کوموز و ں اور مقضی نددیکھاتو عرض کیایار سول اللہ ''بیہ السعیس نیسسے والا قفر مایا ہے''ہے اس طرح کہوجا ہے اس طرح فر مایا دونوں کا مطلب ایک ہی ہے۔حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ شاعر نہیں ہیں اور آپ کے لئے شعر گوئی سز اوار ہے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فر مایا

وَ مَا عَلَّمُنهُ الشُّعُو وَ مَا يَنْبَغِي لَهِ ا (ياره ٢٣، سورهُ يلين ،آيت ٦٩) اور جم نے ان كوشعر كهنان يسكھايا۔

بھیک لے سرکار سے لا جلد کاسہ نور کا ماہ نور کا ماہ نور کا ماہ نو طیبہ میں ہے بٹتا مہینہ نور کا

حل لغات

بھیک،خیرات کاسہ، پیالہ، کشکول فقرانہ۔ ماہ نو، نیا جائد۔طیب،مدینه مکرم کا نام۔ بٹتا ہے،تقسیم ہوتا ہے۔

شرح

اے امتی سر کارِ کو نین خلیلی ہے بھیک (خیرات) لے جلد تر فقیرا نہ کشکول لے آ۔ نئے جا ندییں مدینہ طیبہ میں سارے مہینے کا نورتقسیم ہوتا ہے۔

اس شعر میں

انما انا قاسم و الله یعطی ہے شک میں قاسم ہوں اور اللہ دیتا ہے کی طرف اشارہ ہے اور اس حدیث شریف کے متعلق شرح حدائق میں مفصل اور بار بارعرض کیا جاچکا ہے۔

رنگے ہوئے دکھے تازیبا ہے دعویٰ نور کا مہر لکھ دے یاں کے ذروں کو مچلکہ نور کا

حل لغات

نازیبا، ناموزوں۔ دعویٰ،استحقاق،خواہش، مانگ حق۔مہر،سورج۔ یاں، یہاں کامخفف۔ ذروں ، ذرہ کی جمع ، وہ چھوٹے ریزے جوسورج کی شعاع کے ساتھ زمین پریاروزن میں دکھائے دیتے ہیں۔ مچلکہ،اقرار نامہ۔

شرح

کسی کوحضورا کرم آفیات کی موجودگی میں نوری ہونے کا دعو کی کرنا غیرموز و ںاور بے کل ہےا ہے سورج مدینة منورہ کے ذروں کونوری ہونے کا قرار نا مہلکھ دے۔

اصلى نور

بعض بدقسمت حضورا کرم آفیاتی کونور ما ننے کو تیار نہیں اس کے برعکس احمد رضا محدث بریلوی قدس مرہ فرماتے ہیں کہاصل نور تو آپ آفیاتی ہیں باقی جو شے نور ہے وہ آپ کے طفیل ہے بلکہ سورج کواپنے نور ہونے کا بڑا دعویٰ ہے جا ہے کہ وہ ذرات مدینہ کوا قرار نامہ لکھ دے کہ میں کچھ بھی نہیں جو کچھ ہے یہاں کا ہے۔اللہ اللہ کیا ہی بیداعقیدہ ہے۔

عقيدة اسلاف

نەصرف امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ اسلاف صالحین رحمہم اللہ کا بھی یہی عقیدہ ہے چند تصریحات ملاحظہ ہوں۔

حضرت ملاعلی قاری جمع الوسائل شرح الشمائل میں ارقام فرماتے ہیں کہ

تشبيه بعض مفاته بخوالشمس والقمر وانما جرى على عادة الشعراء والعرب والا فلا شي يعادل شيئا من اوصافه اذهى اعلىٰ واجل من كل مخلوق

سیدعا کم البیقی کی بعض صفات کوشس وقمر سے تشبیہ دینا شاعر وں اور عربی ادیبوں کی عام عا دی ہے ور نہ حضورا کرم الفیقی ک کسی بھی صفت سے کوئی شے برابری نہیں کر سکتی کیونکہ آپ کی ہرصفت تمام مخلو ق سے بلند دبالا اورافضل واکمل ہے۔ شاکل ترندی اورمشکلو ق شریف میں ہے

عن ابن عباس قال كان رسول الله عَلَيْكُ افلج الثنتين اذا تكلم راى كالنور يخرج من بين ثناياه

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ آپ نے فر مایا نبی کریم آیا ہے کے سامنے دو دندانِ مبارک کے خلا سے نور نکلتا آتا سر

نسيم الرياض جلد اصفي ٢٣٦٧ ميس ب

اذا کشف ﷺ عن اسنانم و حال فخلہ ظهر من فمہ بیاض و اسنانہ لمعان کلمعان البرق جبرسول اللّٰوَلِيَّةِ تَبْسَم فرماتے ہوئے اپنے دندانِ مبارک کوظا ہر کرتے تو حضورا کرم آفیہ کے دندان مبارک کی چک روشنی کی مانند ہوتی۔

استبعاب

ا یک دفعه رئیس المفسر ین حضرت عبدالله بن عباس رضی الله تعالی عنه کی محفل میں حضرت عامر بن واثله تا بعی نے سید دو عالم الصلاق کی شانِ قد وسیت کے متعلق ایک قصید ہ پڑھا جس کا دل آویز اورمسر ت افزاشعریہ تھا

إن النبي هو النور الذي كشطت به عمايات ماضينا وباقينا

بے شک حضورا کرم ایسے اور ہیں جس کے سب اگلے اور پچھلے سب اندھیرے دور ہوگئے۔

فائده

اگر حضورا کرم آلی فی نور نه ہوتے یا آپ کونور کہنا شرعاً درست نه ہوتا تو حضرت عبداللہ بن عباس ان کوضر ورمنع کر دیتے۔

اس سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرا مرضوان اللہ تعالی الجمعین کاعقیدہ بھی یہی تھا کہ حضورا کرم ایکی ہو تھے اور آپ کو بہا نگ دہل نور کہنا جا ہیے۔

عن انس قال لما كان اليوم الذي دخل رسول الله مَلْكِ اضاء منها كل شليئ شكوة صفح ١٠٥٥٠٪ن الماج صفح ١٢٩، طبقات الناسعد)

> حضرت انس فرماتے ہیں جس دن آفتاب رسالت مدینہ طیبہ میں طلوع ہواتو مدینہ طیبہ کی ہرچیز روشن ہوگئ۔ شرح شائل میں حضرت ملاعلی قاری اس کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں

اى تنور جميع اجز اء المدينة نورا هيا ان كل شيئ في العالم كانه اقبتس النور من المدينة في ذالك اليوم مدینه منوره کے تمام حصے حقیقةً روشن ہو گئے اور بیانور حسی طور پرمحسوس ہوا اوراس دن کا نئات کا ذرہ ذرہ مدینہ طیب کے انوارِ تجلیات سے مالا مال ہوگیا۔

امام مناوی نے اس حدیث کی وضاحت یوں فرمائی ہے

ان الموازيه ان كل جزع من اجزاء المدينة اضاء ذالك اليوم حقيقة وتيف لا يضئى له ذالك وقد كانت ذاته مَلْكِ كلها نورا وسماه الله نورا وكان كل شيئ فى العالم اقتباس النور واخذه المعالم التيار واخذه المالك اليوم (شرح ثاكل جلد المعلى الله المدينة فى ذالك اليوم (شرح ثاكل جلد المعلى الله المدينة فى ذالك اليوم (شرح ثاكل جلد المعلى الله الله المعلى الله الله المعلى المعلى الله المعلى الله المعلى المعلى الله المعلى المعلى المعلى المعلى المعلى الله المعلى الله المعلى الله المعلى المعلى

حدیث کامفہوم ہیہ ہے کہ مدینہ منورہ کا ہر جزو (حسہ)اس دن حقیقی طور پر نورانی ہوگیا ایسا کیوں نہ ہوتا جب کہ نبی کریم نور مجسم اللہ کی ذات والاسراسر پیکر نورتھی خداوند عالم نے آپ کا اسم گرا می نور رکھا عالم رنگ و بوک ہر چیز نے اپنی اپنی حیثیت اوراستعداد کے مطابق اس دن مدینه منورہ کے نور سے حصہ پایا۔

شاکل ترندی میں ہے سیدناامام حسن فرماتے ہیں کہ میرے ماموں جناب ہند بن ابی ہالہ حضورا کرم آیا گئے گی فعمت اور اوصا ف شریفہ بیان کرنے میں ایک خاس مقام رکھتے تھے ایک بار میں نے ان سے عرض کیا ماموں جان! نا نا پاک سیدلولاک آلی کے کاحلیہ مقد سربیان فرمائے تا کہ اس سے لطف اندوز ہوسکوں

فقال كان رسول الله مُنْكِ فحما مقحما يتلا لوء وجهه تلا لوا القمر ليلة البدر

توانہوں نے فرمایا کے حضورا کرم اللہ عظیم شان والے اور بلندمر تنبدوالے تھے آپ کاچېر ہ انوراییاروش اور تاباں تھاجیسے چو دہویں رات کاچاند چمکتااور روشنی دیتاہے۔

ومعنى يتلا لوء يضيئى ويشرق كاللولوء قوله تلا لوء القمر ليلة البدر اى مثل تلالوء القمر ليلة البدر اى مثل تلالوء القمر ليلة البدر يتلالو. (شرح شائل محصفي ٢٣)

ی تقلیمی معنی روشن ہونے اور حمیکنے ہیں جیسے موتی چمکتا ہے اور "<mark>تسلاء البقہ سے لیسلۃ البد دکے معنی</mark> یہ ہیں کہ سرور کا ئنات العقالہ کا چبر ہ انوراس طرح چمکتا تھا جیسے چو دہویں رات کا جاند چمکتا ہے۔

موا ہب للد نیے صفحہ ا۲۷ میں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ حضورا کرم آلی ہے تیسم کی کیفیت ان روشن الفاظ میں بیان کرتے ہیں

وإذا ضحك مَالِكِ يتلالاً في الجدر (رواه البر ارواليه في)

جب رسول الله طلقة تبسم فرماتے تو حضور كانور ديواروں پر چمكتا تھا۔ امام قسطلانی شارح صحیح بخاری حدیث کے معنی بیان فرماتے ہیں

اى يضيئي في الجدر بفم لحيم والد ال جمع جدار وهو الحائط اى يشرق نوره عليها اشراقا كاشراف الشمس عليها

حضورا کرم آلیک کا نور دیواروں پراییا چکتا اور روثن ہوتا تھا جیسے سورج کی روشنی دیواروں پر پڑتی ہے اور چپکتی ہوئی نظر 7تی ہے۔

ملاعلی قاری شرح شائل میں لکھتے ہیں

سیم الریاض جلد۳صفی ۳ ۱۳ میں ہے حضرت قیس بن زید جذام کی مہلک بیاری میں مبتلا تھے دافع البلاوالو ہاء نبی کریم طلقہ کے دربارِ فیض بار میں حاضر ہوکر طالب دعا ہوئے سرورعالم الفیلی نے ان کے سر پر دست شفقت بھیرا اور دعائے صحت فرمائی تو زبانِ نبوت کے دعائیہ کلمات حضرت قیس کے لئے جام صحت ثابت ہوئے آناً فاناً جذام دور ہوگیا اور چیرہ روثن ہوگیااوروہ و کیصتے ہی و کیصتے صحت یاب ہو گئے۔

وعائے نبی میں بیتا ثیر دیکھی بلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

آپ سوسال تک زندہ رہے سراور داڑھی کے تمام بال سفید ہو گئے مگر جہاں حضورا کرم ایک فیا ہے وست ہمایونی پھیرا تھاوہ بال سیاہ حپکیلے عالم شاب کی طرح خوبصورت ہی رہے۔

زندگی کی اتنی منزلیں طے کرنے کے باوجودان کی جوانی برقرارر ہی

ولم يشب ببركة عليه السلالم وكان يدهى الاغر لما في وجهه من النور

منبع الجو دوالكرم الليطة كى بركت ہے بوڑھے نہ ہوئے اور لوگوں میں ان كانام (نورانی چرےوالا) پر گیا تھا كيونكہ دست نبوت نے ان كے چېره كوپُرنور بنا دیا تھا۔

ستاب لشفاء جلد ٢صفحه ٣ ١٣ ميں ہے حضرت قيا دہ بن ملجان بارگا ؤرسالت م**آب تابيغ** ميں حاضر ہوئے سرا جامنيرا

کی شانِ اقدس والے رسول اللہ واللہ ہے۔ ان کے چہرہ اقدس پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرایکا کیک ان کی دنیا بدل گئی اور ان کا چہرہ شفاف آئینہ کی طرح ہو گیا۔

فكان بوجه بريق حتى كاف ينظر وجهه كما ينظر في المراة

ان کاچہرہ ایسانورانی ہوگیا کہ آئینہ کی مانندان کے چہرہ میں دوسری چیزیں دیکھی جاتی تھیں۔

حضرت ابوالعلاءا پناچیثم دید داقعه بیان کرتے ہیں کہ میں ایک باران کی عیادت کے لئے حاضر ہواایک شخص مکان کے پیچھے سے گذرا''<mark>ف رایت ہف می و جھتو ہی</mark>ں نے اس گزر نے والے کوحضرت قیادہ کے چیرہ میں آئینہ کی مثل دیکھا۔ (ججۃ اللّٰدالعالمین علامہ یوسف نبہانی صفحہ ۳۳۷)

موا ہب اللہ نیہ جلداصفیہ ۱۳۳ میں ہے کہ قبیلہ بنی سعد کی عورتوں کی ایک جماعت مکہ مکرمہ میں داخل ہوئی جن میں حضرت حلیمہ بھی شامل تھیں جب وہ آفتاب رسالت حضرت محمد اللہ کے لئے حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کاشانہ اقدس میں حاضر ہوئیں تو انہوں نے وہاں جوجنت نگاہ نظارہ دیکھا تھااس کوانہی کے الفاظ میں سنیئے

فأشفقت أن أوقظه من نومه لحسنه وجماله، فدنوت منه رويدا فوضعت يدي على صدره فتبسم

ضاحكا، وفتح عينيه لينظر إليّ، فخرج من عينيه نور حتى دخل خلال السماء

میں نے دیکھا کہ حضورا کرم ایک ہے۔ آرام فرما ہیں آپ کے لئے بے پناہ حسن و جمال کود کیھ کر میں جیرت ز دہ ہو کررہ گئی اور حضور کو نیند سے بیدار کرنا منا سب نہ مجھا پھر میں آ ہتگی ہے حضور کے قریب آئی اور حضور کے سینہ مبارک پر ہاتھ رکھا پس آپ مشکراتے ہوئے بیدار ہوئے اورا پنی محبت آفرین نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگے اور میں نے اپنی زندگی میں پہلی باریہ جیرت افزامنظر دیکھا کہ آپ کی حسین وجمیل نگاہوں سے نورنکل نکل کر آسانی فضاؤں میں داخل ہور ہاتھا۔

الاستیعاب جلد اصفحہ ۱۵ میں ہے حضرت عبداللہ بن زبیری صحابی حضرت رسالت مآب طیفیہ کی مدح وثناء کرتے ہوئے فرماتے ہیں

نور أغر وخاتم مختوم

وعليك من سمة المليك علامة

یارسولاللہ!خداوند بلند و ہالانے آپ کونبوت کی جونشا نیاں عطا فرمائی ہیںان میں دویہ ہیںا یک چمکتا نور (نورانی چرہ)اور دوسری مہر نبوت

حضرت عبدالله بن مسعود رضی الله تعالی عنه فر ماتے ہیں کہا یک دفعہ سرورِ دوعالم اللے فی فرمایا کہ حضرت روح

الا مین قایمه عاضر ہوئے اور انہوں نے مجھے بیر بیثارت عظمی سنائی

فقال يا محمد ان الله تعالىٰ يقول كموت حسن يوسف من نور الكرسي وكسوت نور وجهك من نود قرشي

یارسول اللّدر بِالعزت فرما تا ہے کہ میں نے یوسف کے شہرہ آفا ق حسن کونور کری سے ضیاء بخشی اور آپ کے حقیقی حسن و جمال کواپنے عرش عظیم کی مجلیوں سے تا ہند گی و درخشند گی ہخشی ہے۔ (شرح شفاءملاعلی القاری صفحہ ۱۳۸)

مشکلو ۃ شریف کی شرح مرقات صفحہ ۵۱۲ میں ہے خادمِ درباررسالت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حبیب خدا متالیقہ کے خدو خال کا نقشہ یوں بیان فرماتے ہیں علیق کے خدو خال کا نقشہ یوں بیان فرماتے ہیں

> کان رسول الله أزهر اللون أی أبیض نیر ا کان بتشدید النون عرقه اللؤ لؤ رسول الله الله الله الله اللون "لعنی روش آفتاب تصاور پینه مبارک کے قطرے چیکدار موتی تھے۔ امام سہبلی حدیث ہذاکی شرح میں فرماتے ہیں

الزهرة في اللغة اشراق في اللون وان الزهرا سم الابيض من النور . (مناوى شرح شائل جلد اصفحه ٢) وزهره لغت مين حيكيليرنگ كوكتے بين بيشك از هرمعنى بهت نورانی اورنهايت روشنی كرنے والا كے بين _

کتاب الثفاء جلد ۲ صفحہ ۲٬۲۷۷ میں ہے جامع بن شدا دبیان کرتے ہیں کہ دفد طارق جب مدینہ منورہ آیا حضور اگرم اللہ الشفاء جلد ۲ صفحہ ۲٬۲۷۷ میں ہے جامع بن شدا دبیان کر وخت کی کوئی چیز ہوتو دکھا وُانہوں نے کہا کہ ہمارے پاس میسرخ اونٹ ہے جس کوہم فروخت کرنا چاہتے ہیں حضورا کرم اللہ فیصلے نے ان سے وہ اونٹ کھجوروں کی ایک مقررہ مقدار کے وض خرید لیا اور اونٹ لے کرروانہ ہوگئے۔ آپ کے تشریف لے جانے کے بعد قافلے والے سخت پریشان اور نا دم ہوئے کہ بیہ ہم نے اونٹ فروخت کیا ہے ہمارا اس سے کوئی تعارف نہیں ہم اس کے نام تک سے واقف نہیں اس تجارت میں ہم نے سخت نقصان پایا۔ ہمارے ہمراہ ایک شتر سوار تج بہ کار اور زیرک کے ورت بھی تھی جب اس نے ہمیں اس قدر سرا سے بیارہ مضاف ایک شتر سوار تج بہ کار اور زیرک کا عورت بھی تھی جب اس نے ہمیں اس قدر سرا سمیا اور مضافر ب و یکھا تو اس نے کہا

انا ضامنه لثمن رايت وجهه رجل مثل القمر ليلة البدر الخيلس بكم

اے قافلہ والوتم بےفکر ہو جاؤتمہار ہےاونٹ کی قیمت کی میں ضامن ہوں میں نے اس آدمی کاچپر ہ چود ہویں رات کے چاند کی مثل دیکھا ہےا بیانورانی چپر ہےوالا آدمی تمہیں نقصان نہ دے گا۔ قافلہ والوں نے رات آنھوں میں کائی ، سپیدہ سحر مڑ دہ جال فزالے کرطلوع ہواتوا یک شخص کہہ رہاتھا کہ میں رسول اللہ علیہ کے کا قاصد ہوں بہلو تھے وہ کے بہلے انہیں کھالو یہ تہاری مہمانی پھراپنے ارندہ کی قیمت کی تھجوریں تو لو۔ یاں بھی واغ سجدہ طیبہ سے تمغہ نور کا اے قمر کیا تیرے ہی ماضے ہی ٹیکا نور کا

حل لغات

یاں، یہا کامخفف۔ داغ، دھبہ،نثان، پیثانی پر سجدہ کانثان،گھنٹہ۔ تمغہ،عزت کانثان۔ ٹیکا، پیثانی پرنثان، عور تیں سونے کا گول زیور مانتھ پرلٹکا تی ہیں وغیرہ۔

شرح

اے جا ندصرف تیری پیٹانی پر نورانی نثان تعجب خیز نہیں ہے بلکہ طیبہ کی سرز مین پر سجدہ کرنے سے پیٹانی پر جو نثان پڑتا ہے وہ عزت کا نورانی تمغہ ہے۔

امام احمد رضا په قربان

کیا ہی خوب فرمارہے ہیں کہ جاند کولوگ حسین نور مانتے ہیں اسی لئے کسی محبوب کوتشبیہ دینی مطلوب ہوتی ہے تو جاند سے تشبیہ دی جاتی ہے لیکن امام احمد رضافتد س سرہ نے فرمایا کہ جاند نی تو مدینہ کے جاند (ﷺ) کی مرہونِ منت ہے اس کی بید لیل ہے کہ اس نے مدینہ میں حاضر ہو کر سجدہ کیا اس سجدہ کا داغ اس کے ماتھے پر آج تک شاہد ہے اس سجدہ ریزی کے انعام میں اسے اللہ تعالیٰ نے نورانیت بخش ہے حضور اکرم شاہدہ تو صرف نور ہی نہیں بلکہ نور گربھی ہیں۔ دلائل ملاحظہ ہوں

نور گر رسول سيه وستم

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظراور خوشخبری دیتااور ڈرسنا تا اوراللہ کی طرف اس کے تھم سے بلاتااور جیکا دینے والا آقتا ہے۔

تفسير

مفسرین کرام فرماتے ہیں کے مراد ''مسواجاً منیوا''ےاس جگہ یاتو آفتاب ہے جیسا کے دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے آفتاب کوسراج سے تعبیر فرمایا ہے

تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُو جًا وَّ جَعَلَ فِيهَا سِراجًا وَّ قَمَرًا مُّنِيُوً (پاره ١٩، سورهُ الفرقان، آيت ٢١) ابري بركت والاج وه جس نے آسان ميں برج بنائے اوران ميں چراغ ركھااور چمكتا جا عر-

یا مرادروش چراغ ہے برنقد پراول لیخی جب سراج منیر کو آفاب سے تعبیر کیا جائے تو وجہ منا سبت و مشابہت یہ ہوتی کہ جیسے آفاب بروقت طلوع آپ انوار واضیہ ہے تمام زوایا ئے عالم کوروش ومنور کر دیتا ہے اسی طرح جب آفاب و جود با جود محدی کا تھا تھا نے فلک رسالت پر طلوع ا جال فر مایا تو اپ انوار معنوی ہے تمام اطراف وا کناف عالم کوروش منور کر دیا لہٰذا اللہ تعالی نے آپ کوسراج منیر فر مایا یا یہ کہ جیسے آفاب تمام دنیا کی ظلمتوں کو اپنی شعاع ہے مند فع کر دیتا ہے اسی طرح آفاب و جود محدر سول اللہ قائلہ شعاع ہے مند فع کر دیتا ہے اسی طرح آفاب و جود محدر سول اللہ قائلہ شعاع ہے درات دن سے جدا و تمائز ہوگیا لہٰذا اللہ تعالی نے آپ کوسرائ منیر فر مایا یا یہ کہ جیسے آفاب کے طور تمائز ہوگیا لہٰذا اللہ تبارک و تعالی نے آپ کوسرائی منیر فر مایا یہ کہ طلوع آفاب کے وقت اس کی شعا کیس تمام جہان کی چیز وں بحرو بر ''ہل و جل ، پاک و نجس غنی و مفلس وغیرہ پر پڑ تی ہیں اور اُن کوا ہے نور سے روش و منور کر دیا و تاب شفاعت چکے گاور اور سب کوروش و منور کر دیا اور تمام محسل کے وعاصی دنی و قاضی مردوز ن پر آفاب شفاعت چکے گاور اور سب کوروش و منور کر دیا اور تمام امت مطبح و عاصی دنی و قاضی مردوز ن پر آفاب شفاعت چکے گاور اور شاعت کے دوشت کا نور تمام امت مطبح و عاصی دنی و قاضی مردوز ن پر آفاب شفاعت چکے گاور اور شعاع ہے ہمائیک کوروش و منور کر دیا و مت کے دوشت کا نور تمام امت مطبح و عاصی دنی و قاضی مردوز ن پر آفاب شفاعت چکے گاور اور شعاع ہے ہمائیک کوروش و منور کر دیا ہو ۔

" کیمیا قبال البله تبعیالی انیا ارمسلناک الی النج ق سحافیة وقبال رسول الله مَانْتِ بعثت الی المحلظ ذکافیة" االله تعالی نے آپ کوسراج منیر فرمایا بیوجہ ہے کہ جب آفتاب آسان پرطلوع ہوتا ہے تو اس کے نور سے تمام ستارے اور چاند ماند ہوجاتے ہیں اور چا در کبود میں پہنان ومسطور ہوجاتے ہیں اسی طرح جب آفتاب و جودِ محمدی تقیقی فلک رسالت پر چیکا تو اس کے نور کے روبروا نوارتمام انبیاءومرسلین کہ ہرا یک کوکب فلک عز وحمکین ہے ماندومستور و مجوب ہو گئے لہذا اللہ تعالی نے حضور کوسراج منیر فرمایا (میں ا

بشارت

جب الله تعالیٰ نے اپنے صبیب لبیب کواس خا کدان عالم میں آفتاب درخشاں و ماہتاب نورا فشاں بنا کر بھیجا اور آ فتاب کی خاصیت ہے کہ جب ولایت یمن اور موالی بدخشاں پر طلوع کرتا ہے اور اپنا پرتو سنگ اصلی پر ڈالتا ہے تو وہ سنگ تعل وعقیق ہوجا تا ہے تو اے عزیز و ہم گنهگاران امت کو بھی اس آفتا ب فلک رسالت و ماہتا بنبوت سے قوی امید ہے کہ جب وہ ولا بت گنهگاران و بلا دسیاہ کاران برطلوع فرمائے گااور ہمارے سنگ سیات برتو جمال جہاں آرا ڈالے گا تو وہ سنگ لعل وعقیق ہوکررہ جائیں گے (ﷺ)اور ہرتقدیر ثانی یعنی جبسراج منیر کے معنی روثن چراغ کئے جائیں تو وجہ منا سبت ومشابہت درمیان نبی طابعہ و درمیان چراغ بیہوگی کہ جس طرح چراغ سے تاریکی دورہوتی ہےاور جہاں وہ جلتا ہے وہ جگہاں کی روشنی ونور سے روشن ومنور ہو جاتی ہے اسی طرح جب چراغے و جودِمجری اللے ہیں کہ دنیا پر روشن ہوا تو اس ّ کے نور سے تاریکی کفروشرک دور ہوئی اور تمام نورایمان وعرفان سے روشن ومنور ہوگیا للہٰذااللّٰہ تعالیٰ نے آپ کوسراج منیر ا فرمایا یہ وجہ ہے کہ جس گھر میں چراغ روشن ہوتا ہے چورنہیں آتا اسی طرح جس کے خانہ دل میں چراغ محبت محمد رسول التواليلة روثن ہو گا در دِمتاع ايمان يعني شيطان عليه اللعن اس پر قابونہيں يا تايا پيوجہ ہے كه چراغ كى روشني خانه تيرہ كوا روشٰ کردیتی ہےا سی طرح آپ کی محبت کا چراغ دل تیرے کوروشٰ ومنور کر دیتا ہے یا بیہ وجہ ہے کہ جس گھر میں چراغ روشن ہوتا ہے وہاں بیٹھنے سے دل نہیں گھبرا تا اسی طرح جس کے خانۂ دل میں حضور کی یا دومحبت کا چراغ روشن ہوگااس کے ول بھی نہ گھبرائے اوراس کے پاس رنے وقم ور دوالم نہ آئے گا

ان کے ٹارکوئی کیسے رنج میں ہو جب یا دآ گئے ہیں سبغم بھلا دیئے ہیں

غرض کہ اللہ تعالی نے اس آیۃ کر یمہ میں اپنے حبیب پاک صاحب لولاک کوسراج منیر فرمایا کہ جس ہے مراد
آفاب ہے لیجنہ آفاب نہ فرمایا اس میں چند حکمتیں ہیں اول میر کہ آفاب کے واسطت منزل رفیع ہے اور وست نصر ف
اس ہے کوناہ اگر آفاب کہتا تو شفائے است آپ کی نامید ہوتی اور آپ کی دوئی ہے دست برا در ہوتے الہٰذا سراج منیر
فرمایا "مشمسا مند فرامائی تا کہ امیر فقیراعلی وا دنی سب کا دست تصرف اس پر پہنچ سکے اور آپ کے نور کال السرور
سے کوئی محروم ندر ہے سب فیضیا ب ہوں۔ دوسری میہ کہ چراغ واسطے چند خاصیتیں ہیں جو آفاب کے لئے نہیں مثلاً ایک
چراغ سے سنگڑوں بلکہ لا کھوں چراغ روشن کر سکتے ہیں اور ایک چراغ جہاں بھر کے خس و خاشاک جلاسکتا ہے اس طرح
جراغ و جو دِمُدی اللّٰ اللہ کھوں جراغ ایمان وعرفان طاعت و عبادت کے لئے روشن ہوگئے اور قیامت کے دن
سینکٹر و س خرام خراف اللہ تعالی نے آپ
سینکٹر و س خرمن خس و خاشاک عصیان آپ کے بہتو شفا عت اور فروغ رحمت سے سوختہ ہوں گے لہٰذ اللہ تعالی نے آپ
سینکٹر و س خرمن خس و خاشاک عصیان آپ کے بہتو شفا عت اور فروغ رحمت سے سوختہ ہوں گے لہٰذ اللہٰ تعالی نے آپ

کوسراج منیر فرمایا "مشمس منیں" نفر مایا منفول ہے کہ حضرت موٹی علیہ السلام نے بارگاہ الہی میں عرض کی کہ بارا لہاتو میں اسے خزائن رحمت ہے ایک نشانی دکھا تا کہ میں دیکھوں کہ تیرے خزائن بے نہایت کی دنیا میں کوئی نظیر ہے حکم ہوا اے موٹی اے جراغ روشن کراورا پے نتمام گروہ کو حکم دے کہ وہ اس چراغ ہے ایک ایک چراغ جلائیں جب انہوں نے جراغ روشن کیے اللہ تعالی نے فرمایا اے موٹی دیکھ جوتو نے چراغ روشن کیا تھا اس کی روشنی میں پچھ کی ہوئی عرض کیا تچھ نہیں تب اللہ تعالی نے فرمایا کہ میرے خزائن رحمت و جودو کرم کوائی پر قیاس کر کہ سینکڑ وں کوا پی عطاو بخشش ہے سرفراز کرتا ہوں اور ایک ذرہ بھر میرے خزائن رحمت و جودو کرم ہے کم نہیں ہوتا لہذا اللہ تعالی نے اس حکمت کی وجہ ہے اپنے مسیب کر کیم کو ''مشمس میں بینے فرمایا بلکہ ہمرائ منیر فرمایا کہ جیسے ایک چراغ سے ہزار ہا چراغ روشن ہوجاتے ہیں اور اس کی روشنی میں پچھ کی نہیں اسی طرح میرے مجبوب رحمۃ للعالمین بی تھا گئے کے دریائے رحمت و شفاعت و خزائن جو دو کرم میں بچھ کی نہیں ہوتی روز بروز برق و جوش ہر ہے

وَ لَلا خِورَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولِي (باره ٣٠٠ سورة الضَّى ، آيت ٣)

اور بے شک بچھلی تمہارے لئے پہلی ہے بہتر ہے۔

تیسرے یہ کہ آفتاب ایک جگہ ہے دوسری جگہ منتقل نہیں ہوتا اور چراغ منتقل ہوتا ہے پس اگر آپ کو آفتاب فر مایا جاتا تو آپ کا مکہ معظمہ ہے یہ بینہ منورہ کو ہجرت فر مانا مناسب نہ ہوتا اور مسجد اقصلی ہے قاب قوسین پہنچنا مخقق نہ ہوتا للہٰذا اللہ تعالی نے آپ کوسراج منیر فر مایا ''مشہ ہے سہ منیس نئفر مایا۔ چوتھی یہ کہ بقولِ حکماء جب چراغ میں پھونک ماری جاتی ہے اور اسے گل کیا جاتا ہے تو اس کا نور کہ در اصلی نار ہے کرہ ناری کی طرف صعود اور اپنے جیز طبعی کی طرف کو ق ہے میل کرتا ہے لہٰذا اللہ تعالی نے آپ کوسراج فر مایا کہ جب آپ کا نور کا ابد خاکی کو خالی کرے تو اپنے کروہ اصلی و جیز طبعی ''اکسٹ کہ نے آپ کوسراج فر مایا کہ جب آپ کا نور کا ابد خاکی کو خالی کرے تو اپنے کروہ اصلی و جیز طبعی ''اکسٹ فر اللہ اللہ تعالی نے آپ کوسراج فر مایا کہ جب آپ کا نور معدن و مطلع حقیقی باری عز و جل میں جا کر مل جائے۔ (البد اینہ والیہ النہایۃ)

نكته

پھراللہ تعالیٰ نے یہاں پراپنے حبیب کریم آلیا ہے کہ کافر مایا کسی شاعر نے کیاخوب فرمایا ہے یقولون یہ حکی البدر فی الحسن وجہہ عام لوگ حضورا کرم آلیا ہے کے چرو انور کو بدرمنیر سے حکایت کرتے ہیں حالا نکہ خود بدرمنیر آفاب نبوت کے حسن فروزاں

ہے مستنیر (نور لینے والا) ہے۔

یمی وجہ ہے آپ طابقہ کی بشریت عام بشریت ہے جدا گانہ طریق پر ہے۔سیدنا مجد والف ٹانی سر ہندی قدس سر ہالعزیز ارشاد فرماتے ہیں

باید دانست که خلق محمد مِیکیم در رنگ خلق سائر افراد انسانی نیست بلکه بخلق هیچ فردے از افراد عالم مناسبت ندارد که او مِیکیم باوجود نشاء عنصری از نورِ حق صلی وعلیٰ مخلوق گشته است کمال قال علیه الصلوة والسلام انا من نور الله (کُوبات شرایف جلد۳صفی ۱۰۰)

ُ جاننا جا ہے کہ حضورا کرم آلیا ہے کی پیدائش انسا نوں کی طرح نہیں ہے بلکہ عالم کے تمام افراد میں سے کوئی فر دبیدائش میں ان سے کسی طرح منا سبت نہیں رکھتا کیونکہ آپ ہاو جو د کے اللہ عز وجل کے نور سے بیدا ہوئے ہیں جیسا کہ آپ آلیا ہے فرمایا ہے کہ میں اللہ کے نور سے بیدا ہوا ہوں۔

> سمع سال ایک ایک پروانہ ہے اس نور کا نورِ حق سے لو لگائے دل میں رشتہ نور کا

حل لغات

ساں، مانند۔ پر دانہ، شمع پر قربان ہونے دالا کیڑا، پڑنگا، عاشق لولگانا ، دل کا توجہ سے خیال کرنا ، خیال با ندھنا، شوق ہونا ،امید ہونا ،کسی شے کابار بار ذکر کرنا۔رشتہ تعلق ،قرابت ،ا پنائیت ، خاندان۔

شرح

انبیاءسابقین کی نورانی شمعیں شمع نور مصطفیٰ علیہ کی پروانہ ہیںادرنور محمطیہ نورِالہ ہے لولگائے دل میں نور سے تعلق برقرارر کھے ہوئے ہیں۔

انبياء عليهم السلام مصطفى عيدواني يرواني

اس مضمون كاسب سے بروامشاہدہ قرآن مجید ہے آیت میثاق پڑھنے اللہ تعالی فرماتا ہے

وَ إِذْ اَخَذَ اللَّهُ مِينَاقَ النَّبِيِّنَ لَمَا اتَيْتُكُمْ مِّنُ كِتُبِ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآء كُمُ رَسُولٌ مُّصَدُّقُ لَمَا مَعَ التُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّه ا قَالَ ءَ ٱقْرَرْتُمُ وَ اَخَذْتُمْ عَلَى ذَلِكُمْ اِصْرِى ا قَالُوۤا اقُرَرُنَا ا قَالَ فَاشَهَدُوا وَ فَيَا مَعَكُمُ مُّنَ الشَّهِدِيُنَ ٥ فَمَنُ تَوَلِّى بَعُدَ ذَلِكَ فَأُولَيْكَ هُمُ الْفَسِقُولِ إِره ٣ ، ورهَ ٱلْعَران ، آيت • ٨١،٨) اور یا دکرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کاعہد لیا جو میں تم کو کتا ب اور حکمت دوں پھرتشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تضد این فرمائے تو تم ضرور ضروراس پرائما ان لا نااور ضروراس کی مد دکرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیااوراس پرمیرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہوجا وُاور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں تو جوکوئی اس کے بعد پھرے تو وہی لوگ فاسق ہیں۔

امام اجل الوجعفرى طبرى وغيره محدثين اس آية كتفيير ميل حضرت مولى على كرم الله وجه الكريم براوى كه لم يبعث الله نبينا من ادم دونه الا اخذ على العهد في محمد مُنْ الله نبينا من ادم دونه الا اخذ على العهد في محمد مُنْ الله نبينا من ادم دونه الا اخذ العهد بذالك على تو به

یعنی اللہ تعالیٰ نے آ دم علیہ الصلوٰ ۃ والسلام سے لے کرآخر تک جتنے انبیاء بھیجے سب سے محدرسول اللہ علیا ہے ہارے میں عہد لیا کہ اگر بیاس نبی کی زندگی میں مبعوث ہوں تو وہ ان پرائیان لائے اور ان کی مد دفر مائے اور اپنی امت سے اس مضمون کاعہد لے۔

اللہ اللہ کیاعظمت وشان اس شہنشاہ دو جہاں کی ان کے ربیجز وجل کی درگاہ عالی جاہ میں ہے کہ آدم علیہ السلام سے لے کرآ خرتک جتنے انبیاء کرام درسل عظام علیہم الصلو ۃ والسلام گزرے سب حضور پرایمان لانے آپ کی ہد دکرنے پر عہدو پیان لیا جاتا ہے اور پھر صرف عہدو پیان پر ہی بس نہیں فرمایا جاتا بلکہ اسے طرح طرح کی تا کیدوں سے موکد فرمایا جاتا ہے اولاً تو انبیاء کرام علیہم السلام معصو مین میں زنہار حکم الهی کا خلاف ان سے متحمل نہیں کافی تھا کہ دب تعالی بطریق انہیں ارشاد فرما تا کہ اگر وہ نبی تمہارے پاس آئے اس پرایمان لا نااور اس کی مد دکرنا مگر اس قدر پراکتفانہ فرمایا بلکہ ان سے عہدو پیان لیا گویا بیع بدع بحد "المسست بسوب سے کم بلاکد دوسرا پیان تھا جسے کلم طیب میں لا الدالا کے ساتھ محمد سول اللہ اللہ ہوکہ تمام ماسوائے اللہ پر پہلا فرض ربو بیت الہیم کا ذمان ہے پھر اس سے برابر رسالت محمد سے برایمان اللہ کی ساتھ محمد سول مین میں امام سکی رحمۃ اللہ اللہ علیہ فرماتے ہیں '' شاید سوگر میں گھیا۔ اس کے ماخوذ ہے۔ ٹالٹ نون تا کیدرابعاً وہ بھی تقیاد لاکر تقل و تا کید کواور دو بالا فرمایا

''لَقُوُّ مِسنَنَّ بِهِ وَ لَقَنْصُوُنَّه اخاء سَابِهِ كَمَالِ ابهتمام ملاحظه سِجِجَ كه حضرات انبیاءا بھی جواب نہ دینے پائے کہ خود ہی تفزیم فرما کر پوچھتے ہیں ''ء مَاقُسسوَ دُیٹ کیا تھاس امر پرا قرارلاتے ہوگویا کمالِ تجیل دسجیل مقصود ہے۔ سادساً اس قدر پر بھی بس نہ فرمایا بلکہ ماتھ ہی ارشا دہوا' و اَ اَحَدُدُتُ مُ عَلَی اللّٰہِ عَلَیْ اللّٰہِ اللّٰہُ اللّٰہِ اللّٰلِمُ اللّٰلِ اللّٰہِ الللّٰہِ الللّٰہِ اللّٰہِ الللّٰہِ الللّٰہِ اللّٰہِ اللّٰہِ اللّٰہِ ال

کہتاتشریف لایا اور جب سب روشن ستارے مکن مہ پارے غائب ہو گئے تو اس آفتا ب عالمتنا ب خاتم یت نے با ہزاران جاہ وجلال طلوع اجلال فر مایا (ﷺ)

ابن عسا كرسيدنا عبدالله بن عباس رضى الله تعالى عنه براوي

ولم تزل الامم تتبا شربه وتستفتح به حتى اخرجه الله في خير امة وفي خير قرن وفي خير اصحاب وفي خير بلد

ہمیشہ اللہ تعالیٰ نبی کریم آلی گئے کے بارے میں آدم اوران کے بعد کے سب انبیاء کرام علیہم السلام سے پیش گوئی فرما تارہا اور قدیم سے سب امتیں تشریف آوری حضور کی خوشیاں مناتی اور حضور کے توسل سے اپنے اعداء پر فتح مانگتی آئیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس جناب کوبہترین قرون و بہترین اصحاب و بہترین بلاد میں ظاہر فرمایا (مینی ہے) اوراس کی تصدیق قرآن عظیم فرما تا ہے

وَ كَانُوُا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفُتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ا فَلَمَّا جَآءَهُمُ مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ ا فَلَعْنَةُ اللّهِ عَلَى الْكَفِرِيُنَ٥(ياره اسورة البقره ، آيت ٨٩) اوراس سے پہلےاس نبی کے وسیلہ سے کا فروں پر فٹخ ما تکتے تھے تو جب تشریف لایاان کے پاس وہ جانا پہچانااس سے منکر ہو بیٹھے تواللہ کی لعنت منکر وں پر۔

علاء فرماتے ہیں جب یہود شرکوں سے لڑتے دعا کرتے

اللهم النصرنا عليهم بالنبي المبعوث في الحر الزمان الذي نجد صفته في التوراة اللهم النصرنا عليهم بالنبي المبعوث في الحر الزمان الذي تمين مددد ان يرصدقه السني آخرالزمان كاجس كي نعت جم تورات مين ياتے بين _

اس دعا کی برکت ہے انہیں فتح دی جاتی جس کومولا نا جلال الملۃ والدین رومی قدس سرہ العزیز اپنی مثنوی شریف میں تحریر فرماتے ہیں

درعيان آريش هرچه وزودتير

سجده سيكروند كاي سب بشر

تابنام احمد از يستفتحون

هر كجا حرب مهولي آبد سي

باغیان شان میشد ندم سرنگوں

غوث شان کراری احمد بدے

یاد اوشان داروی غاقے شدی

هر کجا بیماری مزمن بدی

نقش او میگشت اندراه شان

اينه انكار كفران زاد شان

در دل ودر گوش ودراقواه شان

چودر آمد سید آخر زمان

چون بدید ند ش بصورت بردباد

آن همه تعظيم ونفخيم وداد

قلب آتش دید در دوشد ساه

سجدہ کر کے ہم عرض کرتے ہیں اے پروردگار عالم ہماری مراد جلد تر پوری فرماحضورا کرم آیگی کے نام اقدس کاوسیلہ پیش کرتے ہیں ان کی شکست فتح سے بدل جاتی جب انہیں سخت جنگ پیش ہوتی تو ان کے فریا درس حضرت احمد آلیکی ہی ہوتے جہاں بیاری لاعلاج انہیں مبتلا کرتی تو بھی نام احمد آلیکی ان کے لئے شفاء بنتا ان کے ہرراہ پر نام حمد آلیکی رہبر کرتا ان کے دل اور کان اور مندمیں بہی اسم مبارک ہوتا لیکن جب حضورا کرم آلیکی تشریف لائے تو ان کی اولا دھضورا کرم آلیکی ہوگئے آپ کی منکر ہوگئی آپ کی تعظیم و تکریم ہے محروم ہو گئے ان کے دل اور روح سیاہ ہو گئے یعنی محروم ہو گئے۔

اسی کے حضورا کرم ایک نے فرمایا

لوكان موسىٰ حيا لم اتباعي

اورا گرحفزت موی علیهالسلام آج زنده هوتے تو انہیں میری اتباع کے سواحیارہ ندتھا۔

آیت ہذا کے تحت بہت بچھ لکھا جاچکا ہے اس کی تغییر میں مفسرین نے تصریح فرمائی کہ ہر نبی ہرز مانے میں احضورا کرم حضورا کرم اللہ ہے گئر نبی آخرالز مان تلفیقہ کے لقب سے اپنی امت کووصیت فرما تار ہا۔ بہت سے واقعات سے ایک بطورِنمونہ حاضر ہے۔

تن اھ میں ہندوستان میں ایک محیرالعقول واقعہ پیش آیا واقعہ تاریخی ہے اور شیخ فرید بھکری مورخ نے لکھا ہے کہ راوی مرزامحر سعید جس نے بیرواقعہ آنکھوں ہے دیکھا سچا ہے کہ اس کی صدافت پر شک کرنا بھی گناہ سمجھتا ہوں اگر ایسا ہے تو پھر اس واقعہ میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں ۔ بیرواقعہ کیا ہے ہزار برس گذر جانے کے بعد سرکارِ دوعالم الفیصیة کی یا د اس طرح تازہ کی گئی کہ دنیا والے اس طرف دیکھنے لگے اور ایک ایک کا منہ تکنے لگے۔

واقعہ یہ ہے کہ گورنر لا ہور قائے محمد خان کی جو نپور کے علاقے میں ایک زمین تھی جب مکان تعمیر کرنے کے لئے اس کو کھو داگیا تو اچا نک ایک کلس نکلتا نظر آیا اور کھو داگیا تو ایک گنبد نظر آیا اور کھو داگیا تو پورا گنبد نکل آیا کھو دتے کھو دتے ایک ہفتہ گذر گیا۔ دن رات کھدائی ہوتی گئی یہاں تک کہ گنبد کا دروازہ بھی نکل آیا۔ دروازہ قفل ایک من وزنی تو ڑاگیا دروازہ کھولا گیا کیا دیکھتے ہیں کہ ایک دھان پان سا آ دمی ، ہڈیوں کی مالا ، آلتی پلتھے مراقب ہے ، سر جھکائے ہے ، غل شور کی آواز من کر سراُٹھایا اور چند سوالات کے لئے آخری سوال میہ ہے کہ کیا خاتم انہین حضرت محمد صطفیٰ ایک ہو گئے۔

جواب دیا گیا ہزارسال ہوئے آپتشریف لائے اور پر دہ فرما گئے۔ (ذخیرہ الخوانین از فرید بکھری) پھراس نے کہا مجھے نکالو نکالا گیا باہر خیموں میں رکھا گیا وہ مسلمانوں کی طرح نماز پڑھتار ہا۔ چھے ماہ بعداس نے انتقال کیا پیٹخض کون تھا؟ کب سے یہاں سر جھکائے بمیٹھا تھا؟ سوالات سے تو بیا ندازہ ہوتا ہے کہ ہزاروں برس سے اس خلوت خانے میں محفوظ تھا۔

> انجمن والے ہیں انجم برم علقہ نور کا عاند بر تاروں کے جمرمٹ سے ہے ہالہ نور کا

حل لغات

ا مجمن ،مجلس ،محفل۔ المجم ،ستارے۔ برنم ،مجلس محفل ،سجا۔ حلقہ ،ا حاطہ۔ ہالہ ، گھیر ،کول کنڈا ، تکمیہ، علاقہ ، دائر ہ ، چکر جو برسات میں جا ندگر دہوتا ہے۔جھرمٹ ،ہجوم ،گروہ ،عورتوں کا حلقہ۔

شرح

حضورا کرم اللی کے اصحاب ستارے ہیں اور محفل نور نے احاطہ کیا ہوا ہے جیسے جاند پر تاروں کے ہجوم سے نورانی ہالہ بن جاتا ہے۔

اس شعر میں صحابہ کرا مرضی اللہ تعالی عنہم کے خصائل ومنا قب بیان فرماتے ہیں۔

احاديث مباركه

حضورا كرم الفية نے فرمایا

اصحاب كنجوم بايهم اقتديتم اهديتم

میرے صحابہ ستاروں کی مثل ہیں جس کی بھی اقتداء (پیروی) کرو گے ہدایت یاؤگے۔

فائده

- (۱) تمام صحابہ ثقه بین قابل تقلید بین ان کو گالی دینے والا گمراہ ہے۔
- (۲)میر ےاصحاب کوگالی نہ دو بُرانہ کہواس لئے کہا گرتم میں ہے کوئی احد برابر بھی سونا خدا کی راہ میں دے ڈالےتوان کے ایک پاؤیا آ دھے گیہوں یا جو کے مرتبہ کو جوانہوں نے خرچ کیا ہے نہیں پہنچ سکتا۔ (اخرجہ الشیخان عن ابی سعید الخدری مرفوعاً)
 - (٣)مير ے صحابيوں كااكرام ولحاظ كروتم ميں ہے بہترين افراد ہيں۔ (اخرجہ النسائی عن عمر مرفوعاً)
- (۷) آنخضور الله فی فرمایا اس مسلمان کو دوزخ کی آگ نہیں چھوسکتی جس نے مجھے دیکھایااس نے میرے دیکھنے اوالےکودیکھا۔(اخرحہالتر مذی عن حابر)
- (۵) آتخضرت آلی نے نکرار فرمایا میرے صحابیوں کے ہارے میں اللہ سے ڈروانہیں میرے بعدنشا نہ نہ بناؤجس نے ان سے محبت کی اس نے میری محبت کی وجہا رہا کیااور جس نے ان کی دشمنی پر کمر ہاندھی اس نے میری دشمنی کے سبب ایسا کیا جس نے ان کواذیت پہنچائی اس نے مجھے اذیت پہنچائی اور جس نے مجھے اذیت پہنچائی اس نے خدا کواذیت پہنچائی

اور جوخدا کوایذ ادے گاخداا ہے جلدگر فتارِعذاب کرے گا۔ (اخرجہالتر مذی عن عبدالله بن مغفل رضی الله تعالیٰ عنه) (۲)سر درِ کا مُنات علیف نے فرمایا کہ جبتم ان لوگوں کو پاؤ جومیر ہے صحابیوں کو گالی دیتے ہوں تو کہوتم پرتمہاری برائی کی وجہ ہے لعنت۔ (رواہ التر مذی)

(۷) اللہ تعالیٰ نے مجھے انتخاب کیا پھر میر ہے ساتھی چنے جن میں ہے کسی کومیر اوزیر چندا یک کوانصار مقرر فرمایا اور کسی کو اللہ تعالیٰ نے مجھے انتخاب کیا پھر میر ہے ساتھی چنے جن میں ہے کسی کو داماد کسی کو سالا بنایا پس جوانہیں گالی دے برا بھلا کہا س پرخدا کی اور ملائکہ اور سارے لوگوں کی لعنت قیامت کے دن خدااس کا نہ عذر قبول کرے گا نہ فند ہیہ۔ (اخرجہ الحاصل والطبر انی والحاکم عن عدیم بن ساعدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۸) فرمایا اللہ نے مجھے انتخاب کیا اور مخلوق میں ہے جن کومیرے لئے ساتھی مقرر کئے ان میں پچھلوگوں کو اصبا دو انصار بنایا (سالے بخسر، دامادوغیرہ) جوان کے بارے میں میر الحاظ کرے گا خدا اس کی حفاظت فرمائے گا اور جو مجھے ان کے بارے بار سے میں میر الحاظ کرے گا خدا اس کی حفاظت فرمائے گا اور جو مجھے ان کے بارے میں ستائے گا اس کو خدا ستائے گا اس کو خدا ستائے گا۔ (اخرجہ الخطیب عن انس)

(9) فرمایا خدا نے (منصب نبوت کے لئے)میراا متخاب فرمایا (میری رفاقت وجت کے لئے)صحافی اور (میرے رشتہ کی خاطر) سالے ،خسر ، دا مادمنتخب فرمائے اور بہت کچھلوگ پیدا ہوں گے جوانہیں گالی دیں گےاوران کی بےحرمتی کریں پس تم ان کوہمنشینی سے پرہیز کردان کے ساتھ کھانا پیپاترک کردان سے بیاہ شادی بند کرد۔

(۱۰) جومیرے کسی صحافی کو گالی دے (برابھلا کے)اس پراللہ کی، ملائکہ کی اور سارے لوگوں کی لعنت۔ (اخے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ السطب رانسی عن ابن عبساس و اخبر جہ السدار قسط نسی عن فساط میں طرق و عن ام سلمة نحو و قبال لو الحدیث عندنا طریق کثیر ہی

(۱۱)میر سے نز دیک سب سے زیا دہ بدتر وہ لوگ ہیں جومیر سے اصحاب کے ساتھ گتنا خی کرنے میں سب سے زیا دہ جری ہوں۔(اخرجہ ابن عدی عن عائشہ)

(۱۲)جس کے الفاظ نویں حدیث قریب قریب ہیں مگر نویں حضرت عیاض سے مروی ہے اور بیرحضرت ابوسعید خدری

ju.

و لفظه احفظونی فی اصحاب فمن تخلی الله منه یوشک ان یاخذه (افرجهالشیر ازی فی الانصاب عن الی اسعیدرضی الله تعالیٰ عنه)

(۱۳) دوسرے لوگ زیادہ ہوں گے اور وہ میرے صحابہ کم ہوتے جائیں گے تو میرے صحابیوں کو گالی نہ دو جوانہیں گالی

وے اس پراللہ کی لعنت۔(اخرجہ الخطب من جابر والدار قطنی فی الافراد عن الی هریر ة رضی اللہ تعالی عنه)
(۱۴۷) فرمایا تم کومیرے اصحاب (کی ہرکوئی) ہے کیا مطلب میرے اصحاب کومیرے لئے چھوڑ دوخدا کی شم تم اگرا حدکے
برابر سونا بھی خدا کی راہ دے ڈالوتو ان کے ایک کے عمل کے برابر نہیں ہوسکتا۔(اخرجہ ابن عساکر)
تیری نسل یا ک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

دل لغات

نسل ، ذات ،آل اولا دے عین ،اصل ، ہو بہو ، جو ہر ، سارے کا سارا۔ گھر انا ، خاندان۔

شرح

نبی پاک شاہ آپ کی آل اطہار کا بچہ بچہ نور ہے آپ نور ہیں آپ کا خاندان نور ہے حضورا کرم آلیہ کی اولا دنوری ہے۔ اور خود حضورا کرم آلیہ کی اولا دالیا نور ہیں جو حضور کی مثل ہوجائے کیونکہ حضورا کرم آلیہ ایک اولا دالیا نور ہیں جو حضور کی مثل ہوجائے کیونکہ حضورا کرم آلیہ ایک اولا دکر بھہ کی نورا نیت علم وعمل اورا کیمان وعرفان اورر شد و ہدایت کے مرتبہ ہے متجاوز ہوکر حضورا کرم آلیہ کی نورا نیت مقدسہ کے مساوی نہیں ہو گئی اس سے بیاعتراض دفع ہو گیا جو کہا جاتا ہے کہ حضور کی اولا دکو بھی نور مانا جائے تو پھر حضورا ہو گئی اورا مثل ممتنع ہے۔

سوال

اسی عقیدہ کاا نکار کرتے ہوئے دشمنانِ رسول آلیکٹھ کہتے ہیں کہ حضورا کرم آلیکٹھ نور ہیں تو آپ کی اولا دبھی نور ہونی جا ہےاس لئے کہ نور سے بشر کا ہوناممکن نہیں؟

تبصره

ان کی بیدلیل مشحکه خیز ہے اور علم وعقل کی دنیا میں حیرت انگیز بھی۔

سوال

بعض بدبخت تواتنا منہ پھٹ ہوتے ہیں کہ اگر حضورا کرم آلی ہے نور ہیں تو پھرتمام سادات حرام زا دے ہیں (معاذ اللہ) دیو بندی امیر شریعت سے کئی بارید کلمہ دہراتے سنا گیا تھااور اب بھی اس کے مقلد یونہی عام طور پر کہتے ہیں۔

جواب

یے تقیدہ مسلمہ ہے کہ عام انسانی وغیرانسانی پیدائش اسہابِ عادیہ سے ظہور پذیر ہور ہی ہیں اور بیاسہاب موژ حقیقی نہیں بلکہ محض عادی ہیں ان سب کا موژ حقیقی اللہ تعالیٰ ہے جب بیاسہاب موژ حقیقی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی موژ حقیقی ہے تو پھر یہ بھی مسلم ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے اراد ہ مشیت سے ان اسہاب کے خلاف کرے تو قا در مطلق ہے وہ بہت بڑی قدرت کا ما لک ہے وہ بشر سے نوراور نور سے بشر پیدا کرے ان لوگوں کو عقل کے ناخن اثر وانے چاہیں کہ نور سے ابشر کا ہونا محال ہے کیا یہ عقیدہ اسلامی نہیں کہ وہ قا در چاہے تو مر دہ کو زندہ سے اور زندہ کومر دہ بیدا کردے۔

كماقال يخرج الحي من الميت ويخرج الميت من الحي

اس طرح اس کی قدرت کوبھی مان لوکہ "بین جو ج البشر من النور وین جو ج النور من البشر بھئب کا مقام ہے کہ بیاستال اس قوم سے سنا گیا اور سنایا جارہا ہے جو "ان السلمہ عسلی سی شغی قلد پیڑ کھر کذب جیسی فتیج لعنت تو اللہ تعالیٰ کی ثابت کرتے ہیں لیکن حضورا کرم آلیا ہے کی نورا نیت وبشریت اور آپ کی اولا دوغیرہ کے متعلق بیر آیت اور اسلامی عقیدہ کوذبن سے اتار دیتے ہیں آیت کو اگر اللہ تعالیٰ کی قدرت کے لئے یوں مان لیا جائے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ دہ نور سے بشر اور بشرے نور بیدا کرتا ہے تو کون ساحرج ہے؟

سوال

اگر چہ"ان السله علیٰ کل شئی قلدیو"کے ارشاد کے مطابق ہم اس کے منکرنہیں کیوہ نور ہے بشراور بشر سے نورنہیں پیدا کرسکتا ہماراتو بیعقیدہ ہے کہ چونکہ نور ہے بشر کا پیدا ہوناعا دةً محال ہے فلہذا بیعقیدہ رکھنا نا جائز ہوا؟

جواد

قربان جائے کیسا بہتر بن سوال ہیدا کیا کہ آج تک غریب ابلیس کوبھی ایساسوال نہ وجھا ہوگا بھلا کہاں بیاسلامی قاعدہ کہ جوچیز عادۃ محال ہو ہو اسے ماننا بھی نا جائز ہے حالانکہ بیتو سرے سے عادۃ محال بھی نہیں اس لئے کہ اگر اسباب عادیہ کے بیٹر نظر بیاستخالہ تسلیم کرلیا جائے تو پھر حضرت آدم علیہ السلام کا بغیر ماں باپ کے بیدا ہونا محال اور فی فی حوا کا حضرت آدم علیہ السلام کا بغیر باپ کے بیدا ہونا بھی ممتنع حضرت آدم علیہ السلام کا بغیر باپ کے بیدا ہونا بھی ممتنع جائیں حالات ہوں ابھی ممتنع جائیں حالاتکہ یہ بیدائشیں حق اور ثابت ہیں اب بتائے بیتا عدہ کہا گیا کہ بیاسباب عادیہ کے خلاف ہے کہ نور سے بشر بیدائشیں حق اور ثابت ہیں اب بتائے بیتا عدہ کہا گیا کہ بیاسباب عادیہ کے خلاف ہے کہ نور سے بشر بیداہو حالانکہ ہم نے دلائل سے ثابت کردیا ہے کہ ذکورہ بالا بیدائشیں نصر فیمکن بلکہ واقع ہو چکی ہیں تو پھر بیمکر مانے سے جبحکتے ہیں کہ حضورا کرم تولیق نور مجسم ہوتے ہوئے آپ کی اولا دکر بیہ کا جسما نیت سے بغیر بیدا ہونا کیونکر محال اور سے جسم کے ہوئے تا ہوئے آپ کی اولا دکر بیہ کا جسما نیت سے بغیر بیدا ہونا کیونکر محال اور

ناممكن ہوگا۔

نور کی سرکار ہے پایا دوشالہ نور کا ہو مبارک تم کو ذوالنورین جوڑ ا نور کا

حل لغات

سر کار ، در بارشاہی _ دوشالہ ، دو چا دروں کا جوڑا _ ذوالنورین ، دونوروں والے _ جوڑا ، دو چیزیں ایک جیسی _

شرح

سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کو ہار گا ہُ رسالت سے نورانی دو جا دریں عطا کی گئی لیعنی کیے بعد دیگرے حضورا کرم اللیقی کی دو صاحبزا دیاں حضرت رقیہ وکلثوم رضی اللہ تعالی عنہما حضرت عثمان کے عقد میں آئیں۔اے عثمان ذوالنورین آپ کے لئے بیانتہائی مبارک نورانی جوڑا ہے آپ کومبارک ہو۔

تعارف سيدنا عثمان غنى رضى الله تعالى عنه

آپ کااسم گرا می عثمان کنیت ابوعبراللہ لقب غنی ہے۔ آپ کے والد ماجد کانا معقان اور والدہ ماجدہ حضرت اروی اللہ تعالی عنہ حضورا کرم ایک عنہ کے دشتہ بھانجے شخصان کا سلسلہ نسب پانچویں بشت میں حضور سے عبد مناف برمل جاتا ہے۔

مضورا کرم ایک عنہ کے دشتہ بھانجے شخصان کا سلسلہ نسب پانچویں بشت میں حضور سے عبد مناف برمل جاتا ہے۔

آپ مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے بچپن میں ہی بہت حسین وجمیل اور ذبین وہوشیار سخے چھوٹی عمر سے ہی بُرے کے کاموں سے بی نفر سے اور نیک کاموں کی طرف ولی رغبت رکھتے تھے، آپ مجسمہ شرم و حیا ہتے اور اسلام کے بعد تو آپ کاموں کے کے دھنر سے عثمان نے چھوٹی عمر میں کھنا پڑھنا سیکھنا گئے۔ حضر سے عثمان نے چھوٹی عمر میں کھنا پڑھنا سیکھنا گئے۔ حضر سے عثمان نے چھوٹی عمر میں کھنا پڑھنا سیکھنا گئے۔ حضر سے عثمان نے چھوٹی عمر میں کھنا ہوگے میں شامل کرلیا گئے اس کو کا تبان و حی میں شامل کرلیا گئے ا

حضرت عثمان کے حضرت ابو بکرصدیق ہے گہرے دوستانہ مراسم تنے اس کئے ان کی تبلیغ ہے بعثت نبوی کے اشروع ہی میں اسلام قبول کیا اولین اسلام قبول کرنے والوں میں آپ کا چوتھا نمبر ہے حضرت عثمان السابقون الاولون، اعشر ہمبشر ہ ادران صحابہ کرام میں ہے ہیں جن ہے حضورا کرم آلیک نبی نندگی خوش رہے۔ حضورا کرم آلیک نبی نندگی خوش رہے۔ حضورا کرم آلیک نازندگی خوش رہے۔ حضورا کرم آلیک نے اپنی پیاری صاحبزا دی سیدہ رقیدرضی اللہ تعالی عنہا کا عقد آپ سے کردیا تھا مکہ معظمہ میں

اس جوڑے کو بہترین جوڑا کہاجاتا تھاسیدہ رقیہ کے انتقال پر حضرت عثمان کی عمرتقریبا ۴۸ سال تھی۔حضورا کرم اللے گئے منشائے اللی کے مطابق اپنی دوسری صاحبز ادی سیدہ ام کلثوم کا نکاح حضرت عثمان سے کردیا۔ شعبان ۹ ھے میں مدینہ طیب میں سیدہ ام کلثوم کا بھی انتقال ہوگیا تو نبی کریم اللے گئے نے فرمایا کہ اگر میری ادر بیٹی بھی ہوتی تو میں عثمان غنی سے اس کاعقد کر دیتا۔حضرت علی سے حضرت عثمان کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ ایک ایسے شخص تھے جنہیں ا ملاءاعلیٰ میں ذوالنورین کہہ کر پکارا گیا کیونکہ وہ رسول اللہ اللے گئے کی دو صاحبز ادیوں کے شوہر تھے حضرت عثمان رضی اللہ ا تعالیٰ عنہ نے مدینہ منورہ میں سیدہ نا کلہ ہے آخری نکاح کیا جوان کی شہادت کے وقت ان کے ساتھ تھیں۔

جوانی میں آپ نے اہل قرایش کے نمایا ں لوگوں کی طرح تجارت کا پیشہ اختیار کیا اور اپنی دیانت داری ، ذہانت اور صدا قت کی وجہ سے ایک ممتاز ،معزز اور دولت مند تا جرکی حیثیت سے مشہور ہوئے اور غنی کا لقب پایا۔

سخاو ت

اللہ تعالیٰ نے آپ کی تجارت میں اس قدر برکت ڈالی تھی کہ اگر ان کے بارے میں یہ کہا جائے کہ آپ مٹی خرید تے تو دہ سونا بن جاتی تھی تو یہ مبالغہ نہ تھا اس کے ساتھ ہی آپ بے حد فیاض اور بخی تھے اپنا مال ہمیشہ رفاہی اور اسلامی امور پر بے در لیخ خرچ کرتے تھے۔ آپ سخاوت میں بے مثل سمندر کی طرح تھے گئی غزوات کے موقع پر دل کھول کرامدا دکرتے ،مدینہ منورہ میں ایک مرتبہ قحط کی حالت میں غلہ سے لدے ہوئے گئی اونٹوں پر لدا ہوا غلی غریبوں میں مفت تقسیم کر دیا تھا۔ تاریخ اسلام میں آپ کی سخاوت کی روشن مثالیں قائم ہیں۔

هجر ت

نبوت کے پانچویں سال حبشہ کی طرف اسلام کی پہلی ہجرت کرنے والوں میں حضرت عثمان اوران کی زوجہ محتر مہ سیدہ رقیہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا شامل تھیں حبشہ میں قیام کے دوران میں ہی ان کے ہاں اللّٰہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فر مایا جس کا نام عبداللّٰہ رکھا گیااس لئے آپ کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے دوسری ہجرت مدینہ طیبہ کی طرف کی۔حضورا کرم الیا ہے آپ کی موا خات حضرت اوس بن ثابت انصاری ہے کرا دی تھی دونوں خاندا نوں میں بڑی محبت پیدا ہو گئی اس لئے حضرت اوس کے بھائی حضرت حسان بن ثابت نے حضرت عثمان کی شہادت پر ایک پرسوز مرثیہ لکھااور تمام عمر غمز دہ رہتے تھے۔ ابو بکرصدین رضی اللہ تعالی عنہ کے عہد خلافت میں مشیر خاص تھا درفتو کی کی خدمت بھی آپ کے سپر دتھی۔خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق کے عہد خلافت میں آپ مجلس شور کی کے ممتاز ار کان میں شامل نتھے آپ کی فضیلت تمام صحابہ کرام میں مسلم تھی۔

خلیفہ کی حیثیت سے تقرر

حضرت عمر فاروق نے اپنی جانشینی کے مسئلہ پرجن چھاصحاب کی مجلس قائم کی تھی ان میں حضرت عثمان بھی شامل سے اور جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے حضرت عثمان اور حضرت علی ہے کہا کہ آپ دونوں میں ہے کون خلیفہ ہواس کا فیصلہ مجھ پر چھوڑ دیں تو دونوں حضرات نے رضا مندی خلا ہر کر دی اس کے بعد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے مسلسل تین روز تک مدینہ کے اہل الرائے حضرات اور لشکروں کے سپاہ لا روں سے مل کر خلیفہ کے بارے میں اوچھا کہ حضرت عثمان میں عالی یا حضرت عثمان میں اوگیا کہ مسلمانوں کی اکثریت کی رائے حضرت عثمان می علی یا حضرت عثمان میں ہوگیا کہ مسلمانوں کی اکثریت کی رائے حضرت عثمان می کے حق میں ہوگیا کہ مسلمانوں کی سامنے اپنے مختصر خطاب میں حضرت عثمان کی خلافت کا اعلان کردیا کہ مسلمانوں کی اکثریت نے ان کے حق میں رائے دی ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ نے خود صدرت عثمان کی بیعت کی اور بعد میں باقی حضرات نے باری باری باری بیعت کی اس کے بعد حضرت علی مرتضی نے حضرت عثمان کی بیعت کی اور بعد میں باقی حضرات نے باری باری بیعت کی اس کے بعد حضرت علی مرتضی نے حضرت عثمان کی بیعت کی اور بعد میں باقی حضرات نے باری باری باری بیعت کی مشہور صحابی حضرت علی مرتضی نے حضرت عثمان کی بیعت کی مشہور صحابی حضرت علی مرتضی کی مرتب سے بہترین شخص کی بیعت میں موقع پر کہا کہ ہم نے اپنے میں سے بہترین شخص کی بیعت میں موقع پر کہا کہ ہم نے اپنے میں سے بہترین شخص کی بیعت میں بیعت محرم مطابق نومبر میں ہوئی۔ عبداللہ بن مسعود نے اس موقع پر کہا کہ ہم نے اپنے میں سے بہترین شخص کی بیعت بید بیعت محرم مطابق نومبر میں ہوئی۔

عہد خلافت میں عثانی فتو حات اسلامی کے سلسلے میں عظیم الثان عہد ہے۔ اس زمانے کی اسلامی مملکت مدینہ کی حدود سندھ ہے اندلس تک پہنچیں اسی عہد میں بحری قوم کو منظم کیا گیا اور ایک عظیم الثان بحیری پیڑہ تیار کیا گیا۔

قبرص اور معوص کے جزائر فتح کئے ۔ حضرت عثمان نے ایک سالا رحضرت امیر معاویہ کو جو سمندری راستے ہر بنائے فتسطنطنیہ (فاسفوری) تک پہنچ گئے اس سے پہلے ۲۵ ہجری میں حضرت عبداللہ بن سعد امیر مصر نے طرابلس (لیبیا) ہر فوج کئی گئے۔ دو ہی سال میں الجزائر اور مراکش کے علاقوں کو فتح کرلیا۔ حضرت عبداللہ بن فاض رضی اللہ تعالی عنہ نے سمندر فریر نے مشرق کی فتو حات میں اہم کردارا دا کیا تھا ایک اور رسالا رحضرت عبداللہ بن نافع رضی اللہ تعالی عنہ نے سمندر پارکر کے اندلس کا محاصرہ کرلیا اور بچھ فتو حات کیں لیکن اسی جانب مستقل مہم کا آغاز نہ کیا گیا۔ ساہ جری میں حضرت سعد پارکر کے اندلس کا محاصرہ کرلیا اور بچھ فتو حات کیں لیکن اسی جانب مستقل مہم کا آغاز نہ کیا گیا۔ ساہجری میں حضرت سعد پارکر کے اندلس کا محاصرہ کرلیا اور بچھ فتو حات کیں لیکن اسی جانب مستقل مہم کا آغاز نہ کیا گیا۔ ساہجری میں حضرت سعد پار العاص نے خراسان جرجلن یوستان کو فتح کیا اسی عہد میں مسلمانوں نے ہندوستان کی طرف توجہ کی اور کجرات کے بین العاص نے خراسان جرجلن یوستان کو فتح کیا اسی عہد میں مسلمانوں نے ہندوستان کی طرف توجہ کی اور کجرات کے بین العاص نے خراسان جرجلن یوستان کی فتر کے اندلی کی طرف توجہ کی اور کجرات کے

ساحلی علاقوں تک جاپنچے۔عہدعثانی میں مسلمانوں نے تقریباً پچاس بحری لڑائیاں لڑیں اور فتح حاصل کی بحری قوت کا انتظام اس عہد کاعظیم الشان کارنامہ ہے۔

مسجد حرام اور مسجد نبوی کی توسیع

۲۶ ہجری میں متجدالحرام مکہ معظمہ اور ۲۹ ہجری میں متجد نبوی مدینه کی تغییر وتو سیع کرائی گئی بید کام دس ماہ میں مکمل ہوا۔ حضرت عثمان کے عہد میں متجد نبوی کا طول ۴۶ اگز سے بڑھ کر ۲۰ اگز اور عرض ۴۰ اگز سے بڑھ کر ۲۰ اگز ہوگیا تھا (تفصیل دیکھے فقیری تصنیف''ناریخ متحد نبوی'')

حضرت عثان رضی اللہ تعالی عنہ کا سب ہے بڑا کارنا مدعا کم اسلام کوا یک مصحف (قرآن مجید)اوراس ایک قرات

پر جمع کرنا تھااس متفقہ مصحف کو لکھوا کرتمام مما لک اسلامیہ میں شائع کرایا گیا اور قرآن کریم کی ایک ہی قرآت پر عالم
اسلام کو متفق کر دیا گیا۔حضرت عثان غنی کے اس عظیم کام کی وجہ ہے امت میں ان کا ایک لقب جامع القرآن بھی مشہور
ہوا۔حضرت ام المومنین حضرت حفصہ کے پاس محفوظ مصحف کی کا پیاں کرائیں اور ملک مکہ مکرمہ،مدینہ منورہ، یمن،شام،
بھرہ ،مدین اور کوفہ میں ایک ایک کو محفوظ کر دیا گیا۔مصحف عثان کے ان شخوں میں سے اس وقت جار نسخے دنیا میں آئ

تک اپنی اصل شکل میں محفوظ ہیں۔(۱) جمرہ نبوی کا نسخہ (۲) آٹار نبویہ استنبول کانسخہ (۳) کتاب خانہ مصر کا نسخہ (۳)

کئی غیر مسلم اقوام اورعلاقوں کوعیسائیوں اور یہودیوں کی سازشوں کی وجہ سے پچھ بر بھائی کی ہاہمی چپقاش اور معاشرے میں بیدا ہونے کی بہت خوش حالی کی بناء پر فساداور ربگاڑ بیدا ہوتا چلا گیا۔ مزید برآں حضرت عثمان کی فطر کی زم دلی اور ان کے مزاج میں مال و ہر دہاری نے بھی سازشوں کو دلیر بنا دیا تھا ان سازشوں کا مرکز کوفہ، بھر ہ اور مصر تھا ان سازشوں میں بہت سے لوگ شریک ہوگئے تھے گرسازشوں کا سر غندایک یہودی عبداللہ بن سہا تھا ۳۵ ہجری کے آخر میں سازشوں میں بہت سے لوگ شریک ہوگئے جے گرسازشوں کا سر غندایک یہودی عبداللہ بن سہا تھا ۳۵ ہجری کے آخر میں باغیوں نے مدینہ طیب کا رُخ کرلیا جے کے باعث مدینہ تقریباً خالی تھا پہلے حضر سے عثمان کے مسجد میں آنے کو دشوار کر دیا گیا بھران کے مکان کا محاصرہ کرلیا گیا۔ حضر سے عثمان نے مخلص صحابہ کو باغیوں کا مقابلہ کرنے سے بیفر ماکر دوکا کہ میں مدینہ منورہ میں کشت وخون سے تم کو بازر کھتا ہوں۔

حضرت عثان نے اپنی زندگی کی آخری شب رسول الله علیہ کوخواب میں دیکھا کہ حضور فرمارہے ہیں کہ عثمان ہمارے ساتھ روز ہ افطار کرنا بالآخر ۱۸ ذی الحجہ۳۵ ہجری ہروز جمعہ چند بد بخت باغیوں نے حضرت عثمان کے گھر میں گھس کرتیسرے خلیفہ کواس وقت شہید کردیا جب وہ تلاوت قرآن میں مصروف تضاس وقت حضرت عثان کی عمر ۸ مسال تھی اور مدت خلافت تقریباً ۱۲ سال تھی جس قطعہ زمین میں فن کئے گئے وہ حضرت عثان نے ہی خرید کر جنت البقیع کے قبرستان میں شامل کردیا تھااللہ تعالیٰ ان کی لحد پر ہمیشہ شبنم افشانی کرےاوران کی قبر کونور سے بھر دے۔ آمین

جوڑا نور کا

اس جوڑے ہے سیدہ رقیہ وسیدم ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہمامرا د ہیں جن کا تعارف مندرجہ ذیل ہےا ہی گئے سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کالقب ذوالنورین ہے دونوروالے یعنی نوراول سیدہ رقیہ اورنور دوم سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

لطيفه

حضورا کرم نظیمی کی صاحبزا دیاں نور آپ کے داما دعثمان ذوالنورین کو ماننا عین اسلام ہے کیکن دہابی مذہب میں ا حضورا کرم نظیمی کونور ماننا شرک (معاذ الله) تعجب ہے بلکہ افسوس ہے۔

رقيه بنت رسول الله سيه الله

اہل سیر کہتے ہیں کہ قرایش نے حضرت ابوالعاص کو بھی حضورا کرم اللے گئے کی صاحبز ادی سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جدا کردیے پرا بھاراانہوں نے فرمایا خدا کی قسم میں ہرگز حضورا کرم اللہ کے کی صاحبز ادی کو جدا نہ کروں گااور نہ میں پہند کرتا ہوں کہ ان کے عوض قرایش کی کوئی اور عورت ہو۔اس کے بعد حضور اللہ نہ نہ نہ سیدہ رقیہ کا نکاح حضرت عثمان نے والنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مکہ مرمہ میں کردیا اور حضرت عثمان نے اینکے ساتھ دو ہجر تیں فرمائی ایک حبشہ کی طرف دوسری حبشہ سے مدینہ طیبہ کی طرف حضورا کرم اللہ نے ان کی شان میں فرمایا حضرت لوط علیہ السلام کے بعد بیہ پہنچوں نے خدا کی طرف ہجرت کی اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسن رفیع اور جمال کریم کے مالک کہتے ہے۔ دولا بی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عثمان کا سیدہ رقیہ کے ساتھ ذکاح زمانہ جا ہلیت میں ہوا تھا مگراور تمام اہل سیر نے بعد اسلام بیان کیا ہے کہ حضرت عثمان کا سیدہ رقیہ کے ساتھ ذکاح زمانہ جا ہلیت میں ہوا تھا مگراور تمام اہل سیر نے بعد اسلام بیان کیا ہے۔

منقول ہے کہ جب سیدہ رقیرضی اللہ تعالی عنہانے وفات پائی تو عورتیں روتی تھیں گرحضورا کرم ہوگئے نے ان کو اس ہے منع نہ فرماتے تھے سیدہ فاطمہ زہرارضی اللہ تعالی عنہا سیدہ رقیہ کی قبر کے سربارک ہے تبلو میں بیٹی امونی روتی تھیں اور حضورا کرم ہوگئے اپنی چا در مبارک کے کنارے سے ان کی چثم مبارک سے آنسو پو مجھتے تھے اس کے باوجو دحضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ اللہ تعالی ہوتا ہے کہ میت پر رو نارحمت و رقت کی بناء پر السحہ حد لے دفین البنات من السم کا کی مطابق سے معلوم ہوتا ہے کہ میت پر رو نارحمت و رقت کی بناء پر ہوتا ہے نہ کہ میت البنات من السم کا کی مطابق سیدہ رقت کی بناء پر بیاں جبکہ رسول اللہ اللہ تعالی ہوتا ہے ۔ بیسب روایت یا بوتا ہے نہ کہ میت اللہ تعالی ہوتا ہے ۔ بیسب روایت کی اللہ تعالی عنہا سیدہ رقتی رفعات کی وفات کے وقت موجود ہول لیکن صورت یہ ہے کہ حضورا کر میل گئا ان کی التقریر پر بیل جبکہ رسول اللہ تعلی ہوتا ہے ۔ بیسب روایت کی وفات کے وقت موجود ہول لیکن صورت یہ ہے کہ حضورا کر میل گئا ان کی وفات کے وقت موجود ہول لیکن صورت یہ ہے کہ حضورا کر میل گئا ان کی دونات کے وقت بر تعالی عنہا ہوگا اور اگر بیدہ اقتیا خابت الموجود ہول کی بناء پر سیدہ رقبی کا نام کے لیا ہوگا اور اگر بیدہ اقتیا خابت الموبود کی بناء پر سیدہ رقبی کا نام کے لیا ہوگا اور اگر بیدہ اقتیا خابت الموجود ہول اور اگر بیدہ کی بیدہ بر تعالی عنہا ہے متحضورا کر میل گئا ہے کہ میدہ رقبی کی منقول الموبود کو این کے دونات کے دونات کے دونات کے دون کے دونات کے دونات کی دونات کے دونات کے دونات کی دونات کے دونات میں سیادہ کی دونات کے دونات کی دونات کے دونات کی دونات کے دونات کی دونات کے دونات کی دونات کی دونات کی دونات کی دونات کی دونات کے دونات کی دونات کی دونات کے دونات کی دونات کے دونات کی دونات کے دونات کی دونات کے دونات کی دونات کی دونات کی دونات کے دونات کی دونات کی دونات کی دونات کے دونات کی دونات کے دونات کی دونات کے دونات کے دونات کی دونات کے دونات کی دونات کی دونات کے دونات کی دونات کی دونات کی دونات کی دونات کے دونات کی دونات کی دونات کی دونات کی دونات کی دونات کی دونات کے دونات کی دونات کی دونات کی دونات کی دونات کی دونات کی دونات کے دونات کی دونات ک

سيده ام كلثوم بنت رسول الله عيدواللم

سیده ام کلثوم رسول الله طایقه کی تیسری صاحبز ادی تھیں جوعتبہ بن ابولہب کی زوجیت میں تھیں۔اہل سیر کہتے

ہیں کہان کااپنانا معلوم نہ ہوسکا بعض لوگ آمنہ بناتے ہیں۔منفول ہے کہ عتبہ نے جب سیرہ ام کلثوم سے جدائی کی تو دہ ابار گا ہُرسالت میں آیا اور کہنے لگامیں کا فرہوا آپ کے دین سے اور نہ آپ کا دین مجھے مجبوب ہے اور نہ ہی آپ مجھے پیارے ہیں اس بد بخت نے حضورا کرم آیا ہے نیادتی کی اور آپ کی قمیص مبارک کوچاک کر دیا۔ایک روایت میں آیا ہے کہاں نے کہا

هو يكفر بالذي ذني فتدلى فكان قاب قوسين اوادني

ظاہر ہے کہ اس نے بیالفاظ سور ہُ البخم سے حاصل کئے چونکہ مکہ مکرمہ میں ان دنوں بیسورۃ مبار کہ نازل ہوگئی ی۔

اہل سیر کہتے ہیں کہ اس ملعون نے اتنی گستاخی کی کہ اس نے اس نا پاک منہ کاتھوک حضورا کرم آلیا ہے کی جانب پھینکا کہا کہ میں نے رقیہ کوطلاق دے دی حضورا کرم آلیا ہے نے فرمایا

اللهم سلط عليه كلباً بن كلابك اے فدااس ملعون پرایخ كول میں سے ایک كاملط كردے

اہل سیر کہتے ہیں کہ ابوطا لب اس وقت مجلس میں حاضر تھا انہوں نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ تھے کون ہی چیز حضورا کرم اللہ کی کہ دعا کے تیر سے بچا سکا گی مید ملعون تجارت کی غرض سے شام کی طرف جار ہا تھاراہ میں جب اس نے ایک ایس منزل میں پڑاؤ ڈالا جہاں درندے حقو ابولہب نے قافلہ والوں سے کہا آج کی راسے تم سب ہماری مدوکرو کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ محمد (میلٹ) کی دعا میرے بیٹے کے حق یں آج کی راست اثر کرے اس پر سب نے اپنے اپنے اپنے ہوجھوں کواکھا کیاور نے گئے اس پر سب نے اپنے اپنے اپنے اپنے اپنے مینوں کواکھا کیاور نے گئے اس کے بعاد میں تعالی نے ان پر نیند مسلط کر دی۔ ایک شیر آیا اس نے ایک ایک کرے مذکو سوئلھا اور کسی سے اس نے تعرض مذکرا پھراس نے جست لگائی اور عتبہ پر پنچہ مار ااور اس کے جینے کو کھا ڈ ڈالا۔ ایک روایت میں ہے کہ عتبہ کی گر دن کو دیو جیا۔

حضورا کرم آلی نے سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالی عنہا کی و فات کے بعد سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالی عنہا کو ہجرت کے تیسر بے سال حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالی عنہ سے تزوج فرما دیا اور فرمایا ہ جبر کیل علیہ السلام کھڑے مجھے خبر ا دے رہے ہیں کہ حق تعالی حکم فرما تاہے کہ میں ان کوتمہارے حبالہ عقد میں دے دوں۔

سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہانے ہجرت کے نویں سال و فات پائی حضور اکرم تیں گئے نے ان کی نما زِ جناز ہ پڑھی

اورا کلی قبرا نور کے پاس بیٹھے اور آپ کی آنکھوں ہے آنسورواں ہو گئے اور فرمایاتم میں کوئی ایسا ہے جس نے آج رات اپنی بیوی ہے ہم بستری نہ کی ہواس پر حضرت ابوطلحہ نے عرض کیا یارسول اللہ میں ہوں فرمایا ان کی قبر میں اتر وبعض شارحین نے کہا ہے کہ حضورا کرم آفیلہ کا بیفر مانا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پرتعریض تھا کیونکہ انہوں نے اس رات اپنی بائدی ہے جماع کیا تھا با ہی سبب کہ سیدہ ام کلثوم کی علالت نے طول کھینچا تھا جب وہ بے طاقت ہو گئے تو اپنی بائدی کے پاس گئے اور جماع کیا۔

حضورا کرم آلی نے سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے فر مایا اگر میرے پاس تیسری صاحبز ادی ہوتی تو اسے بھی تمہارے نکاح میں لے آتا۔ایک روایت میں ہے کہ اگر دس صاحبز ادیاں ہوتیں تو میں ان کو یکے بعد دیگرے دیتاجا تا اور وفات یاتی رہتیں۔

اہل سیر کہتے ہیں کہ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالی عنہا عرصہ تک حضرت ذوالنورین کی زوجیت میں رہیں ہیں لیکن ان ہے کوئی فرزند نہ ہوا بعض روایتوں میں آیا ہے کہ دوفرزند متولد ہوئے لیکن وہ زندہ ندر ہے نیز سیدہ رقید رضی اللہ تعالی عنہا ہے بھی کوئی فرزند زندہ ندر ہا چنانچہ پہلی ہجرت بجانب حبشہ میں ان کاحمل ساقط ہوااس کے بعدایک اور فرزند بیدا ہوا جب دوسال کا ہوا تو ایک مرغ نے ان کی آئکھ میں چو نچ ماری اور وہ فوت ہو گئے لہذا حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کا حضورا کرم اللہ تعالی عنہ کا محضورا کرم اللہ تعالی وزندہ رہیں۔ (واللہ کا مواتو ایک جو باقی وزندہ رہیں۔ (واللہ کا مواتو ایک جو باقی وزندہ رہیں۔ (واللہ کا ماری کی آئے کی صاحبز ادبوں سے کوئی فرزند زندہ ندر ہا دوسری ہیو یوں سے او لا دبیدا ہوئی جو باقی وزندہ رہیں۔ (واللہ کا

کس کے پردے نے کیا آئینہ اندھا نور کا مانگتا پھرتا ہے آئیسیں ہر گلینہ نور کا

حل لغات

گلیز، قیمتی پقر، جواهرات

شرح

کس کے اوجھل ہونے نے نوری آئینہ کو اندھا شفاف کر دیا تمام نوری جواہرات چیثم بنیا د دیکھنے پر کھنے والی آئکھیں تلاش کرتے پھرتے ہیں۔

اب کہاں وہ تابھیں کیا وہ تڑکا نور کا نہر نے حصیت کر کیا خاصہ دھندلکا نورکا

حل لغات

تابشیں ،نور کا فروغ ،ا جالا ، تابش کی جمع ،روشنی۔تڑ کا ،صبح صادق پھوٹنا ،بھور ، بہت سویرا۔خاصہ ، کافی ،خوب۔ دھند لکا ،غروب آفتاب کے بعدمغرب کی سیاہی ،مندا ندھیرا۔

شرح

اب وہ نور کا فروغ نورانی صبح کا جالا کہاں سراج منیر (چکتے سورج) نے غروب ہوکر (وصال فر ماکر) نور کی نورا نیت کو احیجا خاصا دھندلا کردیا۔

لینی حضورا کرم اللہ کے وصال پراندھیراچھا گیا جیسا کہ آپ کے وصال کے حالات سے ظاہر ہے۔ تفصیل فقیر کے رسالہ ' وصال نامہ'' میں دیکھئے۔

آپ کے وصال نا مدمیں ہے مختصر حالات ملاحظہ ہوں

آغاز مرض الوصال

وقاص ، ابوعبیدہ بن جراح وغیرہ بجز علی مرتضی کے رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین حضرت اسامہ رضی اللہ تعالی عنہ کے ہمراہ جا کیں اور حضرت علی مرتضی کوہمر اہ نہ کیا بعض لوگوں کے دلوں میں یہ بات کھٹائی تھی کہ ایک غلام کوا کاہر مہاجرین وانصار پر امیر مقرر فرمایا اس قتم کی گفتگوذاتی مجلسوں میں ان سے ظہور میں آئیں جب پینجریں حضورا کرم ہوئے گئی کی تمع شریف میں کہ پہنچیں تو یہ با تیں آپ کی خاطر مبارک پر پڑی بائدھ کر بہتر نوید با تیں آپ کی خاطر مبارک پر پڑراں گزریں اور خصہ آیا تپ و در دسر کے باوجود پیشانی مبارک پر پڑی بائدھ کر باہر تشریف لائے منہر شریف پر کھڑے ہو کہ خوجہ دیا فرمایا اے لوگو! تم اسامہ کوا پنے او پر امیر بنائے جانے سے انتحاف کی تم وہ کہتری چہتی ہوئی کی سے خوا فی سے انتحاف کی تم وہ امارت کے مزاوار و مستحق تبیں اور ان کے والد بھی امارت کے مزاوار و مستحق تضمیر مے زدریک زید بھی لوگوں میں بہت امارت میں اور ان کے والد بھی امارت میں بہت کے مزاوار و مستحق تبیں اور ان کے والد بھی امارت میں بہت کے میں ان کے بعد لوگوں میں جھے نیا دہ مجبوب ہیں۔ دونوں سے جمھے بیار ہے اب میری و صیت ان کی شان میں بخو بی قبول کرووہ ہیں ہے کہو ہم میں سے سالار ہے اور اس کے بعد آپ منبر سے اتر کرکا شاخہ اقدادی میں تشریف لیے گئے۔

فائده

مروی ہے کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عندا پی خلافت کے ذیانہ میں حضرت اسامہ رضی اللہ تعالی عند کود کیسے تو فرماتے "السسلام علیک ایھا الامیر حضرت اسامہ عرض کرتے "غیف واللہ ملک یاامیر المومنین آپ مجھے امیر فرماتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب تک زندہ ہوں ہمیشہ تنہیں امیر کہہ کر مخاطب کرتا رہوں گا اور فرمایا کرتے کہ رسول اللہ علی ہے اس جہان سے اس حال میں تشریف لے گئے کہم سب پرامیر سے حالا نکہ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالی عند کی عمر رسول اللہ علیہ ہے کی رحلت کے وقت اٹھارہ یاا نیس سال کی تھی بعض بیس بتاتے ہیں۔

فائده

یدوا قعددسویں رہیج الاول کا تھا اور اس دن وہ جماعتیں جوحفرت اسامہ کے ساتھ جانے پر مامورتھیں فوج درفوج آکر اور رسول اللہ اللہ علیہ کے ساتھ جانے پر مامورتھیں فوج درفوج آکر اور رسول اللہ علیہ کے کامرض بانسبت اور دن کے زیادہ تھا۔ حضورا کرم اللہ فاقیہ فر ماتے ہے کہ جیش اسامہ کوروانہ کروگیارہ رہیج الاول کوحفرت اسامہ اپنے لشکر کے ساتھ حضور علیہ کے دیا ہوئے اور اپنے سرکو جھکا کر علیہ فیا کہ اور اپنے سرکو جھکا کر حضورا کرم اللہ فیا کے سرم بارک اور دست مبارک کو بوسہ دیا۔ حضورا کرم اللہ فیا کی شدت کا اتنا غلبہ تھا کہ بولنے ک

طاقت نکھی کیکن حضورا کرم ایسے نے اپنے دست مبارک کوآسان کی جانب اُٹھا کرحضرت اسامہ پرا تارا۔حضرت اسامہ فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ میرے لئے دعا فرمار ہے تھے اس کے بعد حضرت اسامہ حضوطیفی کے حجرہ شریف ہے ا ہم آ گئے اورلشکر گاہ میں چلے گئے ۔ مبنح کوسوموار کے دن پھر آئے اس وقت حضورا کرم آیا کے مرض میں پچھ کی تھی اسامہ کورخصت کیااور فرمایا "ا<mark>عز علی ہو گتہ اللہ</mark>"خدا کی برکت کے ساتھ جہا دکرو۔حضر ت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ' اکرم اللہ کے ارشاد کے مطابق لشکر گاہ چلے گئے اور حکم دے دیا کہ کوچ کیا جائے جب جایا کہ خودسوار ہوں توان کی والدہ ام ایمن نے پیغام بھیجا کہ رسول الڈولیکٹ مزع کے عالم میں ہیں۔اسامہ لوٹ آئے اور اشراف صحابہ بھی واپس آگئے حضرت عمر فاروق رضی الله تعالی عنه وغیره ا کابر صحابه کرام رضی الله تعالی عنهم مدینه منوره میں ہی تھے حضرت بریده بن حصیب نے علم حضورا کرم لیا ہے کے درواز ہ پر نصب کر دیا جب حضورا کرم لیا ہے کے دنن سے فارغ ہونے تک اور امیر المومنین حضرت ابو بکرصدیق رضی الله تعالی عنه کی خلافت قرار یا گئی تو حکم دیا که حضرت اسامه کے گھر کے درواز ہ پرعکم ِ نصب کردو تا کہ جولشکر حضورا کرم کیا گئے نے مقرر فر مایا ہے روا نہ ہواور جو حکم رسول اللہ کیا گئے نے جاری فر مایا ہے نافذ ہو۔ اس کے بعد حضرت اسامہ باہر نکلے اور منزل جرف میں قیام کیا تا کہلوگ جمع ہوں اسی اثناء میں مدینه منورہ میں قبائل عرب کے مرتد ہونے کی خبریں پہنچیں بعض لوگوں نے رائے دی کہ جب تک مرتدین کے قصہ ہے اطمینان نہ ہوجائے اس وقت تک شکراسامہ کوموقو ف رکھنا بہتر ہوگامبا دا کہ جب وہ بینیں گے کے شکرقوی تو مدینه منورہ سے باہر گیا ہواہے وہ ولیر ہوکر مدینہ برحملہ آور ہوجا ئیں اور اہل مدینہ ہے جنگ کریں۔حضرت صدیق اکبرضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی رائے قبول نہ فرمائی آپ نے فرمایا اگر مجھے بیمعلوم ہوجائے کشکراسامہ کے بھیجنے سے میں مرتد وں کالقمہ بن جاؤں گا تب بھی میں رسول اللّٰه ﷺ کے فرمان کی خلاف درزی کو جائز: ندر کھوں گالیکن تم اسامہ سے درخواست کرو کہ وہ عمر بن خطا ب رضی الله تعالیٰ عنہ کے اجازت دے دیں کہ وہ میرے یاس رہیں اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوحضرت صدیق ا کبررضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس رہ جانے کی اجازت دے دی۔

جب ماہ رہیج الآخر آگیا تو حضرت اسامہ نے ابنی کی جانب روانگی فرمائی اور وہاں کے لوگوں پر غلبہ و فتح حاصل کیا اور ان کے بہت زیا دہ لوگوں کوتل کیا اور پچھا شجار ومنازل، ہا غات اور کھیتوں کوجلایا اور اپنے والد کے قاحل کوتل کیا اور کبثر ہے مال غنیمت لے کرواپس آگئے اس لشکر کامکمل سفر چالیس دن کا تھا۔

وصال کی خود خبر دی

یا در ہے کہ حضورا کرم آلیا گئے نے جوآخری حج فرمایا احکام دین تعلیم فرمانے کے بعداس جہان ہے اپنی رحلت کی جانب اشارہ کرتے ہوئے مسلمانوں کوو داع کیا تھااور فرمایا تھا کہ شاید آئندہ سال میں تم میں نہ ہوں اسی بناء پر حج کو ججة الوداع ہے موسوم کیا گیااور اس آیۃ کریمہ کانزول بھی اسی طرف مشیر ہے کہ

وَالْيَوْمَ اَكُمَلُتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاتُّمَمُّتُ عَلَيْكُمْ نِعُمَتِيْ اللَّهِ) (باره سورة المائده، آيت ٣)

آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پراپی نعمت پوری کر دی۔

جیسا که گذرانیز ججة الوداع کے وقت منی کے دنوں میں "مسورة اذا جساء نسصر السله و السفتانی ہوئی جب بیسورة نازل ہور ہی تھی تو حضورا کرم آفی ہے نیریل علیہ السلام سے فرمایا مجھے پیغام دے رہے ہو کہ مجھے اس جہان سے جانا جا ہے۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کیاغم نہ سیجئے

وَ لَلا خِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولِي (باره ٣٠، سورة الضحى، آيت)

اور بے شک پچھلی تمہارے گئے پہلی سے بہتر ہے۔

اس کے بعد سیدعالم سرورِ کا نئات علیہ آخرت کے کاموں میں بہت جدوجہد فرمانے لگے اس سورۃ مبارک کے نازل ہونے کے بعد حضورا کرم تیلیہ کا اکثر ذکر بحکم الہی ونفذس تھا۔ فرمایا

فَسَبِّحُ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغُفِرُهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ٥ (بِاره ٣٠، سورة النصر، آيت ٣)

تواپنے رب کی ثناء کرتے ہوئے اس کی پا کی بولوا در اس سے بخشش چا ہو بے شک وہ بہت تو بہ قبول کرنے والا ہے۔ میں کمات مبار کہ تھے کہ

سبحانك اللهم وبحمدك اللهم اغفرلي انك انت التواب الرحيم

صحابہ نے عرض کیایارسول اللہ کیاوجہ ہے کہ بیر کلماتِ مبار کہآپ کی زبانِ اقدس پر بہت جاری ہیں فرمایا جان لو اور آگاہ ہوجاؤ کہ مجھے عالم بقا کی طرف بلایا گیا ہے اور شہیج وتحمید اور استغفار کا تھم دیا گیا ہے اور گریہ کناں ہو گئے ۔صحابہ نے عرض کیایارسول اللہ آپ موت ہے گریہ کناں ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو گذشتہ وآئندہ سب ہے مغفور فرمادیا ہے فرمایا

فاین اول المطلع و این ضیق القبر و ظلمة اللحدو این القیمة و الاهو ال یور الله می تعبیر می تعبیر می این بلائ اور مشقتول ہے گزرنا ہو گادگرند حضور اکر میں ہوگا کا حال اس سے

رافع واعلیٰ ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے مروی ہے کہ حضورا کرم اللہ فیا ہے۔ اپنی و فات ہے ایک مہینہ پہلے ہمیں اپنی و فات ہے ایک مہینہ پہلے ہمیں اپنی و فات کی خبر دی اور خواصِ اصحاب کوسیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر بلایا اور جب آپ کی نظر مبارک ہم پر پڑی تو گریہ فرمایا۔حضورا کرم اللہ کا یہ گریہ فرمانا ان صحابہ کرام پرانتہائی شفقت ورحمت اور شد ہے تصورِ الم فراق سے تھا جوان حضرات کولاحق ہوگا اس و فت فرمایا

مرحبابكم وحياكم الله بالسلام حفظكم الله صبر كم رفعكم الله هداكم وفقكم الله آواكم الله وقاكم الله سمكم الله

یہ آخرت کا گھر ہم ان کے لئے کرتے ہیں جوز مین میں تکبرنہیں جا ہتے اور نہ فسا د۔

کا یعنی دسویں رمضان سے جاند رات تک کا اعتکاف فر مایا اور حضورا کرم انگائی نے شہداءاحد پران کی شہادت کے آٹھ اسال بعد نماز پڑھی جس طرح کہ بطریق و داع کرنے کے لئے ہوتا ہے اس کے بعد منبر پرتشریف لائے اور فر مایا میں تمہارا پیش رو ہوں اور میں تمہیں اپنے حوض پر بھی و کیور ہا ہوں تمہارا پیش رو ہوں اور میں تمہیں اپنے حوض پر بھی و کیور ہا ہوں جہاں کہ میں کھڑا ہوں گابلا شبہ مجھے زمین کے فزانوں کے قبضہ میں آنے کی بیثارت ہے اسی لئے فر مایا میں اس سے خوف نہیں رکھتا کہ میں کھڑا ہوں گابلا شبہ مجھے زمین مبتلا ہو گے لیکن میں خوف رکھتا ہوں کہ تم پر دنیا غالب آئے گی اور تم اس کے شاکق ہوگے اور فتنہ میں بڑو گے اور ہلاک ہوگے جس طرح کہ و اوگ ہلاک ہوئے جوتم سے پہلے تھے۔

ار باب سیر کہتے ہیں کہاس کلام میں خصوصیت کے ساتھ حضرت ابو بکرصدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف اشارہ ہے اور بیار شادعالی مرض وفات میں وفات سے پانچ دن پہلے فرمایا تھا دیگر روایتوں میں اختیار دینے کا قصہ ایام مرض میں آیا ہے۔صحابہ نے حضورا کرم آبیا ہے دریافت کیا کہ یارسول اللہ آبیا ہے! آپ کی اجل کب ہے؟ فرمایا خدا کی طرف الوضے، جنت الماوی، سدرة المنتہلی پہنچنے ، رفیق اعلیٰ سے ملنے، کا کیں اونی یعنی جام طہور پینے اور دائمی عیش یانے کاوفت

بهتزويك آگيا ہے۔

ماه صفر کا آخری هفته

اسی سال کے آخر ماہ صفر میں حضورا کرم اللے گو تھم ہوا کہ تقیع کے قبر ستان والوں کے لئے استغفار فرما ئیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا ہے مروی ہے کہ ایک رات حضورا کرم آلیا تھے میرے یہاں تشریف فرما تھے اور میں سورہی تھی جب میری آئکہ تعلی تو میں نے حضورا کرم آلیا تھی جب میری آئکہ تعلی تو میں نے حضورا کرم آلیا تھی ہوں استراحت پر آزام فرمانہ پایا میں حضورا کرم آلیا تھی عقب میں چلی میں نے دیکھا کہ حضورا کرم آلیا تھی میں داخل ہوئے اور فرمایا

السلام عليكم دار قوم مومنين واتاكم ماتوعدون وانا انشاء الله بكم لاحقون السلام عليكم دارقوم مومنين واتاكم ماتوعدون وانا انشاء الله بكم لاحقون

انتم لنافرط وانابكم لاحقون اللهم اجرهم ولا تفتنا بعدهم اللهم اغفر لاهل بقيع اذقلد

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دوسری روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا کہ حضورا کرم اللہ میں ہے گھر ہے۔
روا نہ ہوئے میں بھی حضورا کرم اللہ کے عقب میں چلی اس غیرت کی بناء پر کہ شاید حضورا کرم اللہ اپنی کسی زوجہ کے
ایہاں تشریف لے جائیں یہاں تک کہ حضورا کرم اللہ بھی پنچ اور بہت دیر گھڑے رہے دو تین مرتبہ ستہائے مبارک کو
اُٹھا کر دعا فرمائی اور واپس لوٹے اور میں بھی واپس آئی اور میں حضورا کرم اللہ کے پنچنے سے پہلے گھر میں داخل ہوگئی اور
لیٹ گئی میرے بعد حضورا کرم اللہ بھی تشریف لے آئے جب حضورا کرم اللہ کے نیم میں سانس کا پھولنا اور اضطراب کا
الرثر مشاہدہ فرمایا تو فرمایا اے عائش ایم کیا حال ہے کیا ہوا اور کیوں مضطرب نظر آتی ہو میں نے صور سے حال عرض کی فرمایا وہ
سایہ جو میں این آئے و کھی رہا تھا شاید تم تھی۔

میں نے عرض کی ہاں یارسول اللہ!اس پر حضورا کرم آفیا ہے نے نرمی کے ساتھ اپنا دست مبارک میرے سینے پر ملا اور فرمایاتم نے بیگان کیا کہ خدااور رسول اللہ تمہارے حق میں ظلم کرے گا؟ میں نے عرض کیایارسول اللہ!اللہ ہے کوئی چیز چھیی نہیں ہے بات الی ہے جسیا کہ آپ نے فرمایا لیکن معذور رکھنے میں کیا کرتی انسانی خصلت ہی الی ہے جو مجھے لاحق ہوئی۔ایک روایت میں آیا ہے کہ حضورا کرم آبیا ہے نے حضرت عائشہ سے فرمایا شیطان نے تمہیں اس پر ابھارا۔سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے عرض کیا کیامیر ابھی کوئی شیطان ہے فرمایا ہر شخص کے لئے شیطان ہے۔حضرت عائشہ نے عرض کیا کیا آپ کا بھی ہے؟ فرمایا ہے لیکن میر اشیطان اسلام لے آیا ہے اس کے بعد حضورا کرم آبیا ہے فرمایا میرے پاس جبریل آئے اور دروازہ کے باہر سے انہوں نے آواز دی چونکہ جبریل علیہ السلام کی عاوت ہے کہ جبتم اپنے جسم سے لباس اتارے ہوئے ہوتی ہوتو وہ اندرنہیں آئے اور میں نے خیال کیا کہ میں تہہیں بیدار نہ کروں تا کہتم پریشان نہو پھر جبریل علیہ السلام وحی لائے کہ آپ کارب فرما تا ہے کہ اہل بقیع کے پاس جاکران کے لئے استغفار کریں دعا کے الفاظ اس روایت میں اس طرح ہیں کہ

> السلام عليكم دار قوم مومنين انا واياكم متواعدون غدا موالكون نيزمروى -

السلام عليكم يا اهل القبور ويغفر الله لنا ولكم انتم لنا سلف ونحن بالاثر ييندر بوين شعبان مين بهي مروى م كماس رات مين زيارت قبور منسون م

حضورا کرم اللہ کے غلام حضرت ابومو ہبہ ہے مروی ہے کہ حضورا کرم آیا ہے نے ایک رات مجھ کو بیدار کیااور فرمایا مجھے حکم ہوا ہے کہ اہل بھیج کے پاس جاؤں اور ان کے لئے استغفار کروں پھر مجھے ہمر اہ لیا اور بھیج تشریف لا کر بہت دیر تک کھڑے استغفار فرماتے رہے اور ان کے لئے ایسی دعا فرمائی کہ میں تمنا کرنے لگا کہ میں بھی ان اہل قبور میں سے ہوتا اوراس دعا ہے شرف ہوتا اس کے بعد فرمایا "السلام علیہ کم یا اهل القبور تہمیں وہ نعمیں مبارک ہول جن میں تم صبح کرتے ہواور جن میں تم رہتے ہوادرتم ان فتنوں سے دور ہوجن میں لوگ مبتلا ہیں اور حق تعالیٰ نے تم کوان سے نجات دے دی ہےاور خلاصی فر مادی ہے بلاشبہان پر سیاہ رات کی مانند فتنے اُمنڈ اُمنڈ کرآئیں گےاوراس کا آخری کنارہ اول کے ساتھ ملا ہوگا اور بے دریے ہوئیں گے ان فتنوں کا ہ خری کنارہ پہلے سرے سے بدتر ہے۔اس کے بعد فرمایا اےمو ہبہ دنیا کے خزانوں کی تنجیاں مجھے پیش کی گئیں اور مجھے اس کے درمیان مخیر کیا گیا کہ اگر چاہوں تو میں دنیا میں ہمیشہ ہمیشہرہوں یہاں تک کہ جنت میں مراتب و درجات یا وُں یا پھر یہ کہا ہے رب تعالیٰ سے ملا قات کروں اور اس کی طرف جانے میں جلدی کروں میں نے اپنے رب کی ملا قات کو ہی اختیار کیا۔مو ہبہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا ۔ ایارسول اللہ! کچھ عرصہ دنیا میں ادرا قامت فرمائیے اس کے بعد جنت میں جائیے تا کہآ ہے کی بدولت ہم بھی آسو دہ رہیں ۔ فر مایا اےمو ہبہ!نہیں میں نے اپنے رب کی ملا قات کواختیار کرلیا ہے۔ایک روایت میں ہے کہاس کے بعدا ن صحابہ کی ا الطرف متوجہ ہوئے جوموجود تھےادر فرمایا دنیا ہے گز رجانے والےتم ہے بہتر ہیں ۔صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ!وہ ا ہمارے بھائی ہیں جس طرح وہ ایمان لائے ہیں اسی طرح ہم بھی ایمان لائے ہیں انہوں نے بھی اتفاق کیاہے ہم بھی

کرتے ہیں وہ بھی چلے گئے ہیں ہم بھی چلے جائیں گے ان کوہم پرفو قیت کیسے ہے؟ فر مایاوہ دنیا ہے گزر گئے ہیں اور دنیا میں اپنے اجر سے پچھونہ کھایا اور ہیں نہیں جانتا کتم میرے بعد کیا کرو گے اور تمہارے درمیان کتنے فتنے سراُ گھا کیں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ ہے مروی ہے انہوں نے فر مایا کہ ایک دن حضورا کرم ایک ہتے تشریف لے گئے اور فر مایا اے کاش! ہم آپ کے بھائی ہی ہی شریف لے گئے اور فر مایا اسٹو! کیا ہم آپ کے بھائی وہ ہیں جومیرے بعد آئیں گے اور وہ ابھی پیدا نہیں ہوئے ہیں میں ان کا فرط یعنی پیش میرے اصحاب ہو میرے بھائی وہ ہیں جومیرے بعد آئیں گے اور وہ ابھی پیدا نہیں ہوئے ہیں میں ان کا فرط یعنی پیش روہوں گا۔ صحابہ نے وضی کیا یا سرت سے گھوڑے ہوں گئی ہم آپ کے گھوڑے سفید ہوں رو نے قیامت میں مالی کوئی گھوڑے سفید ہوں اور نے قیامت میں میا تم اسٹون کی گھوڑے سفید ہوں اور کچھ سیاہ کیا تم اپنے گھوڑ وں کو دوسروں سے نہ پیچا نو گا ور فرمایا رو نے قیامت میرے امتی اس حال میں اُٹھیں گے کہ اور کی ہی اسٹون کیا گیا ہے۔ اس طرح شہدائے احد کی زیارت اور ان کے لئے دعاکر نے کے بارے میں مامور ہونا بیان کیا گیا ہیں۔ سے سے کے لئے دعاکر نے کے بارے میں مامور ہونا بیان کیا گیا ہے۔ اس طرح شہدائے احد کی زیارت اور ان کے لئے دعاکر نے کے بارے میں مامور ہونا بیان کیا گیا ہے۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک رات حضو را کرم اللہ کو تکم ہوا کہ تھیج تشریف لے جا کران کے لئے دعا فرمائیں او حضور اللہ تقاشیق تشریف لے جا کر بقیع تشریف لے گئے اور استغفار کر کے واپس تشریف لے آئے اور خواب استراحت فرمائی پھر تھم ہوا تشریف لے جا کر بقیع والوں کے لئے استغفار فرمائیں پھرتشریف لے گئے اور استغفار کر کے واپس آئے پھر تھم ہواتشریف لے جا کر بقیع والوں کے لئے استغفار فرمائیں پھرتشریف لے گئے اور استغفار کر کے واپس آئے خواب استراحت فرمائی پھرتشریف لے گئے اور استغفار کر کے واپس آئے خواب استراحت فرمائی پھرتھم ہوا کہ جاؤشہدائے احد کے لئے دعا فرمائیے اس کے بعد حضورا کرم اللہ اور تشریف لے گئے اور شہدائے احد کے حق میں دعا وو دائے سے داپس تشریف لائے اور احیاء واموات کے حق میں دعا وو دائے سے فارغ ہوئے تو در دِمر لاحق ہوا اور علیل ہوگئے۔

نكته

اس جگہا یک نکتہ دل میں پیدا ہوا ہے وہ یہ کہ یہ جوحضورا کرم آئیاتی کواس وقت اہل بھیج اورشہدائے احد کی زیارت اوران کے لئے دعا داستغفار اوران کواس طرح و داع کرنے کا تھم ہوا جیسے کہ کسی سفر میں جاتے وقت رخصت کیاجا تا ہے اس میں حکمت رتھی کہ چونکہ حضورا کرم آئیلیہ کوسفر آخرت در پیش تھااس بناء پرایک منا سبت اوراس عالم کی جانب رجوع اوراس جہان دالوں سے خاص لگاؤ بیدا ہو جائے اور جب کہ حضورا کرم شکانے نے زندوں کے لئے دعا دنصیحت فر مائی ہے اوران کو بندونصائے سے نواز اہے تواموات کو بھی دعا واستغفارا درتو دلیج سے سر فراز فر مایا جائے۔

اگرکوئی یہ کیے کہ گزرے ہوئے حضرات تو عالم برزخ میں ہیںاور حضورا کرم آیا تھے ابھی اس عالم میں تشریف لے جانے والے ہیں لہذاان کواپنے اس ارشاد سے بیثارت دےرہے ہیں'' انا کم لاحقون''میں بھی تمہارے ساتھ ملنے والا ہوں قو داع کا کیا مطلب ہے؟

اس کا جواب بیہ ہے کہ بیصورت میں و داع تھی جیسا کہ بیان کے ضمن میں اس کی طرف اشارہ کیا گیا ورنہ قیقی ا و داع کیے ممکن ہے اس لئے کہ حضورا کرم تاہیا ہ کا مقام اعلیٰ وار فع ہے کسی اور کومرا فقت اور مصاحبت کی کہاں تا ب وتو اں ہوگا جس طرح کہ جنت میں حضورا کرم آلی کا مخصوص مقام ہے عالم برزخ میں بھی یہی حکم رکھتا ہے۔ (واللہ اعلم) حضرت عا مُشهصد یقه رضی الله تعالیٰ عنها ہے مروی ہے کہ جب حضورا کرم اللے بقیع ہے واپس تشریف لائے تو مجھے در دِسرلاحق ہوگیا اور میں نے'' واراساہ''ہائے میراسر کہنا شروع کر دیا ۔حضورا کرم ﷺ نے میری تسلی کے لئے بطریق مزاج فرمایا ہے عائشہ جمہیں کیانقصان ہوگااگر مجھ ہے پہلےتم اس جہان سے چلی جاؤاور میں تمہارے سر ہانے کھڑا ہوںاور تمہاری تجہیر وتکفین کاانتظام کروں اور تم برنماز پڑھوں اور تمہیں دفن کر کے تمہارے لئے دعاواستغفار کروں اس برحضرت عائشہ نے بھی حضورا کرم ایک ہے بطورِ مزاح عرض کیامیرا خیال ہے کہ آپ میرا مرنا پیند کرتے ہیں اگر میری موت واقع ہوجائے تو اسی دن کسی اورعورت کو دلہن بنا کے میرے گھرلے آئیں گے ؟اس پر حضورا کرم اللہ نے و فرمایا ہے عائشہ تمہارا در دِسرتو جا تار ہے گالیکن بیددر دِسر جو مجھےلاحق ہے مشکل ہے کہ میں اس سےخلاصی یا وُں گویا اس طرح اشارہ فرمایا کہاسی مرض میں میں اس جہان ہے رحلت فرماؤں گااور حضورا کرم آیا ہے فرمایا (کویا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خوش کرنے سے لئے فر ملا) کہ میں جا ہتا ہوں کہ سی کوابو بکراوران کے فرز ندعبدالرحمٰن کی طرف جھیجو کہ وہ میرے پاس آئیں اور میں ان کے ساتھ عہد کروں یعنی عہد خلافت تا کہ کوئی کہنے والا دعویٰ نہ کرے اور کوئی تمنار کھنے والاتمنا نەكرے _مطلب بەكەحضرت ابوبكررضى الله تعالىٰ عنە كےسوا كوئى دوسرامدعى خلافت نەپنے اوراس كى آرزو نە کرےاس کے بعد میں نے کہااس سےاللہ تعالیٰ اورمسلمان بازر کھے۔

حضورا کرم اللہ کے مرض کی ابتداء حضرت میموندرضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر ان کی باری کے دن میں ہوئی تھی جب مرض نے شدت بکڑی تو اپنی ازواجِ مطہرات سے فرمایا میں کس کے یہاں رہوں گا اور اس بات کومکرر فرمایا۔ حضورا کرم اللے کا مقصداس بات میں کہ ایام مرض میں میں حضرت عائشہ کے یہاں رہوں۔

ایک روایت میں ہے کہ اپنی تمام از واجِ مطهرات سے صراحت کے ساتھ فرمایا کہ یہ مشکل ہے کہ میں مرض کی حالت میں تھونر مایا کہ یہ مشکل ہے کہ میں مرض کی حالت میں تمہارے گھروں کا بھیرا کروں اور اپنی باری کی رعایت کروں اگر تمہاری مرضی ہوتو مجھے اجازت دے دو کہ میں عائشہ کے گھر رہوں اور اس جگہتم سب میری تیار داری کرواس پرتمام از واجِ مطہرات راضی ہوگئیں کہ آپ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے گھر میں اقامت فرمائیں۔

ایک روایت میں کہ سیدہ فاطمۃ الزہراءرضی اللہ تعالیٰ عنہانے فرمایا کہ بیہ بات حضورا کرم ایسے ہم ہوگی کہ آپ ہرایک گھر کادورہ فرمائیں اس پرتمام ازواجِ مطہرات راضی ہو گئیں که آپ حضرت عائشہرضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں اقامت فرمائیں۔

اس کے بعد حضورا کرم اللے حضرت میمونہ کے گھر ہے اہل بیت میں سے دو شخصوں کے کندھوں پر اپنا دست مبارک رکھ کراس طرح تشریف لائے کہ آپ کے قدم ہائے مبارک زمین پر خط تھینچتے جاتے تھے اور آپ کے سرمبارک کپڑ ابندھا ہوا تھا آپ اس حالت میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے گھر تشریف لائے۔

ایک روایت میں ہے کہ چند روز تک تو حضورا کرم آفیاتھ نے از واج مطہرات کے گھروں کا دورہ فرمایا وران کی باری کی رعابیت فرمائی یہاں تک کہ ایک دن حضورا کرم آفیاتھ حضرت میمونہ کے گھر رونق افروز متص بخت در دِسر لاحق ہوا اس پر فرمایا اب ممکن نہ رہا کہ علالت کے دوران تمہارے گھروں کا دورہ کروں تو سب نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے گھر میں اقامت فرمانے پراتفاق کرلیا۔

ایک دوایت میں ہے کہ حضرت ابو بکرصدیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرج کیایارسول اللہ میری خواہش ہے کہ میں احتفاقی عنہ حضور اللہ تعالیٰ کی تیار داری کا شرف پاؤں اور خدمت گزاری کا موقعہ مجھے ملے نے مایا اے ابو بکرصدیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگر میں بغیر اہل بیت کے تیار داری کراؤں تو ان کی مصیبت زیادہ ہوجائے بلاشبہ تمہار ااجرحق تعالیٰ پر ہے اس نیت کے سبب جوتم نے کی۔

اس کے بعد حضورا کرم اللی کے علالت نے بہت شدت اختیار کرلی چنانچدار ہا ہے سیر بیان کرتے ہیں کہ آپ اپنے بستر مبارک پرایک پہلو سے دوسرے پہلو پر ہار ہار مضطر ہانہ طور پر منقلب ہوتے تھے۔حضرت عا کشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ اگر یہ حالت ہم میں سے کسی اور سے رونما ہوتی تو بُرامحسوں فرماتے اور غصہ میں آجاتے۔ آپ نے فرمایا میرا مرض انتہائی سخت ہے حق تعالی انبیاءو صلحاء پر ابتلاا نتہائی سخت وشدید فرما تا ہے ایسا کوئی مومن نہیں ہے جسے کوئی مصیبت وایذ اپنچے حتی کہ یاؤں میں کا نٹا چھے مگریہ کہ حق تعالی اس کے سبب اس کا درجہ بلند فرمائے اور اس کے گنا ہوں کو محوفر مائے اور فرمایا روئے زمین پر کوئی ایسانہیں ہے جسے مرض وغیرہ ک تکلیف پہنچے مگریہ کہ وہ اس کے گنا ہوں کو ایسا جھاڑ دے جیسے بہت جھڑ کے موسم میں درختوں سے پتے جھڑتے ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ فرماتی ہیں میں نے کسی کوئیس دیکھا جس کی یماری رسول اللہ تھاتے گئی کی بھاری سے سخت تر ہو۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے منقول ہےوہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ واللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے حضورا کرم فیصلے کو قطیفہ میں لیٹا ہوا یایا میں قطیفہ کے اوپر سے بخار کی گرمی محسوں کرتا تھااور مجھے بردا شت نتھی کہ میں حضورا کرم طالعہ کے بدنِ اقدس پر ہاتھ رکھوں میں نے اس شدت پر تعجب کیا حضورا کرم اللہ فیصلے نے ِ فرمایا کسی کی مصیبت داذیت انبیاء ملیهم السلام کی مصیبت داذیت سے زیا دہ سخت وشدید نہیں ہے بلاشبہ جس طرح ان کی مصیبتیں دونی ہیںا تناہی ان کااجر بھی دونا ہےاور بیر کہ حق تعالی نے بعض انبیا علیہم السلام کوفقر و درویشی میں اس حد تک مبتلا فرمایا کہانہیں بجزا یک عباکے دوسرالباس تک میسر نہ ہوا۔اسی عبا کوشب دروزیہنا کرتے تھے داختے رہنا جا ہے کہ بلا میں طوالت اور امتحان و آز مائش میں مبتلا ہونا بار گاؤالہی کے مقربوں کے ساتھ خاص ہے۔ان مقربانِ الہی میں اعز و اعظم اوراعلیٰ واقر بانبیاءعلیہم السلام اور ان کے تابعین ہیں جو کہ اولیاء وصلحاءامت ہیں اس میں کوئی کلام نہیں ہے جيبا كه حديث مبارك "الا مشل فالا مثل "اس مين مشهور ومعروف بي كين بلامين جزع وفزع اورمرض مين آه وناله کا کیاتھم ہےتو اس میں کلام ہےاگر بےصبری و بے طاقتی کے لحاظ سے جزع وفزع کرنا بلاکونا گواراوراس سے فرار جا ہنا ہے تو بیہ بلااختلا ف حرام ہےاور آہ و نالہ جو بقصد اظہارغربت و بے جارگی ہو جو بندگی کے حال کے لئے لازم ہے اور شدت مرض ادراس کی سختی ہے جواضطراب و بے چینی عارض ہو بیاور بات ہے یہ چیز جزع وفزع اور بلا ہے نا گواری و فراری اور شکوہ وشکویت میں داخل نہیں ہے۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث جوحضورا کرم آلیا ہے کی حالت بیان میں مذکور ہوئی اس کے اثبات میں کافی ہے البتہ آہ و نالہ اگرعدم رضا دشلیم ہے ہوتو مکروہ اور داخل شکوہ ہوتی ہے۔علاءومشائنے نے جو کرا ہت وشکایت کااس پراطلاق فر مایا ہے وہ مطلق بے مبری و بے رضائی ہے مقید ہے۔ حضرت شیخ محی الدین نووی رحمته الله تعالی علیہ نے اگر چه اس قول کی تضعیف وابطال میں صراحت فرمائی ہے

کیکن ساتھ ہی ہی بھی فرمایا ہے کے ممکن ہے ان کی کراہت سے مراد خلاف اولی ہواس لئے کہ اولی ہیہ ہے کہ ذکر الہی میں مشغول ہواور نووی کے کلام میں اس لئے محل نظر ہے جب کہ بارگاہ نبوت علی مصدر ہاالصلو ہ والتحیۃ سے بہ بات ثابت ہونے کے بعد خلاف اولی کہنا ترک اوب ہے تو یہ بھی ذکر کی ہی ایک شم ہے البتہ یہ بات ازروئے ففلت اور غلبہ ُ طبیعت کے جوش سے ہوجیسا کہ عام لوگوں اور مبتدیانِ راہ کے احوال سے رونما ہوتا ہے جوضعفِ یقین اور قضاء سے ناگواری کے وہم کی جانب اشارہ کرتا ہے اس کو مکروہ و خلاف اولی کہیں تو جائز ہے لیکن اگر جیلی اور طبعی ور دوالم کی خبر دینے کے طریقۃ پر ہوتو کوئی مضا کقہ نہیں ہے اس میں سب کا اتفاق ہے لہذا ورد کے ذکر سے شکایت مراد نہیں ہے بہت سے ایسے لوگ بیں جو بظاہر خاموش بلب بیں مگر دل میں شاکی بیں اور بہت سے ایسے حضرات بیں جوظاہر میں گویا ہیں اور باطن میں راضی برضا بیں لہذا معتمد و مشغول عمل قلب ہے نہ کفعل انسان۔ (واللہ اعلم)

احادیث صحیحہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے مروی ہے کہ حضورا کرم آلیا۔ کلمات ہے تعویذ واستعاذ ہ فرماتے کہ

اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافي لا شفاء الاشفاء ك شفاء لا يغادرسقما

ایک روایت میں ہے کہ جب حضورا کرم آفیا ہوئے تو اپنے لئے بھی انہیں کلمات ہے تعویذ فرمایا اور اپنے دست اقدس کوتمام بدن اطهر پر پھیرااور جب حضورا کرم آفیا ہوئے تو اپنے مرضِ وفات میں علیل ہوئے تو میں نے بہی وعا پڑھی اور جا ہا کہ حضورا کرم آفیا ہوئے تو میں نے بہی وعا پڑھی اور جا ہا کہ حضورا کرم آفیا ہے کے ہاتھ کوآپ کے بدن اقدس پر پھیروں تو حضورا کرم آفیا ہے دست مبارک مجھ سے سمینچ لیا اور فرمایا

رب اغفرلی و الحقدی بالرفیق الااعلیٰ است ملادے ایک ردایت میں بیہ ہے کہ حضورا کرم ایک نے فرمایا یہ تعویذ مجھے اس سے پہلے نفع پہنچا تا تھا اب یہ کوئی فائدہ نہ رنگا۔

مروی ہے کہ حضورا کرم میں اپنے تمام مرضوں میں رب تعالیٰ سے صحت یا بی کی دعا مانگا کرتے تھے مگراس مرض میں جس میں آپ کی دعا مانگا کرتے تھے مگراس مرض میں جس میں آپ کی دفات ہوئی کوئی دعا نہ فرمائی بلکہ اس بات پر شخق فرماتے اور فرماتے الے نفس مجھے کیا ہو گیا ہے کہ جوتو ہر جائے بناہ وآسائش میں بناہ تلاش کرتا ہے۔ار باب میر نے ایسا ہی بیان کیا ہے کیکن ایک اور حدیث میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے مروی ہے کہ حضورا کرم تابیہ سوتے وقت ''قب ل ھے والسلسے احساد '''قب ل اعدیٰ خا

الفلق"اور" قبل اعو ذہر ب النامس"پڑھا کرتے اور دونوں ہاتھوں پر دم فرماتے اور پھر دونوں ہاتھوں سے جہاں تک وہ جسم اقدس میں پہنچ سکتے مسح فرماتے ۔ایک روایت میں آیا ہے کہ حضور جب بھی علیل ہوتے ایسا ہی فرماتے اور جب حضور علیقہ اس بیماری سے جس میں آپ نے وفات پائی علیل ہوئے تو میں نے حضورا کرم ایک کی عاوت شریفہ کے مطابق معوذ تین کو پڑھ کرآپ پر دم کیااورا ہے ہاتھوں پر دم کیا۔

جن براللہ نے فضل کیا یعنی انبیا ءاور صدیق اور شہید اور نیک لوگ بید کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ جبریل علیہ السلام ہے فرمایا اے جبریل میں نے آج اپنے آپ کواپنے رب کے سپر د کر دیا ہے وہ جوجا ہے میرے ساتھ کرے۔

حضورا کرم آلیات کی علالت کی ابتداواخرصفر میں تھی ما وُصفر کی چندرا تیں باقی تھیں اورا یک روایت میں ہے کہ بدھ (چہارشنبہ) کا دن تھا۔ا یک روایت میں شروع ماہ رہیج الاول آیا ہے۔ کتا ب الوفاء میں کہا گیا ہے کہ ماہ صفر کی را تیں باقی تھیں جب مرض کی ابتداء ہوئی۔

حضورا کرم اللی کی مدینے علالت میں اہل سیر کا اختلاف ہے اکثر کا فد ہب بیہ ہے کہ بیر تیرہ روز تھے۔ ایک روایت میں چودہ روز ہے اور بعض نے بارہ روز بیان کیا ہے اور ایک گروہ کا فد ہب بیہ ہے کہ بید دس روز ہیں اور بیا اختلاف

ابتدائے مرض اوررو زِوفات میں اختلاف کی وجہ ہے ہے۔

آخري صلوة الفجر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضورا کرم ایک نے دروازے کے بروے ہٹا کرمسجد میں لوگوں کی جانب نظر مبارک ڈالی اور ملاحظہ فرمائی کہ فجر کی نماز ہے اور حضرت ابو بکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنه نماز پڑھا رہے ہیں پھر دروازے ہراس طرح کھڑے ہوئے کہآپ کی نظر مبارک ان کی طرف جمی رہی گویا کہآپ کاروئے انور ور**ق** مصحف ہے گویا حضر **ت**انس نے حضورا کرم طابقہ کے روئے انور کی نورا نیت اور نظافت کوورق مصحف ہے تشبیہ دی اور پہ حضورا کرم آلی ہے گئے گئی عمدہ تشبیہ ہے اس کے بعد حضورا کرم آلیہ نے تبسم فرمایا جب حضور آلیہ کھڑے ہوئے تھے تو صحابہ نے خیال کیا کہ شاید حضورا کرم آلیا ہے ہا ہرتشریف لا رہے ہیں اس پر وہ سب بہت خوش ہوئے اور انہوں نے عا ہا کہ آپنماز کے لئے تشریف لے آئیں۔شاعرنے کیاخوب کہاہے

نماز را بگذارم تراسلام کنم نمازاس کئے پڑھتا ہوں تا کتہیں سلام کہوں۔

حضرت ابو بكرصديق رضي الله تعالى عنه نے جاہا كہ اپني جگہ ہے بيچھے آجا كيں مگررسول الله الله الله في نے سحابہ كي طرف اشارہ فرمایا کہاین جگہر ہیں اور اپنی نماز کو پورا کریں پھر دروازہ کابر دہ چھوڑ دیا اور اسی دن رسول اللہ واللہ سے وف**ات یا کی**۔

ملك الموت كا اجازت لينا

روایات میں ہے کہ وصال ہے قبل تین روز قبل حضرت جبریل علیہ السلام بار گا وُرسالت میں آئے اور پیغام حق لائے کہ آپ کارب تعالیٰ دریافت فرما تاہے کہ آپ اپنے آپ کو کیسایاتے ہیں بیدوا قعہ شنبہ کے دن کاہے اس کے بعد ملک الموت آئے اورا جازت طلب کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ جبریل علیہ السلام اس علالت کے زمانہ میں آئے جس میں حضورا کرم اللہ نے وفات یائی اور عرض کیا کہ حق تعالیٰ آپ پر سلام بھیجنا ہے اور فرما تاہے کہ آپ اپنے آپ کو کیسایا تے ہیں اور کیا حال ہے۔فرمایا اے امین اللہ میں در دوالم محسوں کرتا ہوں۔بعض روایات میں آیا ہے کہ فرمایا اے جبریل میں غم واندو ہمحسوں کرتا ہوں۔ دوسرے دن جبریل پھرآئے اوراسی طرح مزاج ریسی کی اور حضورا کرم شیک نے یہی جواب مرحمت فر مایاوہ تیسرے دن آئے ان کے ہمر اہ ملک الموت اورا یک اور فرشتہ جس کانا م اسمعیل ہے جوایئے ستر ہزار (ایک روایت میں ہےایک لاکھ) فرشتوں پر حاکم ہے جن میں ہرایک فرشتہ ستر ہزار یا

ایک لا کوفرشتوں پر جا کم ہے وہ بھی جبریل کے ساتھ تھے۔عرض کیااے محمد (ﷺ)حق تعالیٰ آپ پر سلام بھیجنا ہے اور وریافت فرما تا ہے کہ خودکوکیسا پاتے ہیں فرمایا در دوالم محسوں کرتا ہوں۔عرض کیایارسول اللہ! پید ملک الموت ہے اور آپ کے بعد بیرمیراعہد دنیا میں آخری ہے اور دنیا میں بیعجد آپ کا آخری ہے آپ کے بعد میں کسی بنی آ دم کے پاس نہیں آؤں گا اور آپ کے بعد میں کسی بنی آ دم کے پاس نہیں آؤں گا اور آپ کے بعد میں زمین پر نہیں اتروں گا۔اس کے بعد حضورا کرم ﷺ نے سکر موت اور اس کی تختی و شدت محسوں فرمائی۔حضورا کرم ﷺ کے پاس پانی کا بھرا ہوا پیالہ رکھا ہوا تھا بار بارحضور الکوم ہوا تھا۔ارک اس میں ڈالتے اور این جہرہ انور پر بھیرتے تھا ور فرماتے جاتے

اللهم اعنى على سكرات الموت

ایک روایت میں آیا ہے کے فرماتے

لااله الا الله ان للموت سكرات

شدت سكرات

کتے ہیں کہ حضورا کرم ایک ہے۔ پرسکرات موت اتنی دشوارتھی کہ بھی سرخ اور بھی زرد ہوجاتے تھے اور بھی داہنے دست اقدیں سے اور بھی بائیں دست اقدیں ہے اپنے رخسار پرانوار سے پسینہ پو نچھتے جاتے تھے۔مسواک کا قصہ جو پہلے لکھا گیا ہے اسی وقت میں تھا جب حضورا کرم ایک اس جہان ہے تشریف لے گئے تو بیکلہ فرماتے تھے

اللهم رب اغفرلي والحقني بالرفيق الاعلىٰ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ بہ آخری کلمہ ہے جسے میں نے رسول اللہ علیہ سے سا۔

فائده

موا ہبللدنیہ میں ہے کہ واقدی کی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ سب سے پہلاکلم پہر چوحضورا کرم اللے فیے نے حلیمہ سے م سعد بیرے یہاں زمانۂ رضاعت میں فرمایا وہ اللہ اکبر ہے اور آخری کلمہ چوحضور واللے نے فرمایاوہ "و السر فیسق لاعسا تھا۔

آخرىوصيت

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے مروی ہے کہ رسول اللہ واللہ کی زیادہ تر وصیت علالت کے زمانہ میں نماز کے بارے میں اور غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے بارے میں تھی یہاں تک کہ اس وقت بھی جبکہ آپ کا سینہ انور کے کرر ہاتھا اور آپ کی زبانِ مبارک کام نہیں کررہی تھی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے مروی ہے کہ رسول اللہ اللہ اللہ کی وصیت اس وقت جب کہ سکرات کاعالم طاری تھا پیتھی کہ ''المصلوٰ۔ۃ و مساملکت ایں مانک پیئاں تک کہ اس کلمہ کے ساتھ آپ کا سینڈا نور تغر خرکررہا تھا اور آپ کی زبان مبارک آپ کی مدنہیں کررہی تھی۔

وصال کی آخری ساعت

مروی ہے کہ ملک الموت نے حاضر ہونے کی اجازت مانگی پھروہ حضورا کرم اللے گئے کے پاس آئے اور آپ کے سامنے کھڑے ہوگئے اور عرض کرنے گئے یارسول اللہ یااحمد حق تعالی نے جھے آپ کی طرف بھیجا ہے اور حکم دیا ہے کہ میں آپ کی اطاعت کروں جو بچھ بھی آپ فرمائیں کہ میں آپ کی روح قبض کروں اگر آپ اجازت دیں اور اگر فرمائیں تو قبض نہ کروں اس میں اللہ تعالی نے آپ کو اختیار مرحمت فرمایا ہے پھر جبریل علیہ السلام نے آکر عرض کیا اے محمد النظم نے آپ کو اختیار مرحمت فرمایا ہے پھر جبریل علیہ السلام نے آکر عرض کیا اے محمد النظم نے اس کا مشاق ہے اور آپ کو بلاتا ہے اس پر حضورا کرم آگئے نے فرمایا اے ملک الموت جو مہمیں حکم دیا گیا ہے اس کی مشول ہوجا و جبریل علیہ السلام نے عرض کیا زمین پر میر ا آٹا میآخری ہے اور دنیا میں میرے آنے کی ضرورت آپ کا دیورگرامی تھا میں آپ کے لئے دنیا میں آٹا تھا۔

کی ضرورت آپ کا د جودگرامی تھا میں آپ کے لئے دنیا میں آٹا تھا۔

رفت ہر ہوئے سرزلف تو حقی بچمن ورنہ کے ہوئے نسیم سحری ہود غرض اس کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہانے حضورا کرم ایسے کے سرمبارک کو ہالیں پر رکھا اور اپنا رو ئے انور پیٹتی کھڑی ہو گئیں۔

طلب اجازت

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہا ہے منقول ہے کہ حضورا کرم اللہ کے کی وفات کے دن حق تعالی نے ملک الموت کو حکم ا فرمایا کہ زمین پرمیرے حبیب محمد مصطفیٰ علیہ کے حضور حاضر ہوخبر دار! بغیر اجازت کے داخل نہ ہونا اور بغیر آپ کی اجازت کے دوح قبض نہ کرنا تو قابض ارواح نے دروازے کے باہراعرانی کی صورت میں کھڑے ہو کرعرض کیا

السلام عليكم اهل بيت النبوة ومعدن الرسالة ومختلف الملائكة

مجھے اجازت دیجئے تا کہ میں داخل ہوں تم پراللہ کی رحمت ہواس وقت سیدہ فاطمۃ الز ہراءرضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ علیہ کی الیس پرموجود تھیں انہوں نے جواب دیا کہ نبی کریم تلفیہ اپنے حال میں مشغول ہیں اس وقت ملا قات نہیں فرماسکتے دوسری مرتبہ مانگی یہی جواب سنا تیسری مرتبہ اجازت مانگی اور بآواز بلندا جازت مانگی چنانچہ جتنے حضرات اس وقت گھر میں موجود تھاس آواز کی ہیبت سے ان پرلرزہ طاری ہوگیا۔حضورا کرم آبھی ہوش میں آئے اور چشمانِ مبارک کھول کر فرمایا کیابات ہے۔صورتِ حال عرضِ خدمت کی گئی تو فرمایا اے فاطمہ تہمیں معلوم ہے کہ یہ کون ہے یہ لذتوں کوتو ڑنے والا ،خواہشوں اور تمنا وُں کو کچلنے والا ،اجتماعی بندھنوں کو کھولنے والا ، بیو یوں کو بیوہ کرنے والا اور بچوں بچیوں کو پیتم بنانے والا ہے۔سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہانے جب بیہ سناتو رونے لگیس تو حضورا کرم آبھی نے فرمایا اے امیری بیٹی روو نہیں کیونکہ تمہارے رونے سے حاملین عرش روتے ہیں اور اپنے دست مبارک سے فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہائے چیرہ انور سے اشکوں کو یو نچھا اور دلداری و بیثارت فرمائی۔

بعض روا تیوں میں آیا ہے کہ حضورا کرم اللے گئی وفات کی خبراور سیدہ فاطمہ کے رونے اور حضورا کرم اللے گئی کا ان کو

آسلی فرما نا اور رید کتم سب سے پہلے مجھ سے ملوگی اس کی بیثارت دینے اور رید کتم جنتی بیبیوں کی سر دار ہوگی کی حدیث اس

ایک وقت میں واقع ہوئی ہیں اوروہ فرمایا اے خدا انہیں میر کی جدائی پرصبر نصیب فرما ۔ فاطمہ زہرانے پکارا''واک رب

ہائے مصیبت! حضورا کرم اللے تی نے فرمایا تمہارے والد پر آئ کے بعد کوئی کرب واندہ ہم نہیں ہے مطلب رید کہ کرب و

اندوہ شد سے الم اور درد کی صعوبت کی وجہ سے ہے اور بواط علاقہ جسمانی اور بشری لواز مات کے تعلقات کی بناء پر ہوتی

ہے اس کے بعد سیدہ فاطمہ زہراء سے فرمایا اپنے بچوں کولا وُوہ امام حسن اورامام حسین رضی اللہ تعالی عنہم کو صورت کے لیان کے گریہ

سامنے لائیں جب ان صاحبزا دگان نے سب کو اس حال میں دیکھاتو رونے گے اور اتن گریدوزاری کی کیان کے گریہ

سامنے لائیں جب ان صاحبزا دگان نے سب کو اس حال میں دیکھاتو رونے گے اور اتن گریدوزاری کی کیان کے گریہ

سامنے لائیں جب ان صاحبزا دگان نے سب کو اس حال میں دیکھاتو رونے گے اور اتنی گریدوزاری کی کیان کے گریہ

سامنے لائیں جب ان صاحبزا دگان نے سب کو اس حال میں دیکھاتو رونے قیم اور ان سے محبت کے بارے میں صحابہ

سامنے لائیں مدی کو وصیت فرمائی۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ دونوں حضورا کرم آبیاتی کے آخوش مبارک میں رور ہے تھے جب ان کے رونے کی آور حضورا کرم آبیاتی کے گئی گئی اور حضورا کرم آبیاتی کے گئی کی کہ کہ کے گئی کے گئی کے گئی کہ کو گئی کے گئی کے گئی کے گئی کرم اُٹھا کے گئی کے اور وصیت کی بھی کرم آگئی کے گئی کو گئی کو گئی کے گئی کرم آٹھا کے گئی کے گئی کرم آٹھا کر کرم کرکھ کرم گئی کرم آٹھا کر کرم گئی کرم آٹھا کر کرم گئی گئی کرم آٹھا کر کرم گئی کرم گئ

اس کے بعد فرمایا میرے بھائی علی کو بلاؤ۔حضرت علی مرتضٰی آئے اور سر ہانے بیٹھ گئے اور حضور قابطہ ہے سر مبارک کواپنے زانوں پر رکھا حضورا کرم آفیا ہے فرمایا اے علی فلاں بہو دی کے چند ورہم میرے ذمہ بیں جسے اس سے لشکر اسامہ کی تیاری کے لئے قرض لئے بیخے فبر داراس کے حق کومیری طرف سے تم اتار نا اور فرمایا اے علی تم ان اشخاص میں پہلے ہوگے چوحوضِ کوٹر پر مجھے سے ملیں گے اور میرے بعد بہت ہی نا گوار با تیں تنہیں پیش آئیں گئے تہیں لازم ہے کہ دل تنگ نہونا اور صبر کرنا اور جب تک دیکھوکہ لوگ دنیا کو پہند کرتے ہیں آئی تا تھا تھے اور ختیار کرنا۔

ایک اور روابیت میں ہے کہ فرمایا کا غذ دوات لاؤ تا کہتمہارے لئے ایک وصیت لکھ دول حضرت علی مرتضلی فرماتے ہیں کہ میں نے خوف کیا کہ جب تک میں لکھنے کاسامان مہیا کر کے لاؤں حضورا کرم ایک فلے دنیا ہے کوچ کرجا ئیں گاوروصیت کی دولت ہے محروم رہ جاؤں گا۔ میں نے عرض کیایارسول الله اللہ جومرضی مبارک ہووصیت فرمائے میں یا در کھوں گا۔ فرمایا

الصلواة وما ملكت ايمانكم

ایک روایت میں ہے کہ فرمایا

الله الله فيما ملكت ايمانكم البسو ظهورهم واشبعوابطونهم ولينواهم بالقول

خبر دار ہوشیارا پنے غلاموں اور باندیوں کے حق میں ان کولباس پہننے کو دینا ، ان کوکھانا پیٹ بھر کے دینا اور ان سے نرمی کے ساتھ بات کرنا۔

حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالی عند فرماتے ہیں کہ حضورا کرم اللہ علی میرے ساتھ گفتگو فرمار ہے تھے اور آپ کا لعابِ دہن مبارک مجھ پر پہنچ رہا تھا اس کے بعد حضور طبیقہ کا حال متغیر ہوگیا اور پس پر دہ عور تنیں بے طاقت ہوگئیں اور میں بھی اس کو ہر داشت نہ کر سکا جو حال کہ میں نے اس وقت و یکھا میں نے کہا اے عباس میری مد دکروتو حضرت عباس آئے اور دونوں نے مل کر حضورا کرم اللہ کہ کوٹایا۔

تطبيق روايات

شیخ محقق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ پہلے گز رچکا ہے کہ حضرت عا کشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہافخر کرتی ہیں کہ رسول اللہ وظاملی کی روح مبارک میرے آغوش میں قبض ہوئی ہے اور مشہور بھی یہی ہے اور محدثین اس حدیث کوچے بھی بیان کرتے ہیں اور اس جگہ بیروایت لاتے ہیں کہ آخر وقت میں حضور وظاملی کاسر مبارک حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زانو پر تھاجھے جا کم اورا بن سعد طرق متعددہ ہے روایت کرتے ہیں اوراس بیان سے جواو پر ندکور ہوا ظاہر ہوتا ہے کہ حضر ت علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ آئے اور حضورا کر م اللہ کے سر ہانے بیٹھے اور حضور طبطی ہے کے سر اقد س کواپنے ہازو پر رکھا اور ظاہر ہوتا ہے کہ آخر عہد یہی ہے اور دونوں مفہوموں کے درمیان مغائز ت ہے کہ سر مبارک ہازو پر رکھایا آغوش میں رکھا اس مغائزت کا ارتفاع آسان ہے کہ بیراویوں کا اختلاف ہے کہ بعض نے بازو پر رکھنا بیان کیا اور بعض نے آغوش میں رکھنا بیان کیا ہے غرضیکہ سیدہ عائشہ نے زمانۂ و فات کے قرب کی وجہ سے آخری مرتبہ کا نام رکھا ہے جیسا کہ پہلے ندکور ہوا کہ ہر مبارک کو ہالیس پر رکھ کرا پنارو ئے انور پیٹنی کھڑی ہو گئیں۔ والٹداعلم

جشن وصال پر عالم برزخ میں

جب ملک الموت اعرابی کی صورت میں آئے اور اذن طلب کیا تو فرمایا کہو کہ آجا کیں تو انہوں نے آکر کہا

"السسلام علیہ کے بیا ایھا المنبلٹی تخالی آپ پرسلام بھیجتا ہے اور جھے تھم فرما تا ہے کہ آپ کی اجازت ہے آپ کی

روح مبارک قبض کروں ۔ حضورا کرم بھیٹٹ نے فرمایا اے ملک الموت اس وقت تک میری روح قبض نہ کرو جب تک کہ

میرے بھائی جبریل علیہ السلام نہ آجا کیں اس کے بعد جبریل علیہ السلام روتے ہوئے آئے ۔ حضورا کرم بھیٹٹ نے فرمایا

اے میرے دوست اس حال میں تم تنہا چھوڑ دیتے ہو جبریل نے عرض کیا یارسول اللہ بشارت ہو کہ میں حق تعالیٰ کی

جانب سے ایک خبر لایا ہوں وہ یہ کہ دار وغہ دوز خ کو تھم دے دیا گیا ہے کہ میرے حبیب کی روح مطہر آسان پر آر ہی ہے

اتش دوز خ کو سر دکر دو اور حور عین کو دی فرمائی ہے کہ خود کو آراستہ و بیراستہ کریں اور فرشتوں کو تھم دیا ہے کہ اُٹھو صف در

اتش دوز خ کو سر دکر دو اور حور عین کو دی فرمائی ہے کہ خود کو آراستہ و بیراستہ کریں اور فرشتوں کو تھم دیا ہے کہ اُٹھو صف در

مف کھڑے بہوکر دو ہو مجد کی کا استقبال کرو اور جھے تھم ہوا ہے کہ زمین پر جاؤمیر سے حبیب کو بتاؤ کہ دی تعالیٰ فرما تا ہے اور کی امت آپ کو اتن دی جائے گی کہ آپ راضی ہوجا کیں گرمت اس کی امت اس کیا ہو جائے گی کہ آپ راضی ہوجا کیوں گی امت اس کے بعد اس کے گیا کہ آپ راضی ہوجا کیا ہو اس کے اس کے بعد اس کے اور کیا گیا ہورا کرم ہوائیٹھ کی کہ آپ راضی ہوجا کیا ہے ۔ اس کے بعد اس کے اس کے میں کہ میں گرم کر المیا گیوں کے اور کہایا تھی یا رسول رہا تھا ہمیں

حضرت علی بن ابی طالب رضی الله تعالی عنه ہے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں آسان کی جانب ہے فرشتوں کی'' واہ محمداہ'' کی آواز سنتا تھا۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی الله تعالی عنہا ہے منقول ہے کہ جب حضورا کرم آفیا ہے گی اطہر کوقبض کر کے اعلیٰ علیین لے گئے اور کہا "یا محمد اہ یار سول رب العالمین" حضرت عا ئشصد یقه رضی الله تعالی عنها ہے منفول ہے کہ جب حضورا کرم ایک ہے کی روح مطہر دمطیب جدا ہوئی تو میں نے آپ ہے ایسی خوشبوسو تکھی کہاس ہے پہلے ایسی خوشبو میں نے کہیں اور نہ سوتکھی تھی اس کے بعد میں نے آپ کے جسم اقدس کو جا در سے ڈھانپ دیا۔

دهندنکا کا منظر

حضورا کرم اللے کے وصال کے بعد صحابہ کرام کا حال زار کا سال یوں تھا۔

ام سلمه رضى الله تعالى عنها

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جس دن رسول اللہ وظافیۃ کی و فات ہوئی میں نے اپنا ہاتھ حضورا کرم کیفیۃ کے سینہ مبارک پر رکھ دیا تھا اس کے بعد کئی جمعہ گذر گئے میں کھانا کھاتی ، وضو کرتی مگر میرے ہاتھ ہے اس دن کی خوشبونہ گئی۔

سيده فاطمه رضى الله تعالى عنها

جب رسول التعلق نے رحلت فرمائی تو سیدہ فاطمہ زہرارضی اللہ تعالی عنہا نے از حدگر بیزاری فرمائی وہ کہتیں ''یسااہ سام الگری ہے بلاوے قبول فرمایا'' واابتاہ'' آپ نے جنت الفر دوس میں اقامت فرمائی ''واابتاہ'' آپ کی رحلت کی خبر جبریل کوکون پہنچائے ''واابتاہ'' آپ کے بعد وہ دحی کس پرلائیں گے۔اے خدا فاطمہ کی روح کو خور اگر میں اسلام کے اسے خدا فاطمہ کی روح کے ملا ،اے خدا مجھا ہے رسول کا دیدار نصیب فرما،اے خداا ہے حبیب کے ثواب کی روح کے خور اکرم ایک کی شفاعت ہے محروم نہ کرنا۔اہل سیر کہتے ہیں کہ حضورا کرم ایک کی رحلت فرمانے کے بعد سیدہ فاطمہ زہرا کو بھی کے بینے نہ دیکھا۔

سيده عائشه صديقه رضى الله تعالى عنها

سیدہ عائشصد یقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی گریہ وزاری کرتی اور کہتی تھیں ہائے افسوس!اس نبی محترم نے فقر کو تو نگری پراور درویشی کو مالداری پرافتیار فرمایا۔افسوساس وین پروری پر کہا بیک رات بھی امت کے معاصی کے غم وفکر سے بنیاز ہوکر بستر استراحت پر آرام سے نہوئے اور ہمیشہ ہمیشہ قدم ثبات وقرار کے ساتھ محاربہ نفس کے مقام صبرو استقامت پر گامزن رہے اور اسے ترک نہ فرمایا اور بھی بھی کا فرول کے ایڈ اوستم سے آپ کے ضمیر منیر کے دامن پر ناگواری و ملامت کا غبار نہ آیا اور اب فقرول و احتیاج کے او پراحسان اور فضل وامتنان کے دروازوں کو بند نہ فرمایا ،

و شنوں کی سکباری سے دندانِ مبارک اور رخسار مبارک مجروح ہوئے ،حواد شے زمانہ نے آپ کی پییثانی اقدس پر پٹی باندھی اور آپ کاشکم اطہر کئی کئی دن تک جو کی روٹی ہے سیر ہوا۔

غیبی نوحه گر

کا شاندُ اقدس کے گوشہ سے بیآ واز سنی گئی لیکن کہنے والے کوکسی نے نہ دیکھااس نے کہا کہ

السلام عليكم اهل البيت ورحمة الله وبركاته

كُلُّ نَفْس ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ا وَ إِنَّمَا تُوَقَّوْنَ أَجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيامَةِ (اياره مسورة) آل عران ١٨٥٠)

اے نبی کے گھروالوں تمہیں سلام ہواور اللہ کی رحمت وہر کت تم پر ہو۔

ہر جان کوموت چکھنی ہےاور تمہارے بدلتو قیامت ہی کو پورے ملیں گے۔

تم جان لو که ہر مصیبت کے لئے اللہ عزوجل پراعتمادِ واثق رکھواوروہ تمہیں اس کی طرف لوٹائے گا آہ و فغال نہ کرو اور حقیقت بیہ ہے کہ وہی مصیبت زوہ ہے جوثوا ب سے محروم رہا" **و السسلام عملیہ کسم و رحسمة اللہ وہر سے اتی آ**ؤاز تعزیت کرنے والے فرشتہ کی تھی۔

حضرت خضر کی آمد

ایک جیم وشیخ اور گھنی دا ڑھی والاشخص آیا بیرم دول کے پاس جا کررویا اس کے بعداس نے صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہوکر کہا بلاشبہ ہر مصیبت کے عوض خدا کے یہاں ایک درجہ ہے ہرفائت کابدل ہے اور ما لک خدا کی طرف رجوع کرتا ہے خدا کی طرف رجوع کرو ہر بلا اور مصیبت میں خدا کی جانب متوجہ یہاں وہی شخص مصیبت زدہ ہے جوصبر نہ کرسکے بیہ کہ کروہ شخص چلا گیا حضرت الو بکرصد این اور حضرت علی مرتضلی رضی اللہ تعالی عنہم نے فرمایا بیخضر علیہ السلام ہے۔ جوتمہاری تعزیت کے لئے آئے تھے۔

صحابه كرام رضى الله تعالى عنهم سوگوار

صحابہ کرام رسول اللہ واقعی و فات کے بعد سراسمیہ اور پریشان ہوگئے جیسے ان کی عقلیں سلب کرلی گئی ہوں، ان کے حواس معطل ہو گئے ، بعض حضرات کی زبان بستہ ہوگئی ،اس کے ہوش وحواس اور قوت گویائی جاتی رہی ،حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ بھی انہیں لوگوں میں سے بتھے چنانچیمروی ہے کہ ان کے پاس سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گزرے انہیں سلام کیاانہوں نے ان کے سلام کو سنا بھی گرسلام کا جواب نہ دے سکے۔(الحدیث)

بعض حضرات اپنی جگہ جے بیٹھے رہے جنبش کی طاقت تک ندر ہی چنانچہ حضرت علی مرتضٰی کرم اللہ و جہہ الکریم کا یبی حال تھا صحابہ میں سب سے زیا دہ ثابت واشجع حضرت ابو بکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے حالا نکہ وہ بھی آنسو بہار ہے خےادر آہ د نالہ کرر ہے تھے۔اسی کیفیت سے حضرت ابو بکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شجاعت پراستدلال کیا گیا۔بعض . بیاراورلاغر ہوکراورگھل گھل کراس جہان ہےرخصت ہو گئے۔بعض دعا کرتے کیا ہےخدا ہمیں اندھا کر دے کہ کسی اور کو و یکھنے کی ہم میں طاقت نہیں ہے بیاس طرح گڑ گڑا کر فریا دکرتے تھاور قتم کھاتے تھے کہ رسول اللہ واللہ علیہ فیصلے ً یائی ہے حضورا کرم ایک کے کوحضرت موکیٰ علیہ السلام کے صعفہ کی مانند صعفہ ہوا ہے۔ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ حضورا کرم آلی ہے ویدار کے وعدہ پر گئے ہیں جس طرح حضرت موٹیٰ علیہ السلام گئے تھے اور فرمایا کہ میں امیدر کھتا ہوں کے حضورا کرم آلی ہے اتنے دن دنیا میں ضرور رہیں گے کہ منافقوں کی زبان اور ہاتھ کا ٹیں۔بعض منافقین کہتے تھے کہ اگر محمد نبی ہوتے تو وفات نہ یاتے ۔حضرت عمر نے جب یہ بات سی تو تلوار تھینچ کر مبحد شریف کے دروازے ہر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے جو یہ کہے گا کہ نبی نے و فات یائی ہے میں اس سےاس کے دوٹکڑے کر دوں گا۔لوگوں نے جب بیہ بات بنی تو حضورا کرم آیستا کی وفات پر شک وشبہ میں پڑ گئے ۔حضرت اساء بنت عمیس نے اپنایا تھ حضور قابلیہ کے دونوں شانوں کے درمیان داخل کیاانہوں نے مہر نبوت کونہ پایاوہ بلند آواز سے کہنے لگیں کے مہر نبوت اُٹھالی گئی ہے اور حضور ا کرم اللہ کا اس جہان ہے انتفال ہو گیا ہے۔منفول ہے کہاس وفت حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عندا پنے گھر مقام سخ (حوالی مدینه طیبه) میں تھے جب انہیں اس واقعہ کی اطلاع ملی وہ فو رأسوار ہوکر تیزی کے ساتھ حضرت عا مُشہصد یقیہ رضی الله تعالیٰ عنها کے حجر ہ کی طرف روانہ ہو گئے وہ راستہ بھررو تے رہےاور ''**و اہ مــحــمــداہ و انــقــطــا**ع خ یکارتے رہے یہاں تک کہ مجدشریف میں آئے دیکھا کہلوگ پریشان حال ہیں کسی کی طرف توجہ نہ دی اور نہ کسی ہے آبات کی سید ھے جمر وُ عائشہ میں داخل ہو گئے اور حضورا کرم ایک ہے چبر وُ انور سے حیا در مبارک اُٹھا کی اور نورانی پیثانی کو

ایک روایت میں ہے کہ اپنے منہ کوحضورا کرم آلیا ہے کہ وہن اقدی پر رکھابوسہ دیا اور بوئے مرگ کوسونگھا فریا دکی "و "و انبیاء "کے اس کے بعد سراُ ٹھایا اور رونے گے دوسری مرتبہ بوسہ دیا اور کہا" و اصفیا ہے ہوسراُ ٹھایا اور رونے گے تیسری مرتبہ پھر بوسہ دیا کہا" و احملیلا ہ'اور کہا" باب ہی انت و امسی طبت حیا و میرتبائے ماں ہاپ آپ پر قربان ہوں آپ ہر حال میں خوش و پاکیزہ رہے حیات میں بھی اور و فات میں بھی اور کہا" لایہ جمع اللہ علیک موتیہ ا اما لمو تقالتی کتبت علیک فقد و حدتھااللہ تعالیٰ آپ پر دومو تیں جمع نہ کرے گالیکن و موت جو آپ پر لازم کی گئی تھی بلاشبدا ہے آپ نے پالیا اور آپ اس ہے کہیں برزگ تر ہیں جتنی آپ کی صفات بیان کی جا کیں اور آپ اس سے بالا تر ہیں جوتی تو ہما پنی جانوں کو آپ پر قربان کر دیتے ہے بالا تر ہیں جتنا آپ پر رویا جائے اگر اختیار کی لگام ہمارے ہاتھ میں ہوتی تو ہما پنی جانوں کو آپ پر قربان کر دیتے اور اگر میہ بات نہ ہوتی کہ آپ کھوں سے چشمے اور اگر میہ بات نہ ہوتی کہ آپکھوں سے چشمے جاری ہوجا تے اے خدا ہماری طرف سے سلام پہنچا اے محد اللہ جمیں اپنے رب کے پاس یا در کھنا۔

حضرت ابو بمرصد یق رضی اللہ تعالی عنہ کے ول '' الا ہے مع الملہ علی میں اللہ تعالی اللہ اللہ علی میں اللہ تعالی اللہ عیں ہے۔

ایس وہ پوچھے ہیں کہ اس سے کیا مراد ہے؟ بعض کہتے ہیں اس سے اس قول کے ردی طرف اشارہ ہے جس میں بی مان کیا گیا تھا کہ عنقر یب حضورا کر میں بیٹ لئیں گے اور لوگوں کے ہاتھ کا ٹیں گے اس لئے اگر دوبارہ آنا تھے ہوتو لازم آتا ہے کہ دومر تبہ موت آئیگی اس لئے خبر دار کیا کہ آپ اس سے برتر ہیں کہ حق تعالی آپ پر دومو تیں جمع فرما ئیں جس طرح کہ ان لوگوں پر جمع کیا جوا ہے گھروں ہے موت کے ڈر سے نگلے بد ہزاروں تھے۔ پھر حق تعالی نے انہیں موت دی کے اس کے بعد ان کوزندہ کیا یا س تحق کی مانند جواستی پہ گزرااوراس نے کہا کہ س طرح حق تعالی ندہ فرمائے گاتو حق تعالی نے اسے موت دی پھر حق تعالی ندہ فرمائے گاتو حق تعالی نے اسے دوبارہ زندہ کر دیا جس طرح کہ حضرت عزیر علیہ السلام کا پورا قصہ ہے۔ بعض اسے ہیں کہ مردیہ ہے کہ حضورا کر میا تھی قبر میں دومروں کی مانند دوبارہ موت نہ آئی جس طرح کہ دوسروں کو مشرو

فائده

بعض کہتے ہیں کہ دوسری موت سے مراد کرب واندوہ ہے مطلب سے کہ آج کا کرب واندوہ ہر داشت کر لینے کے بعد مزید کوئی کرب واندوہ نہ ہوگا جس طرح کے سیدہ فاطمہ زہرارضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا کے جواب میں فرمایا

لا كوب على ابيك بعد اليوم آج كے بعدتهار على الكيف نہيں ہے۔

اس کے بعد حضرت ابو بکرصدیق رضی اللہ تعالی عنہ کا شانہ اقد س سے ہاہر آئے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو و یکھا کہ لوگوں کے درمیان کھڑے فرمار ہے ہیں کہ حضورا کرم آفیاتھ نہ تو فوت ہوئے ہیں اور نہ ہوں گے جب تک کہ منافقوں کوتل نہ کر دیں ان منافقوں نے حضورا کرم آفیاتھ کے فوت ہونے کے بعد فتنہ انگیزی ہریا کررکھی تھی اور شوریدہ سری پرآمادہ ہوگئے تھے اس پرحضزت ابو بکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے فرمایا کیک گظہ بیٹھو پھر حضرت ابو بکرصدیق نے فرمایا اے لوگو جان لو کہ نبی کریم آئیلی فوت ہوگئے ہیں کیاتم نے نہیں سنا کہ حق تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا اور اپنے حبیب آئیلی سے خطاب فرمایا انگے کہ مَنْتُ ہُ وَانْکُونُہُ مُنْکُونُہُ کُورُ ماں ہوں والزمن آئیت ہوں) سے مشکر تمہیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مریا ہے۔

اِذَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّيْتُوْ ٥ (پاره٢٣، سورهُ الزمر، آيت ٣٠) بيتك تهمين انقال فرمانا ہے اوران كوبھى مرنا ہے۔ اور فرمایا

وَ مَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنُ قَبُلِكَ الْخُلْدَ الْفَايِنُ مِّتَّ فَهُمُ الْخُلِدُ وَلَا پَاره ١٥ اسورهُ الانبياء، آيت ٣٨) اور ہم نے تم سے پہلے کسی آدمی کے لئے دنیا میں چیشگی نہ بنائی تو کیاا گرتم انقال فرماؤتو بیہ پیشہ رہیں گے۔

اس کے بعد حضرت ابو بکرصدین اللہ تعالیٰ عنہ منبررسول ﷺ پر آئے اور حضرت بمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوچھوڑ کرتمام لوگ حضرت صدین اکبررضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف متوجہ ہوگئے۔حضرت صدین اکبررضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ دیا جوحدوثائے الہی اور درو درسول مقبول ﷺ پرمشمل تھا۔اس کے بعد فرمایا جوکوئی حضورا کرم آلیے ہے کی پرستش کرتا تھاتو وہ جان لے کہ حضورہ آلیے وفات پا گئے اور جوکوئی حق تعالیٰ کی پرستش کرتا ہے وہ اب بھی موجود زیرہ ہے اس پر کسمی موجود زیرہ ہے اور جوکوئی حق تعالیٰ کی پرستش کرتا ہے وہ اب بھی موجود زیرہ ہے اس پر کسمی موجود نہ آئے گی اور بیہ آئے کر بہتلاوت کی

وَ مَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ ا قَدْ خَلَتُ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ا اَفَايِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى اَعُقَابِكُلُوا وَمُسُورَةُ آل عمران،آبت ۱۳۳)

اور محمرتو ایک رسول ہیںان ہے پہلے اور رسول ہو چکے ہیں تو کیااگروہ انقال فرما ئیں یا شہید ہوں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔

اور تلاوت فرمائی

اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّ اِنَّهُمُ مَّیْتُوُوْ (پارہ۲۳،مورۂ الزمر،آیت ۳۰) بیثکتمهیں انقال فرمانا ہے اوران کوبھی مرنا ہے۔ اس کے بعد جب لوگوں کو بیدو نوں آمیتیں یا دآ گئیں اور ایسا خیال کیا کہ گویا بیدو نوں آمیتیں آج ہی نازل ہوئی ہیں چنانچیوہ ان آیتوں کو ہرگلی کو ہے میں پڑھتے پھرتے تھے۔

اس کے بعد حضرت عمر فارو ق رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے بھی خطبہ دیااور فر مایا اے لوگو!و ہ ہات جو میں نے پہلے کہی تھی وہ دیم نہیں ہے جیسی کہ میں نے کہی خدا کی تتم میں نے وہ ہات نہ کتا ب الٰہی میں دیکھی اور نہ رسول اللّٰۃ اللّٰے کے عہد یعنی سنت میں دیکھی لیکن ہماری آرزوتو بیھی کے حضورا کرم الیکٹی ہم میں زندہ رہتے اور ہمارے معاملات کی تدبیر فرماتے اور ہمارے بعد دنیا سے تشریف لے جاتے مگر حق تعالیٰ نے اپنے رسول الڈھائیٹ کے لئے وہی اختیار فرمایا جواس کی مرضی تھی اور جوتمہاری تمنا وُں کے خلاف ہے یہ کتاب الٰہی ہے جس کے ذریعہ اپنے رسول کی ہدایت کی گئی ہے لہذا اسے تھام لوکہ سیدھی راہ پر قائم رہوجس طرح کہ رسول الڈھائیٹ کوہدایت کی گئی۔

ابونصر نے فرمایا کے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پہلی بات کہنا اور ان کا حال ایسا ہو جانا عظیم فتنہ کے خوف اور منا فقوں کی شوریدہ سری کے رونما ہونے کے سبب سے تھا پھر جب انہوں نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یقین کی قوت کا مشاہدہ کیا تو اس سے تسکین پائی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے انہوں نے فرمایا گویا میں نے بہت تھی یہاں تک کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے میں نے تنی تو جھے پر فرمایا گویا میں نے بہت تھی یہاں تک کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے میں نے تنی تو جھے پر اگرزہ اور کھی گوا ور میں گر پڑا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خطبہ نے اُٹھا دیا اس کے بعد مدینہ طیبہ کے رہنے والے اصحاب رسول عقابیہ کے اور کین طاری ہوگئا و کی وفات پر جم گیا وہ استر جا کا کرنے گیا ور کہنے گی " اِنَّا لِلْاُہ وَ اِنَّا اِلَیْہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ وَ اِنَّا اِلْدُہِ وَ اِنَّا اِلْدُہِ وَ اِنَّا اِلْدُہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ وَ اِنَّا اِلْدُہِ وَ اِنَّا اِلْدُہِ وَ اِنَّا اِلْدُہِ وَ اِنَّا اِلْدُہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ وَ اِحْمُونَ "

سوال

حضورا كرم الله كوم ض مين سكرة موت كي تحق وشدت بيش آئي اورحضورا كرم الله في في مايا

اللهم اعنى على سكوات الموت المنات المنات موت يرمير كالمدوفرما

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا ہے مروی ہے کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ پرموت کی شدت ویکھی ہے میں اس شخص کی موت پررشک کرتی ہوں جوآسانی سے مرجا تا ہے اگر چہمیں جانتی ہوں کہ شدت سے مرنا بہتر ہے اس لئے کہآسانی سے مرنا بہتر ہوتا تو حق تعالیٰ اپنے حبیب کے لئے اس کوہی اختیار فرما تا۔

سکرات کی تختی کابیرحال که ایک پانی کا بھراہوا پیالہ رکھا تھااور حضورا کرم آگئے اس میں وست مبارک ڈال کرا پنے روۓ انور پر پھیرتے تھے اور آپ کے رضار شریف کے رنگ میں خاص تغیر واقع ہور ہاتھا اور آپ کے روۓ انور پر پسینہ آجا تا تھا پیشدت تو وہی شدت ہے جولوگوں کوموت کے وقت میں لاحق ہوتی ہے بہر حال خاص تغیر ووجو دِشریف کو لاحق ہوا تا تھا پیشد ہوتا ہے وہوں میں جوعلومقا مراتخ ہے اس کے لحاظ ہے اس کا مقتضی ہے کہ بی بھی نہ ہوتا اس سے ثابت اور تا ہے کہ ہم بھی بشر فرق نبوت کا تھا آپ نے اس کا حق اوا کیا اور واپس جار ہے ہیں جیسے ہر بشر کا حال ہے آپ کہ ہم بھی بشر وہ بھی بشر فرق نبوت کا تھا آپ نے اس کا حق اوا کیا اور واپس جار ہے ہیں جیسے ہر بشر کا حال ہے آپ کہ ہم بھی ایشر وہ بھی بشر فرق نبوت کا تھا آپ نے اس کا حق اوا کیا اور واپس جار ہے ہیں جیسے ہر بشر کا حال ہے آپ کے ایک بھی ۔ رمعاذاللہ)

إجوابات

(۱) الم وکرب اور شدت کے پانے میں میہ ہے کہ اگر اس کوسکرات موت ہے موسوم کریں تو بسبب اعتدال مزاج بھوک اور ا دراک واحساس کے قوی ہونے کے سبب سے تھا چونکہ مزاج مبارک نبوی غایت درجہ تو سط واعتدال میں تھالا محالہ الم کا احساس وا دراک اکثر اوراس کے آثار وعلامات اتم اوفر تھا ہی بناء پر حضور اکرم اللہ نے نے فرمایا کہ جھے بخاراتنی شدت کا چڑھتا ہے جتنا تم میں ہے دو شخصوں کے ہوتا ہے اور جب تراز و کے دونوں پلڑے معتدل و برابر ہوں اور دونوں پلڑ وں میں سے کچھ چیز حاصل ہواگر چہ بیا قل تھیل ہی ہوتو میں وائحراف کسی ایک پلڑ کے کا ضرور طاہر ہوگا۔

(۲) میدر درور ح کابدن شریف سے قوی تعلق اور بدن اقد س کا آپ کی روح مطہر کے ساتھ عایت ورجہ مجبت رکھنے کی بناء اپر تھا اور جب جسم اقد س اور حصور اکرم تھا تھا کہ کا مزاج مبارک ، صور سے حیا ہ اور قوام حقیقت نورانیہ میں ماد ہ اصلیہ تھا اور جب جسم اقد س اور حصور اگر حضور اکرم تھا تھے کا مزاج مبارک ، صور سے حیا ہ اور قوام حقیقت نورانیہ میں ماد ہ اصلیہ تھا اور جب جسم اقد س اور حصور قرد مطہر ہے وہ تعلق منقطع ہونے لگا تو اس کی جدائی کا الم ، عابرت عشق و محبت اور اس تعلق کے جو دونوں میں موجود تھا سخت و شکر یہ معلوم ہوا۔

(۳) رسول الله وقالية پراس قتم کی حالت وصفت جاری ہونے میں امت مرحومہ کے لئے اس قتم کے شدا کد کے نزول میں وجہ تسلی موجود ہے کہ آپ کے خدا کے حبیب ہونے اور ساری مخلوق سے اعز از واکرام ہونے کے باوجود آپ پرالیی شدید صورت و کیفیت طاری ہوئی تا کیامت کے لئے آسانی ہواوروہ سکرات کی شدت پر داشت کر سکے جیسا کے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا کے قول میں اس طرف اشارہ ہے۔

(۷) حضورا کرم ایستان کی حقیقت شریفه جامع حقائق تمامه امت بلکه تمام کائنات ہے اور منشاء وجو دات اصلیه وفرعیه ہے اور تمام حقائق ، جواہر داعراض ،ار داح واجسام میں جاری بیں للہذا گویا آپ کی روحِ شریف کی جسد لطیف سے جدائی ہر روح کی جسد ذی حیات سے جدائی ہے اس بناء پر جوشدت وکربت حاصل ہوئی وہ بہت کے مقابلہ تھوڑا اور دریا کے مقابلہ میں قطرہ ہے۔

(۵) حضورا کرم اللے اور سب کی پناہ آپ کے دامن اقد س میں ہے جیسا کہ حق تبارک و تعالیٰ کاار شاہ ہے۔ آپ کی طرف ہے اور سب کی پناہ آپ کے دامن اقد س میں ہے جیسا کہ حق تبارک و تعالیٰ کاار شاہ ہے گئے۔ مَا عَلَیْ اَسْتُ ہُ حَسِویُہُ عَلَیْ اَسْتُ کَا عَمَالُ وَا ثقالُ کاار اُوران کے ثم وائد وہ کا نشان اس وقت اللہ میں فاہر ہوا کیونکہ میکل اعمالُ وا ثقال کے ہر داشت کا ہے اسی وجہ ہے جب جبر یل علیہ السلام امت کے بخشے جانے کی ایشارت کے کرآئے تو یائے راحت بالمین استراحت پر رکھااور روئے مبارک بعالم ٹانی لائے جیسا کہ ذکور ہو چکا ہے۔ ایشان کی دائی عا دت ہے کہ جب اسے مملکت و خلافت اور امور سلطنت کی ولایت سونی جاتی ہے اور چر اسے ابراگاہ میں بلایا جائے اور دوسری مملکت اسے سونی جائے تولا محالہ اسے بارگاہ میں حاضر ہونے میں سوال و جواب کی فکر اور ابر و داور روہر و ہونے کا اندیشدا حق ہوتا ہے ہر چند کہتمام اکناف و آفاق میں اس کے تمام معاملات علی الاطلاق آپ کو تقویض فرمائے گئے ہیں اور بہر حال و بہر لحاظ اس کے حساب و کتاب سے آپ کو بخش دیا گیا ہے اس کے باوجو و سلطانی تعویف فرمائے گئے ہیں اور بہر حال و بہر لحاظ اس کے حساب و کتاب سے آپ کو بخش دیا گیا ہے اس کے باوجو و سلطانی ایست موجود تھی کہ کیا سرانجام ہوگا۔

فائده

سکرات رفع در جات کی علامت ہے چنانچہ حضرت شخ عبدالوہابا پنے شخ برزرگ شخ علی متقی قدس سر ہما نے قتل کرتے ہیں کہ وہ بوقت رحلت فرماتے تھے اگرتم ہم میں سکرات موت کی شدت دیکھوتو دلگیر نہ ہونا اور کوئی خیال دل میں نہلانا کیونکہ بیشدت لازمہ مرتبہ قطبیت اورعہدہ داری ہے۔

(۷) حق سبحانہ و تعالیٰ نے اس وقت اپنے رسول اللہ طلیقی کو تجلیات ِصدیت ، تنز لات احدیث ہے جو متمکن درعنایت قدس صفات اور مشاہد ورفیعہ باساءو صفات تھے تحذفر ماہوئے اور کوئی شک نہیں ہے کہ ان تنز لات کے بوجھ کے ماتحت ماندہ ہوجانا اوران فتو حات کو بہت عظیم معلوم ہونا ایسا ہی ہے جبیبا کہ دحی اور مزول قر آن کریم کے وقت آپ کی حالت موجاتی تھی چنانچے حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خو دروایت کرتی ہیں کہ حضورا کرم ایک ہی جب شدید موسم سر مامیں وحی نازل ہوتی تھی تو آپ کی پیثانی مبارک سے پسینہ ہنے لگنا تھااور حق تعالی بھی فرما تا ہے کہ

إنَّا سَنُلُقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِينًا ﴿ بِإِره ٢٩، سورة المرس ، آيت ٥) بے شک عنقریب ہمتم ہرایک بھاری بات ڈالیں گے۔

لہذاوہ موت جو بافا ضات الہید حیات ابدی ہے اور اس کے سکرات کا مشاہدہ کیا تھا جو کہ جسمانی عدم گویائی کی بناء 'یرِ ظاہر ہوتے تھے میجھن عالم عیاں کی قبیل ہے سکرات کی ظاہری شدت کی صورت میں تھے۔اس سبب کا خلاصہ ونتیجہ بیہ ہے کہاں حالت میں بےشار خاص وحی نازل ہوئی تھیں بلکہ وحی کے اختیا م اورا تمام کامحل تھا۔ (۸) پیروفت حق تعالی جل وعلی کی کاص لقا کا تھا اوروہ خشیت و ہیبت وا جلال تھا جومعرفت وعبو دیت اور قرب حضور ذی

الجلال میں اس حال ووقت کے مناسب تھااور بیتمام خصوصیات کسی اور حالت ووقت میں نتھیں ۔ (9) یہ بے قراری ،لقائے روحی کے شوق میں تھی جولقائے سبوحی کی طرف جلدتر جانے کی بناء پر حاصل تھی گویا کہ آپ

ٰ جا ہے تھے کہ بدروح عالم ناسوت سے نکل کرجلد تر عالم لا ہوت میں داخل ہوجائے لامحالہ عالم طبیعت کے غلبہ اور مزاج ۔ بشریت کے ضغہ حضیصی سے وہ حالت رونما ہوئی تھی جس سے انفعال قوی ہوتا اور اس حال کا غلبہ ظاہر ہوتا ہے اور اس <u> طرف این اس قول میں اشارہ بھی فرمایا ہے کہ </u>

(۱۰) بیشدت اس عالم والوں کے تعلقات کا پُرتو تھا جو کہ حضورا کرم آیستا کی بارگاہ میں ان کے لئے ایک حصہ تھا اور وہ حصہ ان کے درمیان موجودر ہنے کی صورت میں حضورا کرم آلیکہ کا امداد واعانت فرمانا ہے اور حضور قلیکہ کی حیات ہر موجودات کی حیات ہےاور حقیقت کے مرأت یعنی آئینہ ہےان تعلقات کو منقطع کرتا ہےاور کون ہے آئینہ ہے جو کہاین ٔ چیک دمک ادر صفائی و تا بانی میں بےنظیر ہےاور جہاں کا کوئی آئینہ ایساصاف و مجلّے نہیں اور بیر تعلقات حضورا کرم آفیاتھ کے ارتحال وانقال کی نقیض ہیں تو یہ دونوں نقیصیں ضدیں اپنی اپنی حالت میں ایک دوسرے برعمل کرتی ہیں اور کشکش بیدا 🥇 کرتی ہیںاس وجہ سے ضغطہ یعنی دبا وَاور تنگی رونما ہوتی ہے۔

(۱۱) یہ فق تعالیٰ کا بنے حبیب طلطہ کے اوصا فعبو دیت ہر جو کہاشرف اوصاف اعظم محاس دمما مدہے القاءوا جراء کے

سبب ہے اسی بناء پر جب حضورا کرم آئیگے کو ہا دشاہت اور عبو دیت کے درمیان اختیار دیا گیا تو آپ نے عبو دیت کواختیار فرمایا اور فرمایا کہ میں پیند کرتا ہوں کہ ایک دن بھو کا رہوں اور ایک دن کھا وُں اور کھانا اس طرح کھا وُں جس طرح کہ غلام کھاتے ہیں اور بیٹھوں اس طرح جس طرح غلام ہیٹھتے ہیں اور مقتضائے مزاجے عبو دیت اوامروا حکام شرعیہ کے پہلو میں آرام وراحت نہ یا نا اور شدائد و تکالیف کانازل ہونا ہے۔

(۱۲)حضورا کرم اللیکے میں حصہ بشریت کے احکام ظاہر ہوتے تھے اور انسانوں کی ہی مانند بچے کے گم ہونے پرروتے اور فرماتے تھے کہ

ان العين تدمع وان القلب تحزن به تاكس العين تدمع وان القلب تحزن بهوتا ب

لہٰذااں حصہ بشریت کا بقاءادراس کے لوازم وشدا ند کاا دراک ہےادر بیاوصا ف بشریت کی بزرگی وشرافت ادر اس کے تحقق کے لئے ہے جو کہ جالب ضراحت ادر داعی اقتقار دا نکسار ہےادراس طرح اللّٰد تعالیٰ کی سطوت ادر ربوبیت ظاہر ہوتی ہے۔

(۱۳۱) محفن تعلیم امت کے لئے بعض لواز مات آپ اپنے لئے خودا ختیار فر ماتے مثلاً نماز کاسہو یا سواری سے گرنا وغیرہ وغیرہ تا کہامتی کوسکرات کی شدت ہوتواس ہے اسے بارگراں نہ ہو کہا ہے سنت حبیب تیافیہ ہور ہی ہے جسے الفقر فخری سے فقراؤمسا کین کی ہمت بندھوائی ایسے ہی بیشدت اختیار فر مایا امت کوسکون و قرار کاسر مایہ عطا فر مایا۔ و السٹ اعلیم بالصواب

> تم مقابل سے تو پہروں جاند بڑھتا نور کا تم سے حصیب کر منہ نکل آیا ذرا سا نورکا

حل لغات

مقابل، آمنے سامنے،رو برو۔ پہروں، گھنٹوں گھنٹوں ، کافی وقت ۔ مندنکل آنا، چہرہ اتر نا، لاغر ، کمزور اور دبلا ا-

شرح

اے نبی پاک شاہدہ آپ کے رو ہرو (سامنے) جاند کی نورا نیت بڑھتی رہتی تھی آپ کے پر دہ (وصال) فرمانے کے بعد نور کاچېره اتر کرذ را ساره گیا یعنی وہ چیک د مک باقی نہیں رہی۔

قبرانور کھنے یا قصر معلیٰ نور کا چرخِ اطلس یا کوئی سادہ ساقبہ نورکا

دل لغات

قصر معلی مجل بلند قدر، عالی مرتبه - چرخ اطلس، آسان چمکیلا، ساده، صاف، مثل قبله، برج کلس، گنبد، کنگره -

شرح

اے شہ اولاک علی ہے مزار مقدس کوقبرا نور کہیں یا بلند و بالا نورانی محل کہیں یا چمکدار آسان کہیں یا نورانی صاف تقراسا دہ ساگنبد کہیں۔

مجھے مدینے سے پیارھے

مزارا نوراور حجرہ اقدی اور گنبدخصریٰ ہر نتیوں کا ذکر شعر مذکور میں موجود ہے بیہ نینوں حضورا کرم آلیا ہے کی جلوہ گاہ ہیں اور بیاس شہر میں ہیں جس کا کوئی ثانی نہیں ۔اس کی بزرگیا نہی کی زبان سنیئے جنہوں نے اے آبا دفر مایا۔

احاديث مباركه

عبداللہ بن ابی قادہ رضی اللہ تعالی عندا ہے والد ہے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ اللہ علیہ نے بیوت سقیا کے بزد کے سعد بن ابی وقاص کی سنگلاخ زبین میں نماز اوا فرمائی پھر فرمایا اے اللہ بے شک ابرا ہیم علیہ السلام تیرے بندے اور خلیل اور نبی شے انہوں نے تھے ہے مکہ کے لئے دعا کی اور بے شک تیرا بندہ نبی اور رسول مجر (عظیہ) تجھ ہے اسی طرح کی دعا جو حضرت ابرا ہیم علیہ السلام نے مکہ والوں کے لئے کی تھی مدینہ والوں کے لئے کرتا ہے تجھ سے سوال کرتا ہے کہ تو کہ دعا فرمان کے حالے کرتا ہے تجھ سے سوال کرتا ہے کہ تو کہ دما فرمان کے صاع میں مدمیں اور ثمار میں (صاع ، مداور ثمار میتوں بیتا نے ہیں) اے اللہ تو مدینے کو جمارے لئے پہند بیرہ بنایا اور اس کی وباء کو پھینک دے اے اللہ میں اس کے دونوں طرف کی سنگلاخ زمین (کے درمیانی حسہ) کورم بناتا ہوں جس طرح تو نے ابرا ہیم علیہ السلام کی زمین پرحرم مکہ کوحرم بنایا۔ فرمایا اللہ حضرت ابرا ہیم علیہ السلام نے تجھ سے مکہ کے لئے کی محکم بن منکدر سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ فرمایا اسی طرح حضرت ابرا ہیم علیہ السلام نے مکہ کے لئے کی شعی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہے روایت ہے انہوں نے فر مایا لوگ نئے موسم کا پہلا پھول دیکھتے تو اسے رسول

التعلیق کی خدمت میں لاتے آپ دعا کرتے ہوئے فرماتے اے اے اللہ بیشک (حضرت)ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے نبی ہیں اور میں بھی تیرابندہ اور تیرا نبی ہوں اے اللہ اُنہوں نے مکہ مکرمہ کے لئے دعا کی تھی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح اسی چیز کی دعا تجھ سے مدینہ منورہ کے لئے کرتا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں پھر آپ سب سے چھوٹی عمر کا جو بچہد کیھتے اسے بلا کر پھل دیتے۔ اسی طرح کی روایت ایک دوسری سند کے ساتھ نبی کریم ایک سے بواسطدابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

حضرت انس بن ما لک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے مروی ہے کہ رسول اللہ علیہ فی مایا اے اللہ مدینہ والوں کے لئے ہر کت عطافر مااوران کے مدمیں ہر کت عطافر ما۔

ہشام بن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے بیر وابیت ہے کہ رسول اللہ والیا گئے نے فرمایا اے اللہ ہمارے لئے مدینہ پاک کواسی طرح محبوب بنا دے جس طرح کہ ہماری محبت مکہ کے ساتھ ہے بلکہ اس ہے بھی زیادہ اور اسے ہمارے لئے درست کردے اور ہمارے لئے اس کے مداور صاع میں برکت ڈال دے اور اس کی پیماری کو نتقل کر کے جمفہ میں پھینک دے ۔ راوی نے کہا کہ آپ نے بیدعا اس وقت کی جب اپنے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کومہ بینہ کی و با میں مبتلا ہوتے دیکھا۔

اسی طرح کی روایت ہشام بن عروہ ہی ہے ان کے والدسیدہ عا ئشدرضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابو بکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنداور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے بھی مروی ہے۔

فضائل احد

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے مروی ہے کہ انہوں نے کہا ہم رسول اللہ طابعہ کے ساتھ تھے احد پہاڑ جب ہمارے سامنے آیا تو آپ نے فرمایا یہ پہاڑ ہم ہے محبت کرتا ہے اور ہم اس ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی ہے مروی ہے کہ رسول اللہ طلیقی احد پہاڑ کے سامنے پہنچاتو فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں اے اللہ حضرت اہرا ہیم علیہ السلام نے مکہ کوحرم بنایا اور مدینہ کو دونوں سنگلاخ کے اطراف کے درمیان جوعلاقہ ہے اس کوحرم بنا تا ہوں۔

ہشام بن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد ہے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ایسٹا کے سامنے احدیباڑ آیا تو

آپ نے فرمایا یہ پہاڑہم سے پیار کرتا ہے اور ہم اس سے پیار کرتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے مروی ہے کہ رسول اللہ طابی فی فی مایا احد پہاڑ ہم ہے محبت کرتا ہے اور ہم اس ہے محبت کرتے ہیں جب تم اس کی طرف آؤتو اس کے شجر سے پچھ نہ پچھ ضرور کھاؤخواہ وہ اس کے بڑے کانٹوں والے درخت سے کیوں نہ ہو۔

فضيلت شهر مدينه برشهر مكه معظمه

ائمہ کا ختلاف ہے کہ شہرمد بینا فضل ہے یا شہر مکہ۔امام احمد رضا محدث بریلوی نے بہتر فیصلہ فرمایا ہے طیب نہ میں مکہ ہی افضل زاہد ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات برو ھائی ہے

افضیلت مدینه کی روایات

عمرہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتی ہیں مروان بن حکم نے مکہ میں خطاب کیااس میں مکہ اوراس کی فضیلت کوذکر کیاانہوں نے کہاتو نے مہالغہ کیا۔ رافع بن حدت جمنبر کے قریب ہی تضانہوں نے کہاتو نے مکہ اوراس کی فضیلت کوذکر کیا انہوں نے کہاتو نے مکہ اوراس کی فضیلت کوذکر کیا ہو میں کوذکر کیا ہو میں سنا کہتو نے مدینہ پاک کاذکر کیا ہو میں گوا ہی دیتا ہوں کہ بے شک میں نے سنارسول اللہ اللہ اللہ کافر ماتے ہوئے کہ مدینہ مکہ سے افضل ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سعد بن ابی و قاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا فر مایارسول اللہ اللہ نے مدینہ ملائکہ کی حفاظت میں ہےاس کے ہرراستہ پرایک فرشتہ مقرر ہے جواس کی حفاظت کرتا ہے۔

حضرت سعد بن ا بی و قاص رضی الله تعالی عنہ ہے روایت ہے کہ رسول الله والله الله علیہ اس میں یعنی مدینہ میں طاعون اور دجال داخل نہیں ہو سکتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے مردی ہے کہ رسول اللہ علیہ نے فرمایا مدینہ کے راستوں پر (محافظ) فرشتے ہیں اس میں طاعون ادر د جال داخل نہیں ہو سکتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی ہے ایک اور سند کے ساتھ حضورا کرم آفیا ہے کا سی قتم کا فرمان منقول ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت ہے رسول اللہ قابیہ نے فرمایا بے شک ایمان مدینہ پاک کی طرف اس طرح سمٹ آئے گاجس طرح سانپ اپنے بل کی طرف۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی پاک شاہتے ہے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا قریب ہے ایمان کا

اس طرح سمٹنامدینہ پاک کی طرف اس طرح سمیٹا ہے سانپ اپنے بل کی طرف یعنی (ایبا فتنہ ٓ عَاکمہ مرطرف ہے)ایمان سمٹ کرمدینہ یاک کی طرف لوٹ آئے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ واللہ کو کو سنا آپ فر مار ہے تھے مجھے ایسی ہتی کے

لئے تھم کیا گیا جو دوسری بستیوں کو کھا جائے گی وہ بیٹر ب ہے اور وہ مدینہ ہے لوگوں کو اس طرح پاک کرتا ہے جس طرح کے

بھٹی لو ہے کومیل کچیل سے پاک کرتی ہے (دوسری بستیوں کو کھانے سے مرادیہ ہے کہاس کے رہنے والوں کو اللہ تعالی اسلام کے ذریعے المداوفر مائے گا اور وہ اس کی برکت سے کیٹر شہروں اور آبا دیوں کو فتح کریں گے اور ان کے مال غنیمت کھا کیں گے اور آپ کا تاکل القری فر مانا پر ہبیل افتصارے)

عبدالرحمٰن بن ابی یعلی رضی الله تعالیٰ عنه ہے روایت ہے کہ رسول الله طابعہ نے فرمایا جس نے مدینه پاک کو پیژ ب کانام دیاوہ تین باراللہ ہےاستغفار کرےاور (کفارے کے طور پر) دومر تنبه طیبہ کیج۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی یعلی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ہے اسی طرح کی روایت ایک دوسری سند ہے مروی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نبی کریم اللّٰہ ﷺ ہے راوی آپ نے فر مایا لوگ اسے بیژب کہتے ہیں حالانکہ سے مدینہ ہے نایا ک کواس طرح (خودہے) دور کرتا ہے جس طرح بھٹی لو ہے کے میل کچیل کو۔

حضرت جاہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے منقول ہے کہ ایک اعرابی مدینہ پاک آیا اس نے اسلام کے لئے رسول اللہ وظالیۃ سے بیعت تو ٹر دیجئے اللہ وظالیۃ سے بیعت کی پھروا لیں چلاگیا پھر نبی پاک ولیۃ کے پاس آیا اور کہنے لگایارسول اللہ ولیۃ میری بیعت تو ٹر دیجئے آپ نے انکار فرمایا وہ پھر آیا اور کہا میری بیعت تو ٹر دیجئے آپ نے پھرا نکار کیاوہ پھر آیا اور کہا میری بیعت تو ٹر دیجئے آپ نے انکار فرمایا ۔اعرابی ہا ہر چلاگیا رسول اللہ ولیۃ نے فرمایا مدینہ بھٹی کی مانند ہے ناپاک کو دور کرتا ہے اور پاک کو کھارتا ہے۔

حضرت جاہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت ہے کہ ایک اعرابی مدینہ پاک میں آیا اس نے رسول اللہ علیہ ہے۔ ہاتھ پر اسلام کے لئے بیعت کی پھر چلا گیا پھر اسے غبار نے آن گھیرا تو وہ نبی پاک تلیہ کے پاس آیا اور کہا یارسول اللہ میری بیعت تو ڑ دیجئے آپ نے انکار فرمایا تو وہ اعرابی ہاہر چلا گیارسول اللہ تلیہ ہے فرمایا مدینہ بھٹی کی مانند ہے اپنے نایاک کودور کرتا ہے اور یاک کو کھارتا ہے۔

اعدائے مدینہ کا انجام

بعض لوگ مدینه طیبہ سے پیارنہیں رکھتے انہیں عبرت حاصل کرنی جا ہے کداس سے بغض کرنے والے کا انجام

يربا دموتا ہے۔

احاديث مباركه

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس نے اہل مدینہ کوخوفز دہ کیااس کے اللہ تعالیٰ اس طرح جہنم کی آگ میں پچھلائے گاجس طرح نمک یانی میں گھل جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللّٰہ ﷺ نے جوکوئی جبار مدینہ پاک سےلڑائی کاارادہ کرےاللّٰہ تعالیٰ اس کو یوں ختم فرما دے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہےاور جس نے مدینہ کی مصیبت اور تختی پر صبر کیامیں قیامت کے روز اس برگواہ ہوں گااوراس کی شفاعت کروں گا۔

حضرت سعدرضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت ہے کہ انہوں نے کہا نبی کریم اللہ نے فرمایا جس نے اس (مدینہ) کے ساتھ برائی کاارادہ کیااللہ تعالیٰ اس کویوں مٹا دے گا جیسے نمک یا نی میں مل کرمٹ جاتا ہے۔

عامر بن سعدا پنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ واللہ فیلے نے فرمایا جواہل مدینہ ہے بُرائی کاارا دہ کرے اللہ تعالیٰ اس کوآ گ میں ایسے بگھلائے گاجیسے سیسہ بچھلتا ہے یا جیسے نمک یا نی میں گھل جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ فر مایارسول الله علیہ نے جس نے اس شہریعنی شہرمدینہ کے لوگوں کے ساتھ برائی کاارا دہ کیااللہ تعالیٰ اس کو یوں بچھلا دے گاجس طرح نمک یانی میں بچھل جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ علیہ فی فیر مایا جس نے اس کے (مدینہ کے)ساتھ بُرائی کاارا دہ کیااللہ تعالیٰ اس کونمک کے پانی میں گھلنے کی طرح گھلا دے گا۔بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی یا کے قابیہ نے فرمایا جس نے اہل مدینۂ کوخوفز دہ کیااللہ تعالیٰ اس کوخوف میں گرفتار کردے گا۔

عاشقان مدینه کو نوید شفاعت

الحمدللة جميں مدينه پاک سے پيار ہے حضورا كرم الصفح سے يوں مرز دہ بہار ملتا ہے۔

مولی الزبیر نے خبر دی کہ وہ فتنہ (گئی) کے زمانے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ کی ایک آزاد کر دہ کنیز آئی اس نے آپ کوسلام کیا اور کہا اے ابوعبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا بیو توف یہی بیٹھی رہ کیونکہ میں نے رسول اللہ علیہ تھے سے سنا ہے کہ جو بھی کوئی صبر کرے گامہ بینہ کی مصیبت اور سختی پرتو قیا مت کے روز میں اس کے لئے شفیع بنوں گایا شہید بنوں گا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ فی مایا جوسبر کرے گامہ بینہ کی مصیبت اور سختی برتو میں اس کے لئے شافع اور شہید بنوں گا۔

عامر بن سعدا ہے والد ہے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہارسول اللیون نے فرمایا جو ثابت قدم رہے۔ مدینہ کے قیام میں صبر کرے اس کی مصیبت اور تختی پرتو میں قیامت کے روز اس کے لئے شہیداور شفیع بنوں گا۔

زهے نصیب مدینه

فقیراُولیی غفرلہ مدینہ پاک کی حاضری پر بعض لوگوں کو دیکھتا ہے کہ وہ مدینہ پاک ہے اکتائے ہوئے محسوں ہوتے ہیں انہیں دیکھ کر دعا کرتا ہے زہے نصیب مدینہ

ہشام بنعروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے والد ہے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ فی فرمایا کوئی شخص مدینہ آیاک ہے منہ پھیر کرنہیں نکلتا مگریہ کہاللہ تعالیٰ اس کا بہتر بدل وہاں بھیج دیتا ہے۔

حضورا کرم الفیلی ہے۔ سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کے واسطے ہے اس معنیٰ کی ایک اور روایت بھی موجود ہے۔

سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کے واسطہ ہے ایک اور سند کے ساتھ اس معنی پر مشتمل روایت نبی پاک طبیعی ہے۔ مروی ہے لیکن اس نے اس حدیث میں شام کاذ کرنہیں کیا۔

ہشام بن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عندا پنے والد ہے راوی ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ اللہ علیہ ہے فر مایا اگر کوئی مدینہ پاک ہے مند پھیر کے نکل جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا بہتر بدل بھیج ویتا ہے۔

قبرانور قصر معلی یا قبه نور کا

حضورا کرم اللے نے اپنی مسجد مبارک کے فضائل بتائے تا کہ نیکی کاحریص امتی مزار کی حاضری ہے محروم نہ ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہارسول اللہ طابعہ نے فرمایا میری مسجد (مسجہ نبوی) میں نماز کے علاوہ دوسری کسی مسجد میں نماز سے ہزار درجہافضل ہے سوائے مسجد حرام کے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی الله تعالی عنه ہے روایت ہے کہ نبی پاک الله الله عنہ عنہ الله وقع کی پررکھی گئی وہ میری یہی مسجد (مسجد نبوی) ہے۔

۔ خارجہ بن پزیدرضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے والد ہے راوی ہے کہانہوں نے کہاوہ مسجد جس کی بنیا و پہلے دن ہے تقو کی گرر کھی گئی رسول اللہ علیہ ہے۔

نبی پاک الله الله تعالی عند سے بروایت فارجہ بن بزیدرضی الله تعالی عند سے بروایت خارجہ بن بزیدرضی الله تعالی عند بھی مروی ہے۔

عبدالرحمٰن بن ابی سعید خدری رضی الله تعالیٰ عندا پنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جس مسجد کی بنیا دتقو کی پررکھی گئی (جس کا ذکر قرآن میں ہے) اس کے بارے میں انصار کے دوآدمی با ہم بحث کرر ہے تھے پھر انہوں نے رسول اللّعظَافِیة سے سوال کیا آپ نے فر مایا وہ میری مسجد (مسجد نبوی) ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی الله تعالی عنه نے نبی پاک الله استان الله کارشادروایت کیا۔

حضرت راشد بن سعدرضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت ہے انہوں نے کہا نبی پاک شیسے نے پایا عبداللہ بن رواحہ اور ان کے ساتھ مسجد کی پیائش کررہے اور ان کے ساتھ مسجد کی پیائش کررہے تھے۔عبداللہ بن رواحہ نے عرض کیایارسول اللہ شیسے کیا ہم اپنی اس مسجد کو مسجد شام کی بناء پر بنا کیں گے نبی پاک شیسے نبی پاک شیسے نبی پاک شیسے نبی پاک شیسے اور معاملہ اس ان ہے وہ نہنی یا ڈیڈا لے کرا ہے بچینک دیا اور فر مایا لکڑیاں اور گھاس بچونس اور حجمت موئی کی حجمت جیسی اور معاملہ اس سے بھی زیا دہ جلدی کا ہے۔

ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد ہے روایت کیاانہوں نے کہاسب سے پہلے جس نے مسجدالنبی شکھیے کو ا (اریک شکریز وغیرہ) ڈال کرہموار کیاوہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیںانہوں نے فر مایا سے وا دی مبارک یعنی وا دی عقیق کے باریک سنگریز وں سے (ہرکر)ہموار کرو۔

حضرت حسن بصری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ہے روایت ہے انہوں نے کہارسول اللّٰهِ اللّٰهِ کی مسجد والی جگہ دوانصاری لڑکوں جنہیں سہل اور سہیل کہا جاتا تھاکے مال مویثی بائد ھنے کی جگہ تھی جب نبی پاک علیقے نے اس جگہ کودیکھا تو اسے پیند فرمایا آپ نے لڑکوں کے پچا ہے جس کی کفالت میں وہ دونوں تھاس سلسلہ میں بات کی کہ وہ اس جگہ کوان دونوں سے اس سلسلہ میں بات کی کہ وہ اس جگہ کوان دونوں سے اس جگہ کوطلب کیا انہوں نے کہا پہلے یہ بتا کیں کہ آپ اس کا کیا کریں گے؟ چنا نچہ اس کے پاس سوائے اس کے اور کوئی چارہ ندر ہا کہ انہیں حقیقت حال سے ہا خبر کرے چنا نچہ اس نے ان کو بتادیا کہ رسول الشیافی اس کے فرید نے کا ارادہ رکھتے ہیں انہوں نے کہا ہم یہ جگہ بطورِ عطیہ آپ پھوٹی کی خدمت میں بیش کردی جس پرآپ ہوگئی نے نہ محمد کوئی ہڑتھی جس بیش کردی جس پرآپ ہوگئی نے نہ جہ کوئی ہڑتھی جس کے بیت جیا کہ اس جگہ کھور کی ایک موٹی ہڑتھی جس کے بیت کے ساتھ کھڑے ہو کرآپ پھیٹی ہم کے دن خطبہ دیا کرتے تھے آپ اس کے ساتھ اپنی کمری ٹیک لگاتے تھے اس کو کھڑتے نہ تھے جب آپ نے اپنے کئے منہ کا انتظام کرلیا اور اس پرتشریف فرما ہوئے تو کھور کاوہ تنارہ نے لگ گیا جس طرح کہ ایک اونٹ روتا ہے رسول الشونی اس کے پاس آئے اسے تسلی دی اور اس پر ہاتھ پھیرا یہاں تک کہ وہ جس شری نے کہا سجان اللہ اور اس کے پاس آئے اسے تسلی دی اور اس پر ہاتھ پھیرا یہاں تک کہ وہ جس شری نے کہا سجان اللہ اور اس کے پاس آئے اسے تسلی دی اور اس پر ہاتھ پھیرا یہاں تک کہ وہ کہوا انسان ہیں۔

نوٿ

حدیث حنانہ کو مفصل طور پر فقیر نے صدائے نووی شرح مثنوی معنوی کے دفتر اول کی شرح میں لکھ دیا ہے اور فضائل مدینہ یاک بے شار ہیں فقیر کی کتا ہے جو ب مدینہ اور رسالہ فضائل مدینہ کامطالعہ سیجئے۔

نو ت

مزار یعنی قبرا نورعرش معلی ہےافضل کے دلائل شرح حدائق میں مفصل بیان ہو چکے ہیں۔

ممانعت اخلاق يثرب برمدينه ياك

بعض لوگ مدینہ کو بے دھڑک بیڑ ب کہددیتے ہیں اس کی مما نعت ہے چنا نچے بیخاری شریف (وکذامسلم) میں ہے یقول یشو ب و هی المدینة لوگ کہتے ہیں بیڑ ب حالا نکدوہ تو مدینہ ہے اس کے تحت فتح الباری میں ہے

ای بعض المنافقین یسها یشرب و اسمها الذی یلیق بما المدینة بعض منافقین مدینه البین به المدینة بعض منافقین مدینه جرب کیت بین اور بیاس شان کے لائق نام مدینه ہے۔ دوسری حدیث جوامام احمد نے روایت فرمائی ہے

من سمى المدينة يثرب فليستغفر الله هي طابة

جو خص مدینه طیبه کانام یربر کھا ہے جا ہے کہ استغفار کرے اس کانام توطابہ

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضورا کرم الکی ہے نے منع فر مایا اس سے کہدینہ کویٹر ب کہا جائے نیز مرقا ۃ صفح ۲۳،۲۲ جلد ۲ پرطویل بحث ہے جس میں ہے

قد حكى عن عيسى بن دينار أن من سماها يثر ب كتب عليه خطيئة وأما تسميتها في القرآن بيثر ب فهى حكاية قول المنافقين الذين في قلوبهم مر ض متفق عليه وقد حكى عن بعض السلف تحريم تسمية المدينة بيثرب

عیسیٰ بن دینار ہے منقول ہے کہ چوشخص مدینہ طیبہ کویٹر ب کے اس پر گناہ لکھا جاتا ہے اوروہ جوقر آن کریم میں بیٹر ب کہا گیا ہے تووہ منافقوں کی بات نقل کی گئی ہے جن کے دلوں میں بیاری ہے اور سلف صالحین سے مدینہ عالیہ کویٹر ب کہنے کی تجریم نقل کی گئی ہے۔

مدینه عالیہ کاقد نمی نام بیژب تھانبی کریم آلیا ہے نے بینام تبدیل فرما دیا اوراس کی جگہ طیبہ اور طابہ نام رکھ دیا چنانچہ پیلسان العرب اور تاج العروس لغت کی نہایت متند اور مشہور کتابوں میں بھی موجو دہے۔ شخ عبدالحق محدث دہلوی رحمة الله تعالیٰ علیہ جذب القلوب شریف صفحہ ۹ میں فرماتے ہیں

حدیث شریف میں آیا ہے کہ مجھاللہ تعالی نے تھم فرمایا ہے کہ مدینہ طیبہ کی طرف ناپا کی کی نسبت کرے یااس کی فضا کونازیبا کچوہ مستوجب سزا ہے اورا سے گرفتار کرنا چاہیے تی کہ تچی تو بہ کرے سرکارا بدقر ارکے ورود مسعود سے پہلے مدینہ شریف کولوگ بیژب کہتے تھے اللہ تعالی کے تھم سے اس کانام طیبہ اور طابہ رکھا گیا۔ تاریخ بخاری میں ایک حدیث ہے کہ چوشخص مدینہ کوایک بیژب کچے دہ اس فلطی کی تلافی کے تلاق کے دس مرتبہ کے مدینہ مدینہ۔ (آنہی مامن جذب القلوب)

معلوم ہوا کہ بینا م (یثر ب)اللہ اور اس کے رسول اللہ طابقہ کوسخت ناپسند ہے لہٰذا اس نشخ شدہ مکروہ نا م کومد سینے شریف کے لئے بولنا کیسے جائز ہوسکتا ہے۔

ازالهوهم

بعض بزرگانِ دین کے کلام میں جویثر ب کالفظ یا یا جا تا ہے جبیا کہ حضرت جلعی علیہ الرحمة کا ایک شعر ہے

کے بودیارب که رودیثر ب وبطحاکنم گه بمکه منزل و گه درمدینه جاکنم

تواس کی اگر منا سبت اور سیحے تو جیہ و تا ویل ہوتو گھیک ورنہ سبقت قلم سے تعبیر کیا جائے گا کیونکہ حدیث واقوال کثیرہ سلف وخلف کے مقابل کسی ایک یا دو ہزرگوں کا کلام کوئی حثیت نہیں رکھتا چہ جائیکہ کسی آزاد خیال شاعر کا کلام چنا نچہ حضرت مولا نا سید العارفین صدر الا فاضل مراد آبادی قدس سرہ العزیز نے ایک استفتاء کے جواب میں ارشاد فر مایا رہا عمر و کا استدلال حضرت مولا نا حاجی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے کلام (ای ندگورہ بالاشعر) سے سو بیسی کے نکہ حدیث میں ممانعت وارد ہوئی تو اس کے مقابل کسی بزرگ کے کلام میں اس لفظ کے استعال کا کرنا پیش کرنا کیا مفید ہے؟ کلام رسول میں خیر ناسخ نہیں ہوسکتا علاوہ ہریں حضرت جامی کے کلام کی بہت عمدہ تو جیہ یہ ہے کہ بیشر ب سے حوالی و وامی مراد ہیں نہ خاص شہر چنا نچییڑ ب پر بطحا کو عطف فرمانا اس کا مؤید ہے اور دوسر سے شعر میں

گردٍ صحرائے مدینه بوئت آمد یارسول الله من سرخودرا کدائے خالِ آن صحراکتم

حكايت

فقیر کی دورِجوانی میں ایک شاعر مولانا صابر مرحوم ایک محفل میں اپنی نعت میں یژب کا اطلاق کررہے ہے آگر چہ وہ ایپ موقف میں حق پر ہے لیکن فقیر نے ٹو کا تو فوراً قبول کرلیا چین بچین نہوئے آج کل کے شاعر کو حقیقی فلطی پر آگاہ کی اور انسان میں ہوئے آسان سر پر اُٹھالیتا ہے اللہ تعالی حق ماننے کی تو فیق بخشے۔ (آمین) آئکھ مل سکتی نہیں در پر ہے پہرہ نور کا تاب ہے ہے تھم ہر پرندہ نور کا

دل لغات

تاب،طافت،مجال، بے حکم،اجازت کے بغیر، پر مارنا،اتر نے کی کوشش کرنا۔ پرندہ نور کا،اس سے فرشتے مراد

شرح

صبیب خداعلی فرشتہ آپ کی اجازت کے بغیراڑے اس میں بیطا فت کہاں ہے۔ نزع میں لوٹے گا خاک در پہ شیدا نور کا مرکے اُڑ رہے گی عروس جاں دو پٹے نور کا

حل لغات

نزع ،روح نکلنے کاوفت لوٹے گا،لوٹ پوٹ ہوگا۔شیدا، عاشق ، ویوانہ۔

شرح

اے نبی کریم اللہ فرانی فرشتہ آپ کی اجازت کے بغیراُڑے اس میں بیطا فت کہاں ہے۔ تاب مہر حشر سے چونکے نہ کشتہ نور کا بوندیاں رحمت کی مدینے آئیں چھینٹا نور کا

دل لغات

تا ب، چیک،روشنی۔ چو نکے، جاگے، بیدار ہو۔ کشتہ قبل کر دہ شد ، مارا ہوا۔ بوندیاں ، قطرے ، حجینے ۔ چھینٹا ، ہلکی ہارش۔

شرح

سید عالم الله کام تور کامقول قیامت کے دن سورج کی چک ادر گرمی ہے (جب کہورج سوانیزے پر ہوگا) بھی بیدار نہ ہوگا جب تک رحمت کی نورانی ہارش اس پر نہ ہر ہے گی۔

وضع واضع میں تیری صورت ہی معنی نور کا یوں عاراً جا ہیں جس کو کہد دیں کلمہ نور کا

دل لغات

وضع، پیدا کرنا،ساخت،طرز،روشنی، بناوٹ مصورت،شکل، یوں اس طرح واضع ،اسم فاعل، پیدا کرنے والا، بنانے والا ،معنی مقصد و مطلب،مجاز أمرا وأ فرضاً۔

شرح

اے حبیب خداﷺ خالق کا ئنات (صورتیں بنانے دالے) نے اپنی بناد ٹ میں آپ کی شکل مبارک ذات ِ مبارک کو نور فر مایا اس کے بعد یوں مجاز اُچا ہے جس پر نور کا استعال کرد ۔

حضورا کرم الله قباللہ کے اللہ تعالی نے نور بنایا اور پھر بتایا بھی اس اعتبار نور کی اصل وضع آپ ہیں اس معنی پر حقیقی موضوع کے حضورا کرم اللہ ہوتے پھر جس پر بھی نور کااطلاق ہوگا مجاز اُہو گااس کے شواہد حاضر ہیں۔

قرآن مجيد

إُقَدُ جَآء كُمْ مِّنَ اللَّهِ نُورٌ . (باره مورة المائده ، آيت ١٥)

بے شک تہارے ماس آیااللہ کی طرف سے ایک نور آیا۔

فائده

اس آیت میں بالا تفاق نور سے حضور اکرم اللہ فور میں متعدد دوالہ جات گزر چکے ہیں چند مزید ملاحظہ ہوں۔ قَدْ جَآء سُحُمْ مِّنَ اللَّهِ نُورٌ "هو نور النبي اللَّهِ" "

"فَدُ جَآء سُكُمْ مِّنَ اللَّهِ نُورٌ "ميں نورے مراد حضورا كرم الله كى ذات كرا مى ہے۔

تفسيرروح المعانى

تفسيرروح المعاني جلد ٢ صفحه ٦ ميں ہے كه

قدجاء كم من الله نوراي عظيم وهو نور الانوار والنبي المختار عَلَيْكُ والي هذا الهبب والزجاج.

بیشک آیا تمہارے اللہ کی طرف سے نور جوعظیم نور ہے اور تمام نوروں کا نور ہے اور نبی مختار ہے مفسر قر آن قنادہ اور زجاج کا بھی یہی ند ہب ہے۔

تفسير خازن

تفسير خاز ن جلد اصفحہ ۲ ۵ میں ہے

قد جاء كم من الله نور يعني محمداً صلى الله الله الله الله نوراً لانه يهتدي به كمايهتدي باالنور في الظلام.

ہینگ آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور لیعنی محمر مصطفیٰ عظیفہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی تلیفیہ کا اسم مبارک نور رکھا کیونکہ جس طرح نور سے اندھیرے میں راستہ کا نشان ماتا ہے اسی طرح آپ کی ذاتیا نور بھی رشد و مدایت کے لئے چراغ راہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

تفسير غرائب القران

تفسیرغرائب القران جلد ۲صفحه ۸ میں ہے کہ

''قَدُ جَآء کُمُ مِّنَ اللَّهِ نُورٌ "محمدا واسلام و کتاب مبین هو القران آیاتمهارے یاس الله کی طرف سے نور یعن محمد رسول الله الله الله الله الله اور کتاب مبین یعنی قرآن مجید۔

تفسير ابو السعود

تفسير ابوالسعو دجلد مهصفحه ٦ ميں ہے كه

قدجاء كم من الله نور وكتاب مبين قيل المراد بالاول هو الرسول عليه الصلواة والسلام وبالثاني القرآن.

علائے كرام نے فرمايا ہے كەنور سے حضورا كرم الله كى ذات والا صفات اور كتاب سے مرا دقر آن مجيد ہے۔

تفسير بيضاوي

تفسیر بیضاوی صفحہ۲۵۴ میں ہے

"قَدُ جَآء كُمُ مِّنَ اللَّهِ نُورٌ "هو النبي مُلْكِلِهُ يريد بالنور محمداً مُلْكِلِهُ

مفسرین نے فرمایا ہے کہ نور سے مرادسر کار دوعا کم ایک ہیں۔

تفسير مدارك

تفسیر مدارک جلد ۲ صفح ۲۵ میں ہے۔علامیت فی زیر آیت کے تحت فرماتے ہیں

والنور محمد عليه السلام لانه يهتدي به كما سمى سراجا.

نور ہے مراد محمد علیقی ہیں کیونکہ ان کے ذریعہ ہے راہ ہدایت ملتی ہے جیسا کہ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے آپ کانا م نامی "سواج منیو "رکھاہے۔

احاديث مباركه

حضرت كعب بن ما لك نے فرمایا

وكان رسول الله مَالِكِ اذا حتى كانه قطعة قمر . (بخارى)

ہمیشہ جب حضور قلطی کے کیف وانساط کے اٹار طاری ہوئے آپ کاچہرہ زیباجا ند کا ٹکڑامعلوم ہوتا۔

علامه عيني "جبيب قطعة قمر العني آپ كي پييثاني جاند كائكراتهي _متندرك ميں بھي بيرحديث جلد دوم صفحه ٢٠٥٥

ربرموجود ہے۔صاحب متدرک اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں "هذا حدیث صحیح علیٰ شوط الشیخي<mark>ن</mark>

" یعنی شیخین (بخاری وسلم) کی صحت کے اصولوں کے مطابق بیرحد بیث سیجے ہے۔

بخاری جلد ۲ صفحه ۸۱مطبوعه مصر میں ہے کہ حضرت سیدہ عائشہ صدیقه رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہا یک دفعہ سید عالم الطبیعی میرے پاس تشریف لائے آپ پر کیف وسرور کی حالت طاری تھی اور آپ رخساروں کی کئیروں بکل کی طرح چمک رہی تھیں۔

مشکلو قامسلم کی روایت ہے ہے کہ حضرت جاہر بن سمرہ کے سامنے کسی نے بیان کیا کہ حضورا کرم اللہ کے کاچیرہ تلوار کی مانند تھا آپ نے فرمایا

> لا بل کان مثل الشمس والقمر ہرگر نہیں میر ے صبیب کاچېر وَانور آفتاب و ماہتاب کی مثل نورانی تھا۔

فائده

حضرت ملاعلی قاری مرقات میں فرماتے ہیں

مثل الشمس والقمر اي في قوة الضياء وكثرة النور

لعنی روشنی کی تیزی اورنور کی کشرت میں سورج اور جا ند کی ما نند تھا۔

عائدے منہ بیتاباں درخشاں درو د

مشکلو قازتر مذی اور ججۃ اللّٰه علی العالمین میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ سید دوعالم النِّظِیّٰ کے حسن و جمال کے متعلق اپنا تاثر بیان کرتے ہیں

مار ایت شیئا احسن من رسول الله مُلَّالِیُ کان الشمس تجری فی و جهه اذاضحک یتلالؤ فی الجد میں نے حضور اللہ کی ہے زیا دہ خوبصورت کی کوئیں دیکھالوں معلوم ہوتا ہے کہ آفتاب آپ کے چہر ہُ مبارک میں چل رہا ہے اور جب آپ پنتے تو دیواریں روثن ہوجا کیں۔

نمك آگيں صباحت پدلا ڪول سلام

نو ٿ

یہ سلسلہ طویل ترین ہے ہر صحابی رضی اللہ تعالی عنہ آپ کے نور ہونے کی گواہی دے گاہ بیے آیت میں آپ کوعلی الا طلاق نور کہا گیا ہے اسی لئے آپ کے ہر ہر جز وعضو کو مطلقاً ماننا پڑے گا چند شواہد چلتے چلتے عرض کر دوں سب کویقین ہے کہ (۱) ہر بچہ کی نا ف ہوتی ہے جس ہے چیف کا خون بچہ کی خوارک بنتا ہے گر آپ کے ناف کانشان تھا نا ڑنہ تھی جس ہے یہ اثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تخلیق خاص طریقتہ پر فر مائی اور حیض کا خون آپ کی خوراکنہیں۔

(۲) مصطفیٰ طلبی کے اللہ تعالیٰ نے پاک بنایا جیسے اور بچے بیدا ہوتے ہیں خون میں کتھڑے ہوئے آپ ایسے بیدا نہیں ا ہوئے بلکہ صاف آپ پرخون کا کچھاٹر نہ تھا۔

(۳) آپ نے بیداہوتے ہی مجدہ فرمایا''رب حب لی امتی''اے رب میری امت کو بخش دے۔ آپ مختون پیدا ہوئے آپ کے نورانی جسم پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی آپ کے جسد پاک سے مشک کی خوشبو آتی تھی آپ جس راستہ ہے گز رجاتے وہ راستہ منور دمعطر ہوجا تا۔

(۴) حضرت صدیقه رضی اللّه تعالی عنها فرماتی بین شب تار مین آپ مبنتے تو آپ کے دانتوں ہے نوری شعاعیں نگلی تھیں میں اس روشنی ہے سو کی میں دھا گہ ڈال لیا کرتی تھی وغیرہ وغیرہ ۔ بیہ سلسلہ طویل سے طویل تر ہے تفصیل دیکھئے فقیر کی سمّا ب''البشریة لتعلیم اللمۃ''

بشریت کی تحقیق

یا در ہے کہ خالفین عوام میں تا اُر دیتے ہیں کہ اہل سنت ہر بلوی حضورا کرم ایک کے کی بشریت کے قائل نہیں بیان کا سراسر بہتان اورافتر اء ہے۔افتر اء و بہتان تراثی ہے باز آجا واپنے مسلک کے عالم دین کی عبارت یہاں پر لکھ دینا کافی سمجھتا ہوں۔حضرت علامہ مولا نامفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی جنس بشر میں آتے ہیں اورانسان ہی ہوتے ہیں جن یا فرشتہ نہیں ہوتے بیہ دنیاوی احکام ہیں ور نہ بشریت کی ابتداء آدم علیہ السلام سے ہوئی کیونکہ وہی ابوالبشر ہیں اور حضورا کرم آنے اس وقت نبی ہے جب کہ آدم علیہ السلام آب وگل میں جے خود فرماتے ہیں

كنت نبيا وآدم بين الماء والطين

اس وقت حضور نبی تھے بشرنہیں تھے سب کچھ کے لیکن ان کوبشریا انسان کہہ کر پکارنایا حضور طابعت کویا محدیا کہ اے ابرا ہیم کے باپ یا اے بھائی وغیرہ برابری کے الفاظ سے یا دکرنا حرام ہے اور اگر اہانت کی نیت سے پکار اتو کفر ہے اللہ تعالی فرما تاہے

لا تَجْعَلُوْا دُعَآء الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآء بِعُضِكُمْ بَعُضًا ا (پاره ۱۸، سورهٔ النور، آیت ۲۳) رسول کے بکارنے کوآپس میں ایسان کھیر الوجیسائم میں ایک دوسرے کو بکارتا ہے۔ اگر کوئی اپنی ماں کو باپ کی بیوی یا باپ کو ماں کا شو ہر کہے یا اس کا نام لے کر پکارے یا اس کو بھیا وغیرہ کہتو اگر چہ بات تو تچی ہے گر بےادب گستاخ کہا جائے گا کہ برابری کے کلمات سے کیوں یا دکیا۔ (جاءالحق صفحہ ۱۷۱) انھا انا بیشور مثلکم

تمام مفسرین نے فرمایا ہے کہ یہ جملہ حضورا کرم اللہ فی نے تو اضعاً فرمایا ہے اس کے اور جوابات بھی ہیں لیکن یہاں بھی کافی ہے۔

علامه مولا نا قاضی ثناءاللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فسیر مظہری میں اس آیت کی فسیر کرتے ہیں

قال ابن عبّاس علّم الله عزّ وجلّ رسوله، صلى الله عليه وسلم التواضع لئلا يزعى على خلقه فامره الريق الله عليه وسلم التواضع لئلا يزعى على خلقه فامره الله يقرّ فيقول انى آدمى مشلكم الا انى خصصت بالوحى وأكرمنى به يُوحى إِلَىَّ أَنَّما إِلَّهُكُمُ إِلَّ وَاحِدٌ لا شريك له قلت فيه سد لباب الفتنة افتتن بها النصارى حين راؤا؟؟؟ عيسى يبرء الأكمه والأبرص ويحيى الموتى وقد اعطى الله تعالى لنبيّنا عَلَيْكُمُن المعجزات أضعاف ما اعطى عيسى عليه السلام فامره بإقرار العبوديّة وتوحيد البارى لا شريك وله

صاحب کمال کااظہارتواضع بھی اس کا کمال ہوتا ہے لیکن بعض کج فہم اور حقیقت ناشناس لوگ آیت کو کمالات نبوت کے انکار کی دلیل بناتے ہیں اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں نبی مکرم ایکھیے کی شانِ رفیع کے متعلق سچھ بنائے حل تر

ایک دوز صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ ''هتسبی و جبست لسکسم المشینیور آپ کوخلعت نبوہ ہے کب سرفراز فرمایا گیا آپ نے جواب میں فرمایا ''و آدم بیسن السروح والسجسسد قطے اس وقت شرف نبوت ہے شرف کیا گیا جب کہ آدم کی ندائجھی ردح بنی نتھی نہ جسم ۔ (رواہ التر نہ کی وصحہ و قال انہ حسن غریب)

نبوت صفت ہے اور وصوف کا صفت سے پہلے پایا جانا ضروری ہے اب خود فیصلہ فرمائے جوموصوف اپی صفت موت سے متصف ہوکر آ دم علیہ السلام سے پہلے موجود تھا اس کی حقیقت تھی؟ ابن تیمیہ وغیرہ نے بیکہا کہ ''سے نسب نبوت سے متصف ہوکر آ دم علیہ السلام سے پہلے موجود تھا اس کی حقیقت تھی؟ ابن تیمیہ وغیرہ نے بیکہا کہ ''سے نسب نبول کو آدم بیس اللہ السل لھے کھائ دوحد بیثوں کو آدم بیس اللہ السل کے اس کے اس کے اس کی ہم معنی ہیں اس کے جائز ہے اس کی ہم معنی ہیں اس کے جادر بیدونوں روایتیں اس کی ہم معنی ہیں اس کے ان کوموضوع کہنا درست نہیں ہوسکتا ہے جب کہ روایت بالمعنی محدثین کے بزدیک جائز ہے اس

حدیث کا مطلب پنہیں کے میں تخلیق آ دم ہے پہلے علم الہی میں نبی تھا کیونکہ اس میں پھر حضورا کرم آفیائی کی کوئی خصوصیت نہ ہوگی بلکہ مقصد ریہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام ارواح ہے پہلے اپنے حبیب کی روح کو پیدا فر مایا اوراسی وقت خلعت نبوت ہے سر فراز کیا اور ملاءِ اعلیٰ کواس حقیقت پر آگاہ کر دیا۔

> بل ان الله خلق روحه قبل سائر الا رواح وخلع عليها خلعته الشريف باالنبوه اعلاما للملاالا على به

> > چنانچیایک دوسری روایت میں ہے

يسبح ذالك النور وتسبح الملائكه بنسبيعته

کہ نور محمدی تقلیقہ اللہ تعالیٰ کی شیخ کہتااور سارے فرشتے حضور تقلیقہ کی شیخ سن کراللہ تعالیٰ کی پاکیز گی بیان کرتے۔ کسی نے کیا خوب کہا

گرنه خورشید جمال یارگشتے راہ نموں از شب تاریك غفلت كسى نه بردے راہ بروں

ابن کتان نے اپنی کتاب الا حکام میں حضرت امام زین العابدین سے انہوں نے اپنے بزر گوار حضرت سیدنا امام حسین سے انہوں نے ان کے جدامجد حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم سے حضور اکرم ایک کا کیار شادِگرا می نقل کیا

قال كنت نورا بين يدى ربى قبل خلق ادم باربعته عشر الف عام

یعنی میں نورتھااور آ دم کی آفرینش سے چودہ ہزارسال پہلے اپنے رب کریم کے حریم نازمیں باریابتھا۔

اس حدیث کے آخری تین راوی ائمہ اہل بیت ہے ہیں ان کاعلم وفہم اور تقو کا کسی کی آو ثیق کامحتاج نہیں البتدا بن قطان کے متعلق کسی کوشک وشبہ کی گنجائش ندر ہے علا مہذر قانی ان کے متعلق لکھتے ہیں

الحافظ الناقد أبى الحسن على بن محمد بن عبد الملك الحميرى الكناني الفاسي، سمع أبا ذر الخشنى وطبقته، وكان من أبصر الناس بصناعة الحديث وأحفظهم لأسماء رجاله، وأشدهم عناية في الرواية معروفًا بالحفظ والإتقان. (زرقاني على الموابب الدنيجلداصفي ٣٨)

یہ حافظاور نقا دحدیث تنےان کانا م ابوالحن علی بن محمد ہے فن حدیث سے ان کی بصیرت اپنے ہم عصروں سے زیادہ تھی اور اساءالر جال کے حافظ تنے روایت میں وہ انتہا درجے کی احتیاط ہرتتے وہ اپنے حفظ اور ا تقان کے باعث مشہور ومعروف

ĕ

حضرت جابر في خرموجودات الله عن يوجهايارسول الله

أبابي انت وامي اخبرني عن اول شئي خلقه الله تعالىٰ قبل الاشياء قال يا جابر ان الله تعالىٰ قد خلق اقبل الاشياء نور نبيك (رواه *مبدالرزاق نده*)

لعنی حضرت جاہر نے عرض کی یارسول اللہ اللہ تھائے میرے ماں باپ حضور پر قربان ہوں کہ اللہ نے سب چیز وں سے پہلے کون تی چیز پیدا کی حضورا کرم تھائے نے فرمایا اے جاہراللہ تعالی نے سب چیز وں سے پہلے تیرے نبی کا نور پیدا کیا۔ان صحیح احادیث (جن کی تھیجے اور توثیق مولانا تھانوی نے نشر الطیب میں کی) سے ثابت ہوتا ہے کہ حضورا کرم آبھیے کی ذات والا صفات عالم امکان میں سب سے مقدم ہے۔اہل معرفت کی اصطلاح میں اسی نور کو حقیقت محمد ریہ کہا جاتا ہے اور حقیقت محمد ریہ تھیجہ الحقائق ہے۔

وبهذا الاعتبار سمى المصطفى بنور الانوار وباب الرواح. (زرقاني)

اورتمام ارواح کابات کہاجاتا ہے۔

یہ مسئلہ بڑانازک ہے جو مجھ جیسے کم علم کو بیز بیانہیں کہ میں اس میں اپنی خیال آرائی کو دخل دوں بہتر یہی ہے کہ ان افغوس قد سیہ کی تحقیقات ہدیہ ناظرین پراکتفا کروں جن کاعلم وتقو کی ، اہل شریعت واہل طریقت دونوں کے نزدیک مسلم ہے اور جن کا قول ساری امت کے نزدیک محبت ہے۔ اس لئے میں حضرت امام ربانی مجد دالف ثانی رحمتہ اللہ تعالی علیہ کے مکتوب کا ایک افتباس نقل کرر ہا ہوں شاید جلو ہُ حسن محمدی کی جھلک دیکھ کرکوئی چٹم اشکبار مسکرا دے کسی کے دل بے قرار کو قرار آجائے۔ آپ لکھتے ہیں

جاننا چاہیے پیدائش محمدی تمام افرادانسان کی پیدائش نہیں افرادِ عالم میں کسی فرد کی پیدائش کے ساتھ نسبت نہیں رکھتی کیونکہ حضورا کرم بیٹ کا وجود عضری حقالی کے نور سے بیدا ہوا ہے جیسے کہ آنخصرت بیٹ کے فرمایا ''محلقت من نسور اللہ'' کشف صرح کے معلوم ہوا کہ آنخصرت بیٹ کی پیدائش اس امکان سے پیدا ہوئی جوصفات اضافیہ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور نہ کہ اس امکان سے جو تمام ممکنات عالم سے صحیفہ کوخواہ کتنا ہی باریک نظر سے مطالعہ کیا جائے مگر حضورت بیٹ ہے اور نہ کہ اس امکان سے بی نہیں کیونکہ اس عالم سے برتر حضورت بیٹ ہو کہ کہ اس عالم سے برتر ہے بہی وجہ ہے کہ ان کا سایہ نہ تھا نیز عالم شہادت میں ہرایک شخص کا سابیاس کے وجود کی نسبت زیا دہ لطیف ہوتا ہے

اور جب جہاں میں ان سے لطیف کوئی نہیں تو پھر ان کا سامیہ کیسے متصور ہوسکتا ہے۔(دفتر سوم ترجمہ مکتو بے نمبر ۱۰۰ صفحہ ۲۶۲)

اس میں کوئی شک نہیں حضورا کرم اللہ صفت بشریت سے متصف ہیں اور حضو واللہ کی بشریت کا مطلق انکار سرتا پا غلط ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ حضو واللہ کا خشری کے حضو واللہ کی نظیم و تکریم فرض عین ہے اورا دنی سی بے ادبی سے ایمان سلب ہوجا تا ہے اورا عمال ضائع ہوجاتے ہیں۔ارشاد اللی ہے ' و تُکُوِّ رُوْہُ وَ اُو اُورُ وَ اُنَّ اَب بددیکھنا ہے کہ بشر کہنے میں تعظیم ہے یا تنقیص ، ادب واحر ام ہے یا سوءِ ادبی ہیں ہی صورت میں بشر کہنا جائز ۔ مہر سپر علم وعرفان حضرت پیرم علی شاہ صاحب نور اللہ مرفدہ نے اس عقیدہ کا جوحل پیش کیا ہے اس کے مطالعہ کے بعد کوئی اشتباہ نہیں رہتا آپ کے ارشاد کا خلاصہ بدہ کے کہ لفظ بشر مفہو ما اور مصدا قاصم میں بکمال ہے کیونکہ آ دم کوبشر کہنے کی وجہ بدہ کہ کہ نہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے فر مایا۔ارشاد مصدا قاصم میں بکمال ہے کیونکہ آ دم کوبشر کہنے کی وجہ بدہ کہ کہ نہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے فر مایا۔ارشاد میں تعالیٰ ہے۔

مَا مَنعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقُتُ بِيَدَى ﴿ بِاره٢٣، سورهُ ص ، آيت ٧٥)

تخجے کس چیز نے روکا کہ تو اس کے لئے سجدہ کرے جسے میں اپنے ہاتھوں سے بنایا۔

کیونکہ اس پیکر خاکی کواللہ کے ہاتھ لگنے کی وزت نصیب ہوئی اس لئے اسے بشر کہا گیااس خاک کے پتلے کی اس
سے بڑھ کرعزت افزائی کیا ہوسکتی ہے نیز یہی بشر ہے جو آپ کے الفاظ میں کمال استجلاء کے لئے مظہر بنایا گیا ہے
اور ملائکہ بوجہ نقص مظہریت کمال ہے محروم مھہرے ۔ بیدونوں چیزیں اگر ذہن نشین ہوں تو بشر کہنا عین تعظیم و تکریم ہے
چونکہ اس کمال تک ہر کس و ناکس ماسوائے اہل تحقیق و اہل عرفان رسائی نہیں رکھتا لہذا اطلاق لفظ بشر میں خواص بلکہ اخص
الخواص کا تھم عوام سے علیحدہ ہے خواص کے لئے جائز اورعوام کے لئے بغیر زیارت لفظ وال برتعظیم نا جائز ہے۔ (فناو کی اس مصفیہ اصطبوعہ بلا 19ء)

انا بشر مثلكم ميں وجه مماثلت كيا هے

غورطلب بات بیہ ہے کہ مماثلت کس چیز میں ہے مراتب و درجات، وہبی ہوں یا کسبی ، کمالات علمی ہوں عا دات وخصائل روح پر نور بلکہ جسم عضری تک میں کسی کومما ثلت تو کجا مناسب بھی پھر بیمما ثلت جس کا ذکراس آیت میں ہے کون تی ہےادرکہاں پائی جاتی ہے کہ'' اُنّہ کا اِلْہُ اِلَّا ہُوؤہ بھی ایک خدائے لاشر یک کابندہ ہے جس کے تم بندے ہو اس کا بھی وہی خالق و مالک ہے جوتمہارا خالق و مالک ہے۔

نورا نيت مصطفي عليقة برايك اوردليل

قَدْ جَآءٌ كُمُ مِّنَ اللهِ نُورٌ وَّ كِتلبٌ مُّبِينٌ ٥ (باره ٢ سورة المائده ، آبت ١٥)

بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب

فائده

امام المفسرين ابن جرير لكصة بين يعني

بالنورمحمداً مَثَلِيكُ الذي اناوالله به الحق واظهر به الاسلام الحق به الشرك فهو نورلمن استنار به لعنی نور سے مرادیہاں ذات پاک محمصطفی علیہ ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالی نے حق کوروش کردیا اسلام کوظا ہر فرمایا شرک کونیست ونا بود کیا۔

حضور نور ہیں مگراس کے لئے جواس نور ہے دل کی آنکھوں کوروشن کرنا چاہے اللہ تعالیٰ اس نور مجسم کی تا ہانیوں اور درخشانیوں سے ہمارے آئینہ دل کو منور فرمائے اور اپنے محبوب کی غلامی اور محبت کی سعادت سے بہرہ اندوز فرمائے۔(آمین)

جب الله تعالیٰ اپنے محبوب کونور فرمار ہا ہے تو کسی کیا اعتر اض؟ کتاب مبین سے مرا دقر آن مجید ہے یہ کہنا کہ نور بھی قرآن مجید مرا دہے درست نہیں کیونکہ واو عاطفہ تغایر پر دلالت کرتی ہے۔

نور محمدی سیاللہ کی تمثیل

حضرت ابن عباس نے کعب احبار ہے کہا

اخبرنى عن قوله تعالى " مَثَلُ نُورِه كَمِشُكُوةٍ " مُحاس آيت كا مطلب بتاؤ؟

قال كعب هذا مثل ضربه الله لنبيه صلى الله عليه وسلم فالمشكوة صدره والز-والمصباح فيها النبوة يكاد نور محمد صلى الله عليه وسلم وامره يتبين للناس ولو لم يتكلم انه نبى كما كان يكاد ذلك الزيت ان يضء ولو لم تمسسه نار نور على نور(مظيرى)

حضرت کعب نے بیکہا بیہ مثال ہے جواللہ نے اپنے نبی کریم اللہ کے متعلق بیان کی ہے مشکو ۃ ہے مراد سینہ مبارک ہے ا ز جاجتہ ہے مراد قلب انور ہے مصباح ہے مراد نبوت ہے یعنی حضور طلبہ کا نوراد رحضور طلبہ کی شان لوگوں کے سامنے خود بخو دعیاں ہور ہی ہے اگر چہ حضور طابقہ اپنی نبوت کا اعلان نہ بھی کرتے۔ عارف باللہ علامہ ثناءاللہ یانی پتی بیہ لکھنے کے بعد فرماتے ہیں

اس کے بعد علامہ موصوف نے ایک طویل فصل کھی ہے جس میں حضور اللہ کے ان مجزات کاذکر کیا جواعلان نبوت سے قبل ظہور پذیر ہوئے ول تو چاہتا ہے کہ اہل محبت کی تسکین خاطر کے لئے اس کا ترجمہ پیش کروں لیکن یہاں اس کی گنجائش نہیں اور بالکل محروم رہنا بھی گوار انہیں ۔ صرف ایک ذکر کرنے کی اجازت چاہتا ہوں حضور اکرم آئے ہی کسن ہی تھے کہ تمام علاقہ میں سخت قبط پڑ گیا ۔ حضرت ابوطالب بارش کی دعاکرنے کے لئے حرم میں آئے اور حضور الیہ ہے کوہمراہ لائے حضور کی طرف انگل سے اشارہ کیا اور دعا مانگی اس وقت آسمان پر باول کا نام ونشان تک نہ تھا دعا مانگنے کی دیرتھی

ماقبل الحساب من مههنا وهمنا واغدق وانفجر له الوادي وفي ذالك قال ابوطالب وابيض يستسقى الغمام بوجهه ثمال اليتمامي عصمته ملرار امل

لیعنی اس وقت با دل ادھرا دھر ہے ہجوم کر آئے خوب موسلا دھار بارش برسی یہاں تک کہ ندیاں ہنے گئی اور اس وقت ابوطالب نے بیشعرکہا ہے کہ وہ سفید من مؤخی رنگت والا جس کے نوئے تا باں کےصدقے با دل کی التجاء کی جاتی ہے وہ متیموں کا آسرااور بیوہ عورتوں کی ناموس کا محافظ ہے۔

"لا شرقیه و لا غربیه فر"ا کریه بتادیا که نبوت مصطفوی کافیض عام ہے جس طرح زمانه کی پابندی نہیں اس طرح مکان کی قید بھی نہیں اہل شرق ومغرب سب کے لئے در رحمت کھلا ہے اور دام لطف وکرم کشادہ ہے کفار انبیاءکرام کی ظاہری بشریت سے فریب کھا گئے اور ان کی نگا ہیں شانِ نبوت کو پہچا نئے سے قاصر رہیں۔ مولا ناروم علیہ الرحمة نے ان لوگوں کے شکوک وشبہات کوبیان کر کے اپنے حکیماندا نداز میں ان کا از اله فرمایا ہے

ماوايشان بسته خوابيم وخور

یعنی کفار نے کہاہم بھی انسان ہیں اور انبیاء بھی انسان ہیں ہم بھی سوتے ہیں اور کھاتے ہیں اور وہ بھی اسی طرح ایس نداستد ایشاں ازعها هست فرق درمیاں ہے انتها

گفت اینك مابشر ایشان بشر

ان اندھوں نے بینہ جانا کہان کے درمیان اور انبیاء کے درمیان تو بے انتہا فرق ہے

ہر دویك گل خورو زنبور گل زاں يكے شدنيش زاں ديگر عل

و بسے تو زنبوراور شہد کی کھی ایک پھول ہے ہی خوراک حاصل کرتی ہے لیکن وہاں ڈ نگ نمودار ہوتا ہے اور یہاں شہد

زیں یکے سرگیں شدوزاں مشك ناب

هردوگون آهو گياه خوردنلو آب

دونوں قتم کے ہرن ایک ہی گھاس کھاتے ہیں اور پانی پیتے ہیں کیکن ایک سے صرف لید نکلتی ہے اور دوسرے سے خالص کنتوری

وان خورد گردهمان نور خدا

ایں خورد گردوپلیدی زیں جدا

سب سے پھلے نور محمدی عیدوستم

قُلُ إِنَّ صَلَاتِيُ وَنُسُكِيُ وَ مَحْيَاىَ وَ مَمَاتِيُ لِلهِ رَبِّ الْعَلَمِيْنَ٥َلَا شَرِيُكَ لَه وَ بِذَلِكَ أُمِرُتُ وَ اَنَا اَوَّ فَيُ الْمُسْلِمِيْنَ٥ (ياره٨، سورة الانعام، آيت١٦٢)

تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرامرنا سب اللہ کے لئے ہے جورب سارے جہان کا۔ اس کا کوئی شریک نہیں مجھے یہی تکم ہوا ہےاور میں سب سے پہلامسلمان ہوں۔

فائده

رسول الله والله و

قال قتادہ ان النبی مُلَّلِیِّ قال کنت اول الانبیاء فی الخلق واخرہم فی البعث. (قرطبی) ایعیٰ صوراً اللہ کی پیدائش سب مخلوق ہے پہلے ہوئی

اورمولا ناعثانی نے بھی اس قول کو پیند فر مایا ہے آپ لکھتے ہیں عمو ماً مفسرین" و انسا اول المسلمین 'کا مطلب بیہ لیتے ہیں کہ اس امت محمد بیہ کے اعتبار ہے آپ اول المسلمین ہیں لیکن جب جامع تر ندی کی حدیث

كنت نبيا وادم بين الروح والجسد

میں اُس وقت بھی نبی تھاجب آدم ابھی روح وجد کی درمیانی منزلیں طے کررہے تھے

ےمطابق آپ اول الانبیاء ہیں تو اول المومنین ہونے میں کیا شبہ ہوسکتا ہے۔

انبیاء اجزا ہیں تو بالکل ہے جملہ نور کا

اس علاقے ہے ہے ان پر نام سچا نور کا

حل لغات

اجزاء، جزء کی جمع ہے جمعنی حصہ، بالکل، تمام۔ جملہ، پورے کاپورا۔علاقہ تعلق۔

شرح

انبیاء علیهم السلام آپ طابعت کے نور کا حصہ ہیں آپ مکمل نور ہیں اس نسبت سے ان کونور بولنا کہنا درست ہے۔ پیشعرامام بوصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس شعر کامتر جمان ہے

يظهرن انوارهاللناس في الظم

فانك شمس فضل هم كواكبها

اس کی مزید خقیق و تفصیل فقیر کی شرح قصیده بر ده شریف میں پڑھیئے۔

یہ جو مہرومہ پہ ہے اطلاق آتا نور کا بھیک تیرے نام کی ہے استعارہ نور کا

حل لغات

مهر،سورج۔مہ، چاند۔اطلاق،بولا جانا ،وار دکرنا ،استعال کرنا۔ بھیک ،وہ شے جوخیرات میں ملے۔استعارہ، اما نگ لینا ، هیقی مجازی معنی کے درمیان۔

شرح

چاندوسورج کو جونور کہا جاتا ہے حقیقتا یہ آپ کے نام کی خیرات ہے جو آپ کی نورا نیت سے نور مانگ کرنورانی وروشن ہوتے ہیں جیسا کہ پہلے نور کی تعریف سے ثابت کیا گیا ہے کہ ہرشے کی اصل آپ ہی ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ آپ نے ارشادفر مایا

اول ما خلق الله نوری و کل الخلائق من نوری الله نوری و کل الخلائق من نوری الله تعالی نے سب سے پہلے میر انور پیدا فرمایا اور میر نے سب سے پہلے میر انور پیدا فرمایا اور میر نے سب سے پہلے میر انور پیدا کیا۔

حضرت خواجه فريدالدين عطار رحمة الله تعالى عليه نے فرمايا

آنچه اول شد پنید از حبیب غیب بود نور پاك روئے هیج ریب بعدازاں آن نور عالی زد علم گشت عرش وقرش ولوح وقلم نور اوچوں اصل موجودات بود ذات بود

(منطق الطير صفحه ١٩)

غیب ہے جو پہلے ظاہر ہوا بلاشک وشبہ وہ آپ آگئے کا نور تھا اس کے بعد جتنا بھی اور جہاں بھی نور نے علم بلند کیا خواہ وہ کرسی ہو یاعرش اور لوح وقلم ان سب کی اور جملہ موجو دات کی اصل بلکہ ہرا یک کوعطا کرنے والے آپ ہیں۔(ﷺ) کسی نے کیا خوب کہا

> تیرے نور سے تھیلے ہیں سرمدی جلوے تجلیات کاعالم تیرے ظہور سے ہے اور فرمایا کسی نے

توراحد (ﷺ) کاچن میں ظہور ہے ہوا ہے اور ہے

مديث

نوٹ

اس حدیث ی تحقیق و تفصیل فقیر کے رسالہ '' فیض الفاخر فی حدیث جابر'' سرگیس آنکھیں حریم حق کی وہ مشکیس غزال ہے فضائے لا مکاں تک جن کا رمنا نور کا

حل لغات

سرمگیں ہسرمرنگی ہوئی۔حریم حق، وہ جسے اللہ تعالیٰ نے عزت بخشی ۔مشکیں، مشک والا ۔غزال، ہرن ۔ فضا، وسعت اور فراخی ۔رمنا،گھومنا پھرنا،سیر کرنا۔

شرح

اللہ تعالیٰ کا دیدارکرنے والی مشک والے ہرن کی آنکھ جیسی سرمئی آنکھیں جن کی نورانی نظر لامکان کی وسعتوں میں گھومتی ہے۔

نورانی آنکہ

حضورا كرم الله كى بينائى كى وسعت خود جانيس يا خدا تعالى _ا حاديث ميں ہے كه

(۱) ابن عباس ہے بیہ بی نے روایت کیا کہ حضور قابعہ رات کے اندھیرے میں دن کے اجالے کی طرح دیکھتے ہیں۔

(٢) آپ نے فر مایا میں پیچھے سے اس طرح دیکھا ہوں جیسے اپنے آگے ہے۔

(۳) فرمایا قیامت کے جو کچھ ہوگااس کومیں اسی طرح دیکھتا ہوں جیسے اپنے ہاتھ کی ہشیلی کو۔

(٣) فرمایا" رایت ربی عینی" میں نے اپنے رب کوسر کی آنکھ سے ویکھا۔

(۵) ابن عباس قاده عکرمه رضی الله تعالی عنهم فرماتے ہیں حضور طابقہ نے فرمایا میں نے اپنے رب کوسر کی آئکھ ہے دیکھا۔

فائده

حضرت موٹی علیہالسلام نے بخلی دیکھی تھی تو ان کی آنکھاندھیری رات میں تین فرسخ دور سے پہاڑ پر چیونٹی چلتی و کھے لیا کرتی تھی اورمجبوب خدا نے رب کو دیکھا تو ان کے دیکھنے کی کیا حد ہوگی جس نے لامحدود ہی دیکھ لیا اس پرشرح حدائق کے مجلدات میں بہت کچھکھا جا چکا ہے یہاں مرگیس آنکھوں کی شرح عرض کردوں۔

اشكل العين

شائل تر ذی میں آپ کی چشمان مبارک کواشکل العین کہا گیا ہے لغت میں اشکل العین دونوں آئکھوں کی سفیدی

میں سرخی ملی ہوئی کو کہتے ہیں۔عرب لوگ جب پانی میں خون کی سرخی ملی ہوئی ہوتو اس پانی کو مآء آشکل کہتے ہیں۔

شاكل رندى ميں ہے كشعبہ كہتے ہيں كميں نے ساك سے يو چھا د ضليع القم "كے كہتے۔

انہوں نے کہا کشادہ دہن والے کو کہتے ہیں میں نے پوچھااشکل انعین کیے کہتے ہیں انہوں نے کہااس سیاہ آئکھ کو

کہتے ہیں جس کی سفیدی میں لمبرخ ڈورے ہوں (شعبہ) نے پوچھا''منھوس العقب تھے کہتے ہیں اس (ساک)

نے جواب دیا کہ م گوشت دالی ایر می کو کہتے ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کے مشاہدے

(۱) جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ آنکھوں کی سفیدی میں سرخی ملی ہوئی تھی یعنی آپ ایک کی آنکھیں مبار کہ بھی اس صفت ھنہ

ہے مزین تھیں جو کہ عرب میں از روئے خوبصورتی وحسن انتہائی محبوب اورمحمو دہے۔

(۲) بیہ قی میں حضرت سیدنا امیر المومنین علی المرتضلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت ہے فرماتے ہیں

كان رسول الله عليه عظيم اليعنين اهدب الاشفار مشرب العين بحمرة

یعنی حضورا کرم آلی ہے گئی کی آنکھوں مبارک میں سرخ ڈورے تھے لمبےابرو تھے سرخی اور سفیدی ملاہوا یعنی سنہری رنگ مبارک تھا

'فائده

علامه محمدا براجيم بيجوري فرمات بين

والصواب ما اتفق العلماء وأصحاب الغريب أن الشكلة حمرة في بياض العين، كالشهلة، ف سوادهاو الشكلة احدى علامات النبوة. (الموابباللدنيصفي٢٣)

اور سیجے بات بیہے کہ جس پرعلما ءاور تمام اہل لغت نے اتفاق کیا ہے کہ آئھوں کی سفیدی میں سرخ ڈورے کوشکل کہتے ہیں اور اس کی سیا ہی میں سرخ ڈور اہوتو اس کوشہلہ کہتے ہیں اور بیشکلہ نبوت کی علامات میں سے ایک ہے۔

ديدار المي

ا نہی سرمگیں چشما نِ اقدس نے ہی بلا حجاب دیدارِ حق پایا خودسر کارِ کو نین تلفظ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب کو احسن صورت میں دیکھا۔

حضرت ابن عباس نے فر مایا کہ

ان محمد مَلْنِظِيْهُ راای ربه موتیں موۃ یصوۃ و موۃ بفوادہ. (خصائص کبری جلد اصفحہ ۱۱ ا،رواہ الطبر انی) حضورا کرم تعلقہ نے اپنے رب تعالی کودوبارد یکھاا یک بارسر کی آئھوں سے اور ایک باردل کی آئکھ ہے۔ امام بیہی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی روایت میں ہے

ان السلسه اصبط في ابر اهيسم ببالبخيلة واصبط في موسي ببالسكلام واصطفىٰ محمداً (بذالووَّا في أيم) الموابه بالدا صفح ١١٤، خصائص كبرى جلداصفح ١٢١)

بلاشبہاللّٰہ تعالیٰ نے ابراہیم (علیہالسلام) کوخلت ہے اورمویٰ (علیہالسلام) کو کلام ہے اور محمد علیقی کو اپنے ویدار ہے امتیاز بخشا۔

حضرت انس رضی الله تعالیٰ عنه فرماتے ہیں کہ

انا اقول بحدیث ابن عباس بعینه رای ربه راه راه حتی انقطع نفسه. (شفاءشریف جلداصفی ۱۲۰) میں حدیث ابن عباس کے مطابق (عقیدہ رکھتے ہوئے) کہتا ہوں کہآپ نے اپنے رب کواس آنکھ ہے دیکھا دیکھا دیکھا میہاں تک فرماتے رہے کہ مانس ٹوٹ گئی۔

حضرت انس رضی الله تعالیٰ عنه فرماتے ہیں

ان محمداً عَلَيْكِ واى ربه عزوجل. (ابن خزيمه، زرقاني على الموابب جلد ٢ صفحه ١١٨)

بلاشبه محمطينية نے اپنے ربعز وجل كوديكھا۔

حضرت امام حسن بصری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنیشم کھا کرفر ماتے تھے کہ

لقدراى محمد عَلَيْكِ ربه. (شفاء شريف جلداصفي ٢٠)

بلاشبه حضرت محمظ في الله تعالى كود يكها_

امام قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ امام ابوالحسن اشعری اور صحابہ کرام کی جماعت نے فرمایا ہے

انه مَنْ الله تعالى يبصره وعيني رأسه. (شفاء شريف جلد اصفح ١٢١)

نبى كريم الله في ان مركى آنكھوں سے اللہ تعالیٰ كود يكھا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ

الراجع عند اكثر العلماء انه منطيط راى ربه بعينى رأسه ليلة المعوا فجزرقاني على الموابب جلدا صفح

(114

کہا کثر علاء کے نز دیک ترجیح اسی کو ہے کہ بلاشبہ نبی ایک نے شب معراج میں اپنے رب کواپنے سر کی آئکھوں سے دیکھا ہے۔

فائده

اس روایات سے سے صراحة ثابت ہوا کے حضور اکرم اللے فیصل نے بلا حجاب اللہ تعالیٰ کودیکھا۔

سوال

آية كريمه "لا تُدُرِكُهُ الْأَبْصَارُ ا "عابت موتاب كدويدار اللي نامكن اورمحال بـ

جواب

آیت میں ادراک بینی احاطہ کی نفی ہے نہ کہ روایت کی کیونکہ ادارک کے معنیٰ ہیں مدرک کے جوانب وحدو د پرمجیط ہونا چنا نچہ حضرت سعید بن مسیٹب اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور جمہور مفسرین ومحدثین ا دراک کی تفسیر احاطہ سے فرماتے ہیں اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ کوئی آنکھ اس کا احاطہ کر لے کیونکہ احاطہ اس چیز کا ہوسکتا ہے جس کے حدو د جوانب ہوں اور اللہ تعالیٰ کے لئے حدو د جوانب محال ہیں لہٰذا اس کا ادراک واحاطہ بھی محال اور ناممکن ہے۔

جواب ۲

روایت و دید کے معنی ہیں کہ بھر کسی چیز کوجیسی کہ وہ ہمو و بیا جانے تو جو چیز جہت والی ہوگی اس کی رؤیت و دید جہت ہو گی اور جس کے لئے جہت نہ ہو گی اس کی دید ہے جہت ہو گی جولوگ ادراک اور رؤیت میں فرق نہیں کرتے وہ اپنی جہالت کی دجہ ہے گمراہ ہو گئے۔

اگر دیدارالبی ناممکن ہوتا تو حضرت موئ علیہ السلام اس کے لئے سوال نہ کرتے

اے رہمیرے مجھے اپنادیدار وکھا

رُبُ أَرِنِي أَنْظُرُ إِلَيْكُ (باره ٩، سورة الاعراف، آيت ١٣٣)

اوران کے جواب میں

فَانِ السُمَّفَوَّ مَكَانَه فَسَوُفَ تَوانِيُ ا (پاره ٩،سورهُ الاعراف،آيت ١٣٣) بال اس يها ژکی طرف ديچه بيا گراين جگه پرههرار باتوعنقريب تو مجھے ديکھ لے گا۔ نه فرمایا جاتا بلکه یول کہا جاتا''لین بسرانسی احد بھے ہرگز کوئی بھی نہیں دیکھ سکتایا''لن ادی'' کہ میں ہرگز دیکھا نہیں جاسکتا۔ تو گویا اللہ تعالیٰ نے اپنے دیدار کواستقر ارپہاڑ پر معلق فرمایا اور استقر ارپہاڑ امر ممکن ہے محال دیدارِ الہی بھی ممکن ہوا محال نہ ہوا کیونکہ جو چیز امر ممکن پر معلق کی جائے وہ بھی ممکن ہی ہوتی ہے محال نہیں ہوتی تو دیدارِ الہی جس کو پہاڑ کے ثابت رہنے پر معلق فرمایا گیا ممکن ہوا معلوم ہوا کہ جولوگ دیدارِ الہی کومحال بتاتے ہیں ان کا قول باطل ہے۔

ان دلائل سے ثابت ہوا کہ بلاشبہ حضورا کرم آفیائی نے اللہ تعالی کو بے حجاب دیکھااور بلادا سطہ کلام فرمایا۔ امام احمد رضامحدث بریلوی قدس سرہ نے کیاخوب فرمایا مس کودیکھا بیمویٰ سے بع جھے کوئی آئکھوالوں کی ہمت برلا کھوں سلام

وسعت نگاهٔ مصطفی عیدوستم کا بیان

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

رسول علیہ السلام مطلع است بہ نور نبوت بردین ہر متدین بدین خود کہ در کدام درجہ از دین من رسیدہ و حقیقت ایسمان او چیست و حجابے کہ بدان از ترقی محجوب ماندہ است کدام است پس اومی شناسد گناهان شمار او درجات ایمان شمارا واعمال بدونیك شمارا واخلاق ونفاق شمارا لهذا شهادت او در دنیا بحکم شرع در حق امت مقبول وواجب العمل است (تفیرعزیزی جلداصفی ۲۲۲) کے حضور علیہ السام اپنے نورِ نبوت سے ہر دیندار کے دین کوجانتے ہیں اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے اور کون سا ججاب اس کی ترقی میں مانع ہے لیس حضور علیہ السام اپنے نورِ نبوت سے ہر دیندار کے دین کوجانتے ہیں اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے اور کون سا ججاب اس کی ترقی میں مانع ہے لیس حضور علیہ تمہار سے گنا ہوں کو تمہار سے ایمانی درجات کو اور تمہار سے نیک و بدا عمال کو اور تمہار سے اخلاق و نفاق کوجانتے ہیں الہذا ان کی گوا ہی دنیا میں بھکم شرع امت کے تن میں قبول اور واجب العمل ہے۔

حضرت شیخ المحد ثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ تعالی علیہ فر ماتے ہیں

باچندیں اختلاف و کثرت مذاهب که درعلماء امت است یك کس راد ریں مسئله خلاف نیست که آنح ضرت ﷺ بحقیقت حیات بے شائبه مجاز وتوهم تاویل دائم وباقیست وبراعمال امت حاضر وناظر است۔ (عاشیا خبارالاخیار) اس اختلاف وکثرت مذا ہب کے باوجودعلاءامت میں ہے اس مسئلہ میں کسی کوبھی اختلاف نہیں ہے کہ صنورا کرم ایستان حقیقی زندگی کے ساتھ بغیر تاویل ومجاز کے احتمال کے زندہ دائم اور باقی ہیں اور امت کے اعمال پر حاضرو ناظر ہیں۔

فائده

اس وسعت نگاہی ہے مسئلہ حاضر و ناظر بھی واضح ہو گیا مسئلہ حاضر و ناظر کے لئے فقیر کی تصنیف'' دلوں کا چین'' کامطالعہ سیجئے۔

یہ شان ھے خد مت گاروں کی

ایسی تیز نگاہی کہ جملہ عالم ہاتھ کی تھیلی پر ہویہ تو حضورا کرم آبیگی کے غلاموں کو بھی حاصل ہے چنا نچے حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

هزني ربي ان اسعداء والاشقياء معرضون على وان عيني في اللوح المحفوظ وانا غآئص في عار علم الله. (زبرة الاسرار، بجة الاسرار صفح ٢٢)

' مجھےر ب العزت کی تئم بیثک سعداءاوراشقیاء مجھ پرپیش کئے جاتے ہیں اورمیری آنکھ لوٹِ محفوظ میں دیکھتی ہے میں علم الہی کے سمندر میں غوطہزن ہوں۔

نيز فرمايا

كخرد لة علىٰ حكم اتصالى

نظرت الى بلاد الله جمعاً

میں نے خدا کے سارے شہروں کو یوں دیکھا ہے جیسے ایک رائی کا دانہ ہو۔

حضرت امام ربانی مجد دالف ثانی سر ہندی رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں میں لومِ محفوظ میں دیکھا ہوں۔(تفسیر مظہری جلد ۵صفحہ ۲۰۰)

امام العارفين مولا نارومی عليه رحمة القوى فرماتے ہيں

از چه محفوظ است محفوظ از خطاء

لوح محفوظ است پیش اولیاء

لوح محفوظ اولیا ءاللہ کے بیش نظر ہوتی ہے اور جو کچھاس میں محفوظ ہے وہ خطا ہے محفوظ ہے۔

عزیزان علیه الرحمة والرضوان اند که زمین درنظر این طائفه چون ایست ومامی گویم چون روئے اناخنیست از نظر ایشان غائب نیست (نفحات الا^{لر}صفح ۳۲۸) حضرت عزیز ال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ زمین گروہ اولیاء کے سامنے مثل دسترخوان کے ہےاور ہم یہ کہتے ہیں کہ ساری زمین ان کے سامنے ایسی ہے جیسے روئے ٹاخن کوئی چیز بھی ان کی نظر سے غائب نہیں ہے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمة الله تعالی علیہ نے جامع کبیر میں اور طبری وابونعیم نے حضرت حارث ابن مالک انصاری ہے روایت کی جس کومولا نا روم نے بھی مثنوی شریف کے اندر بیان فرمایا ہے کہ حضور طبیعی نے اپنے صحابی حضرت زیدرضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے ایک دن فرمایا

گفت پیغمبر صباحے زید را کیف اصبحت اے رقیق باصفا

كونشان از باغ ايمان گر شگفت

انہوں نے عرض کیا کہ مومن بندہ کی ہی حالت میں پھر آپ نے فر مایا اگر باغ ایمان کھلاہے تو اس کی نشانی کیا ہے۔

من به بینم عرش را باعرشیان

گفت خلقاں چوں به بینید آسماں

گفت عبدا مومنا بازش بگفت

عرض کیامخلو ق تو آسان کودیکھتی ہے میں عرش کوعرشیوں سمیت دیکھتا ہوں

هست بيدا هم چوبت بيش شمن

هشت جنت هفت دوزخ پیش من

آ مھوال بہشت اور ساتو ل جہنم میرے سامنے اس طرح نمودار ہیں جس طرح بت پرست کے آگے بت۔

هم چوگندم من زجو در آسيا

يك بيك والي شناسم خلق را

میں مخلوق کوایک ایک کر کے پیچا نتا ہوں جس طرح چکی کے کارخان میں گیہوں اور بھو میں فرق کرلیا جاتا ہے۔

پیشِ من پیدا جو مارو ماهی است

که بهشتی کیست وبیگانه کی است

كبهتى كون ہےاورملعون كون ہے ميرے سامنے سانپ اور مچھلى كى طرح الگ الگ ظاہر ہيں۔

در کشیده یك به یك را در کنار

اهل جنت پيش چشم ز اختيار

جنتی لوگ میری آنکھ کے سامنے پسندید گی کے ساتھ ایک دوسرے سے بغل گیر ہورہے ہیں۔

از حنين ونعرة واحسرتا

کرشدایں گوشم زبانگ آه آه

میرے بیکان دوز خیول کی ہائے ہائے کی آواز اور رونے چلانے اور ہائے افسوس کے نعرہ سے بہرے ہو گئے۔

درجهان بيدا كتم امروز نشر

يارسول الله بگويم سرحشر

یارسول الله میں حشر کا بھید کہہ ڈالوں آج ہی جہاں میں سب راز ظاہر کر دوں۔

هیں بگویم یاقرو بندم نفس لب گزید ش مصطفی یعنی که بس

ہاں فرمائے سب کچھ کہدڈ الوں یا جپ رہوں جنابِ مصطفیٰ طلقہ نے جواب میں اپنالب دانتوں میں چبایا مرادیتھی جپ رہو۔

فائده

جب حضورا کرم طلبتہ کے غلاموں کی بیشان ہے کہ کوئی چیز ان سے پوشیدہ نہیں تو حضور طلبتہ کی کیاشان ہے کیا ان کی نگا ہُ نبوت ہے کوئی چیز پوشیدہ رہ سکتی ہے۔

چشمان اقدس کے مزید کمالات

جی چاہتا ہے کہ چشما نِ اقدس کے کمالات لکھتا ہی رہوں لیکن ملالت مزاج قار نین کے پیش نظر مختصراً مزید کمالات عرض کردوں تا کہ غلام مصطفیٰ علیقہ کا ایمان تازہ ہواللہ تعالیٰ اپنے حبیب اکرم الیقیہ کی چشما نِ سرمگیں کے متعلق فرما تا ہے کہ "مَا ذَاغَ الْبُصَر (پاڑہ ۲۷،سور وَ النجم، آیت کا)" آنکھ نہ کسی طرف پھری" یعنی شب معراج میں آپ کی آنکھ نے ان آیات کے دیکھنے سے مدول و تجاوز نہ فرمایا کہ جن کے دیکھنے کے لئے آپ مامور شے۔ (زرقانی علی المواہے جلد ۵ صفحہ ۲۴۵)

احاديث مباركه

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

ان رسول الله عَلَيْكَ قَال هل ترون قبلتي ههنا فوالله ما يخفي على ركوعكم ولا خشوعكم اني لا راكم من وراء ظهري . (بخاري، كما بالصلوة ،جلدا، صفي ١٥٢)

حضورا کرم اللہ نے فرمایا کہتم میر امنہ صرف قبلہ کی طرف و کیھتے ہوخدا کی شم مجھ پر نہتمہارارکوع اور نہتمہاراخشوع پوشیدہ ہےاور بے شک میں تمہیں اپنے پیچھے ہے بھی دیکھتا ہوں۔

فائده

خشوع دل کی ایک کیفیت کانام ہے۔فرمایا

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤُمِنُونَ ٥ الَّذِيْنَ هُمْ فِي صَلاتِهِمْ خَشِعُونَ ٥ (باره ١٨، سورة المومنون ، آيت ٢٠١)

بیشک مرادکو پینچایمان والے جواپی نماز میں گڑ گڑاتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ قلوب کی کیفیتیں بھی نگا ہُ مصطفیٰ ہے پوشیدہ نہیں۔

علامدا قبال نے کیاخوب فرمایا

حيثم توبينندهٔ ما في الصدور

اے فروغت صبح آثاروو ہور

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورا کرم ایک نے فرمایا

انی لانظرالی ماورائی کماانظرالی مابین یدی_(دلائل النبو ة ابوقعیم صفحه ۷۷۷، خصائص جلد اصفحه ۳ ، زرقانی علی المواجب جلد مهصفحه ۸۲)

بیتک میں اپنے پیچھے ہے بھی ایساہی دیکھا ہوں جیسا کہا ہے آگے ہے دیکھا ہوں۔

حضرت ابن عباس رضی الله تعالی عنه فرماتے ہیں کہ

كان رسول التُولِيقَة مرى في الليل في الظلمة كماير كي في النهار في الضوء _(خصائص كبرى جلداصفحه ٦ ،زر قاني على المواهب جلد مه صفحه ٨٢)

حضورا کرم ایک دن کی روشنی میں بھی ایسا ہی دیکھا کرتے تھے جیسا کہ دن کی روشنی میں۔

فائكره

ان روایتوں کے لکھنے کے بعد علامہ زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

فالمعنی ان رویتهٔ فی النهار الصافی واللیل المظلم متساویهٔ ؛لاً ن الله تعالی لما رزقه الاطّلاع بالباطن، والإ حاطة بإ دراک مدرکات القلوب، جعل له مثل ذلک فی مدرکات العیون، ومن ثُمَّ کان بری المحسوس من وراء ظهره، کما براه من اُمامه۔(زرقانی علی الومواہب جلد مهصفی ۸۲)

پس معنی میہ بیں کہآپ کاروش دن اورا ندھیری میں دیکھنا برابر ہےاس لئے کہ جباللہ نے آپ کو باطن کی اطلاع اور دل کی باتو ں کاپورا پورا اورا کیٹ عطا فر مادیا تو ایسے ہی آپ کی آنکھوں کوبھی (ظاہری و باطنی) اوراک عطا فر مادیا چنا نچہ آپ اپنی پیٹھ کے پیچھے بھی اسی طرح دیکھتے تھے جیسا کہ اپنے آگے سے دیکھتے تھے۔

حق بیہے کہ یہی وہ مبارک آنکھیں ہیں جوساری کا ئنات کامشاہدہ فرمار ہی ہیں۔اللہ تعالیٰ فرما تا ہے لیے ٹیماالٹینگ اِنآ اَرۡسَلۡنَک شَابِدُ اوۡ مُمُوَّسِرُ اوۡ فَدِیۡرُ ا ٥وَ وَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاذْ بِہٖ وَسِرَ اجًامَّ فِیرُ ا ٥ (پار ۲۲،سور وَ احزاب، آبیت ۴۵،

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیثک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتااور ڈر سنا تا اوراللہ کی طرف سےاس کے حکم سے بلاتا اور چیکا دینے والا آ فتاب۔

فائده

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالی نے اپنے حبیب تالیہ کے اوصاف جمیلہ بیان فرمائے ہیں

حاضرونا ظر كاثبوت

ان اوصاف میں ہےا یک وصف جمیل شاہداً ہےاور شاہداً کے معنی ہیں حاضر و ناظر۔اللہ تعالیٰ نے قر آن مجید میں جہاں بھی اس صیغہ کاذ کرفر مایا ہے حاضرونا ظر کامعنی مراد ہے۔ چند آیات ملاحظہ ہوں وَّلَا تَعْمَلُوْ نَ مِنْ عَمَلِ إِلَّا عُنَّا عَلَيْكُم شُهُوْوًا _ (ياره اا سورهٔ يونس، آبيت ٦١) اورتم لوگ کوئی کام کرو ہمتم پر گواہ ہوتے ہیں۔ وَاللَّهُ شَهِيدٌ عَلَى مَا تَعْمَلُوْنَ ٥ (ياره ٢ ، سورة العمران ، آيت ٩٨) اور تہارے کا م اللہ کے سامنے ہیں۔

إِنَّ اللَّهُ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِشْدِيدًا ٥ (ياره ٥ ، سورهُ النساء، آيت ٣٣)

بے شک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے۔

أَمْ كُنْتُع هُيَدَ آءَإِذْ دَهَرَ يَعْقُوْ بَ الْمُؤْتُ إِلَى اللهِ المورة البقره ، آيت ١٣٣١)

اللكتم ميں كے خورمو جود تھے جب يعقوب كوموت آئى۔

فَمَنْ هَهِدَ مِنْكُمُ الشَّبْرُ فَلْيَصُمْهُ إ_(ياره٢، سور وَالبقره ، آيت ١٨٥)

توتم میں جوکوئی پیمہینہ یائے ضروراس کے روزے رکھے۔

إَلاَّ انِيَةُ وَالدَّ إِنْ فَاجْلِدُ وْ الْكُلَّ وَاحِدِمِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةِ اوَّلَا تَأَخُذُكُم بِهِمَا رَافَقُهُ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُومِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيُومِ الْاحْرِا وَلْيَهْ بَدُعَدُ انْبُهُمَاطَا يَعَةً مِّنَ الْمُؤْمِنَيْنِ ٥ (ياره ١٨، سورهُ النور، آيت٢)

جوعورت بدکار ہواور جومر دتو ان میں ہرایک کوسو کوڑے لگا وُ اورتہہیں ان پرترس نہ آئے اللہ کے دین میں اگرتم ایمان لاتے ہواللہ اوراس بچھلے دن پراور جاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو۔ قَالَتْ بِيَّ بِبَّاالَم وَّااَفْتُونِیْ فِیْ اَمْرِ مِی امَا گُنْتُ قَاطِعَةُ اَمْرً اَحَثَی اَشْهَدُ وْ نِ٥(پاره١٩،سورهُالنمل ،آبیت٣٣) بولی اے سر دارومیرے اس معاملہ میں مجھے رائے دو میں کسی معاملہ میں کوئی قطعی فیصلہ ہیں کرتی جب تک تم میرے پاس حاضر نہ ہو۔ حاضر نہ ہو۔

قَالُوْ افَا يُوْابِهِ عَلَى ائْدُينِ النَّاسِ لَعَلَّهُم يَشْهَدُ وْ نَ ٥ (بإره ١٥، سور هُ الانبياء، آبيت ٦١)

بولے تو اے لوگوں کے سامنے لا وُشایدوہ گواہی دیں۔

وَشَابِدِ وَمُشْهُوْ دِ ٥ (پاره ٣٠، سور هُ البروج ، آبيت ٣)

اوراس دن کی جوگواہ ہےاوراس دن کی جس میں حاضر ہوتے ہیں۔

مَاشَهِدْ نَامَهُلِكَ ابْلِهِ وَإِنَّا لَطِيدِ قُوْ نَ ٥ (باره ١٩ ، سورهُ النمل ، آيت ٣٩)

کہیں گےاس گھر والوں کے قت ہم حاضر نہ تضاور بیشک ہم سچے ہیں۔

فائده

ان آیات میں ان کاسب کا مادہ شہادت اور شہود ہے اور شہادۃ وشہود کامعنی ہے حاضر و ناظر چنانچے امام راغب اصفہانی رحمۃ اللّٰد تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

الشُّحُوْ وُ وَالشَّحَا وَةُ الْحُضُوْرُ مَعَ الْمُشَاهَدُ وَإِمَّا بِالْبَصِرِ الْوِبِالْبِصِيرَ وْ _ (مفردات صفحه ٢٦٩)

شہوداورشہا دہ کے معنی ہیں حاضر ہونا مع ناظر ہونے کے بھر کے ساتھ ہویا بصیرت کے ساتھ۔

ازالهوهم

گواہ کوبھی اسی لئے شاہد کہتے ہیں کہ وہ مشاہدہ کے ساتھ جوعلم رکھتا ہے اس کوبیان کرتا ہے۔ جب بیٹا بت ہوگیا کہ شاہداً کامعنی حاضرو نا ظر ہے تو بید و یکھنا ہے کہ حضورا کرم ایک تھے کس کس پر حاضرو نا ظر ہیں تو اسی آیتہ کریمہ کے تحت تفسیر ابوالسعو دوتفسیر روح المعانی تفسیر جمل میں ہے

إنا أرسلناك شامداعلى من بعثت إليهم تراقب أحوالهم وتشامد أعمالهم تتحمل عنهم الشهادة بما صدرعنهم من التصديق والتكذيب وسائرً ما هم عليه من الهدى والصلال وتو ديها يوم القيامة أداء مقبولا فيمالهم و ماعليهم ـ (تفيير ابوالسعو دعلى الكبير جلد مصفحه ۴۱۵، جمل جلد سلصفحة ۴۲۲، روح المعانى صفحة ۴۲)

ہم نے آپ کوشاہد (حاضرو ناظر) بنا کران سب پرجن کی طرف آپ رسول بنا کر بھیجے گئے آپ ان کے احوال کی تگہبانی

کرتے ہیںاوران کےاعمال کا مشاہدہ فرماتے ہیںاوران سے کل شہادت فرماتے یعنی ان کے گواہ بنتے ہیںان تمام چیز وں پر جوان سےصا در ہوئی تقیدیق ہےاور تکذیب ہےاور باقی ان تمام چیز وں ہے جن پروہ ہیں ہدایت اور گمراہی ے اور آپ اس شہادة كوادا فرمائيں كے قيامت كے دن ان تمام باتوں ميں جوان كے لئے مفيدا ورمضر ہوں گی۔

اسی طرح تفسیر بیضاوی وتفسیر مدارک وتفسیر جلالین میں ہے

اناارسلنك شاهد أعلى من بعثت اليهم

ہم نے بھیجا آپ کوشاہد حاضر و ناظر بنا کران سب پرجن کی طرف آپ رسول بنا کر بھیجے گئے۔

ان تمام معتبر تفاسیر ہے ثابت ہوا کہ آپ ان سب رہے حاضر و ناظر ہیں جن کی طرف آپ کورسول بنا کر بھیجا گیا۔ اب بیدد کھناہے کہآ کے س کس کی طرف رسول بن کرتشریف لائے ہیں تو خودحضور طابعہ ارشا دفر ماتے ہیں ارسلت الى الخلق كافة _ (مسلم شريف) میں تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ احا دیث کمال چشمان مبارک

حضورا کرم آلی ہے تمام مخلوق کواپنی بصریا بصیرت مبار کہ ہے ملاحظہ فرمار ہے ہیں۔ چندا حادیث حاضر ہیں حضرت ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه فرماتے ہیں

قال رسول اللَّه اللَّه الله ولي لي الارض حتى رايت مشارقها ومغار بها_(مسلم شريف صفحه • ٢٩)

حضورا کرم اللے نے فرمایا کہ بے شک اللہ نے میرے لئے زمین کوسمیٹا (یعنی سمیٹ کرمثل تھیلی کے کردیا) یہاں تک کہ میں نے ساری زمین ادراس کے شرقوں ادر مغربوں کود کھے لیا۔

حضرت عبدالله بن عمر رضى الله تعالى عنه نے فر مایا

قال رسول التُّعِلِينِينِي أن التُدفَّد رفع لي الدنيا فا نا انظر اليهاوالي ماهو كائن فيهما الى يوم القيمة كانما انظر الي كفي هذه - (زر قاني ' 🖠 على المواہب جلد مصفح ٢٠١٧)

حضورا کرم اللہ نے فرمایا بے شک اللہ نے میرے لئے دنیا کے حجابات اُٹھا دیئے ہیں تو میں دنیا اور جو کیجہ بھی اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کوایسے دیکھر ہاہوں جیسے کہاپنی اس مقیلی کودیکھا ہوں۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورا کرم اللہ فی فی فرمایا

ان مرعد کم الحوض وانی لانظرالیه وانافی مقامی هذا۔ (بخاری شریف مسلم شریف) تمہاری ملاقات کی جگہ حوضِ کوژ ہےاور میں اس کو یہاں سے دیکھ رہا ہوں۔

فائده

ان روایات سے ثابت ہوا کہ نگا ہُ نبوت سے کا مُنات کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں قیامت تک جو پچھ ہونے والا ہے آپ مثل رون دست دیکھر ہے ہیں۔

حضورا كرم الله في فرمايا

مامن شئى لم اكن أربية الاقدرايية في مقامي هذاحتي الجنة والنار_(بخاري صفحه ١٨)

کوئی چیز الین نہیں ہے جو ہونے والی ہومگر میں نے اس کواس مقام پر دیکھ لیا ہے یہاں تک کہ جنت و دوزخ کو بھی۔

فائده

جنت ساتوں آسانوں کے اوپر اور دوزخ ساتوں زمینوں کے نیچ ہے۔معلوم ہوا کہ نگا وُ مصطفیٰ کی رسائی تحت الثر کی ہے لے کرثر یا بلکہ اس ہے بھی وراءالور کی تک ہے نیز نکرہ حیز نفی میں عموم کافائدہ ویتا ہے۔ کمامصرح فی کتب الاصول

فائده

ثابت ہوا کہ کوئی چیز حضور طابعہ کی رؤیت سے خارج نہیں۔ سرعرش پر ہے تیری گزردلِ فرش پر ہے تیری نظر ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تچھ پرعیاں نہیں

كمالات چشمانِ اقدس كاخلاصه

اگر چہ چشمانِ اقدی کے کمالات ان گنت ہیں چندا یک بد ہیں۔

(۱) حضورا کرم آلینگهٔ آگےاور پیچیے، نیچاوراو پریکساں دیکھتے ہیں۔

(۲) اندهیر احضور الله کے لئے حجاب نہیں ہے اندھیرے اور روشنی میں یکسال ویکھتے ہیں۔

(٣) حضورا كرم فلي الله من اور جو يجه بهي اس مين قيامت تك ہونے والا ہے سب كومثل كون وست ملاحظه

فرمار ہے ہیں۔

(۴)حضورا کرم ایسته حاضرو ناظر ہیں اور ہرامتی کے ظاہری اور باطنی تمام حالات حضور طیسته کے بیش نظر ہیں۔

(۵)حضورا كرم الينة نے اپنے رب كوبے اب ان انكھوں سے ديكھا

اور کوئی غیب کیاتم سے نہاں ہو بھلا جب نہ خدا ہی چھیاتم یہ کروڑوں درود

(۲) عرش وفرش ، جنت و دوزخ ، لوحِ محفوظ آپ کی امت کے اولیا ء کے بیش نظر ہیں۔

تا ب حسن گرم ہے کھل جا کیں گے دل کے کنول

نور بہار س لائے گاگری کا جھلکا نور کا

حل لغات

تا ہے۔ من ،حسن کی گرمی۔ کھل جانا ،شگفتہ ہونا۔ کنول ، دریائی پھول ،نیلوفر ،سرخ کاغذیاا ہرق کا پھول جس میں موم بتی جلاتے ہیں،شیشے کاایک ظرف جس میں شمع جلاتے ہیں یہاں پہلامعنی مراد ہے۔نو بہاریں ،موسم بہار کاشروع، بسنت رُت_ جھلگا، برتو ، مکس ،جلوہ ، جھلک_

آپ اللہ کے حسن و جمال کی گرمی و چیک ہے دل پھول (نیلوفر) کی مثل کھل جائیں گے ۔موسم بہار کی ہلکی گرمی نورانی جلوہ بھیر دے گی۔

در عمر قدى تك تير عقوسط سے كئے

حداوسط نے کیا صغریٰ کو کبری نور کا

حل لغات

مہر ،محبت، دوستی _توسط ،واسطہ،وسیلہ،سبب_حد ، کنارہ _اوسط ، درمیا نہ (پیمنطق کا اصطلاحی لفظ ہے)ا یسے ہی صغریٰ (سب سے چھوٹی) کبریٰ ،سب سے بڑی۔

ا دنیٰ انسان نے آپ کے واسطے سے اللہ تعالیٰ کی پاک دوستی و قرب حاصل کیا آپ حداوسط ہیں آپ نے صغریٰ (انسان) کونورانی کبری یعنی الله تعالیٰ ہےواصل کر دیا۔

فائده

اس شعر میں اعلیٰ حضرت نے منطق کی اصطلاح کواستعال فرمایا ہے دوسری جگہ فرماتے ہیں

أدهرالله بي واصل ادهر مخلوق ميں شامل خواص اس برزخ كبرى ميں ہے حرف مشد دكا

اسی طرح آپ ہیں کیا دھرانیا نوں میں ہیں ادھراس مقام پرجلوہ افروز ہیں کہ جبریل کہتے ہیں کہ

اگريک موئے برتريم فروغ جلي بسوز ديرم

اگرایک بال او پر برواز کروں تو تجلی حق کی روشنی ہے میر ہے پُرجل کررا کھ ہوجا 'ئیں۔

سنره گر دول جھکا تھابیرِ یابوس براق

بجرنه سيدها بوسكا كهايا كوژانور كا

حل لغات

سبزہ گردوں، نیلاسبزی مائل آسان۔ بہر یابوس براق، براق کی قدمبوی کے لئے۔کوڑا، درہ، جا بک، نازیانہ،

سانگا_

آپ کے یا وَل چو منے کونیلا آسان جھ کا تو اس کی کمریر نورانی کوڑایڑا آج تک کمرسیدھی نہ کرسکا۔

تاب سم سے چوندھیا کرجاندانہیں قدموں پھرا

ہنس کے بل نے کہاد یکھا چھلادا نور کا

تا بُهُم ،گھر کی جیک۔ چوندھیا کر، آنکھیں روشنی کی تاب نہ لاسکیں۔ چھلاوا،شوخ،طرار، وہ خض جو گھڑی کہیں ہوگھڑی کہیں۔

آپ کے براق تیز رو کے سُم کی چیک ہے جاند کی آئکھیں چندھیا گئیں اور وہ الٹے قدموں واپس ہونے لگاتو بجلی نے ہنس کر کہاا ہے جا ندتو نے دیکھا کہ تیز وطرار نورانی محبوب کی سواری کے سم کی حیکارایسی ہوتی ہے کہاس پرنظر نہیں

دیدنقش سم کونکل سات پر دوں سے نگاہ

يتلبال بولين چلوآيا تماشانور كا

دید، دیکھنا۔نقش،نشان،ٹاپگھوڑے کایاؤں۔ پتلیاں، تیلی کی جمع،آئکھ کاتل،تماشا۔نظارا،لطف اور کھیل۔

گھر کے نقش کود کیھنے کے لئے نگاہ سات پر دوں ہے باہر آئی تو آنکھ کی پتلیاں بولیں نور کا کیسا پر لطف نظارہ نظر

علسِ سم نے جا ندسورج کولگائے جارجا ند

یو گیاسیم وزرگردو ل پیهسکه نور کا

عاندها ند،مر شبه وعزت دینا گر دون، آسان ـ سکه، شهید،مهر شاهی ـ

براق کے گھر کی مجلّا چیک نے جا ندوسورج کی رونق کودد بالا کر دیا اور آسان کے سونے (سورج) جا ندی (قمر) ىرنور كى مهر شبت ہوگئى _

جا ند جھک جا تا جدھرانگی اُ ٹھاتے مہد میں

كيابي چلتا تھاا شاروں پر کھلو نا نور کا

مہد، پنگھوڑا۔کھلونا، بچوں کے کھیلنے کی کوئی چیز ،خوش مزاج ادرمسخر ہ آ دمی ادر د کھادے کی چیزیہاں پہلامعنی مراد

حضورا کرم آلیک زمانۂ طفلی میں جاند ہے کھیلتے تھے۔ جاند آپ کی انگل کے اشارے پر چلتا تھا یہ نوری تھلونا آپ

کے اشاروں پر کیا خوب چلتا ہے کیا خوب کہا

آپ کے ایک اشارے پر ہے عالم کا نظام

لعنی شق قمرانگشت کی انگرائی ہے

ایک سینہ تک مشابراک وہاں سے پاؤں تک حسن سبطین اُن کے جاموں میں ہے نیانور کا

صاف شکل پاک ہے دونوں کے ملنے سے عیاں خطاتو ام میں لکھا یہ بیددوور قہ نور کا حل لغات

مشابہ،تشیبہہ، مانند،جیسا،مطابق - جاموں، جامہ کی جمع لباس - نیا، پر ہیز گاری، پارسائی ،ایما نداری -عیاں، ظاہر،کھلا ہوا۔ دوورقہ، کاغذ کے دوورق۔

شرح

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ حضور طابقہ کے سرے سینہ تک مشابہ تنے اور حضرت امام حسین سینہ ہے پائے مبارک تک مشابہ تنے دونوں امامین کے ملنے ہے نبی پاک کی شکل بنتی ہے جیسے دونور انی صفحوں پرتو ام کے رسم الخط میں نبی پاک کی تصویر کو کھینچا گیا ہے۔ (علیقہ)

[احادیث مبارکه

سید ناعلی المرتضلی رضی الله تعالیٰ عنه فر ماتے ہیں

الحن اشبەرسول التونيخة ما بين الصدر الى الراس والحسين اشبدا لنبي أيسة ما كان اسفل من ذيك _

حضرت حسن (رضی الله تعالی عنه)سرے لے کرسینه تک رسول الله طبیعی ہے بہت مشابہ ہیں اور حضرت حسین (رضی الله

تعالی عنه) نبی کریم اللہ کے جسم اقدی کے زیریں حصہ سے بہت مشابہ ہیں۔

اس مضمون کوایک مقام پر یوں ادا فر مایا گیاہے کہ

اس نور کی جلوه گاه تھی ذات حِسنین

معدوم ندققاساية شاه ثقلين

آ دھے ہے حسن ہے آ دھے ہے حسین

تمثیل نے اس سامیہ کے دو <u>ھے کئے</u>

شهادت حسنين رضى الله تعالى عنهما كاعجيب نكته

حضورا كرم الله مين ہر كمال بطريق اتم موجود تھا ليكن شہادت بظاہر حضور عليقة كونہيں ملى كيونكه الله تعالى نے

حضورطيعية ہے وعدہ فرمایا كه

وَاللَّهُ يُغْصِمُكُ مِنَ النَّاسِ إ- (ياره ٢ ، سورهُ المائده ، آيت)

اوراللہ تمہاری نگہبانی کرے گالوگوں ہے۔

> حسن سبطین ان کے جاموں میں ہے نیا نور کا خطاتو ام میں لکھا ہے بیددو درقہ نور کا

ایک سینہ تک مشابہاک دہاں سے پاؤں تک صاف شکل پاک ہے دونوں کے ملنے سے عیاں معالمات

شهادت رسول عليه

اس قطعہ نے واضح کردیا کہ حضورا کرم اللہ تھا کہ شہادت بطریق اتم واکمل نصیب ہوئی کیونکہ شہادت کی دونوں فتمیں (صوری دمعنوی) آپ کواللہ تعالیٰ نے عطافر مائیں۔وہ یوں کہ دونوں صاحبز ادوں کوحضور پاک اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا ایک جگر گوشہ سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا ایک جگر گوشہ سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہادت صوری سے نواز ااور سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہادت صوری سے گویاان کی شہادت در حقیقت شہادت حبیب خدا ہے۔

شان حسنين رضى الله تعالى عنهما

اس کئے نبی پاک قلیلے کے متعلق فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہماراوی ہیں کہ حضور طلیعے نے فرمایا من اجھما فقد احدی ومن ابغضھما فقد ابغضنی ۔ (ابن عساکر) جس نے ان دونوں ہے محبت رکھی اس نے مجھ ہے محبت رکھی جس نے ان ہے بغض رکھا اُس نے مجھ ہے بغض رکھا۔ حضورا کرم اللہ فی خصرات ِ امامین کریمین کواُٹھائے ہوئے فرمایا جو مجھ کو دوست رکھے گاوہ ان دونوں کواوران کے والدین کو دوست رکھے گاسووہ شخص قیامت کے دن میر ہے ساتھ ہوگا۔ (ترندی شریف) فضائل حسین کریمین رضی اللہ تعالی عنہما

> سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم اللہ ہے پوچھا گیا ای اهل بیت میں آپ کوزیا دہ پیارا کون ہے؟ ای اهل بیت میں آپ کوزیا دہ پیارا کون ہے؟

> > فرمايا

الحن والحسين _ (تر مذي ومشكوة) حسن وحسين

اکٹراو قات سیدہ خاتو نِ جنت رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا کوفر ماتے میرے بیوُل کو بلا وُ جب حاضر ہوتے ۔ یضم حمماالیہ۔ (ترندی مشکلو ق) تو دونوں کوسو تگھتے ، چومتے اورا پنے گلے سے چمٹاتے۔

حضرت ہریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے مروی ہے کہ حضورا کرم اللہ فی خطبہ ارشا دفر مار ہے تھے کہ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما آ گئے دونو ل سُرخ قمیص پہنے ہوئے تھے بار بارچلتے تھے اور گر جاتے تھے۔ فتر ل اللہ علیہ من المنبر فحملهما وضعهما بین یہ بیہ

تورسول الليظيف منبرے أتر آئے ان كوأ ٹھاليا اوراپنے سامنے بٹھاليا

اور قرمایا

صدق الله ' إِنَّمَا ٱمُوَالَكُم وَ اَوْلاَ دُكُم فِلْنَةٌ '' (پاره ۲۸، سورهُ التغابن ، آيت ۱۵)

الله تعالی نے سے فرمایا ہے کہ تمہارے مال اور تمہارے بچے جانچ ہی ہیں۔

میں نے ان دونوں بچوں کودیکھا کہ چلتے اور گرتے ہیں تو میں صبر نہ کرسکاحتیٰ کہ میں نے اپنی ہات بند کر دی اور ان دونوں کواُٹھالیا۔(تر ندی ،ابودا وُد ،نسائی ،مشکلوۃ)

اے اللہ مجھے ان دونوں ہے محبت ہے سوتو ان دونوں ہے بھی محبت فر مااور دونوں کے محبّ ہے بھی محبت فر مانا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے روایت ہے کہ حضورا کر م ایک نے فر مایا ان الحسن والحسین حماریجانی من الدنیا لعنی حسن وحسین (رضی اللہ تعالی عنهما) دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔
حضرت یعلی بن مرہ سے روایت ہے کہ حضورا کرم اللہ فیلے نے فرمایا
منی وا نامن الحسین احب اللہ من احب حسینا حسین سبط من الاسباط
لعنی حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں اللہ اُس سے محبت رکھے جو حسین سے محبت رکھتا ہے۔
فائکہ ہ

سبط اس درخت کو کہتے ہیں جس کی جڑ ایک ہو گرشافیس بہت ہوں جیسے حضرت یعقو ب علیہ السلام کے بیٹے اسباط کہلاتے ہیں یونہی حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور خواجہ کونین تیکی تھا تھا گا سبط ہیں۔ارشا دکا مطلب سے کہ اسباط کہلاتے ہیں یونہی حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت کی ۔ آج سا داتے کرام شرق سے غرب تک جلوہ افروز ہیں اور یہ بھی حقیقت ہے کہ حسنی سید کم اور حینی زیا دہ۔ پھر سا داتے کرام کواپنے نبی پاک تیکی گا درارہ مجرو ہمجھ کر اسباط کرام کواپنے نبی پاک تیکی گا درارہ مجروہ ہمجھ کر اسباط کرائے تاہیں ۔

حضرت عذیفہ رضی اللہ تعالی عند کابیان ہے کہ بیس نے اپنی والدہ سے اجازت ما تکی کہ حضورا کرم اللہ تھی کی خدمت بیس حاضر ہوکرا آپ کے ساتھ نمازِ مغرب پڑھوں اور اپنے لئے اور ان کے لئے (لیعنی ماں کے لئے) بخشش کی دعا کے لئے عوض کروں (والدہ نے اجازت دے دی چنانچہ) بیس نے اپنے آقاومو لگائے تھے کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کیس ۔ پھر آپ اللہ فی اجازت دے دی چنانچہ بولیا حضورا کرم اللہ نے میری آوازس کر اپوچا کون ہے کیا ادا کیس ۔ پھر آپ اللہ فی ماں کو بخشے ۔ بیشک بدا یک فرشتہ ہے حذیفہ ہے؟ بیس نے عرض کی ہاں فر مایا تمہاری کیا حاجت ہے؟ اللہ تمہیں اور تمہاری ماں کو بخشے ۔ بیشک بدا یک فرشتہ ہے جواس رات ہے پہلے بھی زبین رنہیں اتر ا۔ اُس نے اللہ تعالیٰ ہے اجازت ما تکی کہ جمھے سلام کے اور بیر بٹارت دے بیان فاطمہ تسید ہونیا ءاھل الجنة وان الحسین سید ما شباب اھل الجنة ۔ (تر فدی و مشکوۃ) بان فاطمہ تر ہرا جنت کی عورتوں کی سرواراور حسن و حسین جنت کے جوانوں کے سروار ہیں۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کیسوہ دبمن کی ابروآ تکھیں عص

حل لغات

گیسو،زلف_ابرو پھنویں مے کہینے تھیں ،حروف مقطعات جوسور ہُ مریم پار ہنبر ۱۳ کے ابتدامیں ہیں۔

شرح

قرآن پاک میں'' گہیتھی''جونازل ہوا ہےاس کی مرادیہ ہے کہ'' ک'' ہے آپ کے گیسومبارک ہیں'' ہ'' ہے۔ مرادد ہن مصطفل ہے'' ی'' کی مرادا ہر و پاک ہیں' عص'' سے مراد آئکھیں ہیں تو'' گہیٹھیں'' سے آپ کاچپر ہُ منور رمراد ہے۔

حروف بمقطعات

حديث شريف

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے مروی ہے کہ رسول اللہ اللہ عنے نے فرمایا کہ اس کامعنی ہے کاف، ہا، د،ا مین، عالم،صا دق نیز اس کامعنی 'اناالکبیر،اناالھا دی،کلی امین،صا دق''بھی منقول ہے۔(اتقان جلد ۲صفحہ ۲۳) فائدہ

کاشفی نے لکھا ہے کہ مواہب صوفیا ءمواہب الہی سے نقل کرتے ہیں بیرہ ہو کتاب ہے وہ مواجب جوحضرت شخ رکن الدین علا وَالدولہ سمنانی قدس سرہ پروار دہوااس میں ندکور ہے کہ حضورا کرم آیا تھا کی تین صورتیں ہیں۔ بشری کما قال تعالیٰ بئری کما قال تعالیٰ

إِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّمْنَكُكُع _ (پاره ۲ ایسور هٔ الکهف، آیت ۱۱۰)

ملكى_كما قال تعالى

ظا ہرصورت بشری میں تو میں تم جبیہا ہوں۔

"لست كاحدابيت عندر لي["]

حقى كمال قال تعالى

لى مع الله وقت لا يسعني فيه ملك مقرب ولا نبي مرسل

اب دحی فرمائی اپنے بندے کو جود حی فرمائی۔

زاں سوئے حروف دنقطہ حکایات دیگرست

در تنگنا ئے حرف ملنجد بیان ذوق

ایسے مقام پہبیان ذوق میں رسمی حروف کی گنجائش نہیں وہاں کی گفتگو کے لئے حروف و نقطے زالے ہیں۔

تاویلاتِ نجمیہ میں سورۃ بقرہ میں لکھا ہے کہ''الم' 'اسی طرح تمام حروف مقطعات وہ مواضعات ومعمہ جات نہیں چومحتِ ومحبوب کے درمیان راز و نیاز کی ہاتیں ہیں جن پر سوائے ان کے اور کوئی مطلع نہیں ہوتا بیحروف بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی تیانی کے لئے اس لئے وضع فرمائے ہیں کہ وہاں نہ سی ملک مقرب کی گنجائش ہے نہ کسی نبی مرسل کو۔ باوجود بکہ بیحروف جبریل علیہ السلام لائے لیکن وہ بھی خود ان کے اسرار وروموز سے بے خبر ستھا در نہ ہی کوئی دوسرا ان پر مطلع بہوسکا۔

تنين علوم

اسله الحكم ميں ہے كەللەتغالى نے قرآن مجيد ميں تين علوم نازل فرمائے۔

(۱) ایساعلم جس پرسوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا وہ ہے ذات ِقِن کی کنداوراس کے اساءوصفات کے حقائق کی ہمر فت اوراس کے خاص غیوب کے علوم کی تفاصیل انہیں سوائے اس کے اور کوئی نہیں جانتا۔

(۲)اسرار درموز قرآن کوجن پرسوائے اپنے نبی علیہ الصلوٰ ۃ والسلام کے اور کسی کومطلع نہیں فرمایا درا پسے علوم صرف نبی علیہ الصلوٰ ۃ والسلام کے ساتھ مخصوص ہیں اور ان میں سوائے حضور اکرم ایک ہے کے اور کسی کو گفتگوکرنے کی اجازت نہیں۔ سورتوں کے اوائل یعنی حروف ِمقطعات اسی قتم کے ہیں بعض نے کہا اول قتم سے ہیں (اہل سنت کا ترجیحی قول

اول ہے)

دوسرا قول ضعیف اور مرجوح ہے۔

(۳)ایسےعلوم ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں امانت رکھے ہیں اورا پنے صبیب تلکیفی کوان کی تعلیم دے کر حکم فرمایا بیسب کی سب اپنی امت کو بتا دیں ان میں بعض امور جلی ہیں اور بعض خفی۔ (روح البیان صفحہ ۱ اتحت'' کہیتھ س'' سورۂ مریم)

اقتباسات ازقر آني آيات

امام احمد رضا محدث ہریلوی قدس سرہ نے نہ صرف ای شعر میں قرآنی آیت سے اقتباس کیا ہے بلکہ بہت ہے۔ اشعار میں اقتباس کو بکٹر ت استعال فر مایا ہے بیشر عاً جائز ہے۔امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اتقان جلد ۲ میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں مفصل بیان فر مایا ہے۔ ذیل میں فقیر علامہ اقبال مرحوم کے اقتباسات بطور نمونہ پیش کرتا ہے تا کہ اہل علم کے علاوہ نئی روشنی اور اقبالیات کے پرستار کو بھی تسلی ہو کہ پیطر یقۂ اقتباس مبالغہ آرائی نہیں ہے بلکہ ایک حقیقت ہے۔

علامها قبال مرحوم

علامہ اقبال ایک شاعر کی حثیت ہے دوسرے شاعر وں سے مختلف مسلک رکھتے ہیں وہ قد ماء کے بے شارعشقیہ اور مدحیہ مضامین اور استعارات وتشبیہات کو بیہ کہہ کرر دکر دیتے ہیں کہ

آنچەدر گفتار فخرتست آل ننگ من است

ان کے کلام میں گئ واضح اشار ہے موجود ہیں جوان کے مسلک شاعری کی نشائد ہی کرتے ہیں۔

عشق کے در دمند کا طرز کلام اور ہے کہ میں ہول محرم راز درون میخانہ سوئے قطار می کشم ناقۂ ہے زمام را کوئی دل کشاصد ا ہو بچمی ہویا کہ تازہ اوروں کاہے پیام اور میر اپیام اور ہے مری نوائے پریشاں کوشاعری نہ سمجھ

نغمه كجاومن كجاسا زسخن بهاندايست

ندزبال كوئى غزل كى ندزبال سے آشاميں

وہ بارگا ہُ این دی میں دعا کرتے ہیں

پھر دا دی فارال کے ہرذرے کوچیکا دے

پھرشوق تماشادے پھر ذوق تقاضادے

اس شہر کے خوگر کو پھر دسعت صحرا دے وہ داغ محبت دے جو جا ندکوشر مادے بھلے ہوئے آ ہوکو پھرسوئے حرم لے چل اس دور کی ظلمت میں ہر قلب پریشاں کو

اوروہ اپنی زندگی کامقصد ہی ہے بیجھتے ہیں کہ

اگر بهاونرسیدی تمام بولهبی است

بمصطفى برسال خولیش را كه دین همهاوست

ا قبال کی شاعری کا تارو پو داسلام ہے۔ا قبال کی شاعری کامحور اسلام ہے ان کی شاعری کامقصد اور شاعرانہ مساعی جیلہ کی منزل اسلام ہے اور ان کی پر واز تخیل معراج اسلام ہے اس لئے ان کے استعارات وتشبیہات بھی اسی رنگ ہے رنگین ہیں۔

صِبْغَةَ اللَّهِ اوَّمَنْ انْفَسَنْ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةُ ا_(بإره اسورةُ البقره ، آبيت ١٣٨)

ہم نے اللہ کی رینی لی اور اللہ سے بہتر کسی کی رینی۔

ہم اقبال کی عبری اور اسلامی تثبیهات کومندرجه ویل عنوانات کے تحت پیش کرتے ہیں۔

(الف) قرآن،سیپاره ،سورتیں ،قرآنی آیات وغیره کی تشبیهات

(ب)نماز،اذ ان ،موذ ن، وضو،کلمه، قیام،رکوع بیجود،ز کو ةوغیره کی تشبیهات

(ج) انبیاء، ائمه دین اور بزرگانِ دین کی تثبیهات

(و)اسلامی دیاراورامصار کی تثبیهات

(ر) اسلام کے مخصوص عقا مکروشعار مثلاً فرشتے ،حور و جنت وغیر ہ اور مساجد ، محجور ، ہلال وغیرہ کی تشبیهات

(الف) قرآن، پاہ ،سورت، آیات وغیرہ

ا قبال مردِمومن کوقر آن ہے تھویہہ دیتے ہیں اور قد مانے محبوب کے چہرے کوقر آن سے تھویہہ دی ہے بیقدیم شاعری کارنگ تھا جسے اقبال نے یکسر بدل دیا اور مردِم من کوقر آن سے تھویہہ دے کرفند ما کی تشبیہات کانقش باطل کر دیا ۔ یقھویہہ زبان حال سے یکارکر کہدر ہی ہے کہ

عَآ ءَالْحُقُّ وَ زَبَهَ قَ الْبَاطِلُ الِنَّ الْبَاطِلُ كَانَ زَبُوْقُا ٥ (بإره ١٥، سورهُ بني اسرائيل، آبيت ٨١)

حق آیااور باطل مٹ گیا بیشک باطل کونٹناہی تھا۔

قرآن

بیرازکسی کونہیں معلوم کے مومن قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قر آن قر آنِ پاک کی سور توں سے سور ہُ رحمٰن ، سور ہُ نور ، الّم ، سور ہُ والشّمس کی تشبیبهات کاذکر کیا ہے۔ سور ہُ رحمٰن فطرت کا سروراز لی اس کے شب وروز آنہگ میں یکتاصفتِ سور ہُ رحمٰن (ضربِ کلیم)

سورهٔ تور

قال ذُ لِكَ الْكُلُّبُ جِنْو

اےنشان رکوع سورہ نور

(ینیم کاخطاب) اندهیرے میں اڑایا تاج زرشم شمستان کا (پیام صبح)

ظلسم ظلمتِ شب سور هُ والنور سے تو را

ہےالم کاسورہ بھی جزو کتا بیزندگی (فلسفة م) مو چنم پررقص کرتا ہے حباب زندگی

ہماراخیال ہے کہ اس تصبیحہ میں علامہ صاحب ایک بات بھول گئے ہیں'' الم'سورۃ کانا منہیں بلکہ ایک پارے کا نام ہے اگر اقبال اس شعر میں سورہ کے بجائے پارہ کالفظ لاتے تو شعر بھی موز و ں رہتا اور تشبیحہ بھی درست ہوتی ۔ راقم نے با نگ درا کے کئی ایدیشن دکیھے ہیں پہلا اور دوسراایڈیشن دستیا بنہیں ہوسکا باقی سب جلدوں میں الم کے ساتھ سورہ کالفظ لکھا ہے شایدا قبال نے سیپارہ ہی لکھا ہوا ور سہو کا نت ہوگیا ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب سورۂ والشمس

پیجی سورهٔ وانشمس کی تفسیری ہیں (انسان ادر بزم قدرت)

گل وگلزار تیرے خلد کی تصویریں ہیں

سورهٔ اخلاص

قُل مُو الله كي شمشير سے خالي بيں نيام

میں نے اےمیر سپہ تیری سپہ دیکھی ہے

(ضربِکلیم)

شعرائے قدیم نے بھی اپنی غزلیات، قطعات یا قصائد میں موقع اور کل کے مناسب قرآنی آیات بلکہ بعض الفاظ ومر کبات سے تلمیحات، تشبیہات اور استعارات بیدا کئے ہیں چند مثالیں ملاحظہ فرمائیے۔

زوق

الف الحمد كاسابن ً ليا رويا قلم ميرا

ہواحد خدامیں دل میں جومصر د ف رقم میرا

تشبية للم كى الف الحمد ہے

3,

ز پورلب ذکر د مُنْجَنَ الَّذِي أَمْرا ي "كرون (استعاره)

رات کوآؤں اگر تیری گلی میں اے حبیب

נננ

جب تلک اے در دوم میں دم رہے (تلمیح)

ر که 'نَقُحْث فِنْهِ مِن رُّوْجِي'' کویاد

سوق

يرُ هة بين ' كُلُّ مَنْ عَكَيْهَا فَانِ ' (استعاره)

صبح كوطائزان خوش الحان

مووا

ند پنہاں ہو سکے دریا ہے دل میں ماہ کی صورت

' اَلَمُ نَشْرُ حُ "بهوا عالم میں تیراعشق اے سو دا

(تلميح اور دوسر امصرع تشييه)

ا قبال بھی قرآنی آیات،الفاظ دمر کبات کی تضمین کر کے تلمیحات، تشبیهات اوراستعارات کی تخلیق کرتے ہیں۔ ہم صرف تشبیهات واستعارات پر مشتمل اشعار کی مثالیں دیں گے۔

ككمرتوحيد

''لا الدالا اللہ کے معانی ومطالب کی تشریح وتو ضیح ہے اقبال کا کلام اس طرح مزین ہے جس طرح آسمان عیاند اور ستاروں ہے۔اس کلمہ 'تو حید کواتنے مختلف پیرایوں میں اور اس خو بی ہے بیان کیا ہے کہ اس کی تکرار محسوس ہی نہیں ہوتی ۔ بھی خودی کے ذکر میں اور بھی بیخو دی کے بیان میں ، بھی ملا اور خطیب کوطنز اُ''لا الدُ'' کاوارث کہا گیا ہے اور بھی انہیں لغت ہائے حجازی کا'' قارون'' کہہ کرا پے تیئی انکسار ہے کہاہے کہ بجز دوحروف''لا الدُ''اس قلندر کے پاس بچھ بھی نہیں۔ بھی صوفی کواس کے معانی سمجھاتے ہیں اور بھی مفتی و ملا کو بہھی نفی اورا ثبات کے اجتماع ضدین کے عنوان سے بحث کی ہے لیکن بھی سیاست مدن کے مسائل سمجھاتے ہوئے اور پیچیدہ معاملات کوسلجھاتے ہوئے فرمایا ہے کہ' لا''اگر ''الا''سے بریگانہ ہوتو سیاست صرف'' چنگیزی''رہ جاتی ہے۔ بھی علم معانی کی رُوسے اس کی تشریح کی ہے اور بھی علم بیان کی روسے مندرجہ ذیل تشبیبہات واستعارات و کیجھے۔

خودی ہے تینے فاں لا الہ الا اللہ

خودي كاسرنهال لاالهالاالله

(ضربِ کلیم)

اگرخودی کو تیخ خیال کریں تو بہ تیخ ''لا الله الا الله''سان پر ہی تیز کی جاسکتی ہے۔ نہا دِزندگی میں ابتد الا انتہاءالا پیام موت ہے جب لا ہوا الا سے برگانہ د:

(ضربِکلیم)

مسلمان بالعموم لا اور الا کی حقیقت ہے بے خبر ہیں۔لیوں پر کلمہ تو حید جاری ہوتا ہے مگر ول اس کے معانی ہے۔ الذیبِ آشنانہیں اور اسی وجہ ہے اعمال وافعال میں بے شار لغزشیں سرز دہوتی رہتی ہیں۔مغربی تعلیم اور تہذیب دورِ حاضر میں لا کاسبق یعنی کوئی معبود نہیں ہے تو سکھار ہی ہے لیکن إلا یعنی سوائے اللہ کے کا درس فراموش کرتا جارہا ہے۔ لبا لب شیشہ تہذیب حاضر ہے مئے لا ہے۔ گرساقی کے ہاتھوں میں نہیں پیانۂ إلا (بال جبریل)

تہذیب حاضر ایک ایسی صراحی یا مینا ہے مشابہ ہے جس میں لا کی شراب لبالب بھری ہوئی ہے مگر ساقی (رہنمایا ن ند ہب دوین) کے ہاتھوں میں الا کا پھانہ ہیں۔

ز مانے بھر میں رسواہے تری فطرت کی نازائی

یتخ لا الہ تیری ز مین شور سے پھوٹا

(با تك درا)

''لا إلهٰ'' کوایک نج سے اور قلب مسلم کوز مین شور سے تشبیہ دی گئی ہے۔ زمین شور پچھ بھی پیدانہیں ہوتا و ہاں ''لا إلهٰ'' کانخم اکارت جارہا ہے۔

لا کے دریامیں نہاں موتی ہے الا اللہ کا (سوامی رام تیرتھ)

نفی ہستی اک کرشمہ ہے دل آگاہ کا

لا اور الا کے ایک معنی تو بیہ ہیں کہ لامعبو والا الله مگر صوفی کا دل آگاہ ایک قدم آگے بڑھا تا ہے اور کہتا ہے لاموجود

الا الله یعنی اس عالم شہود کی کثرت میں صرف ایک وحدت ہے اور وہی واجب الوجو داور قائم بالذات ہے باقی سب اُسی کے عوارض یا مظاہر ہیں مصوفی نفی ہستی کا قائل ہے وہ لا کے دریا میں الا اللہ کے موتی کونہاں ہونے کے باو جو دو کھتا ہے اورنفی ہستی کوئی چیز نہیں سمجھتا۔

بلائے مجھ کومئے" لاالہ الاھو" مٹادیامرے ساقی نے عالم من وتو (بال جريل)

''لا الله الله'' كي حقيقت ہے آگا ہي ہوجائے تو انسان پر ايک خود فراموشي كا عالم طاري ہوجا تا ہے جيسے وہ بشراب کے نشہ میں مخمور ہواس شراب کی بیرتا ثیر ہے کہاس کی نگاہ'' مایئر آشوبِ امتیاز''نہیں رہتی یہاں بھی کلمہ ُ تو حید کو شراب ہے تثبیہ دی ہے کلم تو حید من وتو کا متیاز مٹا دیتا ہے۔

قلند جز دوحرف لاالله کچھ بھی نہیں رکھتا فقیمہ شہر قارون ہے لغت ہائے مجازی کا (بال جبریل)

ہمارے علما ءِعصر حاضر کو ہالعموم کو بیز عم ہے کہ عربی زبان پر جس قدرانہیں عبور ہے مسلما نوں کے کسی طبقہ میں نہیں اورانگریزی پڑھے لکھے ہوئے لوگوں کوتو بالخصوص عربی ہے بے بہرہ سمجھتے ہیں حالانکہان کا پیخیال بالکل باطل ہے کوئی بھی علم ہو کسی خاص طبقے کے لئے مخصوص نہیں۔ ہر شخص عربی فارسی یا مغربی علوم میں یکتائے روز گار ہوسکتا ہے بشر طیکہ محنت سے کام لے۔ا قبال کے کلام کی ہمہ گیری دیکھ کر ملاقتم کے لوگ ان کے حاسد ہو گئے اور رپر وپیگنڈ اکرنے لگے کہ ا قبال کوعر بی زبان سے یاا سلام ہے کیاوا قفیت ہوسکتی ہے؟ پیشعراسی شم کے فقیہا ن شہر برطنز ہےاور قارون کی تشبیهہ بھی طنزاً دی گئی ہے۔اس شعر سے کنایة پیجھی مراد ہے کہ لغت ہائے حجازی کا قارون بننے سے پیکہیں بہتر ہے کہ لا اللہ کے دوحرفوں کی تمام معنوی خوبیاں از برہوں۔

> مجھے ہے حکم اذاں 'لا الہ الا اللہ'' اگر چہ بت ہیں زمانے کی آستیوں میں بت استعارہ ہے ہوشم کی شرک و کفر کی ہاتو ں سے یا کا فرانہ طریز بودو ہاش ہے۔'' مُحوَ اللَّهُ اُحَد'' منہ کے بل گر کے''فُؤ لللہُ اُحَد'' کہتے تھے کس کی ہیت ہے سنم سہمے ہوئے رہتے تھے

(شكوه)

بتوں کا سہے رہنا، منہ کے بل گرنا اور'' ھُؤ اللہُ اُحَد'' کہنا استعارہ بععیہ ہے۔'' کُن تَرُ انتی'' ''کُنْ تَرُ انی'' کہدرہے ہیں یاو ہاں کے طور بھی دید ہے تسکین یا تا ہے دل مجبور بھی

(خفتگان خاك باستفسار)

مثل کلیم ہوا گرمعر که آز ما کوئی

اب بھی در حب طور سے آتی ہے بانگ الا تخف" (بال جريل)

ا قبال کے کلام میں قرآنی تلیجات بہت ہیں مثلا

· 'مَا زَاغَ ،رَفَعْنَا لَكَ ذِ مُرَكَ ،لَاعَرَ فَنَا ،لَا يُخْلِفُ الْمِنْعِا وَلَيْسِ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَاسَعَى ،إِنَّ الْمُلُوك ، وَعْدَ اللَّهِ هَقًا ،لَا تَدْعُ مُعَ اللَّهِ إِلَهُا احْرِ ، قَدْ كُنْتُم بِيهُ تَعْلِمُونَ ، يُسِلُونَ 'وغيره وغيره _

(پ)اذان،مؤذن،نماز

ابنماز كى مختلف حالتوں اور اذان ،موذن ،وضووغير ه اصطلاحات يرمبنى تشبيهات ملاحظه فرمائيے۔ جا گے کوکل کی اذال سے طائر ان فغہ شنج ہے تر نم ریز قانون سحر کا تار تار (نمود شبح) کوئل کوموذن ہے تشبیبہ دی ہے۔ مبح کااستعارہ ایک ایسے باہے سے کیا ہے جس کاہر تاریز نم ریز ہے۔

میں اس کاہمنوا ہوں وہ میری ہمنواہے (ایک آرزو) پچھلے پہر کی کوئل وہ صبح کی مؤذ ن یکارااس طرح د بوارِ گلشن پر کھڑے ہوکر چنگ اورغنچيهٔ گل و موذن ہے گلستان کا

اس شعر میں غنچۂ گل کو کوہستان کا موذ ن کہا ہےاور پہلے شعر میں کوئل کوشیج کا مؤذ ن دونوں صورتوں میں مؤذ ن

رونا مراوضو هوناله مرى دعا هو (ايك آرزو) پھولوں کوآئے جس دمشنم وضو کرانے

پھولوں پرشبنم گرناایک فطری عمل ہے مگرا قبال اسے یوں سمجھد ہے ہیں کہ ثبنم پھولوں کو وضو کرار ہی ہے تا کہ شبح کی

نمازا دا کرسکیں پھر دوسر ہے مصرع میں رونے کو وضو سے اور نالہ کو دعا ہے تشہیرہہ دی ہے۔

عبادیدهٔ گریال وطن کی نوحہ خوانی ہے عبادت چشم شاعر کی ہے ہردم باوضور ہنا (تصویر درد)

ننھے ہے دل میں لذت ، سوز وگداز ہے (مثمع ویروانه)

گرناتر بے صنور میں اس کی نماز ہے

مثال پرتو مے طوف وجام کرتے ہیں کہی نمازا داشتے وشام کرتے ہیں (غزلیات) درختوں کے متعلق لکھتے ہیں نماز شام کی خاطر بیابل دل ہیں کھڑے مرک نگاہ میں انسان پا بگل ہیں کھڑے (کنارِراوی) قیام و ججود

يمصرع لكه دياكس شوخ في محراب مبحديد ينادال كر كي سجدول مين جب وقت قيام آيا

''قیام کاوقت''اور''سجدوں میں گرنا''بڑا بلیخ استعارہ ہے۔ قیام سےمراد مسلمانوں کاسیاسی،ساجی اوراقتصا دی طور پرمضبوط ہوکر دوسری اقوام اور دوسرے ندا ہب کا مقابلہ کرنا ہے اورا یسےز مانے میں جب کہ مسلمانون کواپنی سیاسی، معاشی اور معاشرتی حالت کے لئے کوشش کرنا چاہیے ان کے دینی رہنما عبادت اور دعا کی تلقین کرتے ہیں کہ اللہ بڑا کارساز ہے وہ ہمارے سب کام بنادے گا حالانکہ خدا کا فرمان محنت اور سعی کرنا ہے گئیس لِلْا نسکا بِ اللَّم مَا سُعی ٥ (پارہ ۲۷ ،سورۂ النجم ، آبیت ۳۹) آدی نہ پائے گا مگرا پنی کوشش۔

اور بینا دان (مسلمان) گویا قیام کے دفت سجدوں میں گرگئے ہیں۔ تو سمجھتانہیں اے زاہد نا داں اس کو رشک صد سجدہ ہے اک لغزشِ مستانہ دل (دل) لغزشِ مستانۂ دل سوسجدے کرنے کی مانند ہے۔

وعا

شکتہ میں چشموں کے دلبری ہے کمال دعائے طفلک گفتار آزما کی مثال (فراق) چشموں کے شکتہ گیت سے مراد پانی کی آواز کو گیت سے تشبیہ دی گئی ہےاوراس گیت میں ایسی دلر ہائی ہے جیسے کوئی بچہ جس نے ابھی پوری طرح بولنا بھی نہیں سکھا دعا کے الفاظ اپنی تو تلی زبان سے اوا کرر ہاہو۔ بیتشبیہ بھی اقبال کی دوسری تشبیہات کی مانند ہالکل اچھوتی تشبیہہ ہے۔

> یا دے تیری دل در دِ آشنامعمور ہے جیسے کعبے میں دعا وُں سے فضامعمور ہے ۔ پیجھی اچھوتی تشبیہ ہے اس کی مثال بھی کہیں اور نہیں ملے گی۔

> > زكوة

اہل ژوت جیسے دیتے ہیں غریبوں کوز کو ۃ

دست دولت آفرین کومزدیول ملتی ربی

(بانگ درا، سر مایید محنت)

راقبه

تمام دنیاوی ہنگاموں سے بے نیاز ہوکرخدا ہے لولگا کرخاموش بیٹھنا مراقبہ کہلاتا ہے اس عبادت سے الشرع صدر ہوتا ہے۔ ہندی کا ایک شعر ہے

اندرکے پٹ تد کھلیں جب باہر کے دے

آنکھ، کان ،منہ ڈھانپ کے نام نرنجن لے

یعنی دل کے درواز ہےاسی صور**ت م**یں کھلتے ہیں جب با ہر کے تمام درواز ہے (دیکھنا،سننا اور بولنا) بند کئے جا^ئیں یہی

مراقبهابمراقبه كاتثبيه ويكفئ

قدرت ہے مراتبے میں گویا (ایک شام)

خاموش بین کوه و دشت د دریا

25

سحرخیزی ہمیشہ ہے جیجے العقیدہ مسلمانوں کا شعار رہی ہے۔ سحرخیزی ایک طرح سے خدا کا تھم ہے کیونکہ شج کی نماز سورج طلوع ہونے سے پہلے ہی ا دا کی جاسکتی ہے اور نماز اسلام کا ایک بڑاستون ہے۔ شریعت کی رُ و سے جو شخص شج نہیں اُٹھتا اور نماز ادانہیں کرتاوہ مسلمان ہی نہیں وہ خدا کے دیدار کے قابل ہی نہیں

أومحبت راجه داندلائق ويدارنيست

هر كه وقت صحدم درياحق بيدارنيست

ا قبال محرخیز تھے وہ فخر سے کہتے ہیں

نہ چھوٹے مجھ سے لندن میں بھی آواب سحر خیزی (بال جریل)

زمستانی ہوامیں گرچھی شمشیر کی تیزی

انہوں نے خورشید کو' عابد سحر خیز'' تے تعبیر یہ دی ہے۔

لانے والا پیام '' برخیز''

خورشيده وعابد سحرخيز

پتیاہے مے شفق کا ساغر

مغرب کی پہاڑیوں میں حجیب کر

شبيح

تشبیج کے معنی تو'' سبحان اللہ'' کاور دکرنا ہے۔ شَجِّ اسْم رَبَّک لُامْ عَلَى ٥ (یارہ ۳۰،سور وُ الاعلیٰ، آیت ۱)

ا پنے رب کے نام کی پاکی بولوجوسب سے بلند ہے۔

خداوند تعالیٰ کا حکم ہے لیکن تیج اصطلاحاً ایک مال ہے جس میں عموماً ایک سوایک دانے (پھر ،کٹری ، یا موتوں کے) ہوتے ہیں۔ تیجے خواں ایک ایک دانے پر سجان اللہ ،سجان اللہ پڑھتے جاتے ہیں چنانچاس سبحہ گردانی ہے ایک سو ایک یا زیادہ بار پڑھنے کا علم ہوتار ہتا ہے۔ اقبال نے تیجے کے دانوں کو مسلمانوں سے تشعیبہہ دی ہے اور اُن کے اتفاق و استحاد کی میصورت بتائی ہے کہ وہ منتشر نہ ہوں بلکہ ایک ہی رشتہ (رشیہ تشیج) میں منسلک رہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں برونا ایک ہی تیج میں ان بھرے دانوں کا جوشکل ہے تو اس مشکل کوآساں کر کے چھوڑوں گا کے دونا ایک ہی تیج میں ان بھرے دانوں کا چھر یہ بیان کیوں تری تیج کے دانے رہے کے دی کے دانے رہے کے دانے ر

عابرشب زنده دار

رات کوعبادت کوخاص فضیلت ہے۔خداد ند د تعالی رسول مقبول الله کا کوفر ما تا ہے لیے ٹیما اٹمز مّل ۵ قُمِ النّیلَ اِلاَّ قَلِیُلاُ ٥ نَصْفَةَ اَواْلْقُص مِنْهُ قَلِیُلاً ٥ اَوْ زِوْ عَلَیْهِ وَ رَتَّلِ الْقُرْ اَنَ تَرْتِیْلاً ٥ (پاره ٢٩،سور وَ المرسل، آیت اتا ۴)

(تثمع اورشاع)

اے جھرمٹ مارنے والے رات میں قیام فرماسوا سیجھ رات کے آ دھی رات یا اس سے پچھ کم کرویا اس پر پچھ بڑھا وُ اور قرآن خوب ٹھبر ٹھبر کریڑھو۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ رات کی عبادت کتنی فضیلت رکھتی ہے۔

اقبال منج کے ستارے کو دیکھتے ہیں۔ سب ستارے ایک ایک کرکے رخصت ہوتے جاتے ہیں ایک ہی ستارا (مجم بحر) آسان پر رہ گیا ہے اور سب ہے آخر میں اس طرح آسان سے رخصت ہور ہاہے جیسے کوئی ساری رات عبادت کرنے والاعا بدعبادت خانے سے سب سے آخر میں باہر نکل رہا ہو۔

ہےرواں جم سحر جیسے عبادت فانے سے سب سے پیھیے جائے کوئی عابد شبزندہ دار (نمود جسے) فاتحہ خوانی

گوسکوں ممکن نہیں عالم میں اختر کے لئے فاتحہ خوانی کو شہراہے بیدم بھرکے لئے (گورستانِ شاہی)

گورستان کی مناسبت سے فاتحہ خوانی ضروری تھی اس لئے بید کام'' اختر '' کے سپر دکیا بیدوہ دم بھر کے لئے تھہر کر فاتحہ پڑھ رہاہے۔

احرام بإندهنا

مناسکِ ججاواکرنے سے پہلے دنیوی لباس اتارکرتمام حاجی ایک ہی کپڑے یا چاور سے جسم کوڈھانپ کر جج کی عبادت میں شریک ہوتے ہیں اس کپڑے کا چاور کا جسم پر لیبٹینا احرام ہا ندھنا کہلاتا ہے۔احرام اس ہات کی علامت ہے کہ ہم نے دنیاوی آلائشؤں کوڑک کردیا ہے اورنگ پاکیزہ زندگی میں قدم رکھا ہے۔اب پیھیسہ دیکھئے چچھاتے ہیں پرندے پاکے پیغام حیات ہاندھتے ہیں بچول بھی گلشن میں احرام حیات (نوید شبح) انبیاءو بزرگانِ دین

کلام اقبال میں جگہ جگہ انبیائے کرام اور ہزرگان وین کی تلمیحات ہیں لیکن تشبیهات زیادہ ترحضرت آدم، حضرت ابرا ہیم، حضرت اسمعیل ، حضرت موسی، حضرت یوسف اور حضرت عیسی علیہم السلام سے متعلق ہیں اور بزرگان وین میں سے حضرت امام حسین سے یا خضر علیہ الصلوق والسلام سے متعلق ہیں۔ زیادہ ترتشبیہات حضرت موسی کلیم اللہ سے ماخوذ ہیں۔

حضرت آدم عليه الصلوة والسلام

۔ شجر ہے فرقہ آرائی تعصب ہے ثمراس کا یہ وہ کھل ہے کہ جنت نے نکلوا تا ہے آدم کو (تصویر در د) قرآن مجید میں حضرت آدم کا ذکر جو دوسری سور ۃ کے تیسر بے رکوع کے بعد آتا ہے اس میں ایک شجر کالفظ آتا ہے۔ قرآنی آیات کار جمہ دیکھئے

اور ہم نے فرمایا اے آ دم تو اور تیری بی بی اس بھت میں رہواور کھاؤاس میں سے بےروک ٹوک جہاں تمہارا جی جا ہے گر اس پیڑ کے پاس نہ جانا کہ حد سے بڑھنے والوں میں ہوجاؤ گے اور جہاں رہتے تھے وہاں سے انہیں الگ کر دیا اور ہم نے فرمایا نیچے انز و آپس میں ایک تمہارا دوسرے کا دشمن اور تمہیں ایک وقت تک زمین میں تھم رنا اور برتنا ہے۔

اس درخت یا شجر کی تغییر میں علائے اسلام نے بہت کچھاکھا ہے جس کی تفصیل میں جانے کی ہمیں ضرورت نہیں ہمیں یہاں صرف اس قدر جانئے کی ضرورت ہے کہ اقبال نے اس شجر کو'' فرقہ آرائی'' کہا ہے اور اس کے کچل کو '' تعصب'' فرقہ آرائی کوشجر سے اور تعصب کواس شجرِ خاص کے کچل سے تشویہہ دے کرفر ماتے ہیں کہ یہی وہ کچل ہے جس کو کھانے ہے آدم کو جنت سے نکلنا پڑا۔اس شعر میں تشویہ ہے اقبال نے بیہ معنی ذبن نشین کرائے ہیں کہ اگر مسلمان تعصب سے کام لے کر فرقہ آرائی کرتے رہے تو ان کاو ہی حشر ہو گا جوحضرت آدم کا ہوا جوا یک لغزش کی وجہ ہے جنت سے نکالے گئے اگر مسلمانوں نے بھی تعصب کے پھل کو کھایا تو وہ بھی وطن میں آرام سے نہیں رہ سکیں گے۔ عروج آدم خاکی ہے الجم سہم جاتے ہیں کٹوٹا ہوا تا رامہ کامل نہ بن جائے (بالی جریل)

آدم ِ خاکی کوٹوٹے ہوئے تارے سے تھییہہ دی ہے آسان سے ستارے ٹوٹے رہتے ہیں جو دوبارہ آسان تک نہیں پہنچ سکتے لیکن آدم خاکی جوایک بار ٹوٹے ہوئے تارے کی طرح زبین پرا تارا گیا پھر اتنی ترقی کرر ہاہے ذہنی اور روحانی طور پر کہ محسوس ہورہا ہے وہ پھراسی جنت کوحاصل کرلے گاجس سے نکالا گیا تھا۔

ومفرت ابراهيم عليهالسلام

حضرت ابرا ہیم علیہ السلام وہ جلیل القدر نبی ہیں جنہوں نے خداوند تعالیٰ کی عبادت کے لئے کعبہ کی بنیا دیں ارکھیں۔آپ نے بنوں کوتو ڑااورتو حید باری تعالیٰ کا درس دیا۔آپ خداوند تعالیٰ کی خوشنود کی اور رضا کے لئے اپنے بیٹے محضرت اسمعیل علیہ السلام کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور ان کے حلق پرچیری پھیری لیکن خداوند تعالیٰ کوانسانی اقربانی منظور نہتی اس لئے ایک مینڈ ھا ذرج کیا گیا۔عیدالاضی کے دن حلال جانوروں کی قربانی اسی واقعہ کی یا دہے۔ اسمعیل بھی فرمانبر داری اورا طاعب پدر کے لئے اسمعیل بھی فرمانبر داری اورا طاعب پدر کے لئے اسکا مثالی بیٹے تھے جو باپ کے تھم پر قربان ہونے کے لئے اتار ہو گئے تھے۔

نمروداُس وقت بادشاہ تھا۔ بادشاہت اور نبوت میں ہمیشہ گرہوتی چلی آئی ہے۔ نمرود کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کوآگ کے لاوے میں پھینکا گیا لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم ہے آگ ٹھنڈی ہوگئی یا بعض روایات کی رُوسے گلزار بن گئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور دین ابراہیم کی صدافت مبر بمن ہوگئی۔ ان تمام واقعات سے متعلق شعرائے قدیم کے کلام میں تلمیحات و تشبیہات کا خاصا ذخیرہ ہے۔ کلامِ اقبال میں بھی تلمیحات کثرت سے موجود ہیں لیکن ہم صرف تشبیہات کو پیش کررہے ہیں مثلاً

بت شکن اُٹھ گئے باتی جورہے بت گر ہیں تھاا براہیم پدراور پسر آذر ہیں (جوابِ شکوہ) موجودہ زمانے کے مسلمانوں کو'' آذر''اور''بت گر'' ہے تشویہہ دے کراوراُن کے آبا وُاجداد کوُ' ابراہیم' 'اور بت شکن ہے تھیں ہے دے کرشرم دلائی کے تمہارے باپ دادا کیا تھے اورتم ہو گئے ہو۔ آذر حضرت ابراہیم علیہ السلام کاباپ نہیں چچاتھا۔تفصیل کے لئے دیکھنے فقیر کارسالہ'' کیا آذ رابراجیم علیہالسلام کابا پتھا؟''

بت کدہ پھر بعد مدت کے مگرروشن ہوا نورابرا ہیم ہے آذر کا گھرروشن ہوا (نانک)

یہ شعر گورونا نک کا ہے وہ خودکو بنوں سے دورر کھتا تھا خودکواللہ تعالیٰ کے قریب لا ناچا ہتا لیکن اسلام سے دوری کی وجہ سے کا فرر ہا۔ اس لئے اپنے والدین کے گھر کو'' بت کدہ''اور'' آذر کے گھر'' سے تھی پہد دی ہے اور بابا با نک کے وحدا نیت کے عقیدہ کونورِ ابراجیم سے تھی پہدری ہے۔

تو ڑدیتا ہے بت ہستی کواہر اجیم عشق ہوش کا دارہ ہے گویامستی سنیم عشق (سوامی رام تیرتھ)

ابراہیم عشق استعارہ ہے، عشق ابراہیم کی مانند ہے جو ہرقتم کے بتو ں کوتو ڑ دیتا ہے جتی کہ وہ اپنی ہستی کے بت کو بھی تو ڑ دیتا ہے یعنی جان کی پرواہ نہیں کرتا۔ دوسر ہے مصرع میں مستی تسنیم عشق بھی استعارہ ہے لیکن بیالی ہستی ہے جو دراصل''ہوش'' ہے۔

آگ ہے اولادِ ابراہیم ہے نمرود ہے کیا کسی کو پھر کسی کا امتحان مقصود ہے (خضرراہ)

''آگ،اولادِ ابراہیم اورنمر و دُ'تنوں ابطورِ استعارہ بیان کئے گئے ہیں لیکن ان کی وجہ جامع (وجہ تشبیہہہ) بہت واضح ہے۔عصر حاضر کی تعلیم و تہذیب ، ند ہب اور مرکز ہے دوری ، مغرب کی کورانہ تقلیداورالحا دو بے دینی کی طرف جدید نسل کارحجان بیسب کیا ہے آگ ہے جس میں مسلمانوں کو جھو نکا جارہا ہے یا بعض از خوداس آگ میں گررہے ہیں۔ اولا دِ ابراہیم ہے مرادمسلمان ہیں اورنم و دغیر مسلم حکومت یا حکومت کے کل پرزے ہیں۔کفر،الحاد، تہذیب و تعلیم جدید کی آگ ہے مسلمانوں کومتنہ کیا گیا ہے۔

> ا قبال ایک اور مقام پر کہتے ہیں عذاب دانشِ حاضر سے باخبر ہوں میں کے میں اس آگ میں ڈالا گیا ہوں مثلِ خلیل

اس شعر میں دانشِ حاضر (مغربی نظام تعلیم اور تہذیب جدید) کوآگ اور عذا ب سے تصبیمہ دی گئی ہے اور اپنے اسین خلیل (حضرت ابراہیم) سے اس شعر میں بھی ایک زبر دست انتباہ ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابراہیم کی طرح وانشِ حاضر کی آگ میں ڈالا گیا ہوں یعنی مغربی نظام تعلیم کے مطابق میں نے اعلیٰ تعلیم پائی ہے اس کئے اس کے مصر رسال اثرات سے کما حقہ واقف ہوں مجھ پرتو اس آگ نے اثر نہیں کیا لیکن بیدا یہ آگ ہے جو عام آ دمیوں کوخس و خاشاک کی طرح جلا کر را کھ کردیتی ہے اور اس را کھ میں ایمان کی کوئی چنگاری روثن رہنے نہیں یا تی اس لئے اس آگ

ے ڈرتے رہوتعلیم بھی حاصل کرتے رہولیکن اس کی ضرررسانی سے خبر داررہو۔ ایقین مثل خلیل آتش نشینی یعنی اللہ مستی خودگزینی

یقین کے تین مدارج ہیں۔عالم الیقین ،عین الیقین اور حق الیقین ۔ اگر کسی چیز کے متعلق لوگوں سے سن س کر یقین ہوجائے یا اخبار وروایات کو پڑھ پڑھ کراس کے سیح ہونے کا یقین آ جائے تو بیعلم الیقین کی منزل ہے اورا گر جو پچھ سنایا پڑھا ہے اسے اپنی آبھوں ہے بھی و کھے لیا جائے تو بیعین الیقین کی منزل ہے مگریقین کی تیسری اور آخری منزل بید ہا یا پڑھا ہے اسے اپنی آبھوں ہے بھی و کھے لیا جائے تو بیعین الیقین کی منزل ہے مگریقین کی تیسری اور آخری منزل بید ہے کہ کسی بات کا اس طرح یقین ہوجائے کہ اس میں شک وریب اور وہم ند ہے اور بس۔

قصيده

تعریف یا بُرائی میں لکھا جائے۔اول بیت کے دونوں مصرع اور باقی اشعار کے مصرع ثانی ہم قافیہ ور دیف ہوں کم از کم پندرہ شعر ہوں۔اعلیٰ حضرت نے اس قصیدے میں پچاس اشعار کے مصرع اول و ثانی کار دیف قافیہ ایک رکھا ہے بیاعلیٰ حضرت کے تبحرعلمی کی کرامت ہے پھر بھی اس کی نسبت اپنے پیرز ا دے کی طرف فر مادی۔ تقاضائے ا دب

ادب کا نقاضا بھی یہی ہے کہ شیخ یعنی مرشد کی ہرنسبت کا ادب کیا جائے جیسا کہ ہلِ حق کاشیوہ ہے۔اعلی حضرت قدس سرہ تو اس طریقۂ ادب میں اپنی مثال خود ہیں یہاں تک کہ جن فقہاءومحد ثین کے ساتھ اختلا ف رائے رکھتے ہیں اُن کے خلاف شخقیق کرکے ادب کے طور پر فرماتے ہیں کہ حضور ریآپ کا فیض ہے جس میں نے بیان کیا۔ تفصیل دیکھئے فقیر کی تصنیف'' تفصیلات المصطفیٰ فی تطفلات احمد رضا''میں دیکھئے۔

هذا آخررقم قلم

الفقير القادري ابوالصالح محمر فيض احمدأو ليى رضوى غفرله

۷ار بیج الآخر <u>۱۸ ما ه</u>رو زشنبه

فصلى الله على حبيبه الكريم الامين وعلى آله واصحابيه واولياءا منه الجمعين

تاثرات

حضرت علامه سيدشاه تراب الحق قادري دامت بركاتهم العاليه

امير جماعت اہل سنت يا کستان (کرا چی)

اعلیٰ حضرت مجد دِ برحق،اما م احمد رضا محدث بریلوی علیه الرحمه دنیائے اسلام کے عظیم محقق مفکر ،محدث اورا یک عبقری شخصیت تنصے بلاشبدایسی نابغهٔ روز گارمستیال صدیوں میں منصرَشہود پرجلوه آراء ہوتی ہیں۔

آپ ۱۲ جون ۱<u>۵۵۱</u>ء کو ہریلی شریف یو پی بھارت میں پیدا ہوئے۔۱۳ ابرس ۱۰ ماہ کی عمر میں علوم عقلیہ ونقلیہ ہے فراغت کے بعد تصنیف وتالیف اور فتو کی نویسی میں مشغول ہو گئے۔

پچاس سے زائد علوم پر آپ کو دسترس حاصل تھی نیز ہرفن میں کوئی نہ کوئی یا دگار تصنیف ضرور چھوڑی ہے ایک ہزار سے زائد کتب تصنیف فرما کیں انہی میں ایک آپ کا نعتیہ دیوان' حدا کق بخشش' ہے جس کے پڑھے سے قاری پر جو پہلا تاثر قائم ہوتا ہے وہ میہ ہے کہ آپ کو حضور اللہ تھے ہے ہے پناہ عشق ہے آپ کی شاعری عام شعراء کی طرح ذہنی افکار کا نہیں بلک قابی واردات کا نتیجہ ہے اور ان کے یہاں خانہ ول کی کیفیت کے انعکاس کا ذریعہ ہے۔خود ہی فرماتے ہیں شاعری کی ہوس نہ پرواہ ردی تھی کیا کیسے قافیے تھے گئا ہے میں کارہے وظیفہ قبولِ سرکارہے تمنا نہ شاعری کی ہوس نہ پرواہ ردی تھی کیا کیسے قافیے تھے

آپ کی دین شخصیت اتنی بھاری کم تھی کہ جس کی وجہ ہے آپ کی شاعرا نہ شخصیت زیادہ ا جا گرنہ ہو تکی ورنہ آپ کی شاعری صف اول کے شعراء کی شاعری پر غالب ہے۔

آپ کے لکھے ہوئے معروف سلام

تثمع بزم مدايت په لاڪول سلام

مصطفيٰ جان رحمت لا تھوں سلام

کی گوئے آج بھی دنیا بھر میں ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کے مزار پُرانوار پر رحمت ورضوان کی بارش فرمائے۔ اس کتاب میں آپ صرف قصید ہُ نور ملاحظہ فرما کیں تو تب بھی یہی نتیجہ نکلے گا کہ اس سے ملتے جلتے جتنے بھی قصا کہ چھوٹے بڑے شعراءنے لکھے گئی اعتبار سے بیقصیدہ ان میں نمایاں ہے۔ شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا فیض احمہ اُولیمی نے اس کی شرح فرمائی۔میری دعاہے کہ اللہ تعالیٰ اسے مقبولِ عام فرمائے۔ آمین

فقيرسيد شاه تراب الحق قادري

امير جماعت الل سنت پا کستان کراچی